تلخیص المفتاح کی آسان اور نایاب شرح
بنام
جلد 1
بَلاغَۃ مُومن
خواص
اعراب، ترجمہ، تشریح، ترکیب،
تصنیف
سید عبد الروف مومن زیدی
تحقیق
حافظ ابن جنید
پیشکش، دارُ التَّحقیقات انٹرنیشنل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

بلاغۃ مؤمن

پہلی جلد

مُصنّف :

سیّد قاری عبد الرّؤف مؤمن زیدی

منڈی بہاؤالدّین

وجہ تصنیف

علوم عربیہ میں علم معانی اور علم بیان کو اہم مقام حاصل ہے اور فصاحت و بلاغت کے رموز کا فہم و ادراک اس علم کا مرہون منت ہے عربی دانی کے لیے یہ علم ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے اس علم کے حصول کے لیے جو دشواریاں ہیں اہل علم ان سے بخوبی آگاہ ہیں جس کی وجہ سے اکثر مدارس نے تلخیص المفتاح کو نصاب سے نکال دیا ہے اور تلخیص المفتاح پڑھائے بغیر مختصر المعانی پڑھاتے ہیں دلیل ان مدارس کی یہ ہے کہ مختصر المعانی میں تلخیص المفتاح کا متن ہے اس لیے تلخیص المفتاح کے پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جو حضرات تلخیص المفتاح کے بغیر مختصر المعانی پڑھاتے ہیں ان کو چاہیے کہ علماء سلف کو مدنظر رکھیں کہ علماء سلف بڑے اہتمام سے تلخیص المفتاح پڑھاتے تھے جس کا فائدہ یہ ہوتا تھا کہ متن سے فن کے اصول و قواعد یاد ہو جاتے تھے ثانیاً مختصر المعانی پڑھاتے تھے جس سے مزید وضاحت ہو جاتی تھی یہ ایسے ہوتا تھا جیسے سونے پر سہاگا اور طلباء کی استعداد و صلاحیت قابل رشک ہوتی تھی جن لوگوں نے بلاغت کے لیے تلخیص المفتاح کو ترک کیا ہے انہوں نے تن آسانی کو جانفشانی پر ترجیح دی ہے جو کہ طلباء کی صلاحیت کے لیے مفید نہیں ہے:......

خاص کر مبتدی کے لیے تلخیص المفتاح کی اردو شرح کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی جو درس نظامی پڑھنے اور پڑھانے والوں کے لیے مفید ہو معلّم اور متعلم کے لیے سب سے بڑا مسئلہ عربی عبارت کا ہوتا ہے اس کے حل کے لیے عبارت معہ اعراب کی ضرورت ہوتی ہے اعراب کی وجہ سمجھنے کے لیے ترکیب کی ضرورت ہوتی ہے عبارت سمجھنے کے لیے ترجمہ کی ضرورت ہوتی ہے عبارت کا مفہوم سمجھنے کے لیے شرح کی ضرورت ہوتی ہے ان ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بلاغت مؤمن لکھی گئی جس میں (۱) عبارت (۲) اعراب (۳) ترجمہ (۴) تشریح (۵) ترکیب موجود ہے۔

علم معانی میں ۱۶۵ جگہ اور علم بیان میں ۲۲ جگہ اور علم بدیع میں ۵۹ جگہ قرآن کی آیات ہیں حوالہ کے لیے آخر میں آیت نمبر اور سورۃ کا نام اور سورہ نمبر دیئے ہیں جس سے حوالہ تلاش کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ علم معانی کی معاونت کے لیے بلاغت مؤمن زیر نظر ضرور رکھیں تا کہ عبارت کا آپ کو ادراک ہو سکے۔

سید قاری عبدالرؤف مؤمن زیدی منڈی بہاؤالدین

بلاغۃ مؤمن کی پہلی جلد کے مضامین کی فہرست

صفحہ	عنوان
6	خطبہ
13	مقدمہ
14	الفصاحۃ
20	البلاغۃ
26	الفن الاول علم معانی
28	تنبیہ خبر کے بارے میں
32	**احوال الاسناد الخبری**
36	اسناد حقیقی عقلی
37	اسناد مجاز عقلی
45	**احوال المسند الیہ**
45	مسند الیہ کا حذف
46	مسند الیہ کا ذکر
47	مسند الیہ معرفہ بالاضمار
49	مسند الیہ معرفہ بالموصول
51	مسند الیہ معرفہ بالاشارہ
53	مسند الیہ معرفہ باللام
57	مسند الیہ معرفہ بالاضافۃ
58	مسند الیہ نکرہ
60	مسند الیہ موصوف
61	مسند الیہ مؤکد
62	مسند الیہ مبین
62	مسند الیہ مبدل منہ
62	مسند الیہ معطوف علیہ
66	**بحث ما انا قلت**
66	تخصیص المسند الیہ بالخبر الفعلی
67	تقدیم مسند الیہ لتقویۃ الحکم
70	مسند الیہ نکرہ کا استثناء
73	زید قائم کا قریب ہونا ھو قائم کے
73	لفظ مثل اور غیر
74	بحث کل کی
78	مسند الیہ کا مؤخر ہونا
79	کلام کو مقتضیٰ ظاہر کے خلاف نکالنا
83	التفات
89	القلب
91	**احوال المسند**
91	مسند کا حذف
93	مسند کا مفرد ہونا
94	مسند کا فعل ہونا
95	مسند کا اسم ہونا
96	اصل ان عدم الجزم اصل اذا الجزم
97	وقد تستعمل ان فی الجزم
98	التغلیب باب واسع
102	ولو للشرط فی الماضی
104	مسند کا نکرہ ہونا
107	مسند کا مقدم ہونا
110	**احوال متعلقات الفعل**
110	فعل کا مطلق کنایہ ہونا
112	ثم حذف المفعول للبیان بعدا الابہام
116	مفعول کی تقدیم فعل وغیرہ پر
118	والتخصیص لازم للتقدیم
119	تقدیم بعض معمولاتہ علی بعض
121	**القصر**
121	قصر موصوف علی الصفۃ حقیقی
122	قصر صفت علی الموصوف حقیقی
122	قصر موصوف علی الصفۃ غیر حقیقی
122	قصر صفت علی الموصوف غیر حقیقی
122	قصر افراد
122	قصر قلب
122	قصر تساوی/تعیین
123	قصر عطف
124	قصر النفی والاستثناء
124	قصر انما
126	قصر تقدیم
127	النفی بلا لایجامع الثانی
129	ینزل المعلوم منزلۃ المجہول
131	ینزل المجہول منزلۃ المعلوم
132	استثناء میں مقصور علیہ حرف استثناء کے ساتھ مؤخر ہوتا ہے
133	استثناء میں غیر الا کے مانند ہے
135	**الانشاء**
135	تمنی انشاء میں سے ہے
136	حروف تندیم اور حروف تحضیض
137	کلمات استفہامیہ
138	سوال اس کے بارے میں ہوگا جو ھمزہ سے ملا ہوا ہوگا
138	ھل کی بحث
142	والباقیۃ لطلب التصور
145	کلمات استفہام کبھی غیر استفہام میں استعمال ہوتے ہیں
149	انشاء میں سے امر ہے
151	انشاء میں سے نہی ہے
152	تمنی استفہام امر نہی کے بعد شرط کا مقدر کرنا جائز ہے
152	العرض.
153	انشاء میں سے نداء ہے
156	**الفصل والوصل**
156	پہلے والے جملہ کی اعراب کی جگہ ہو
157	پہلے والے جملہ کی اعرب کی جگہ نہ ہو
159	کمال الانقطاع
159	کمال الاتصال
164	کونہا کا لمنقطعہ
164	کونہا کا لمتصلۃ
165	استیناف کی تین قسمیں
167	یحذف صدر الاستیناف
168	وقد یحذف کلہ
170	جامع عقلی
171	جامع وھمی
172	جامع خیالی
173	تذنیب
173	حال منتقلہ
174	ربط کے لیے واو اور ضمیر درست ہیں
174	حال فعل مضارع مثبت
176	حال فعل مضارع منفی
177	ماضی مثبت
178	ماضی منفی
179	حال جملہ اسمیہ
182	**الایجاز والاطناب والمساواۃ**
185	المساواۃ
185	ایجاز القصر
187	ایجاز الحذف
190	والحذف علی وجھین
192	الاطناب
193	التوشیع
194	بذکر الخاص بعد العام
194	التکریر
195	الایغال
196	التذییل
197	التکمیل
197	التتمیم
198	الاعتراض

بلاغتِ مومن کی دوسری جلد کے مضامین کی فہرست

صفحہ	عنوان
204	**الفن الثانی علم بیان**
206	مجاز/ کنایه
208	ارکان تشبیه
212	والمراد بالتخییلی
214	وجه تشبیه غیر خارج
215	وجه تشبیه خارج
217	وجه تشبیه واحد حسیّ
218	وجه تشبیه واحد عقلی
218	وجه تشبیه مرکب حسیّ
222	وجه تشبیه مرکب عقلی
223	وجه تشبیه متعدد حسیّ
223	وجه تشبیه متعدد عقلی
223	وجه تشبیه متعدد مختلف
224	ادات التشبیه
225	الغرض منه فی الاغلب
226	هذه الاربعة یقتضی
228	وقد یعود الی المشبه به
229	فالاحسن ترک التشبیه
230	تشبیہ طرفین کے اعتبار سے
232	تشبیہ وجہ کے اعتبار سے
235	قریب مبتذل
236	بعید غریب
238	مراد تفصیل سے یہ ہے

صفحہ	عنوان
239	تشبیہ ادات کے اعتبار سے
240	تشبیہ کے اعلیٰ مراتب
242	**الحقیقة والمجاز**
242	حقیقت کی تعریف
243	مجاز مفرد
244	المجاز مرسل
246	الاستعارہ قدیقید بالحقیقة
249	والاستعارة تفارق الکذب بوجهین
250	استعارہ باعتبار الطرفین
251	استعارہ باعتبار الجامع
253	استعارہ باعتبار الثلثة
255	استعارہ باعتبار اللفظ
257	استعارہ باعتبار آخر ثلثہ اقسام
260	مجاز مرکب
261	فصل (۱)
265	فصل (۲)
273	فصل (۳)
275	فصل (۴)
276	الکنایة
282	**الفن الثالث علم البدیع المعنوی**
282	الطباق
286	مراعاة النظیر
287	الارصاد

صفحہ	عنوان
287	المشاکلة
288	المزاوجة
289	العکس
290	الرجوع
290	التوریة
291	الاستخدام
291	اللف والنشر
293	الجمع
293	التفریق
294	التقسیم
294	الجمع مع التفریق
295	الجمع مع التقسیم
295	الجمع مع التفریق والتقسیم
297	التجرید
299	المبالغة
299	تبلیغ
300	اغراق
300	غلو
301	المذهب الکلامی
302	حسن التعلیل
305	التفریع
305	تاکید المدح
308	تاکید الذم
309	الاستتباع

صفحہ	عنوان
310	الادماج
310	التوجیه
311	تجاهل العارف
313	القول بالموجب
314	الاطراد
315	**الفن الثالث علم البدیع اللفظی**
315	جناس
320	یلحق بالجناس شیئان
32	ردالعجز علی الصدر
324	السجع
327	الموازنة
328	القلب
328	التشریع
329	لزوم مالا یلزم
330	خاتمة فی السرقات الشعریة
332	اما الظاهر (ظاہری چوری)
336	واما غیر الظاهر (غیر ظاہر چوری)
340	الاقتباس
34	التضمین
343	العقد
343	الحل
344	التلمیح
345	فصل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

عبارت:...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَنْعَمَ وَعَلَّمَ مِنَ الْبَيَانِ مَالَمْ نَعْلَمْ

ترجمہ:...... تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیئے ہیں اس کے انعام کرنے پر اور اس کے بیان سکھانے پر جس بیان کو ہم نہیں جانتے تھے

اَلْحَمْدُ

تشریح:...... حمد کا معنی ہے تعظیم کے ارادے سے زبان سے تعریف کرنا برابر ہے وہ تعریف کرنا نعمت کی وجہ سے ہو یا نعمت کے بغیر ہو۔ شکر وہ فعل ہے جو انعام کرنے والے کی تعظیم کی خبر دیتا ہے اس کے انعام کرنے کی وجہ سے برابر ہے وہ شکر زبان سے ہو یا دل سے ہو یا اعضاء سے ہو:۔ حمد زبان سے ہوتی ہے نعمت کی وجہ سے ہو یا بغیر نعمت کے:۔ شکر نعمت کی وجہ سے ہوتا ہے زبان سے ہو یا دل سے ہو یا اعضاء سے:۔ حمد شکر سے زیادہ عام ہے باعتبار وجہ کے۔

لِلّٰهِ

تشریح:...... اللہ اس ذات کا نام ہے جس ذات کا کائنات کے لیے ہونا واجب ہے وہ ذات مستحق ہے تمام تعریفوں کی:۔ جملہ اسمیہ اس لیئے لائے تاکہ تعریف کی دلالت ہو جائے دوام پر اور استمرار پر:۔ اللہ پر الحمد کر مقدم اس لیئے کیا ہے کہ مقام حمد کے لیئے اہم ہے اگرچہ اللہ کا ذکر بھی اہم ہے اس کی ذات کی وجہ سے لیکن مقام کا خیال رکھا گیا ہے

عَلٰى مَا اَنْعَمَ وَعَلَّمَ مِنَ الْبَيَانِ مَالَمْ نَعْلَمْ

تشریح:...... مصنف نے علی ما انعم ذکر کر کے چھوڑ دیا اور انعام شمار نہیں کرائے اس بات کا وہم ڈالنے کی وجہ سے کہ عبارت ان چیزوں کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے اور یہ کہ نہ وہم ہو جائے اس بات کا کہ اس کا انعام کرنا کسی چیز کے ساتھ خاص ہے علاوہ دوسری چیز کے:۔ انعم معطوف علیہ ہے اور عام ہے علم معطوف ہے اور بیان کی وجہ سے خاص ہے:۔ خاص کا عطف عام پر انعم کے شروع میں غالب آنے کی وجہ سے ہے اور بیان کی نعمت کی فضیلت پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے ہے:۔ بیان کو مقدم کیا گیا ہے مالم نعلم پر سجع کی وجہ سے:۔ بیان وہ فصیح کلام ہے جو مافی الضمیر کو ظاہر کر دے۔

ترکیب:...... الحمد مبتداء لام جارہ اللہ مجرور متعلق کائن کے علی جارہ ما مصدریہ انعم فعل ھو فاعل مرجع اللہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ علم فعل ھو فاعل مرجع اللہ من جارہ البیان موصوف ما موصولہ لم نعلم فعل نحن فاعل جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصولہ صلہ مل کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مجرور متعلق علم کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر بتاویل مصدر مجرور ہو کر متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالصَّلٰوةُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ مَنْ نَطَقَ بِالصَّوَابِ وَاَفْضَلِ مَنْ اُوْتِيَ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَصَحَابَتِهِ الْاَخْيَارِ

ترجمہ:...... اور رحمت نازل ہو ہمارے سردار پر جو کہ محمد ہیں بہترین درست بولنے والے ہیں ان لوگوں سے جو لوگ بولے ہیں درستگی کے ساتھ اور افضل ترین ہیں حکمت میں اور فصل خطاب میں ان لوگوں سے جن لوگوں کو دی گئی ہے حکمت اور فصل خطاب اور رحمت نازل ہو آپ کی پاکیزہ اولاد پر اور آپ کے چنیدہ اصحاب پر

تشریح:...... الصلوۃ جب اللہ کی طرف منسوب ہو تو رحمت کے معنی میں ہوتی ہے:۔ اور جب ملائکہ کی طرف منسوب ہو تو

استغفار کے معنی میں ہوتی ہے:۔ اور جب عبد کی طرف منسوب ہو تو طلب رحمت یعنی دعاء کے معنی میں ہوتی ہے:۔ اور جب وحوش اور طیور کی طرف منسوب ہو تو تسبیح کے معنی میں ہوتی ہے:۔ اسلام جیسی عظیم نعمت اگر ہم کو حاصل ہوئی ہے تو محمدؐ کے واسطے سے حاصل ہوئی ہے اس لیئے ہر ایک مسلم مصنف اپنی اسلامی کتاب کو شروع کرتے وقت آپ پر رحمت کی دعاء کرتا ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ اپنی اور ملائکہ کی حالت بیان کرنے کے بعد ایمان والوں کو حکم فرماتا ہے یاایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما:۔ (سورۃ الاحزاب) اے ایمان والو رحمت کی دعا کرو آپ کے لیے اور سلامتی چاہو آپ کے لیے:...... ہر مسلمان مصنف درود و سلام کے بعد آپ کی اولاد پر اور آپ کے اصحاب پر رحمت کی دعا کرتا ہے عبارت الہ الاطھار وصحابتہ الاخیار ہے:۔ یہاں یہ شبہ ہوسکتا ہے۔ کہ آپ کی کچھ اولاد پاکیزہ ہے اور کچھ نہیں اسی طرح کچھ صحابہ چنیدہ ہیں اور کچھ نہیں:۔ مفضل اولاد ہے اور مفضل علیہ مخلوق ہے اسی طرح مفضل صحابہ ہیں اور مفضل علیہ مخلوق ہے یعنی تمام اولاد پاکیزہ ہے اور تمام صحابہ چنیدہ ہیں (الصلوۃ علیھم اجمعین) الصواب یہ خطا کی ضد ہے حکمت سے مراد علم شرائع ہیں:۔ فصل خطاب صفت موصوف کی طرف مضاف ہے وہ کلام جو حق و باطل کو جدا کردے کلام میں التباس نہ رہے:۔ آپ درست بولنے میں اور علم شرائع میں اور حق و باطل کو جدا کردینے والا کلام پیش کرنے میں تمام مخلوق سے بہترین اور افضل ترین ہیں

ترکیب:...... واؤ استینافیہ الصلوۃ مبتداء علی جارہ سید مضاف نا مضاف الیہ مل کر مبدل منہ محمد موصوف خیر مضاف من موصولہ نطق فعل ھو فاعل مرجع من باء جارہ الصواب مجرور متعلق نطق کے:۔ نطق فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ:۔ خیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف علیہ:۔ واؤ عاطفہ افضل مضاف من موصولہ اوتی فعل ھو نائب فاعل مرجع من الحکمۃ معطوف علیہ واؤ عاطفہ فصل مضاف الخطاب مضاف الیہ مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مفعول ثانی:۔ اوتی فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول ثانی سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ افضل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر معطوف:۔ خیر معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر بدل:۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر معطوف علیہ:۔ واؤ عاطفہ ال مضاف موصوف (ہ) مضاف الیہ الاطھار صفت ال مضاف اپنے مضاف الیہ اور صفت سے مل کر معطوف:۔ واؤ عاطفہ صحابتہ مضاف موصوف (ہ) مضاف الیہ الاخیار صفت صحابۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور صفت سے مل کر معطوف:۔ سیدنا معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر متعلق نازلۃ کے نازلۃ اپنے متعلق سے مل کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

اَمَّا بَعْدُ

(حمد صلوۃ کے بعد)

تشریح:...... اما اصل میں مھما یکن من شیئ بعد الحمد والصلوۃ ہے:۔ مھما مبتداء یکن فعل ھو فاعل مرجع مھما من بیانیہ جارہ شیئ بیان مجرور متعلق یکن کے بعد الحمد والصلوۃ ظرف یکن کی:۔ یکن فعل اپنے فاعل متعلق اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ شرطیہ اما زید فمنطلق میں زید منطلق کو الگ جملہ بنائیں صاحب کافیہ نے لکھا ہے حروف شرط ان:۔ لو:۔ اما ہیں اور اما تفصیل کے لیے آتا ہے۔ اما کے فعل کا حذف وجوبی طور پر ہوتا ہے اما کے درمیان اور فاء کے درمیان ایک جزو ہوتا ہے جو کہ فاء کے تحت میں سے ہوتا ہے۔ اما زید فمنطلق میں مبتداء خبر ہیں اور اما یوم الجمعۃ فزید منطلق:۔ یوم ظرف ہے منطلق کی زید مبتداء ہے منطلق خبر ہے جملہ شرطیہ ہے۔

بَعْدُ

تشریح:...... بعد کے بعد کبھی مضاف الیہ مذکور ہوتا ہے اور کبھی مضاف الیہ مذکور نہیں ہوتا جب مضاف الیہ مذکور نہ ہو تو کبھی

مضاف الیہ نسیا منسیا ہوتا ہے اور کبھی مضاف الیہ ذہن میں ہوتا ہے جب مضاف الیہ کا ارادہ ہو یعنی ذہن میں ہو تو اس وقت بعد مبنی ضمہ کے ساتھ ہوگا:۔ اگر مضاف الیہ مذکور ہو یا مضاف الیہ مذکور نہ ہو نسیا منسیا کے طور پر تو بعد معرب ہوگا یعنی بعد کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا جیسے ذَهَبْتُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ یَامِنْ بَعْدِ الْمَغْرِبِ

عبارت:...... اَمَّا بَعْدُ فَلَمَّا كَانَ عِلْمُ الْبَلَاغَةِ وَتَوَابِعِهَا مِنْ اَجَلِّ الْعُلُوْمِ قَدْرًا وَاَدَقِّهَا سِرًّا اِذْبِهٖ يُعْرَفُ دَقَائِقُ الْعَرَبِيَّةِ وَاَسْرَارُهَا وَيُكْشَفُ عَنْ وُجُوْهِ الْاِعْجَازِ فِيْ نَظْمِ الْقُرْاٰنِ اَسْتَارُهَا

ترجمہ:...... لیکن حمد صلوۃ کے بعد پس جب تھا بلاغت کا علم یعنی معانی اور بیان اور اس بلاغت کے توابع کا علم یعنی بدیع کا علم اہم ترین علوم میں سے از روئے قدر کے اور باریک ترین علوم میں سے از روئے راز کے کیونکہ اس علم بلاغت کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے عربی کی باریکیوں کو اور اس عربی کے رازوں کو اور کھولا جاتا ہے قرآن کے نظم میں عاجز کر دینے والے طریقوں سے ان طریقوں کے پردوں کو

تشریح:...... لما ظرف جب ہوتا ہے جب لما کے بعد دو جملے ہوں یعنی شرط اور جزاء ورنہ لما حرف نفی ہوتا ہے لم کے معنی میں اور یہاں لما ظرف ہے اذ کے معنی میں اس لما کا استعمال شرط کے استعمال کے مثل ہوتا ہے اور اس لما کو ملتا ہے فعل ماضی خواہ وہ ماضی لفظا ہو یا معنی ہو:۔ لما نفی لم کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے ندم زید ولما ينفعه الندم:۔ زید نادم ہوا اور اب تک ندامت نے زید کو فائدہ نہیں دیا:۔ اور لما الا کے معنی میں بھی ہوتا ہے جیسے ان كل نفس لما عليها حافظ نہیں ہے کوئی جان مگر اس پر نگران مقرر ہے:۔ علم بلاغت کا اطلاق کبھی علم معانی اور علم بیان اور علم بدیع پر ہوتا ہے:۔ اور کبھی علم معانی اور علم بیان پر ہوتا ہے اس وقت توابع کا اطلاق علم بدیع پر ہوگا:۔ جو علوم شریعت کے لیئے اہم ترین ہیں ان علوم میں سے علم بلاغت بھی اہم ترین ہے از روئے بلند مرتبہ کے کیونکہ قران کے نظم میں جو طریقے ہیں وہ انسان کی سمجھ سے باہر ہیں اور انسان ان طریقوں کے سمجھنے سے عاجز ہے:۔ علم بلاغت ان طریقوں سے ان طریقوں کے پردوں کو کھول دیتا ہے:۔ اور جو علوم شریعت کے لیئے باریک ترین ہیں از روئے راز کے ان علوم میں سے علم بلاغت بھی باریک ترین علم ہے از روئے راز کے کیونکہ اس علم بلاغت سے پہچانا جاتا ہے عربی کی باریکیوں کو اور عربی کے رازوں کو:۔ یہاں لف ونشر غیر مرتب ہے کیونکہ:۔ وادقها سرا کی علت اذبه يعرف دقائق العربية واسرارها ہے اور من اجل العلوم قدرا کی علت يكشف عن وجوه الاعجاز فی نظم القران استارها ہے:۔

ترکیب:...... اما شرطیہ بعد ظرف کان کی قائم مقام مبتداء کے فاء جزائیہ لما ظرف الفت کی مضاف:۔ کان فعل علم مضاف البلاغة معطوف علیہ واؤ عاطفہ توابع مضاف ھا مضاف الیہ مل کر معطوف مرجع البلاغة:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مضاف الیہ علم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اسم کان کا:۔ من جارہ اجل مضاف العلوم مضاف الیہ مل کر ممیز قدرا تمیز واؤ عاطفہ ادق مضاف ھا مضاف الیہ مل کر ممیز سرا تمیز اذ تعلیلیہ باء جارہ (ہ) مجرور متعلق یعرف کے مرجع ادق یعرف فعل دقائق مضاف العربیة مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ اسرار مضاف ھا مضاف الیہ مل کر معطوف مرجع العربیة معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر نائب فاعل یعرف فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ اذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر علت ادق کی:۔ ادق مضاف اپنے مضاف الیہ تمیز اور علت سے مل کر معطوف واؤ عاطفہ اذبه محذوف ہے یکشف فعل عن جارہ وجوہ مضاف الاعجاز مضاف الیہ مل کر موصوف فی جارہ نظم مضاف القران مضاف الیہ مل کر متعلق الکائنة کے ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر متعلق یکشف کے استار مضاف ھا مضاف الیہ مل کر نائب فاعل مرجع وجوہ:۔ یکشف فعل اپنے دونوں متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ:۔ اذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر علت اجل کی:۔ اجل مضاف اپنے مضاف الیہ تمیز اور علت سے مل کر معطوف علیہ:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق کائنا کے خبر:۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ لما مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف الفت کی:۔ الفت پورا جملہ اپنی ظرف سے مل کر خبر قائم مقام جزاء کے مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ شرطیہ۔

عبارت:...... وَكَانَ الْقِسْمُ الثَّالِثُ مِنْ مِفْتَاحِ الْعُلُوْمِ الَّذِيْ صَنَّفَهُ الْفَاضِلُ الْعَلَّامَةُ اَبُوْ يَعْقُوْبَ يُوْسُفُ السَّكَّاكِيُّ

اَعْظَمَ مَاصُنِّفَ فِيْهِ مِنَ الْكُتُبِ الْمَشْهُوْرَةِ نَفْعًا لِكَوْنِهٖ اَحْسَنَهَا تَرْتِيْبًا وَاَتَمَّهَا تَحْرِيْرًا وَاَكْثَرَهَا لِلْاُصُوْلِ جَمْعًا.

ترجمہ:...... وہ مفتاح العلوم جس مفتاح العلوم کو تصنیف کیا فاضل علامہ ابویعقوب یوسف سکاکی نے:۔ وہ مشہور کتابیں جن کتابوں کو تصنیف کیا گیا علم بلاغت میں (یعنی معانی میں بیان میں بدیع میں) ان مشہور کتابوں سے مفتاح العلوم کی تیسری قسم زیادہ بڑی تھی از روئے نفع کے ان کتابوں سے اپنے زیادہ اچھا ہونے کی وجہ سے از روئے ترتیب کے (ہر ایک چیز کو اس کے مرتبہ میں رکھا ہے) اور ان مشہور کتابوں میں سے مفتاح العلوم کی تیسری قسم زیادہ بڑھی تھی از روئے نفع کے ان کتابوں سے اپنے زیادہ پورا ہونیکی وجہ سے از روئے تحریر کے (خوبصورتی اور درستگی میں) اور ان مشہور کتابوں سے مفتاح العلوم کی تیسری قسم زیادہ بڑی تھی از روئے نفع کے ان کتابوں سے اپنے زیادہ ہونے کی وجہ سے قواعد کے لیئے از روئے جمع کے۔

تشریح:...... فاضل صفت ہے فن بلاغت میں ماہر ہونے کی وجہ سے علامہ صفت ہے مقابل دوسروں کے علم کی زیادہ کی وجہ سے یوسف مصنف کا نام ہے ابویعقوب کنیت ہے سکا کی نسبت ہے سکاک کی طرف:۔ کتاب مفتاح العلوم تین قسم پر اور نو فن پر مشتمل تھی پہلی قسم اشتقاق پر اور صرف پر اور نحو پر مشتمل تھی اور دوسری قسم عروض پر اور قوافی پر اور منطق پر مشتمل تھی اور تیسری قسم معانی پر اور بیان پر اور بدیع پر مشتمل تھی مفتاح العلوم کی تیسری قسم کی خوبی یہ تھی کہ یہ قسم ترتیب کے اعتبار سے عمدہ تھی اور دوسری وجہ یہ تھی کہ یہ تیسری قسم تہذیب کے اعتبار سے اکمل تھی اور تیسری وجہ یہ تھی کہ یہ تیسری قسم جمع کے اعتبار سے قواعد کے لیئے اکثر تھی علم بلاغت میں جو کتابیں تحریر کی گئی ہیں ان کتابوں میں مفتاح العلوم کی تیسری قسم کو تین اعتبار سے فوقیت حاصل تھی اگرچہ فن کے اعتبار سے مفتاح العلوم کی تیسری قسم میں بھی خامیاں تھیں جیسا کہ مصنف آگے تحریر فرما رہے ہیں۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ کان فعل القسم موصوف الثالث صفت:۔ موصوف صفت مل کر موصوف من جارہ مفتاح مضاف العلوم مضاف الیہ مل کر موصوف الذی موصولہ صنف فعل ہ مفعول بہ مرجع مفتاح العلوم:۔ الفاضل مبدل منہ العلامۃ بدل ابو مضاف یعقوب مضاف الیہ مل کر بدل یوسف موصوف السکا کی صفت مل کر بدل:۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر فاعل صنف فعل اپنے مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مجرور متعلق الکائنۃ کے الکائنۃ اپنے متعلق سے مل کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر اسم کان کا:۔ اعظم مضاف ماصولہ صنف فعل فی جارہ (ہ) مجرور متعلق صنف کے مرجع علم بلاغت:۔ من جارہ الکتب موصوف المشہورۃ صفت مل کر متعلق صنف کے نفعا تمیز اعظم کی:۔ لام جارہ کون مضاف ہ مضاف الیہ مرجع القسم الثالث:۔ احسن مضاف ھا مضاف الیہ مل کر ممیز مرجع الکتب ترتیبا تمیز:۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ اتم مضاف ھا مضاف الیہ مل کر ممیز تحریرا تمیز:۔ ممیز اپنی تمیز سے مل کر معطوف واؤ عاطفہ اکثر مضاف ھا مضاف الیہ مرجع الکتب لام جارہ اصول مجرور متعلق اکثر کے:۔ اکثر مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر ممیز جمعا تمیز:۔ ممیز تمیز مل کر معطوف معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر خبر کون کی:۔ کون مضاف اپنے مضاف الیہ اور تینوں خبروں سے مل کر مجرور متعلق اعظم کے:۔ اعظم مضاف اپنے مضاف الیہ تمیز اور متعلق سے مل کر خبر:۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف پہلے کان پر:۔

عبارت:...... وَلٰكِنْ كَانَ غَيْرَ مَصُوْنٍ عَنِ الْحَشْوِ وَالتَّطْوِيْلِ وَالتَّعْقِيْدِ قَابِلاً لِّلْاِخْتِصَارِ وَ مُفْتَقِرًا اِلَى الْاِيْضَاحِ وَالتَّجْرِيْدِ.

ترجمہ:...... اور لیکن وہ تیسری قسم مفتاح العلوم کی محفوظ نہیں تھی بھراؤ سے پھیلاؤ سے الجھاؤ سے اختصار کے قابل تھی اور وضاحت کی اور چھلائی کی ضرورت مند تھی۔

تشریح:...... سابق کلام سے جو وہم پیدا کیا گیا تھا کہ تیسری قسم مفتاح العلوم کی بلاغت کی کتابوں سے زیادہ اچھی ہے از روئے ترتیب کے اور زیادہ اکمل ہے ان کتابوں سے از روئے تحریر کے اور قواعد کے لیے ان کتابوں سے زیادہ ہے۔

از روئے جمع کے تو تیسری قسم بھراؤ سے اور پھیلاؤ سے اور الجھاؤ سے بھی پاک ہوگی اس وہم کو مصنف نے دور کرنے کی وجہ سے تحریر کیا کہ ان خوبیوں کے باوجود قسم ثالث بھراؤ سے پھیلاؤ سے الجھاؤ سے خالی نہیں ہے جب خالی نہیں تو تطویل کی وجہ سے اختصار کے قابل ہے اور تعقید کی وجہ سے وضاحت کی ضرورت مند ہے اور حشو کی وجہ سے چھیلائی کی محتاج ہے:۔ حشو وہ زائد الفاظ ہیں کہ کلام مراد کے اداء کرنے میں ان الفاظ سے بے پروہ ہو:۔ تطویل وہ کلام ہے جس کلام میں اصل مراد پر الفاظ بغیر فائدے کے زائد ہوں:۔ تعقید کی دو قسمیں ہیں ایک تعقید لفظی کہ لفظوں میں خلل کی وجہ سے معنی سمجھ میں نہ آتے ہوں اور ایک تعقید معنوی کہ معنی کا انتقال اس چیز کی طرف نہ ہوتا ہو جس کی طرف متکلم کا ارادہ ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ لکن حرف استد راک کان فعل ھواسم مرجع قسم الثالث:۔ حشو معطوف علیہ واو عاطفہ تطویل معطوف واؤ عاطفہ تعقید معطوف:۔ حشو معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے ملکر متعلق مصون کے:۔ مصون اپنے متعلق سے ملکر مضاف الیہ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر کان کی اختصار متعلق قابلا کے خبر:۔ الایضاح معطوف علیہ واؤ عاطفہ تجرید معطوف ملکر متعلق مفتقرا کے خبر:۔ کان اپنے اسم اور تینوں خبروں سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف پہلے کان پر مَصُوْن صَان یَصُوْنُ (صَوْن یَصُوْن) کا اسم مفعول ہے مَصُوْوُنٌ واؤ کا ضمہ صاد کو دیا مَصُوْوْنٌ ہوگیا دو واؤ ساکن جمع ہوگئیں:۔ التقاء ساکنین کی وجہ سے ایک واؤ کو گرا دیا مَصُوْن ہوگیا یہ باب نصر ہے اجوف واوی ہے۔

عبارت:...... اَلَّفْتُ مُخْتَصَرًا یَتَضَمَّنُ مَافِیْهِ مِنَ الْقَوَاعِدِ وَیَشْتَمِلُ عَلٰی مَا یَحْتَاجُ اِلَیْهِ مِنَ الْاَمْثِلَةِ وَالشَّوَاهِدِ

ترجمہ:...... تب میں نے لکھا ایک مختصر رسالہ جو رسالہ متضمن ہے ان قواعد پر جو قواعد ضروری تھے مفتاح العلوم کی تیسری قسم میں اور مشتمل ہے وہ رسالہ ان مثالوں پر اور ان دلیلوں پر جن مثالوں کی اور جن دلیلوں کی محتاج تھی وہ تیسری قسم۔

تشریح:...... من بیانیہ ہے قواعد بیان ہے ما کا قواعد قاعدہ کی جمع ہے قاعدہ کہتے ہیں حکم کلی کو اور حکم کلی اپنے تمام جزئیات پر صادق آتا ہے جس سے جزئیات کے احکام معلوم ہوتے ہیں:...... امثلہ یہ مثال کی جمع ہے اور مثالیں قاعدوں کی وضاحت کے لیئے ہوتی ہیں اور سمجھنے والے کے لیئے سمجھانے کی غرض سے بیان کی جاتی ہیں:۔ شواہد شاہد کی جمع ہے جو کہ قاعدوں کو مضبوط طریقے سے ثابت کرنے کے لیئے ذکر کیے جاتے ہیں:۔ جو قاعدے مصنف نے تلخیص المفتاح میں بیان کیئے ہیں اور ان قاعدوں کی وضاحت کے لیئے جو مثالیں دی ہیں اور قاعدوں کو مضبوط طریقے سے ثابت کرنے کے لیئے جو دلیلیں دی ہیں ان کی وجہ سے تلخیص المفتاح کو علم بلاغت میں ایک مقام حاصل ہے جو مقام علم بلاغت میں کسی کتاب کو حاصل نہیں ہے۔

ترکیب:...... الفت فعل بفاعل مختصر موصوف یتضمن فعل ھو فاعل مرجع مختصر:۔ ما موصولہ وجب فعل ھو فاعل مرجع ما فی جارہ (ہ) مجرور متعلق وجب کے مرجع قسم ثالث من جارہ قواعد مجرور متعلق وجب کے:۔ وجب فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ:۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر معفول بہ یتضمن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ واؤ عاطفہ یشتمل فعل ھو فاعل مرجع مختصر علی جارہ ماموصولہ یحتاج فعل ھو فاعل مرجع قسم ثالث الی جارہ (ہ) مجرور متعلق یحتاج کے مرجع مامن جارہ امثلۃ معطوف علیہ واؤ عاطفہ شواہد معطوف مل کر مجرور متعلق یحتاج کے یحتاج فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مجرور متعلق یشتمل کے:۔ یشتمل فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صفت:۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ:۔ الفت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جواب لما کا یعنی تینوں کان کا:۔

عبارت:...... وَلَمْ اٰلُ جُهْدًا فِیْ تَحْقِیْقِهٖ وَ تَهْذِیْبِهٖ.

ترجمہ:...... اور نہیں کم کی میں نے کوشش اس کی تحقیق میں اور اس کی درستگی میں۔

تشریح:...... نہیں کم کی میں نے کوشش اس رسالہ کی بلاغت کے مسائل کی تحقیق میں اور اس رسالہ کے مسائل کی اصلاح میں یعنی درستگی میں پوری کوشش کی گئی ہے تاکہ مقصد کا حصول آسان ہو جائے:۔ اٰلُ:. اَلَا یَاْلُوْ (اَلْوٌ یَاْلُوْ) باب نصر ینصر سے ہے

مہموز الفاء ناقص واوی:۔ الُ اصل میں اأْلُوْ ہے ساکن ہمزہ کو ماقبل ہمزہ مفتوحہ کی وجہ سے الف سے بدلا الُوْ ہوگیا واو گرگئی حالت جزم کی وجہ سے الُ رہ گیا۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ لم الُ فعل انا فاعل جُھْدًا مفعول بہ فی جارہ:۔ تحقیق مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ:۔ واؤ عاطفہ تھذیب مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور متعلق الُ کے الُ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَرَتَّبْتُهٗ تَرْتِيْبًا اَقْرَبَ تَنَاوُلاً مِنْ تَرْتِيْبِهٖ.

ترجمہ:...... اور ترتیب دیا میں نے اس مختصر رسالہ کو ترتیب دینا ایسا جو زیادہ قریب ہے از روئے لینے کے اس سکاکی کی ترتیب کو۔

تشریح:...... مصنف نے اپنے مختصر کو تالیف کرتے وقت اس بات کا پورا خیال رکھا ہے کہ جس انداز پر سکاکی نے قسم ثالث کو ترتیب دیا ہے قریب قریب اسی انداز پر مختصر کی بھی ترتیب رہے یعنی احوال اسناد الخبری اور احوال المسند الیہ اور احوال المسند اور احوال متعلقات الفعل اور قصر اور انشاء اور وصل فصل اور ایجاز اطناب مساوات وغیر میں۔

ترکیب:...... واو عاطفہ رتبت فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ مرجع مختصر ترتیبا مفعول مطلق موصوف اقرب ممیز تناولا تمیز من جارہ ترتیب مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مجرور متعلق اقرب کے مرجع سکاکی:۔ اقرب ممیز اپنی تمیز اور متعلق سے مل کر صفت ترتیبا موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول مطلق:۔ رتبت فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَلَمْ اُبَالِغْ فِی اخْتِصَارِ لَفْظِهٖ تَقْرِيْبًا لِتَعَاطِيْهِ وَطَلَبًا لِتَسْهِيْلِ فَهْمِهٖ عَلٰى طَالِبِيْهِ.

ترجمہ:...... اور نہیں مبالغہ کیا میں نے اس مختصر کے لفظوں کے اختصار کرنے میں اس مختصر کو قریب کرنے کی وجہ سے تیسری قسم کے سکاکی کی ترتیب کو لینے کی وجہ سے اور اس مختصر کی سمجھ کی آسانی چاہنے کی وجہ سے اس مختصر کے چاہنے والوں پر۔

تشریح:...... مختصر کے لفظوں میں اختصار تو کیا ہے لیکن مبالغہ نہیں کیا یعنی اس حد تک اختصار نہیں کیا کہ سکاکی کی ترتیب کے ساتھ مناسبت ہی ختم ہو جائے بلکہ اختصار کرنے کے باوجود مناسبت قائم رہے اسی وجہ سے مصنف نے تقریباً لِتَعَاطِيْهِ کو ذکر کیا ہے اور دوسری وجہ مبالغہ نہ کرنے کی یہ ہے کہ اس مختصر کے سمجھنے والوں پر اس مختصر کا سمجھنا آسان رہے:...... لفظوں میں ضرورت سے زیادہ اختصار کرنے کی وجہ سے مختصر کا سمجھنا مشکل ہو جاتا۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ لم ابالغ فعل انا فاعل فی جارہ:۔ اختصار مضاف لفظ مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق ابالغ کے مرجع مختصر لام جارہ:۔ تعاطی مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق تقریباً کے ہو کر مفعول لہ واؤ عاطفہ لام جارہ:۔ تسھیل مضاف فھم مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق طلبا کے مرجع مختصر علی جارہ:۔ طالبی مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق طلبا کے مرجع مختصر:۔ طلبا اپنے دونوں متعلق سے مل کر مفعول لہ ابالغ فعل اپنے فاعل متعلق اور دونوں مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَاَضَفْتُ اِلٰى ذٰلِكَ فَوَائِدَ عَثَرْتُ فِیْ بَعْضِ كُتُبِ الْقَوْمِ عَلَيْهَا وَزَوَائِدَ لَمْ اَظْفُرْ فِیْ كَلَامِ اَحَدٍ بِالتَّصْرِيْحِ بِهَا وَلَا بِالْاِشَارَةِ اِلَيْهَا.

ترجمہ:...... اور زیادہ کر دیا میں نے اس مختصر میں فوائد کو جن فوائد کی اطلاع پائی میں نے قوم کی بعض کتابوں میں اور زیادہ کر دیا میں نے ان زائد چیزوں کو جن چیزوں کے اشارہ پر اور جن چیزوں کی تصریح پر نہیں کامیاب ہوا میں کسی کے کلام میں۔

تشریح:...... اضفت کا معنی زیادہ کردم ہے (بین السطور تلخیص المفتاح) الی فی کے معنی میں ہے جیسے ولا تلقوا بایدیکم الی التهلكة البقرہ نمبر ۱۹۵ ذلک مشار الیہ مختصر ہے فوائد فائدہ کی جمع ہے جو مضامین مصنف نے دوسری کتابوں سے اخذ کیے ہیں ان کو فائدہ کہا ہے اس وجہ سے عثرت تحریر فرمایا یعنی بلا ارادہ ان چیزوں کی معلومات حاصل ہوئی قوم کی غیر معروف کتابوں سے زوائد زائد کی جمع ہے جو چیزیں مصنف نے اپنی سمجھ سے سمجھیں ہیں ان کو فوائد سے تعبیر نہیں کیا حالانکہ زوائد کے مقابلہ میں فوائد کا لفظ زیادہ مناسب تھا بلکہ زوائد سے فضلہ کا شبہ ہوتا ہے جو کہ بیکار اور نکما ہوتا ہے:۔ زوائد کے ذکر سے مصنف کی

کسر نفسی معلوم ہوتی ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ زوائد فوقیت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے للذین احسنوا الحسنی و زیادہ یونس نمبر ۲۶ یہاں حسنیٰ سے مراد جنت ہے اور زیادہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے اور ظاہر بات ہے کہ دیدار جنت کے مقابلہ میں فوقیت رکھتا ہے اس حساب سے زوائد فوائد پر فوقیت رکھتے ہیں۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ اضفت فعل بفاعل الی جارہ ذالک مجرور متعلق اضفت کے مشار الیہ مختصر فوائد موصوف عثرت فعل بفاعل فی جارہ: بعض مضاف کتب مضاف الیہ مضاف القوم مضاف الیہ مل کر متعلق عثرت کے علی جارہ ھا مجرور متعلق عثرت کے:۔ عثرت فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مفعول بہ واؤ عاطفہ زوائد موصوف لم اظفر فعل انا فاعل فی جارہ:۔ کلام مضاف احد مضاف الیہ مل کر متعلق لم اظفر کے باء جارہ ھا مجرور متعلق تصریح کے:۔ تصریح اپنے متعلق سے مل کر متعلق لم اظفر کے واؤ عاطفہ لا زائدہ الی جارہ ھا مجرور متعلق الاشارۃ کے:۔ الاشارۃ اپنے متعلق سے مل کر متعلق لم اظفر کے:۔ لم اظفر اپنے فاعل اور تینوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت:۔ زوائد موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ:۔ اضفت فعل اپنے فاعل متعلق اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَسَمَّيْتُهُ تَلْخِيصَ الْمِفْتَاحِ.

ترجمہ:...... اور نام رکھا میں نے اس مختصر کا تلخیص المفتاح۔

تشریح:...... علامہ سکاکی کی کتاب مفتاح العلوم جو کہ تین قسم اور نو علم پر مشتمل تھی مصنف نے صرف مفتاح العلوم کی تیسری قسم کا خلاصہ نکالا ہے ایسا جیسا کہ دودھ سے مکھن اس خلاصہ کی وجہ سے تلخیص نام رکھا اور اب تک درس نظامی کے نصاب میں مسلسل تلخیص المفتاح کا شامل رہنا اس بات پر دلالت ہے کہ یہ واقعی علم بلاغت میں معیاری کتاب ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ سمیت فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ: تلخیص مضاف المفتاح مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی:۔ سمیت فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَاَنَا اَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اَنْ يَّنْفَعَ بِهٖ كَمَا نَفَعَ بِاَصْلِهٖ اَنَّهٗ وَلِيُّ ذٰلِكَ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

ترجمہ:...... اور میں سوال کرتا ہوں اللہ سے اس کے فضل کا یہ کہ نفع دے وہ اس تلخیص المفتاح سے ایسا جیسا کہ نفع دیا اس نے اس کے اصل کے ساتھ کیونکہ وہ نفع کا مالک ہے اور وہ کافی ہے مجھ کو اور اچھا ہے کارساز۔

تشریح:...... اسأل کا عطف سمیت پر نہیں ہوسکتا کیونکہ اسال مضارع ہے اور سمیت ماضی ہے اور معطوف معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے اسال مضارع مثبت ہے اس لیئے واؤ کے ساتھ حال بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ مضارع مثبت مفرد حال کے حکم میں ہوتا ہے اور مفرد حال بغیر واؤ کے ہوتا ہے اس لیئے انا ضمیر منفصل لائے تاکہ جملہ اسمیہ ہو کر حال ہو جائے مختصر المعانی میں من فضلہ کو حال مقدم بنایا ہے ان ینفع بہ سے یعنی انا اسال اللہ النفع بہ حال کو نہ کائنا من فضلہ اس صورت میں ترجمہ ہوگا کہ نفع دے تو اپنے فضل سے یعنی سوال فضل کا نہیں بلکہ نفع کا ہے:۔ انہ ہمزہ مفتوح کے ساتھ علت ہے ان ینفع کی اور ہمزہ مکسورہ کے ساتھ جملہ مستانفہ ہے:۔ مصنف نے اپنی کتاب کو بڑی خوبیوں سے مزین کیا ہے جس میں امثلہ اور شواہد اور ترتیب اور تسہیل اور قواعد اور زوائد جیسی صفات موجود ہیں:۔ وہم ہوسکتا ہے کہ مزید کی ضرورت نہیں اس وہم کو دور کرنے کی وجہ سے مصنف وانا اسأل اللہ کا ذکر کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ مزید اس کے فضل کی ضرورت ہے۔

ترکیب:...... واؤ حالیہ انا مبتدأ اسال فعل انا فاعل مستتر اللہ مفعول بہ من جارہ:۔ فضل مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مُفَسَّرُ ان تفسیر یہ ینفع فعل ھو فاعل مرجع اللہ باء جارہ (ہ) مجرور متعلق ینفع کے مرجع تلخیص المفتاح:۔ ینفع فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مشبہ:۔ کاف حرف تشبیہ ما زائدہ نفع فعل ھو فاعل مرجع اللہ باء جارہ:۔ اصل مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق نفع کے:۔ نفع فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مشبہ بہ ان حرف مشبہ بالفعل (ہ) اسم:۔ وَلِیُّ مضاف ذالک مضاف الیہ مل کر خبر مشار الیہ نفع:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر علت ینفع کی:۔ مشبہ اپنے مشبہ بہ اور علت سے مل کر مُفَسِّرُ: مُفَسَّرُ اپنے مُفَسِّرُ سے مل کر متعلق اسأل کے:۔ اسأل فعل اپنے

فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ انا مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال سمیت کی ضمیر سے:۔ سمیت فعل اپنے فاعل دونوں مفعول بہ اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔ واؤ استینافیہ ھو مبتدا مرجع اللہ حسب مضاف یاء مضاف الیہ مل کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ استینافیہ نعم فعل الوکیل فاعل:۔ نعم فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ۔

(مُقَدِّمَۃٌ)

یہ فعل متعدی قَدَّمَ سے اسم مفعول ہے دال کا فتحہ ہی مشہور ہے مقصود سے آگے لانے کی وجہ سے اس کو مقدمہ کہتے ہیں یعنی مقاصد بالذات سے آگے کی ہوئی بحث:۔ ھٰذِہٖ مُقَدَّمَۃٌ:۔ یہ مقاصد بالذات سے پہلے کی ہوئی بحث ہے اور مُقَدِّمَۃٌ کسرہ کے ساتھ لازم کے معنی میں مقاصد بالذات سے آگے ہونے والی بحث اور مُقَدِّمَۃٌ کسرہ کے ساتھ متعدی معنی میں:۔ آگے کرنے والی بحث مذکورہ امور کے جاننے والے کو مذکورہ امور کے نہ جاننے والے پر یعنی جو آدمی مقدمہ صحیح طور پر سمجھ لے وہ شخص کتاب کو جس انداز پر سمجھے گا اس انداز پر مقدمہ نہ سمجھنے والا کتاب کو نہیں سمجھ سکتا مصنف نے تلخیص المفتاح کو ایک خطبہ اور ایک مقدمہ اور تین فن اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا ہے خاتمہ کتاب کا نہیں ہے بلکہ فن ثالث یعنی علم بدیع کا خاتمہ ہے اس لیئے اس کو الگ مقصد کے لیے شمار نہیں کیا اور علم معانی اور علم بیان اور علم بدیع علم بلاغت کے مقصود بالذات میں سے ہیں اسی لیئے کتاب میں اصل موضوع یہ ہی ہیں اور مقدمہ علم بلاغت میں مقصود بالتبع ہے اور خطبہ علم بلاغت میں نہ مقصود بالذات ہے اور نہ مقصود بالتبع ہے بلکہ وجہ تصنیف ہے:۔ علم معانی کسے کہتے ہیں اور علم بیان کسے کہتے ہیں اور علم بدیع کسے کہتے ہیں یہ بحث مقدمہ کے آخر میں متن میں آگے آ رہی ہے اسی لیئے یہاں بحث نہیں کی۔

عبارت:...... اَلْفَصَاحَۃُ یُوْصَفُ بِھَا الْمُفْرَدُ وَالْکَلَامُ وَالْمُتَکَلِّمُ

ترجمہ:...... فصاحت کا موصوف مفرد ہوتا ہے اور فصاحت کا موصوف کلام ہوتا ہے اور فصاحت کا موصوف متکلم ہوتا ہے۔

تشریح:...... اہل زبان کے ذوق کے مطابق صاف صاف بیان کرنے کو فصاحت کہتے ہیں فصاحت مفرد میں بھی ہوتی ہے جیسے قائم مفرد ہے کھڑے ہونے کو ذوق کے مطابق کھول کر بیان کر رہا ہے اس کو کہیں گے ھٰذِہٖ کَلِمَۃٌ فَصِیْحَۃٌ اسی طرح فصاحت کلام میں بھی ہوتی ہے جیسے کسی کلام کو ہم کہیں گے۔ ھٰذَا کَلَامٌ فَصِیْحٌ:۔ ھٰذِہٖ قَصِیْدَۃٌ فَصِیْحَۃٌ قصیدہ منظوم کلام پر بولا جاتا ہے اور منثور دونوں کلاموں پر بولا جاتا ہے۔ اسی طرح فصاحت متکلم میں بھی ہوتی ہے جیسے کسی شاعر کو ہم کہیں گے ھٰذَا شَاعِرٌ فَصِیْحٌ اور نثر بولنے والے کو ہم کہیں گے ھٰذَا کَاتِبٌ فَصِیْحٌ:۔ یہاں ایک سوال ہے کہ مرکب اضافی اور مرکب توصیفی یعنی مرکب ناقص مفرد ہے یا کلام ہے:۔ قیل المراد بالکلام مالیس بکلمۃ کہا گیا ہے مراد کلام سے وہ ہے جو کلمہ نہ ہو اس عبارت سے مرکب ناقص کلام ہے لیکن تفتازانی نے اس سے اتفاق نہیں کیا ان الحق انہ داخل فی المفرد لکھ کر بلکہ علت بیان فرمائی کہ مفرد مرکب کے مقابلہ میں ہوتا ہے اور مفرد تثنیہ اور جمع کے مقابلہ میں ہوتا اور مفرد کلام کے مقابلہ میں ہوتا ہے اور یہاں مفرد کلام کے مقابلہ میں ہے لہٰذا مرکب ناقص مفرد ہے کیونکہ مرکب ناقص کلام نہیں اور متکلم بھی نہیں ہے پس ہم کہیں گے غلام زید کو ھٰذِہٖ کَلِمَۃٌ فَصِیْحَۃٌ۔

ترکیب:...... الفصاحۃ مبتداء یوصف فعل باء جارہ ھا مجرور متعلق یوصف کے مرجع الفصاحۃ المفرد معطوف علیہ واؤ عاطفہ الکلام معطوف واؤ عاطفہ المتکلم معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر نائب فاعل:۔ یوصف فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالْبَلَاغَۃُ یُوْصَفُ بِھَا الْاَخِیْرَانِ فَقَطْ.

ترجمہ:...... اور بلاغت کے ساتھ موصوف بنایا جاتا ہے صرف پچھلے دو کو یعنی کلام کو اور متکلم کو۔

تشریح:...... مصنف نے فصاحت اور بلاغت کی بالکل تعریف نہیں کی بلکہ فصاحت اور بلاغت کی تقسیم کی ہے یعنی فصاحت

مفرد فصاحت الکلام فصاحت متکلم:۔ بلاغت الکلام بلاغت متکلم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فصاحت اور بلاغت کا کوئی ایسا مشترک مفہوم نہیں ہے جو ان سب پر صادق آ جائے اس وجہ سے ہر ایک قسم کی تعریف الگ الگ کی ہے۔ هٰذَا كَلَامٌ بَلِيْغٌ: هٰذِهٖ قَصِيْدَةٌ بَلِيْغَةٌ:۔ نثر بولنے والے کو کاتب کہتے ہیں جیسے هٰذَا كَاتِبٌ بَلِيْغٌ:۔ نظم کہنے والے کو شاعر کہتے ہیں هٰذَا شَاعِرٌ بَلِيْغٌ مرکب ناقص مفرد میں شامل ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ البلاغۃ مبتداء یوصف فعل باء جارہ ھا مجرور متعلق یوصف کے مرجع البلاغۃ الاخیران نائب فاعل:۔ یوصف فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ فقط:۔ (جزاء ہے) فاء جزائیہ ہے قط اسم فعل ہے انتہ کے معنی میں یعنی اذا بلغ الکلام الی ھذا المقام فانتہ جب پہنچ جائے کلام اس مقام کو پس رکجا تو:۔ انتہ فعل امر ہے صیغہ واحد مذکر مخاطب کا ہے باب افتعال ہے نہی ینھی سے۔

عبارت:...... فَالْفَصَاحَةُ فِي الْمُفْرَدِ خُلُوْصُهٗ مِنْ تَنَافُرِ الْحُرُوْفِ وَالْغَرَابَةِ وَمُخَالَفَةِ الْقِيَاسِ.

ترجمہ:...... فصاحت مفرد میں مفرد کا خالی ہونا ہے نفرت والے حرفوں سے اور فصاحت مفرد میں مفرد کا خالی ہونا ہے اجنبیت (اوپرے پن) سے اور فصاحت مفرد میں مفرد کا خالی ہونا ہے قاعدے کی مخالفت سے۔

تشریح:...... آگے عبارت آ رہی ہے البلاغة فی الکلام مطابقته لمقتضی الحال مع فصاحته اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاغت کا سمجھنا فصاحت کے سمجھنے پر موقوف ہے یعنی فصاحت موقوف علیہ ہے اور موقوف علیہ مقدم ہوتا ہے اس لیئے فصاحت کو مقدم کیا بلاغت پر اسی طرح فصاحت مفرد کو مقدم کیا فصاحت کلام پر کیونکہ کلام کا سمجھنا موقوف ہے مفرد پر اور فصاحت کلام کو مقدم کیا فصاحت متکلم پر کیونکہ فصاحت متکلم موقوف ہے فصاحت کلام پر۔

ترکیب:...... فاء تفسیریہ الفصاحت موصوف فی جارہ المفرد متعلق الکائنۃ کے ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدا خلوص مضاف (ہ) مضاف الیہ من جارہ تنافر مضاف الحروف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ الغرابۃ معطوف واؤ عاطفہ:۔ مخالفۃ مضاف القیاس مضاف الیہ مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر متعلق خلوص کے:۔ خلوص مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... فَالتَّنَافُرُ نَحْوُ غَدَائِرُ هَا مُسْتَشْزِرَاتٌ اِلَى الْعُلٰى.

ترجمہ:...... پس مفرد میں تنافر اس مصرعہ جیسا ہے:۔ اس کی لٹے اٹھی ہوئی ہیں بلندیوں کی طرف

تشریح:...... غدائر جمع ہے غدیرۃ کی:۔ غدیرۃ کہتے ہیں بٹے ہوئے بالوں کو جس کو لٹ کہتے ہیں یہ کلمہ فصیح ہے اسی طرح الی بھی فصیح ہے اور العلی جمع ہے عُلْیَا کی اور عُلْیَا مونث ہے اَعْلٰی کی اور یہ بھی فصیح ہے مستشزرات فصیح نہیں ہے کیونکہ (ش) میں صفت ہمس ہے اور صفت رخوت ہے (ش) سے پہلے ت ہے جس میں صفت ہمس اور شدت ہے ش کے بعد زاء ہے جس میں صفت جہر ہے یعنی ہمس جہر کے مقابل ہے اور شدت رخوت کے مقابل ہے اس تقابل کی وجہ سے ثقل پیدا ہو گیا ہے ویسے ثقل ذوق سلیم سے جانا جاتا ہے۔ ذوق وہ چیز ہے جس کے ذریعہ کلام کی عمدگی سے اور تحسین کلام سے اہل زبان لطف اٹھاتے ہیں۔

ترکیب:...... فاء تفسیریہ التنافر مبتداء نحو مضاف:۔ غدائر مضاف ھا مضاف الیہ مل کر مبتداء الی جارہ العلی مجرور متعلق مستشزرات کے مستشزرات اپنے متعلق سے مل کر خبر:۔ غدائر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مضاف الیہ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر:۔ التنافر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالْغَرَابَةُ نَحْوُ:. وَ فَاحِمًا وَ مَرْسِنًا مُسَرَّجًا:. اَیْ كَالسَّيْفِ السُّرَيْجِيِّ فِي الدِّقَّةِ وَالْاِسْتِوَاءِ اَوْ كَالسِّرَاجِ فِي الْبَرِيْقِ وَاللُّمَعَانِ.

ترجمہ:...... اور مفرد میں غرابت مثل اس مصرعہ کے ہے۔ اور محبوبہ نے ظاہر کیے کالے سیاہ بال اور چمکتی ہوئی ناک سریجی کی تلوار جیسی باریک سیدھی یا چراغ جیسی جگمگاتی ہوئی۔

تشریح:...... فاحما کوئلہ کی طرح سیاہ بال۔ مرسنا ناک مسرج جا چمکتی ہوئی۔ کلام عرب میں تسریج مستعمل نہیں ہے لیکن شاعر نے مسرج جا کو تسریج سے مشتق کر دیا۔ یہ چیز اوپری ہے یعنی اجنبی ہے جس کو غرابت کہتے ہیں شاعر نے مصنف کے حساب سے یا تو مسرج جا کو سریجی سے مشتق کیا ہے کہ سریجی کی تلوار بھی باریک ہونے میں اور برابر ہونے میں اپنی مثال آپ تھی یا شاعر نے مسرج جا کو سراج سے مشتق کیا ہے جو کہ چمکتا ہے اور روشن ہوتا ہے بہر حال مسرج جا کو کسی سے بھی مشتق مانیں لیکن یہ لفظ عربی نہیں ہے یہ غرابت مفرد میں ہے اسی غرابۃ کی وجہ سے یہ فصیح نہیں ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ الغرابۃ مبتداء نحو مضاف۔ واؤ عاطفہ فاحما معطوف علیہ واؤ عاطفہ۔ مرسنا موصوف مسرج جا صفت مل کر مشبہ مُفَسَّر ای حرف تفسیر کاف حرف تشبیہ۔ السیف موصوف السریجی صفت مل کر متعلق کائنا کے فی جارہ الدقۃ معطوف علیہ واؤ عاطفہ الاستواء معطوف مل کر متعلق کائنا کے۔ کائنا اپنے تینوں متعلق سے مل کر معطوف علیہ او عاطفہ۔ کاف جارہ السراج مجرور متعلق کائنا کے فی جارہ۔ البرق معطوف علیہ واؤ عاطفہ اللمعان معطوف مل کر متعلق کائنا کے۔ کائنا اپنے تینوں متعلق سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مُفَسِّر مشبہ بہ۔ مُفَسَّر اپنے مُفَسِّر سے مل کر مفعول ابدأت کا۔ ابدأت فعل اپنے دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ الغرابۃ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالْمُخَالَفَةُ نَحْوُ ع: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْاَجْلَلِ.

ترجمہ:...... اور مفرد میں قاعدے کی مخالفت اس مصرعہ جیسی ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیئے ہیں جو بڑی شان والا ہے اور بڑی عظمت والا ہے۔

تشریح:...... الحمد فصیح ہے للہ فصیح ہے العلی فصیح ہے الاجلل فصیح نہیں ہے کیونکہ قاعدے کے خلاف ہے قاعدہ یہ ہے یہ کہ جب دو حرف ایک جنس کے جمع ہو جائیں تو ادغام واجب ہے جیسے مَدَّ یا فَرَّ کہ اصل میں مَدَدَ اور فَرَرَ ہیں اسی طرح اَجْلَلِ بھی اَجَلّ ہونا چاہیے تھا لیکن شعر کا وزن قائم نہ رہتا اس لیئے ایسا کیا گیا اور یہ وضع کے خلاف ہے اس لیئے فصیح نہیں ہے اگر یہ واضع کی وضع کے سبب سے ہوتا تو فصیح ہوتا جیسے قَطِطٌ گھونگھریالے بال والا فصیح ہے۔ آلٌ اور ماءٌ اصل میں اھل اور ماہ ہیں جو کہ قاعدے کے خلاف ہیں لیکن واضع کی وضع کے سبب سے ہیں اسی لیئے فصیح ہیں۔ واضع کی وضع اگر ہے تو پھر فصیح ہونے میں قاعدے کی مخالفت مانع نہیں ہوگی۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ المخالفۃ مبتدا نحو مضاف۔ الحمد مبتدا لام جارہ۔ اللہ موصوف العلی صفت الاجلل صفت۔ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر متعلق کائن کے۔ کائن اپنے متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مضاف الیہ۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ المخالفۃ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... قِيْلَ وَمِنَ الْكَرَاهَةِ فِي السَّمْعِ نَحْوُ: كَرِيْمُ الْجِرِشّٰى شَرِيْفُ النَّسَبِ وَفِيْهِ نَظَرٌ.

ترجمہ:...... کہا گیا ہے فصاحت مفرد میں مفرد کا خالی ہونا ہے سننے میں کراہیت سے جیسے سخی وجود والا شریف نسب والا اور اس میں بحث ہے۔

تشریح:...... متنبی ابو الطیب نے سیف الدولہ کی مدح کرتے ہوئے یہ شعر کہا: مبارک الاسم اغر اللقب × کریم الجرشی شریف النسب۔ مبارک نام والا روشن لقب والا سخی وجود والا شریف نسب والا نام علی تھا لقب سیف الدولہ تھا ذاتی طور پر سخی تھا اور خاندان بنی عباس سے تھا بحث یہاں جرشی سے ہے جو کہ غریب ہے یعنی اجنبی ہے عربی نہیں ہے اس میں الکراھۃ فی السمع کی قید لگانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ غرابت موجود ہے اس لیئے قیل والی بات رد کر دی گئی ویسے بات بھی قیل کے ساتھ ہے۔

ترکیب:...... قیل فعل مجہول باقی نائب فاعل:۔ اصل عبارت فالفصاحۃ فی المفرد خلوصہ من الکراہۃ فی السمع ہے:۔ فی جارہ المفرد مجرور متعلق الکائنۃ کے صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدا:۔ فی جارہ السمع مجرور متعلق الکراھۃ کے:۔ الکراھۃ اپنے متعلق سے مل کر مجرور ہو کر متعلق خلوص کے:۔ خلوص مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر:۔ الفصاحۃ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ مثالھا مبتدا محذوف ہے نحو مضاف:۔ کریم الجرشی شریف النسب مضاف الیہ مل کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ استینافیہ فی جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے خبر نظر مبتدا جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَ فِي الْكَلَامِ خُلُوْصُهٗ مِنْ ضُعْفِ التَّالِيْفِ وَتَنَافُرِ الْكَلِمَاتِ وَالتَّعْقِيْدِ مَعَ فَصَاحَتِهَا.

ترجمہ:...... فصاحت کلام میں کلام کا خالی ہونا ہے لکھائی کی کمزوری سے اور فصاحت کلام میں کلام کا خالی ہونا ہے نفرت والے کلمات سے اور فصاحت کلام میں کلام کا خالی ہونا ہے الجھاؤ سے کلمات کی فصاحت کے ساتھ۔

تشریح:...... مع فصاحتھا سے مصنف نے احتراز کیا ہے زَيْدٌ اَجْلَلُ سے زید بڑی شان والا ہے اور غَدِيْرُهٗ مُسْتَشْزِرَةٌ سے اس کی لٹ اٹھی ہوئی ہے اور اَنْفُهٗ مُسَرَّجٌ سے اس کی ناک چمک رہی ہے ان تینوں جملوں میں سے ہر ایک جملے پر کلام کا اطلاق ہوتا ہے لیکن ان کے کلمے فصیح نہیں ہیں اس لیئے کلام بھی فصیح نہیں ہے کیونکہ کلام تالیف ضعف اور تنافر کلمات اور تعقید سے خالی ہونے کے ساتھ ساتھ ایسے کلموں پر مشتمل ہو جو کلمیں تنافر الحروف اور الغرابۃ اور مخالفۃ القیاس سے بھی خالی ہوں تب کلام فصیح ہوگا ورنہ کلام فصیح نہیں ہوگا۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ الفصاحۃ موصوف فی جارہ:۔ الکلام مجرور متعلق الکائنۃ کے ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدا من جارہ:۔ ضعف مضاف التالیف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ:۔ تنافر مضاف الکلمات مضاف الیہ مل کر معطوف واؤ عاطفہ التعقید معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف سے مل کر متعلق خلوص کے مع مضاف فصاحۃ مضاف الیہ مضاف ھا مضاف الیہ مل کر ظرف خلوص کی خلوص مضاف اپنے مضاف الیہ متعلق اور ظرف سے مل کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... فَالضُّعْفُ نَحْوُ ضَرَبَ غُلَامُهٗ زَيْدًا.

ترجمہ:...... پس تالیف کا ضعف ضرب غلامہ زیدا جیسا ہے:۔ مارا زید کو زید کے غلام نے

تشریح:...... المضمر ماوضع لمتکلم او مخاطب او غائب تقدم ذکرہ لفظاً او معنی او حکماً ضمیر وہ ہے جس کو وضع کیا گیا ہو متکلم کے لیئے اور مخاطب کے لیئے اور غائب کے لیئے اس ضمیر کا ذکر پہلے ہو باعتبار لفظ کے یا باعتبار معنی کے یا باعتبار حکم کے تقدم ذکرہ لفظا کی مثال:۔ ضَرَبَ زَيْدٌ غُلَامَهٗ تقدم ذکرہ معنی کی مثال اعدلوا ھو اقرب للتقوی تقدم ذکرہ حکماً کی مثال ضَرَبَ غُلَامَهٗ زَيْدٌ ان تینوں مثالوں میں ضمیر سے پہلے ضمیر کا مرجع ہے لیکن ضَرَبَ غُلَامُهٗ زَيْدًا میں ضمیر کا مرجع نہیں ہے نہ لفظا نہ معنی نہ حکماً اسی لیئے یہ کلام فصیح نہیں ہے ضمیر کے لیے ضمیر سے پہلے مرجع کا ہونا ضروری ہے اور یہ بات اس مثال میں نہیں ہے۔

ترکیب:...... فاء عاطفہ الضعف مبتدا نحو مضاف:۔ ضرب فعل غلام مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر فاعل زید مفعول بہ:۔ ضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ:۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر:۔ الضعف مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالتَّنَافُرُ كَقَوْلِهٖ وَلَيْسَ قُرْبَ قَبْرِ حَرْبٍ قَبْرٌ. وَقَوْلِهٖ كَرِيْمٌ مَتٰى اَمْدَحْهُ اَمْدَحْهُ وَالْوَرٰى مَعِيْ.

ترجمہ:...... اور تنافر کلمات کی مثال:۔ مثل اس کے کہنے کے ہے:۔ اور نہیں ہے حرب بن امیہ کی قبر کے قریب کوئی قبر:۔ اور مثل اس کے کہنے کے ہے وہ سخی ہے جب میں تعریف کرتا ہوں اس کی تعریف کرتا ہوں میں اس کی اور مخلوق میرے ساتھ ہوتی ہے۔

تشریح:...... مصنف نے ضعف تالیف کی ایک مثال دی ہے اور تنافر کلمات کی مصنف نے دو مثالیں دی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تنافر کلمات ولیس قرب قبر حرب قبر میں کلمات کے اکٹھے ہونے کی وجہ سے ہے اور ان کا اکٹھا ہونا زبان پر ثقیل ہے ویسے الگ الگ ہر ایک کلمہ فصیح ہے۔ دوسرے مصرعہ میں تنافر کلمات امدحہ امدحہ کی تکرار کیوجہ سے ہے اگر تکرار نہ ہو تو کلمیں فصیح ہیں تکرار کی صورت سے زبان پر ثقیل ہیں اور اردو میں تنافر کلمات کی مثال۔

چچا چار کچرے کچے چچا چار کچرے پکے
پکے کچرے کچے چچا کچے کچرے پکے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ التنافر مبتدأ۔ کا ف جارہ قول مضاف (ہ) مضاف الیہ۔ واؤ عاطفہ لیس فعل۔ قرب مضاف قبر مضاف الیہ مضاف حرب مضاف الیہ مل کر خبر قبر اسم:۔ لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقول سے مل کر معطوف علیہ:۔ امدح فعل انا فاعل (ہ) مفعول بہ جملہ فعلیہ مؤکد:۔ واؤ حالیہ الوریٰ مبتدأ مع مضاف یاء مضاف الیہ مل کر ظرف کائن ہو کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال انا ضمیر سے:۔ امدح فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر تاکید مؤکد اپنی تاکید سے مل کر مضاف الیہ:۔ متیٰ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف کریم کی:۔ کریم اپنی ظرف سے مل کر خبر مبتدا ھو کی:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق کائن کے خبر:۔ التنافر مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالتَّعْقِيْدُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ ظَاهِرَ الدَّلَالَةِ عَلَى الْمُرَادِ لِلْخَلَلِ اِمَّافِى النَّظْمِ كَقَوْلِ الْفَرَزْدَقِ فِىْ خَالِ هِشَامٍ

ترجمہ:...... اور تعقید یہ ہے کہ خلل کی وجہ سے کلام مراد پر دلالت کو ظاہر نہ کرے:...... وہ خلل یا تو نظم میں ہوگا مثال اس کی مثل فرزدق کے کہنے کے ہے ہشام کے ماموں کے بارے میں

تشریح:...... تعقید وہ الجھاؤ ہے جس کی وجہ سے کلام کی دلالت مراد پر ظاہر نہیں ہوتی یہ الجھاؤ کسی خلل کی وجہ سے ہوتا ہے یہ خلل یا نظم میں ہوتا ہے کہ ایک لفظ کو اس کو اپنی جگہ سے مقدم کر دیا جائے یا اس لفظ کو اس کی جگہ سے مؤخر کر دیا جائے۔ یا کسی لفظ کو حذف کر دیا جائے یا اسم ظاہر کی جگہ ضمیر کو بیان کر دیا جائے یا مبتدا اور خبر کے درمیان فاصلہ کر دیا جائے یا موصوف اور صفت کے درمیان فرق کر دیا جائے جس کی وجہ سے متکلم کی مراد کو سمجھنا مشکل ہو جائے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ التعقید مبتدأ ان ناصبہ لایکون فعل ھو اسم مرجع کلام:...... علی جارہ المراد مجرور متعلق ظاہر کے لام جارہ الخلل مجرور متعلق ظاہر کے:۔ ظاہر مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ لایکون فعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر خبر:۔ التعقید مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:...... اماعاطفہ فی جارہ النظم مجرور متعلق کائن کے ہو کر خبر ھو مبتدأ محذوف:۔ جملہ اسمیہ خبریہ:۔ فی جارہ:۔ خال مضاف ھشام مضاف الیہ متعلق قول کے قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر:۔ مثالہ مبتدأ محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَمَامِثْلُهُ فِى النَّاسِ اِلَّا مُمَلَّكًا اَبُوْ اُمِّهٖ حَىٌّ اَبُوْهُ يُقَارِبُهُ .: اَىْ حَىٌّ يُقَارِبُهُ اِلَّا مُمَلَّكٌ اَبُوْ اُمِّهٖ اَبُوْهُ

ترجمہ:...... اور نہیں ہے ابراہیم بن ہشام جیسا لوگوں میں جو زندہ ہو جو قریب ہو اس ابراہیم بن ہشام کے سوائے بادشاہ کے اس بادشاہ کی ماں کا باپ اس ابراہیم کا باپ ہے۔

تشریح:...... اس شعر میں تعقید یعنی ایک الجھاؤ تو یہ ہے کہ حی کو مستثنیٰ سے مؤخر کر دیا جو کہ مقدم ہونا چاہیے تھا۔ دوسرا الجھاؤ اس میں یہ ہے کہ حی موصوف ہے اور یقاربہ صفت ہے ان کے درمیان اجنبی ابوہ کا فاصلہ ہے اور تیسرا الجھاؤ اس میں یہ ہے کہ ابو امہ مبتدأ ہے اور ابوہ خبر ہے ان کے درمیان اجنبی حی کا فاصلہ ہے جس کی وجہ سے متکلم کے کلام کو سمجھنا مشکل

ہے۔کلمات سب فصیح ہیں لیکن الجهاؤ کی وجہ سے کلام فصیح نہیں ہے اور یہ الجهاؤ نظم میں ہے:۔ ابراہیم بن ہشام بن اسمٰعیل ماموں ہے ہشام بن عبدالملک بن مروان کا یعنی نواسے کا نام اور نانا کا نام ایک ہی ہے:۔ مملکا ہشام کو اس وجہ سے کہا کہ یہ حاکم وقت تھا اور ابراہیم اس کا ماموں اس وقت مدینہ کا گورنر تھا یعنی عامل:۔ مُفَسِّرُ میں مملکا منصوب ہے مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے اور مُفَسِّرُ میں مملک مرفوع ہے بدل ہونے کی وجہ سے:۔ یجوز فیه النصب ویختار البدل فی ما بعد الا فی کلام غیر موجب وذکر المستثنیٰ منه کے سبب۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ ما مشابہ لیس کے:۔ مثل مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر اسم مرجع ابراہیم فی جارہ:۔ الناس مجرور متعلق کا ئنا کے خبر:۔ حی موصوف یقارب فعل ہو فاعل مرجع حی (ہ) مفعول بہ مرجع ابراہیم:۔ یقارب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مستثنیٰ منہ الا حرف استثناء مملکا ذوالحال:۔ ابو مضاف ام مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مبتدا:۔ ابو مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال:۔ ذوالحال اپنے حال سے مل کر مستثنیٰ:۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر دوسری خبر ما اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا فِی الْاِنْتِقَالِ كَقَوْلِ الْاٰخَرِ سَاَطْلُبُ بُعْدَ الدَّارِ عَنْكُمْ لِتَقْرُبُوْا وَتَسْكُبُ عَيْنَايَ الدُّمُوْعَ لِتَجْمُدَا فَاِنَّ الْاِنْتِقَالَ مِنْ جُمُوْدِ الْعَيْنِ اِلٰى بُخْلِهَا بِالدُّمُوْعِ لَا اِلٰى مَا قَصَدَهُ مِنَ السُّرُوْرِ.

ترجمہ:...... یا وہ خلل معنی کے انتقال میں ہوگا۔ مثال اس کی مثل دوسرے شاعر کے کہنے کے ہے:۔ عنقریب طلب کروں گا میں گھر کی دوری تم سے تا کہ تم قریب ہو جاؤ اور بہائیں گی میری دونوں آنکھیں آنسو خشک ہونے تک:۔ پس بیشک آنسوؤں سے آنکھ کے خشک ہونے سے معنی کا انتقال آنکھ کے بخل کی طرف ہے:۔ معنی کا انتقال اس خوشی کی طرف نہیں ہے جس خوشی کا شاعر نے ارادہ کیا ہے۔

تشریح:...... بعد الدار سے لتقربوا کی طرف سامع کا ذہن دیر سے منتقل ہوتا ہے کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے مخالف ہیں جب دوری طلب کر رہا ہے تو دور ہونا چاہیے نہ کہ قریب اس لیئے معنی کے انتقال میں خلل ہے شاعر کا مقصد ہے کہ جب دوری طلب کروں گا تو جستجو قریب کی ہوگی جیسا کہ شعر ہے:۔

مانگا کریں گے اب سے دعاء ھجرے یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعاء کے ساتھ

اسی طرح تسکب میں اور لتجمد میں کلام کی دلالت مراد پر ظاہر نہیں ہے کیونکہ جب آنکھیں آنسو بہائیں گی تو بہتے بہتے خشک ہو جائیں گی لیکن یہاں یہ مراد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ میں آنسو بہاتا رہوں گا یہاں تک کہ تم آجاؤ اور تمہاری خوشی کی وجہ سے میرا رونا بند ہو جائے لیکن آنکھ کے خشک ہونے سے خوشی کی طرف معنی کا انتقال دیر سے ہوتا ہے یہ تعقید معنوی ہے اس کے لیئے دلیل مصنف نے خود بیان کی ہے کہ آنسوؤں سے آنکھ کے خشک ہونے سے معنی کا انتقال آنکھ کے بخل کی طرف ہے اس خوشی کی طرف نہیں ہے جس خوشی کی طرف شاعر نے ارادہ کیا ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ اما۔ اما کی وجہ سے ہے فی جارہ:۔ انتقال متعلق کائن کے خبر ہو مبتدا محذوف کی مرجع خلل:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ مثالہ مبتدا محذوف ہے:۔ قول مضاف الاخر مضاف الیہ:۔ (س) مستقبل قریب کے لیئے ہے اطلب فعل انا فاعل عن جارہ کم مجرور متعلق بعد کے:۔ بعد مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر ظرف:۔ لام کئی تقربوا فعل بفاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر علت:۔ ساطلب فعل اپنے فاعل ظرف اور علت سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ:۔ واؤ عاطفہ تسکب فعل عینا مضاف (ی) مضاف الیہ مل کر فاعل الدموع مفعول بہ لام کئی تجمدا فعل بفاعل جملہ فعلیہ ہو کر علت:۔ تسکب فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور علت سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر:۔ مثالہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ باء جارہ الدموع مجرور متعلق جمود کے:۔ جمود مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہو کر متعلق الانتقال کے:۔ الانتقال اپنے

متعلق سے مل کر اسم:۔ الی جارہ محل مضاف ھا مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ مرجع العین:۔ لاعاطفہ الی جارہ ماموصولہ قصد فعل ھو فاعل مرجع شاعر (ہ) مفعول بہ مرجع ما من جارہ السرور مجرور متعلق قصد کے:۔ قصد فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مجرور ہو کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق کائن کے خبر:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... قیل و (الفصاحۃ فی الکلام خلوصہ) مِنْ كَثْرَةِ التَّكْرَارِ وَتَتَابُعِ الْإِضَافَاتِ كَقَوْلِهِ: سَبُوحٌ لَهَا مِنْهَا عَلَيْهَا شَوَاهِدُ. وَقَوْلِهِ ع: حَمَامَةَ جَرْعَى حَوْمَةِ الْجَنْدَلِ اسْجَعِيْ وَفِيْهِ نَظَرٌ.

ترجمہ:...... کہا گیا ہے اور کلام میں فصاحت کلام کا خالی ہونا ہے کثرت تکرار سے اور پے در پے اضافت سے مثال اس کثرت تکرار کی مثل اس شاعر کے کہنے کے ہے۔ وہ گھوڑی تیرتی ہے اس گھوڑی کے لیئے اس گھوڑی سے اس گھوڑی پر خوبیاں ہیں اور مثال اس پے در پے اضافت کی مثل اس شاعر کے کہنے کے ہے۔ اے پتھریلے ٹیلے کی ریتلی زمین کی کبوتری آواز کر اور اس میں نظر ہے۔

تشریح:...... بعض حضرات نے فصاحت کلام کے لیے ضعف التالیف اور تنافر الکلمات اور تعقید کے علاوہ کثرت تکرار اور پے در پے اضافت کو بھی قرار دیا ہے یعنی کلام میں اگر کثرت تکرار ہے تو بھی کلام فصیح نہیں ہوگا جیسے سبوح لھا منھا علیھا اور اگر پے در پے اضافت ہے پھر بھی کلام فصیح نہیں ہوگا جیسے حمامۃ جرعی حومۃ الجندل لیکن اس میں نظر ہے کیونکہ قرآن میں کثرت تکرار سورۃ الشمس فالھمھا فجورھا وتقولھا موجود ہے لھا منھا علیھا کے مقابل اسی طرح پے در پے اضافت سورۃ مریم میں ذکر رحمت ربک موجود ہے حمامۃ جرعیٰ حومۃ الجندل کے مقابل اور قران تمام کلام عرب سے فصیح ہے اس لیئے قیل والی بات صحیح نہیں ہے۔

ترکیب:...... قیل فعل باقی سب نائب فاعل واؤ عاطفہ:۔ کثرۃ مضاف التکرار مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ:۔ تتابع مضاف الاضافات مضاف الیہ مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق خلوص کے ہو کر خبر:۔ الفصاحۃ فی الکلام مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ سبوح صفت فرس کی ہو کر خبر ھو مبتدأ محذوف کی جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ:۔ لھا اور منھا اور علیھا متعلق کائنۃ کے خبر شواھد مبتدأ:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر معطوف علیہ:۔ حمامۃ مضاف جرعی مضاف الیہ مضاف حومۃ مضاف الیہ مضاف الجندل مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ادعوکا:۔ ادعو فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ:۔ اسجعی فعل بفاعل مل کر جملہ انشائیہ دونوں جملیں مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائنان کے ہو کر خبر:۔ مثالھما مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَفِي الْمُتَكَلِّمِ مَلَكَةٌ يَقْتَدِرُ بِهَا عَلَى التَّعْبِيرِ عَنِ الْمَقْصُودِ بِلَفْظٍ فَصِيحٍ

ترجمہ:...... اور فصاحت متکلم میں ایک مہارت ہوتی ہے جس مہارت کی وجہ سے وہ متکلم قادر ہوتا ہے مقصد کو بیان کرنے پر فصیح لفظ کے ساتھ

تشریح:...... ملکہ وہ مہارت ہے جو متکلم کو راسخ فی النفس حاصل ہوتی ہے یعنی فطری طور پر وہ متکلم اس مہارت پر قادر ہوتا ہے:۔ فصیح متکلم ہونے کے لیئے متکلم کو فصیح لفظ کے اداء کرنے پر قدرت حاصل ہونا ضروری ہے اگرچہ فصیح متکلم کے کلام کی ادائیگی لفظ فصیح سے نہ پائی جاتی ہو اسی طرح جس متکلم میں مہارت پختہ نہ ہو بلکہ کبھی کبھی مقصود کو فصیح لفظ کے ساتھ اداء کرتا ہو تو علماء بلاغت کے نزدیک یہ متکلم بھی فصیح نہیں ہے اگر بکلام فصیح کہتے تو مرکب ناقص رہ جاتے اور اگر بمفرد فصیح کہتے تو کلام رہ جاتا اسی لیئے بلفظ فصیح ذکر کیا ہے تا کہ فصیح متکلم کی تعریف پوری ہو جائے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ فی جارہ:۔ المتکلم مجرور متعلق الکائنۃ کے ہو کر صفت الفصاحۃ کی:۔ موصوف صفت مل کر مبتدأ:۔ عن جارہ:۔ المقصو[د] مجرور متعلق التعبیر کے باء جارہ:۔ لفظ موصوف فصیح صفت مل کر مجرور متعلق التعبیر کے:۔ التعبیر اپنے دونوں متعلق سے مل کر مجرور ہو کر متعلق یقتـ[در] کے باء جارہ ھا مجرور متعلق یقتدر کے مرجع ملکۃ:۔ یقتدر فعل اپنے ھو فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت:۔ ملکۃ موصوف ا[پنی]

صفت سے ملکر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالْبَلَاغَةُ فِي الْكَلَامِ مُطَابَقَتُهُ لِمُقْتَضَى الْحَالِ مَعَ فَصَاحَتِهٖ وَهُوَ مُخْتَلِفٌ فَإِنَّ مَقَامَاتِ الْكَلَامِ مُتَفَاوِتَةٌ

ترجمہ:...... اور بلاغت کلام میں کلام کا حال کے تقاضے کے مطابق ہونا ہے اپنی فصاحت کے ساتھ اور وہ حال کا تقاضہ مختلف ہوتا ہے۔ کیونکہ کلام کے مقامات مختلف ہوتے ہیں۔

تشریح:...... حال: مخاطب کا خالی ذہن ہونا حال ہے:۔ مقتضی حال:۔ کلام کا مؤکدات سے خالی ہونا متقضی حال ہے۔ مطابقت متقضی حال:۔ زید قائم:۔ یہ مطابق متقضیٰ حال ہے دوسری قسم:۔ حال:۔ مخاطب کا حکم میں تردد کرنا۔ متقضیٰ حال:۔ مؤکد کلام کا اچھا ہونا:۔ مطابقت متقضیٰ حال:۔ ان زیدا قائم یہ مطابق ہے متقضیٰ حال کے تیسری قسم:۔ حال:۔ مخاطب کا منکر حکم ہونا حال ہے:۔ مقتضی حال:۔ مؤکد کلام کا واجب ہونا:۔ مطابقت متقضیٰ حال:۔ ان زیدا لقائم یہ مطابق ہے متقضیٰ حال کے:۔ بلاغت کلام میں کلام کا مطابق ہونا ہے متقضیٰ حال کے اس کے ساتھ یہ بات ذہن میں رہے کہ کلام میں فصاحت بھی ضروری ہے یعنی کلام کے مفردات میں تنافر الحروف اور الغرابۃ اور مخالفت القیاس نہ ہو اور کلام میں ضعف تالیف نہ ہو اور تنافر کلمات بھی نہ ہوں اور تعقید معنوی یا لفظی نہ ہو تب کلام بلیغ ہوگا ورنہ نہیں۔

ترکیب:...... فی جارہ الکلام مجرور متعلق الکائنۃ کے ہو کر صفت:۔ البلاغۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدأ:۔ لام جارہ مقتضی مضاف الحال مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق مطابقۃ:۔ مع مضاف فصاحۃ مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر ظرف مطابقۃ کی مرجع کلام:۔ مطابقۃ مضاف اپنے مضاف الیہ متعلق اور ظرف سے مل کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واوٴ عاطفہ ھو مبتداء مرجع مقتضی:۔ فاء تعلیلیہ:۔ مقامات مضاف الکلام مضاف الیہ مل کر اسم متفاوتۃ خبر:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر علت:۔ مختلف اپنی علت سے مل کر خبر:۔ ھو مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... فَمَقَامُ كُلٍّ مِنَ التَّنْكِيرِ وَالْإِطْلَاقِ وَالتَّقْدِيمِ وَالذِّكْرِ يُبَايِنُ مَقَامَ خِلَافِهٖ وَمَقَامُ الْفَصْلِ يُبَايِنُ مَقَامَ الْوَصْلِ وَمَقَامُ الْإِيجَازِ يُبَايِنُ مَقَامَ خِلَافِهٖ وَكَذَا خِطَابُ الذَّكِيِّ مَعَ خِطَابِ الْغَبِيِّ.

ترجمہ:...... پس تنکیر اطلاق تقدیم اور ذکر میں سے ہر ایک کا مقام جدا ہوتا ہے اپنے خلاف کے مقام کے اور فصل کا مقام جدا ہوتا ہے وصل کے مقام کے اور ایجاز کا مقام جدا ہوتا ہے اپنے خلاف کے مقام کے اور اسی طرح ذکی کا خطاب ہے غبی کے خطاب کے ساتھ۔

تشریح:...... وہ مقام جس مقام میں مسند الیہ کو نکرہ لانا ہے جیسے رجل جاء نی یہ مقام اس مقام کے خلاف ہے جس مقام میں مسند الیہ کو معرفہ لانا ہے جیسے زید جاء نی:۔ اسی طرح مطلق مقام ہے جیسے زید اکل خلاف ہے مقید مقام کے جیسے ما اکل زید الاخبزا:۔ اسی طرح مقدم مقام ہے جیسے زید قام خلاف ہے مؤخر مقام کے جیسے قام زید اسی طرح ذکر کا مقام ہے جیسے زید ضرب عمرا خلاف ہے حذف کے مقام کے جیسے زید ضرب:۔ اسی طرح فصل کا مقام ہے جیسے اراھا فی الضلال تھیم خلاف ہے وصل کے مقام کے جیسے واراھا فی الضلال تھیم اور ایجاز کا مقام ہے جیسے نعم زید خلاف ہے اطناب کے مقام کے جیسے نعم الرجل زید اور اسی طرح تعلیم یافتہ سمجھدار کا خطاب ہے جاہل بے سمجھ کے خطاب کے مقابلہ میں:۔ جب یہ سب مختلف ہیں تو مقتضی حال بھی مختلف ہوگا۔

ترکیب:...... فاء عاطفہ مقام مضاف کل مضاف الیہ مل کر موصوف:۔ من جارہ التنکیر معطوف علیہ واو عاطفہ الاطلاق معطوف واوٴ عاطفہ التقدیم معطوف واوٴ عاطفہ الذکر معطوف مل کر متعلق کائن کے صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدأ:۔ مقام مضاف خلاف مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مفعول بہ یباین فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ ومقام الفصل مبتدأ یباین مقام الوصل خبر:۔ جملہ اسمیہ:۔ ومقام الایجاز مبتدا یباین مقام خلافہ خبر:۔ جمہ اسمیہ:۔ واوٴ عاطفہ کاف جارہ ذا مجرور متعلق کائن کے مع مضاف

خطاب مضاف الیہ مضاف الغبی مضاف الیہ مل کر ظرف:۔ کائن اپنے متعلق اور ظرف سے مل کر خبر:۔ خطاب الذی مبتدا:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَلِكُلِّ كَلِمَةٍ مَعَ صَاحِبَتِهَا مَقَامٌ

ترجمہ:...... اور ہر ایک کلمہ کے لیئے اس کلمہ والے کے ساتھ ایک مقام ہے۔

تشریح:...... ازید ضرب عمراً:۔ اضرب زید عمراً:۔ اعمراً ضرب زید:۔ پہلے میں سوال زید کے بارے میں ہے دوسرے میں سوال مارنے کے بارے میں ہے اور تیسرے میں سوال عمراً کے بارے میں ہے یہ حالت ھمزہ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح ان نصر نصرت اور اذا جاء نصر اللہ والفتح ہے کہ ان اور اذا دونوں مستقبل کے لیے ہیں لیکن ان شک کے لیے ہے۔ اور اذا یقین کے لیئے ہے یعنی جاء کا مقام اذا کے ساتھ کچھ اور ہے اور نصر کا مقام ان کے ساتھ کچھ اور ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ لام جارہ کل مضاف کلمۃ مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے:۔ مع مضاف صاحبۃ مضاف الیہ مضاف ھا مضاف الیہ مل کر ظرف کائن کی:۔ کائن اپنے متعلق اور ظرف سے مل کر خبر:۔ مقام مبتدا:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَارْتِفَاعُ شَانِ الْكَلَامِ فِي الْحُسْنِ وَالْقُبُوْلِ بِمُطَابَقَتِهٖ لِلْاِعْتِبَارِ الْمُنَاسِبِ وَانْحِطَاطُهٗ بِعَدَمِهَا فَمُقْتَضَى الْحَالِ هُوَ الْاِعْتِبَارُ الْمُنَاسِبُ.

ترجمہ:...... اور کلام کی شان کا بلند ہونا اچھے ہونے میں اور قبول ہونے میں کلام کا مطابق ہونا ہے مناسب اعتبار کے اور اس کلام کا پست ہونا اس مطابقت کا نہ ہونا ہے پس مقتضی حال ہی مناسب اعتبار ہے۔

تشریح:...... کلام کی شان کا بلند ہونا کئی اعتبار سے ہے اگر کلام ترغیب کے اعتبار سے بلند شان والا ہے یا ترہیب کے اعتبار سے بلند شان والا ہے تو کلام کی مقبولیت تاثیر کے اعتبار سے ہوگی اور یہ تاثیر شان ہے اور اگر کلام:۔ کلام کے اعتبار سے بلند شان والا ہے تو کلام کی خوبصورتی ضعف تالیف:۔ تنافر کلمات:۔ اور تعقید سے خالی ہونے کے اعتبار سے ہوگی اور اس خوبصورتی کے لیئے کلام کا مقتضی حال کے مطابق ہونا ضروری ہے:۔ کلام اگر ان خوبیوں سے مزین ہے تو کلام کی شان بلند ہے ورنہ نہیں اگلی پوری عبارت اس طرح ہے:۔ **وانحطاط شان الکلام فی الحسن والقبول بعدم مطابقتہ للاعتبار المناسب**:۔

ترکیب:...... فی جارہ الحسن معطوف علیہ واؤ عاطفہ القبول معطوف مل کر مجرور ہو کر متعلق ارتفاع کے:۔ ارتفاع مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مبتدأ:۔ لام جارہ الاعتبار موصوف المناسب صفت مل کر مجرور ہو کر متعلق مطابقۃ کے:۔ مطابقۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ عاطفہ انحطاط مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مبتدأ مرجع کلام:۔ باء جارہ عدم مضاف ھا مضاف الیہ مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر مرجع مطابقۃ:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ فاء عاطفہ:۔ مقتضی مضاف حال مضاف الیہ مل کر مبتدأ:۔ ھو مبتدأ:۔ الاعتبار موصوف المناسب صفت مل کر خبر:۔ ھو مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... فَالْبَلَاغَةُ رَاجِعَةٌ اِلَى اللَّفْظِ بِاِعْتِبَارِ اِفَادَتِهِ الْمَعْنٰى بِالتَّرْكِيْبِ وَكَثِيْرًا مَّا يُسَمّٰى ذٰلِكَ فَصَاحَةً اَيْضًا

ترجمہ:...... پس بلاغت لوٹتی ہے لفظ کی طرف ترکیب کے ساتھ اس لفظ کے معنی کا فائدہ دینے کے اعتبار سے اور کبھی کبھی اس بلاغت کا نام فصاحۃ بھی رکھا جاتا ہے

تشریح:...... پس بلاغت ایسی صفت ہے جو کہ لوٹتی ہے لفظ کی طرف ترکیب کے ساتھ معنی کا فائدہ دینے کے اعتبار سے ترکیب مفرد میں نہیں ہوتی اس لیئے لفظ سے مراد مفرد نہیں ہے اور معنی کا فائدہ دینے سے مرکب ناقص بھی نہیں ہے کیونکہ مرکب تمام میں معنی کا فائدہ حاصل ہوتا ہے:۔ یعنی بلاغت مفرد میں نہیں ہوتی متکلم میں ہوتی ہے اور کلام میں ہوتی ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ البلاغۃ مبتدأ۔ الی جارہ اللفظ مجرور متعلق راجعۃ کے۔ بار جارہ الترکیب مجرور متعلق افادۃ۔ افادۃ مضاف (ہ) مضاف الیہ اصل مفعول بہ۔ افادۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ۔ اعتبار مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور متعلق راجعۃ کے۔ راجعۃ اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ واؤ عاطفہ کثیرا موصوف ماصفت مل کر مفعول فیہ یسمی فعل ذالک نائب فاعل مشار الیہ بلاغت۔ فصاحۃ مفعول ثانی ایضا مفعول مطلق اض کا۔ یسمی فعل اپنے نائب فاعل مفعول فیہ مفعول ثانی اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَلَهَاطَرَ فَانِ اَعْلٰی وَهُوَ حَدُّ الْاِعْجَازِ وَمَا يَقْرُبُ مِنْهُ

ترجمہ:...... اور اس بلاغت کی دو طرف ہیں ایک اعلیٰ ہے اور وہ اعلیٰ انسان کو عاجز کر دینے والی حد ہے اور ایک وہ ہے جو قریب ہے اس اعلیٰ کے۔

تشریح:...... کلام کی بلاغت کی دو طرف ہیں ان دو میں سے ایک طرف اعلیٰ ہے اور یہ اعلیٰ حد عاجز کر دینے والی حد ہے۔ یہ کہ کلام بلند ہو اپنی بلاغت میں یہاں تک کہ کلام نکل جائے انسان کی طاقت سے اور وہ کلام عاجز کر دے انسانوں کو اس جیسا کلام پیش کرنے سے ومایقرب منہ کو عطف کی وجہ سے قسم دوسری شمار کرنی چاہیے لیکن لفظ قریب کی وجہ سے اس کو اعلیٰ ہی میں شمار کرلیا گیا ہے۔ ومایقرب منہ سے کلام رسول اللہؐ مراد ہے جیسا کہ قرآن میں وماینطق عن الھوی یعنی دونوں کلام ایک ہی ہیں۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ لام جارہ ھا مجرور متعلق کائنان کے ہو کر خبر مرجع بلاغت طرفان مبتدأ:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ عاطفہ ھو مبتدأ مرجع اعلیٰ:۔ حد مضاف الاعجاز مضاف الیہ مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ اعلیٰ معطوف علیہ خبر:۔ واؤ عاطفہ ماموصولہ یقرب فعل ھو فاعل مرجع ما من جارہ (ہ) مجرور متعلق یقرب کے مرجع اعلیٰ:۔ یقرب فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر معطوف اعلیٰ پر:۔ احدھما مبتدأ محذوف ہے مرجع طرفان:۔ مبتدأ اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَاَسْفَلُ وَهُوَ مَا اِذَا غُيِّرَ عَنْهُ اِلٰى مَادُوْنَهٗ اِلْتَحَقَ عِنْدَ الْبُلَغَاءِ بِاَصْوَاتِ الْحَيْوَانَاتِ

ترجمہ:...... اور بلاغت کی دو طرفوں میں سے ایک طرف اسفل ہے اور وہ اسفل وہ حد ہے جب بدل دیا جائے کلام کو اس اسفل حد سے اس حد کی طرف جو حد اس اسفل حد کے نیچے ہے تب علماء بلاغت کے نزدیک وہ کلام حیوانوں کی آواز کے ساتھ مل جاتا ہے۔

تشریح:...... کلام جب اسفل حد سے نیچے کی حد کی طرف منتقل ہو جائے تو وہ کلام علماء بلاغت کے نزدیک حیوانوں کی آواز کے مانند ہوتا ہے کلام اگرچہ اعراب کے اعتبار سے صحیح ہو لیکن کلام میں اصل مراد پر دلالت نہیں ہوتی کلام کی اس نزاکت کو اہل زبان باذوق ہی صحیح طریقے پر سمجھتے ہیں جس ذوق کی وجہ سے کہتے ہیں کہ بھونک رہا ہے یا پنجابی میں کہتے ہیں چولیں مار رہا ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ اسفل خبر احدھما مبتدأ محذوف کی مرجع طرفان:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ تفسیری ھو مبتدأ مرجع اسفل ماموصولہ۔ اذا شرطیہ غیر فعل ھو نائب فاعل مرجع کلام عن جارہ (ہ) مجرور متعلق غیر کے مرجع ما:۔ الی جارہ:۔ ماموصولہ ثبت فعل محذوف ھو فاعل مرجع ما۔ دون ظرف ثبت کی مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع اسفل:۔ ثبت فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مجرور متعلق غیر کے:۔ غیر فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط:۔ عند مضاف البلغاء مضاف الیہ مل کر ظرف:۔ باء جارہ اصوات مضاف الحیوانات مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق:۔ التحق فعل اپنے ھو فاعل ظرف اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر خبر:۔ ھو مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَبَيْنَهُمَا مَرَاتِبُ كَثِيْرَةٌ وَ تَتْبَعُهَا وُجُوْهٌ اُخَرُ تُوْرِثُ الْكَلَامَ حُسْنًا

ترجمہ:...... اور اس اعلیٰ اور اسفل کے درمیان بہت سے مراتب ہیں ان مراتب کے پیچھے لگتے ہیں دوسرے طریقے جو کلام کو خوبصورت بنا دیتے ہیں۔

تشریح:...... طرف اعلیٰ اور طرف اسفل کے درمیان بہت سے مرتبے ہیں ان مرتبوں پر کچھ دوسرے طریقے واقع ہوتے ہیں جو کہ کلام کو خوبصورت بنا دیتے ہیں مفرد کو خوبصورت نہیں بناتے اور متکلم کو بھی خوبصورت نہیں بناتے ان طریقوں سے صرف کلام حسین ہوتا ہے اور یہ طریقے علم بدیع میں مذکور ہیں علم بدیع کے ان طریقوں کو کلام کی بلاغت اور فصاحت میں کوئی دخل نہیں ہے۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ بین مضاف ھما مضاف الیہ مل کر ظرف کائنۃ کی ہو کر خبر مرجع اعلیٰ اور اسفل:۔ مراتب موصوف کثیرۃ صفت مل کر مبتدأ:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ عاطفہ تتبع فعل ھا مفعول بہ مرجع مراتب:۔ وجوہ موصوف اخر صفت:۔ تورث فعل ھی فاعل ممیز مرجع وجوہ:۔ الکلام مفعول بہ حسنا تمیز:۔ تورث فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور تمیز سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت:۔ وجوہ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر فاعل:۔ تتبع فعل اپنے مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَفِی الْمُتَکَلِّمِ مَلَکَۃٌ یَقْتَدِرُ بِھَا عَلٰی تَاْلِیْفِ کَلَامٍ بَلِیْغٍ فَعُلِمَ اَنَّ کُلَّ بَلِیْغٍ فَصِیْحٌ وَلَا عَکْسَ

ترجمہ:...... اور بلاغت متکلم میں ایک ملکہ ہوتا ہے جس ملکہ سے وہ متکلم قادر ہوتا ہے بلیغ کلام پر پس معلوم ہوا کہ بیشک ہر ایک بلیغ کلام فصیح ہوتا ہے اور ہر ایک فصیح کلام بلیغ نہیں ہوتا۔

تشریح:...... ملکہ متکلم میں ایک مہارت ہوتی ہے جس مہارت کی وجہ سے متکلم بلیغ کلام بولنے پر قادر ہوتا ہے کہ جب چاہے بلیغ کلام بولے اگر متکلم میں مہارت نہ ہو بلکہ کبھی کبھی بلیغ کلام بولتا ہو تو ایسے متکلم کو بلیغ نہیں کہہ سکتے:۔ ہر بلیغ متکلم فصیح ہے اور ہر فصیح متکلم بلیغ نہیں ہے اور ہر بلیغ کلام فصیح ہے اور ہر فصیح کلام بلیغ نہیں ہے کیونکہ بلیغ کلام کے لیے مقتضیٰ حال کے مطابق ہونا ضروری ہے اگر متکلم فصیح کلام اداء کرنے کا ملکہ رکھتا ہو اور مقتضی کے مطابق کلام کو اداء نہ کرے تو متکلم فصیح ہوگا بلیغ نہیں ہوگا۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ فی جارہ المتکلم مجرور متعلق الکائنۃ کے ہو کر صفت:۔ البلاغۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدأ:۔ ملکہ موصوف باء جارہ:۔ ھا مجرور متعلق یقتدر کے مرجع ملکۃ:۔ کلام موصوف بلیغ صفت مل کر مضاف الیہ:۔ تالیف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور متعلق یقتدر کے یقتدر فعل اپنے ھو فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت:۔ ملکۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ فاء عاطفہ علم فعل ان حرف مشبہ بالفعل:۔ کل مضاف بلیغ مضاف الیہ مل کر اسم فصیح خبر:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر نائب فاعل واؤ عاطفہ لا نفی جنس:۔ عکس اسم موجو خبر:۔ جملہ اسمیہ ہو کر نائب فاعل:۔ علم فعل اپنے دونوں نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَاَنَّ الْبَلَاغَۃَ مَرْجِعُھَا اِلَی الْاِحْتِرَازِ عَنِ الْخَطَاءِ فِیْ تَاْدِیَۃِ الْمَعْنَی الْمُرَادِ وَاِلٰی تَمِیْزِ الْفَصِیْحِ مِنْ غَیْرِہٖ.

ترجمہ:...... اور یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ مرادی معنیٰ کے اداء کرنے میں بلاغت کا مرجع غلطی سے بچنے پر ہے اور بلاغت کا مرجع فصیح کلام کو غیر فصیح کلام سے جدا کرنے پر ہے۔

تشریح:...... مرادی معنی کے ادا کرنے میں غلطی وصل کی جگہ فصل کرنے پر ہوسکتی ہے۔ اور تنکیر کی جگہ تعریف لانے پر ہوسکتی ہے اور اطلاق کی جگہ تقیید کرنے پر ہوسکتی ہے اور کلام کو مقتضی حال کے مطابق نہ لانے سے ہوسکتی ہے:۔ اور فصیح کو غیر فصیح سے جدا کرنے کے لیے تنافر الحروف اور غرابت اور مخالفت القیاس اور ضعف تالیف اور تنافر الکلمات اور تعقید سے بچانا ضروری ہے۔

ترکیب...... واؤ عاطفہ ان حرف مشبہ بالفعل البلاغۃ اسم:۔ مرجع مضاف ھا مضاف الیہ مل کر مبتداء:۔ عن جارہ الخطاء مجرور متعلق الاحتراز کے:۔ فی جارہ تادیۃ مضاف المعنی المراد مضاف الیہ مل کر مجرور متعلق الاحتراز کے:۔ الاحتراز اپنے دونوں متعلق سے مل کر معطوف علیہ:۔ واؤ عاطفہ من جارہ غیر مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق تمیز کے:۔ تمیز مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق کائن کے خبر:۔ مرجعھا مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر نائب فاعل یعلم کا۔

عبارت:...... وَالثَّانِیْ مِنْهُ مَا یُبَیَّنُ فِیْ عِلْمِ مَتْنِ اللُّغَةِ اَوِ التَّصْرِیْفِ اَوِ النَّحْوِ اَوْیُدْرَکُ بِالْحِسِّ وَهُوَ مَاعَدَا التَّعْقِیْدَ الْمَعْنَوِیَّ.

ترجمہ:...... اور اس بلاغت کی دوسری قسم وہ ہے جو بیان کی جائے گی لغت کے علم میں یا صرف کے علم میں یا نحو کے علم میں یا اس بلاغت کی قسم وہ ہے جو جانی جائے گی حس کے ساتھ:۔ اور بلاغت کی یہ قسم وہ ہے جو تعقید معنوی کے علاوہ ہے۔

تشریح:...... متن لغت سے عام لغت کو جدا کیا گیا ہے کیونکہ لغت کا لفظ عام ہے جیسے کہتے ہیں عربی لغہ یعنی عربی زبان عرب قوم کا اپنا مصطلح کلام لغت میں مفردات موضوعۃ کی معرفت حاصل ہوتی ہے لہٰذا لغت میں غرابت بیان کی جائے گی اور صرف میں قاعدے کی مخالفت بیان کی جائے گی اور نحو میں ضعف تالیف بیان کی جائے گی اور وہ چیز جو جانی جائے گی حس سے وہ تنافر ہے:۔ اور غرابت اور مخالفت القیاس اور ضعف تالیف اور تنافر یہ سب تعقید معنوی کے علاوہ ہیں۔

ترکیب...... واؤ عاطفہ الثانی موصوف من جارہ (ہ) مجرور متعلق الکائن کے ہو کر صفت مرجع مرجعھا:۔ موصوف صفت مل کر مبتدأ:۔ ماموصولہ یبین فعل ھو نائب فاعل مرجع ما:۔ فی جارہ متن اللغۃ معطوف علیہ التصریف معطوف النحو معطوف:۔ علم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہو کر متعلق یبین کے:۔ یبین فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ او عاطفہ یدرک فعل ھو نائب فاعل مرجع ما باء جارہ حس مجرور متعلق یدرک کے:۔ یدرک فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ حالیہ یبین اور یدرک کی ضمیر سے:۔ ھو مبتدأ مرجع ما:۔ ماموصولہ عدا فعل ھو فاعل مرجع ما:۔ التعقید موصوف المعنوی صفت مفعول بہ عدا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَمَایُحْتَرَزُبِهٖ عَنِ الْاَوَّلِ عِلْمُ الْمَعَانِیْ وَمَا یُحْتَرَزُ بِهٖ عَنِ التَّعْقِیْدِ الْمَعْنَوِیِّ عِلْمُ الْبَیَانِ وَمَا یُعْرَفُ بِهٖ وُجُوْهُ التَّحْسِیْنِ عِلْمُ الْبَدِیْعِ.

ترجمہ:...... اور وہ علم جس علم کے ذریعہ بچا جاتا ہے پہلے والے سے وہ علم:۔ علم معانی ہے:۔ اور وہ علم جس علم کے ذریعہ بچا جاتا ہے تعقید معنوی سے وہ علم:۔ علم بیان ہے:۔ اور وہ علم جس علم کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے خوبصورت کرنے والے طریقوں کو وہ علم:۔ علم بدیع ہے۔

تشریح:...... مرادی معنی کے اداء کرنے میں غلطی سے بچنے کے لیئے جو علم ہے اس علم کو علم معانی کہتے ہیں۔ اور تعقید معنوی سے بچنے کے لیئے یعنی معنی کے انتقال میں جو الجھاؤ ہے اس الجھاؤ کو جس علم سے دور کیا جاتا ہے اس علم کو علم بیان کہتے ہیں اور وہ علم جس علم سے خوبصورت کرنے والے طریقوں کو جانا جاتا ہے وہ علم:۔ علم بدیع ہے۔

ترکیب...... واؤ عاطفہ ماموصولہ یُحترزُ فعل بہ نائب فاعل مرجع ما عن جارہ الاول مجرور متعلق یحترز کے:۔ یحترز فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصولہ صلہ مل کر مبتدأ:۔ علم مضاف المعانی مضاف الیہ مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ وما یحترز بہ عن التعقید المعنوی علم البیان کی ترکیب بھی اسی جملہ جیسی ہے۔ واؤ عاطفہ ماموصولہ یعرف فعل باء جارہ (ہ) مجرور متعلق یعرف کے مرجع ما:۔ وجوہ مضاف التحسین مضاف الیہ مل کر نائب فاعل:۔ یعرف فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مبتدأ۔ علم مضاف البدیع مضاف الیہ مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَكَثِيرٌ يُسَمِّي الْجَمِيعَ عِلْمَ الْبَيَانِ:. وَبَعْضُهُمْ يُسَمِّي الْاَوَّلَ عِلْمَ الْمَعَانِي:. وَالْاَخِيرَيْنِ عِلْمَ الْبَيَانِ:. وَالثَّلَاثَةَ عِلْمَ الْبَدِيعِ.

ترجمہ:...... اور اکثر علماء نام رکھتے ہیں تینوں فن کا علم بیان:۔ اور بعض علماء نام رکھتے ہیں پہلے فن کا علم معانی اور پچھلے دو کا علم بیان:۔ اور بعض علماء نام رکھتے ہیں تینوں فن کا علم البدیع۔

تشریح:...... علم معانی اور علم بیان اور علم بدیع کو علم بیان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ بیان کہتے ہیں فصیح کلام کو جو کلام مافی الضمیر کو بیان کر دے اور تینوں فن بیان سے متعلق ہیں اس لیے ان تینوں فن کو بیان کہدیا۔ بعض حضرات نے علم معانی کو تو علم معانی ہی کہا ہے اور علم بیان کو اور علم بدیع کو علم بیان کہا ہے ان کے نزدیک یہ دونوں بیان سے متعلق ہیں:۔ اور بعض حضرات نے تینوں فن کو علم بدیع کہا ہے کہ یہ تینوں فن دیگر علوم سے باعتبار خوبصورتی کے عمدہ ہیں۔

ترکیب...... واؤ عاطفہ کثیر من علماء البلاغۃ مبتداء یسمی فعل ھو فاعل مرجع کثیر الجمیع مفعول بہ اول:۔ علم مضاف البیان مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی یسمی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واؤ عاطفہ بعض مضاف ھم مضاف الیہ مل کر مبتدأ یسمی فعل ھو فاعل مرجع بعض:۔ الاول معطوف علیہ الاخیرین معطوف الثلاثۃ معطوف:۔ علم المعانی معطوف علیہ علم البیان معطوف علم بدیع معطوف:۔ یسمی فعل اپنے فاعل اور چھ مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

☆☆☆☆☆

اَلْفَنُّ الْاَوَّلُ عِلْمُ الْمَعَانِیْ

(پہلا فن علم معانی کا ہے)

عبارت:...... وَهُوَ عِلْمٌ يُعْرَفُ بِهٖ اَحْوَالُ اللَّفْظِ الْعَرَبِيِّ الَّتِيْ بِهَا يُطَابِقُ اللَّفْظُ مُقْتَضَى الْحَالِ وَيَنْحَصِرُ فِيْ ثَمَانِيَةِ اَبْوَابٍ۔

ترجمہ:...... اور وہ علم معانی ایک علم ہے جس علم کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے عربی لفظوں کی حالتوں کو جن حالتوں کی وجہ سے مطابق ہوتا ہے لفظ مقتضیٰ حال کے اور وہ علم معانی گھرا ہوا ہے آٹھ باب میں۔

تشریح:...... عربی لفظ کی حالتیں تعریف ہے تنکیر ہے تقدیم ہے تاخیر ہے اثبات ہے حذف ہے قصر ہے اطلاق ہے تقیید ہے ان حالتوں کی وجہ سے لفظ مطابق ہوتا ہے مقتضیٰ حال کے اور یہ علم معانی آٹھ باب میں گھرا ہوا ہے علت آگے آ رہی ہے کہ آٹھ میں کیوں ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ ھو مبتدأ مرجع علم معانی۔ علم موصوف یعرف فعل باء جارہ (ہ) مجرور متعلق یعرف کے مرجع علم۔ احوال مضاف موصوف۔ اللفظ موصوف العربی صفت مل کر مضاف الیہ التی موصولہ باء جارہ ھا مجرور متعلق یطابق کے مرجع التی یطابق فعل اللفظ فاعل۔ مقتضی مضاف الحال مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔ یطابق فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت۔ احوال مضاف اپنے مضاف الیہ اور صفت سے مل کر نائب فاعل۔ یعرف فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت۔ علم موصوف اپنی صفت سے مل کر خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ واو عاطفہ ثمانیۃ ابواب متعلق ینحصر کے ینحصر فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... اَحْوَالُ الْاِسْنَادِ الْخَبَرِيِّ وَاَحْوَالُ الْمُسْنَدِ اِلَيْهِ. وَاَحْوَالُ الْمُسْنَدِ . وَاَحْوَالُ مُتَعَلِّقَاتِ الْفِعْلِ . وَالْقَصْرُ . وَالْاِنْشَاءُ . وَالْفَصْلُ وَالْوَصْلُ . وَالْاِيْجَازُ وَالْاِطْنَابُ وَالْمُسَاوَاةُ.

ترجمہ:...... اور ان آٹھ میں سے ایک باب خبر والی اسناد کی حالتوں کا ہے اور ان آٹھ میں سے دوسرا باب مسندالیہ کی حالتوں کا ہے۔ اور ان آٹھ میں سے تیسرا باب مسند کی حالتوں کا ہے اور ان آٹھ میں سے چوتھا باب فعل کے متعلقات کی حالتوں کا ہے۔ اور ان آٹھ میں سے پانچواں باب قصر کا ہے اور ان آٹھ میں سے چھٹا باب انشاء کا ہے اور ان آٹھ میں سے ساتواں باب فصل اور وصل کا ہے اور ان آٹھ میں سے آٹھواں باب ایجاز اور اطناب اور مساواۃ کا ہے۔

تشریح:...... احوال الاسناد الخبری کہہ کر مصنف نے اسناد انشائی کو الگ کر دیا کیونکہ اسناد خبری مسند اور مسند الیہ کے درمیان ہوتی ہے اور یہ خبر والی اسناد۔ انشاء والی اسناد کے مخالف ہوتی ہے۔ اگر عبارت اس طرح ہوتی احوال الاسناد الخبری والمسند الیہ والمسند ومتعلقات الفعل تو چاروں کا ایک ہونا لازم آ جاتا حالانکہ چاروں کے لیے مستقل الگ الگ باب ہیں اسی لیئے ہر ایک کے ساتھ احوال کو ذکر کیا گیا ہے باقی کے ساتھ احوال کو ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ خودی حالتیں ہیں۔

ترکیب:...... الاسناد موصوف الخبری صفت مل کر مضاف الیہ۔ احوال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر۔ احدھا مبتدأ محذوف ہے مرجع ابواب مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ اسی طرح احوال المسند الیہ خبر ہے ثانیہا مبتدأ محذوف کی۔ احوال المسند خبر ہے ثالثہا مبتدأ محذوف کی احوال متعلقات الفعل خبر ہے رابعہا مبتدأ محذوف کی۔ القصر خبر ہے خامسہا مبتدأ محذوف کی۔ الانشاء خبر ہے سادسہا مبتدأ محذوف کی الفصل والوصل خبر ہے سابعہا مبتدأ محذوف کی: الایجاز والاطناب والمساواۃ خبر ہے۔ ثمانیہا مبتدأ محذوف کی۔

عبارت:...... لِاَنَّ الْكَلَامَ اِمَّا خَبَرٌ اَوْ اِنْشَاءٌ لِاَنَّهُ اِنْ كَانَ لِنِسْبَتِهِ خَارِجٌ تُطَابِقُهُ اَوْ لَا تُطَابِقُهُ فَخَبَرٌ وَاِلَّا (وان لم يكن لنسبته خارج) فَاِنْشَاءٌ.

ترجمہ:...... علم معانی آٹھ باب میں گھرا ہوا ہے اس لیئے کہ کلام یا تو خبر ہوگا یا کلام انشاء ہوگا:۔ کیونکہ اگر اس کلام کی نسبت کے لیئے خارج ہو تو وہ نسبت مطابق ہوگی اس خارج کے یا وہ نسبت مطابق نہیں ہوگی اس خارج کے پس وہ کلام خبر ہے اور اگر اس کلام کی نسبت کے لیے خارج نہ ہو پس وہ کلام انشاء ہوگا۔

تشریح:...... خارج صیغہ صفت کا ہے لہٰذا اس کا موصوف بھی ضروری ہے اور وہ موصوف نسبت والافعل ہے جو کہ ذہن کے علاوہ خارج میں ہوتا ہے اس کی چار شکلیں بنتی ہیں۔ (۱) نسبت کلام نسبت خارجہ دونوں مثبت ہوں جیسے زید قائم یہ نسبت کلام مثبت ہے اگر زید بھی کھڑا ہوا ہو تو نسبت جارجہ بھی مثبت ہے اور نسبت کلام نسبت خارجہ کے مطابق ہے۔ (۲) نسبت کلام نسبت خارجہ دونوں منفی ہوں جیسے زید لیس بقائم یہ نسبت کلام ہے منفی ہے اگر زید بھی کھڑا ہوا نہ ہو تو نسبت خارجہ بھی منفی ہے اور نسبت کلام نسبت خارجہ کے مطابق ہے۔ (۳) نسبت کلام مثبت ہو اور نسبت خارجہ منفی ہو جیسے زید قائم یہ نسبت کلام ہے مثبت ہے اور زید کھڑا ہوا نہ ہو یہ نسبت خارجہ ہے منفی ہے جو کہ نسبت کلام کے مطابق نہیں ہے۔ (۴) نسبت کلام منفی ہو اور نسبت خارجہ مثبت ہو جیسے زید لیس بقائم یہ نسبت کلام ہے اور منفی ہے اور زید کھڑا ہوا ہو یہ نسبت خارجہ ہے اور مثبت ہے جو کہ نسبت کلام کے مطابق نہیں ہے۔ زید قائم سے قائم کی نسبت زید کی طرف نسبت کلامیہ ہے اور متکلم کے ذہن میں ہے اس لیئے ذھنیہ ہے اور نفس الامر میں حاصل ہے اس لیئے نسبت خارجہ ہے:۔ انشاء کے لیئے نسبت خارج نہیں ہوتی اس لیے خبر بھی نہیں ہوتی۔

ترکیب...... ان حرف شرط کان فعل لام جارہ نسبت مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق کائنا کے خبر خارج اسم ذوالحال:۔ تطابق فعل ھی فاعل مرجع نسبت (ہ) مفعول بہ مرجع خارج:۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ او عاطفہ لا تطابقہ معطوف مل کر حال:۔ کان اپنے اسم خبر اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط:۔ فھو خبر جزاء:۔ جملہ شرطیہ معطوف علیہ واو عاطفہ ان لم یکن لنسبتہ خارج فھو انشاء معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر خبر لانہ کی:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر متعلق خبر اور انشاء کے:۔ خبر اور انشاء اپنے متعلق سے مل کر خبر لان الکلام کی:۔ ان اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر متعلق ینحصر کے:۔ ینحصر فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَالْخَبَرُ لَا بُدَّلَهُ مِنْ مُسْنَدٍ اِلَيْهِ وَمُسْنَدٍ وَاِسْنَادٍ وَالْمُسْنَدُ قَدْ يَكُوْنُ لَهُ مُتَعَلِّقَاتٌ اِذَا كَانَ فِعْلًا اَوْ فِيْ مَعْنَاهُ.

ترجمہ:...... اور خبر کے لیے ضروری ہے مسند الیہ کا ہونا اور مسند کا ہونا اور اسناد کا ہونا اور کبھی مسند کے لیئے متعلقات ہوتے ہیں جب وہ مسند فعل ہو یا فعل کے معنی میں ہو۔

تشریح:...... علم معانی آٹھ باب میں کیوں منحصر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک کلام انشاء ہے جس کے لیئے نسبت خارجہ نہیں ہوتی اور ایک کلام خبر ہے جو خبر ہے اس کے لیئے تین چیز کی ضرورت ہے ایک اسناد کی اور ایک مسند کی اور ایک مسند الیہ کی:۔ مسند جب فعل ہو یا فعل کے معنیٰ میں ہو تو مسند کے لیئے متعلقات ہوتے ہیں جیسے زید ذاھب راکبا میں مسند ذاھب ہے فعل کے معنیٰ میں ہے اور متعلق راکبا ہے جو کہ ذاھب کی ضمیر سے حال ہے:...... زید مضروب قائما میں مسند مضروب ہے فعل کے معنیٰ میں ہے اور قائما متعلق ہے جو کہ مضروب کی ضمیر سے حال ہے:...... زید حسن ضاحکا میں مسند حسن ہے فعل کے معنیٰ میں ہے اور ضاحکا متعلق ہے جو کہ حسن کی ضمیر سے حال ہے:...... زید احسن القوم صوتا میں مسند احسن القوم ہے صوتا متعلق ہے تمیز

ہے احسن کی ضمیر سے:...... ضربی زیدا قائما میں ضرب مسند ہے فعل کے معنیٰ میں ہے قائما متعلق ہے:...... اسم فاعل اسم مفعول صفت مشبہ اسم تفضیل مصدر:...... یہ فعل کے معنیٰ میں ہوتے ہیں:...... جب مسند فعل یا فعل کے معنیٰ میں نہ ہو تو مسند کے متعلقات نہیں ہوتے جیسے انا یوسف میں یوسف ہے۔

ترکیب...... واو عاطفہ الخبر مبتداء لانفی جنس کا بد اسم لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے مرجع خبر۔ من جارہ مسند الیہ معطوف علیہ مسند معطوف اسناد معطوف مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے چاروں متعلق سے مل کر خبر:۔ لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر:۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واو عاطفہ المسند مبتدأ قد حرف تقلیلیہ یکون فعل لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائنات کے ہو کر خبر:۔ متعلقات اسم:۔ یکون فعل اپنی خبر اور اسم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر دال بر جزاء:۔ اذا شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع مسند فعلا خبر معطوف علیہ او عاطفہ فی جارہ:۔ معنا مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مجرور متعلق کائنا کے خبر معطوف:۔ کان اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط:۔ دال بر جزاء اپنی شرط سے مل کر جملہ شرطیہ:۔

عبارت:...... وَكُلٌّ مِّنَ الْاِسْنَادِ وَالتَّعَلُّقِ اِمَّا بِقَصْرٍ اَوْ بِغَيْرِ قَصْرٍ وَكُلُّ جُمْلَةٍ قُرِنَتْ بِاُخْرٰى اِمَّا مَعْطُوْفَةٌ عَلَيْهَا اَوْ غَيْرُ مَعْطُوْفَةٍ وَالْكَلَامُ الْبَلِيْغُ اِمَّا زَائِدٌ عَلٰى اَصْلِ الْمُرَادِ لِفَائِدَةٍ اَوْ غَيْرُ زَائِدٍ.

ترجمہ:...... اسناد اور تعلق میں سے ہر ایک یا قصر کے ساتھ ہوگا یا بغیر قصر کے ہوگا اور ہر ایک جملہ ملایا جائے گا دوسرے جملہ کے ساتھ یا تو دوسرے جملہ کا عطف کیا جائے گا پہلے جملہ پر یا عطف نہیں کیا جائے گا اور بلیغ کلام یا تو زائد ہوگا اصل مراد پر کسی فائدے کی وجہ سے یا زائد نہیں ہوگا۔

تشریح:...... اسناد بغیر قصر کے جیسے زید قائم زید کھڑا ہے:...... اسناد قصر کے ساتھ ما زید الا قائم نہیں ہے زید مگر کھڑا ہوا:...... تعلق بغیر قصر کے ماضرب زید عمرا زید نے عمرو کو نہیں مارا:...... تعلق قصر کے ساتھ ماضرب زید الا عمرا نہیں مارا زید نے کسی کو مگر عمرو کو:...... عطف کے ذریعہ جملہ کو ملانا یعنی وصل کرنا جیسے جاء زید فجلس ثم ضحک حرف عطف فاء اور ثم کے ذریعہ جاء جلس ضحک ملے ہوئے ہیں:...... بغیر عطف کے جملہ کو ملانا یعنی فصل کرنا جیسے ذلک الکتاب لاریب فیه هدی للمتقین عطف نہ ہونے کی وجہ سے ذالک الکتاب الگ ہے لاریب فیه الگ ہے هدی للمتقین الگ ہے:...... اصل مراد پر بلیغ کلام کا زائد ہونا جیسے حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ اس آیت میں والصلوٰۃ الوسطیٰ فضیلت کے فائدے کی وجہ سے ہے یہ اطناب ہے:...... اور بلیغ کلام کا زائد نہ ہونا اور نہ کم ہونا ولا یحیق المکر السیئ الا باهله ہے یہ مساواۃ ہے:...... اور بلیغ کلام کا زائد نہ ہونا یعنی کم ہونا نعم زید ہے یہ ایجاز ہے:......

ترکیب...... واو عاطفہ کل موصوف:۔ من جارہ الاسناد معطوف علیہ واو عاطفہ التعلق معطوف مل کر مجرور متعلق کائن کے صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدأ:۔ اما عاطفہ باء جارہ قصر مجرور مل کر معطوف علیہ او عاطفہ باء جارہ:۔ غیر مضاف قصر مضاف الیہ مل کر معطوف:۔ موصوف صفت سے مل کر متعلق کائن کے ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ واو عاطفہ کل مضاف جملۃ مضاف الیہ مل کر مبتدأ:۔ قرنت فعل ہی نائب فاعل مرجع جملہ باء جارہ:۔ اخریٰ مجرور متعلق قرنت کے:۔ قرنت فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ علی جارہ ها مجرور متعلق معطوفۃ کے مرجع اخریٰ:۔ معطوفۃ اپنے متعلق سے مل کر معطوف علیہ خبر او عاطفہ:۔ غیر مضاف معطوفۃ مضاف الیہ مل کر معطوف خبر:۔ ہی مبتدأ اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

تنبیہ

عبارت:...... صِدْقُ الْخَبَرِ مُطَابَقَتُهٗ لِلْوَاقِعِ وَكَذِبُهٗ عَدَمُهَا:. وَقِيْلَ مُطَابَقَتُهٗ لِاعْتِقَادِ الْمُخْبِرِ وَلَوْ خَطَاءً وَ عَدَمُهَا بِدَلِيْلِ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ (المنافقون ۱)

ترجمہ:...... خبر کا سچا ہونا خبر کا واقع کے مطابق ہونا ہے اور اس خبر کا جھوٹا ہونا اس خبر کا واقع کے مطابق نہ ہونا ہے:۔ اور کہا گیا ہے خبر کا سچا ہونا خبر کا مطابق ہونا ہے مخبر کے اعتقاد کے اگرچہ وہ اعتقاد غلط ہی کیوں نہ ہو:۔ اور اس خبر کا جھوٹا ہونا اس خبر کا مطابق نہ ہونا ہے مخبر کے اعتقاد کے اگرچہ وہ خبر سچی ہی کیوں نہ ہو ان المنٰفقین لکذبون کی دلیل کی وجہ سے۔

تشریح:...... صدق الخبر مطابقته للواقع وكذب الخبر عدم مطابقة الخبر للواقع:. وقيل صدق الخبر مطابقته لاعتقاد المخبر ولو كان الاعتقاد خطاء وكذب الخبر عدم مطابقة الخبر لاعتقاد المخبر ولو كان الخبر صدقا بدليل ان المنفقين لكذبون (المنافقون ١) انک لرسول الله خبر سچی ہے لیکن مخبر کے اعتقاد کے مطابق نہیں ہے اس لیے انک لرسول الله خبر جھوٹی ہے جس کے لیے اللہ نے فرمایا ان المنٰفقین لکذبون:...... مصنف کا ان المنٰفقین لکذبون سے یہ استدلال کہ خبر جھوٹی ہے یہ استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ اللہ نے منٰفقین کو جھوٹا کہا ہے نہ کہ خبر کو اور یہ دلیل بھی درست نہیں ہے کہ جب منافقین جھوٹے ہیں تو خبر انک لرسول الله بھی جھوٹی ہے:...... خبر الگ چیز ہے اور مخبر الگ چیز ہے اس لیے قیل والی دلیل میں کوئی وزن نہیں ہے قاعدہ یہی ہے:...... صدق الخبر مطابقته للواقع وكذب الخبر عدم مطابقة الخبر للواقع۔

ترکیب...... صدق مضاف الخبر مضاف الیہ مل کر مبتدأ:۔ لام جارہ الواقع مجرور متعلق مطابقۃ:۔ مطابقۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر:۔ جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ کذب مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مبتدأ:۔ عدم مضاف ھا مضاف الیہ مل کر خبر مرجع مطابقۃ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ قیل فعل باقی نائب فاعل:۔ لام جارہ اعتقاد مضاف المخبر مضاف الیہ مل کر مجرور متعلق مطابقۃ کے:۔ واو وصلیہ لو حرف شرط کان فعل الاعتقاد اسم خطاء خبر جملہ فعلیہ بدلیل ان المنٰفقین لکذبون متعلق مطابقۃ کے ہے۔

عبارت:...... وَرُدَّ بِاَنَّ الْمَعْنٰى لَكَاذِبُوْنَ فِي الشَّهَادَةِ اَوْ فِيْ تَسْمِيَتِهَا اَوِ الْمَشْهُوْدِ بِهٖ فِيْ زَعْمِهِمْ.

ترجمہ:...... اور قیل والی بات رد کر دی گئی ہے۔ اس معنی کے ساتھ کہ بیشک آیت کا معنی یہ ہے کہ وہ منافق جھوٹے ہیں گواہی دینے میں یا گواہی کا نام رکھنے میں یا وہ منافق جھوٹے ہیں اپنے گمان میں اس کے بارے میں جس کے بارے میں گواہی دی جا رہی ہے۔

تشریح:...... خبر کی چار قسمیں ہیں۔(۱) خبر دینے والا سچا ہو اور خبر بھی سچی ہو جیسے کوئی کہے زید قائم:۔ زید کھڑا ہے اور واقع میں بھی زید کھڑا ہو اس صورت میں خبر دینے والا بھی سچا ہے اور خبر بھی سچی ہے:۔ (۲) خبر دینے والا جھوٹا ہو اور خبر بھی جھوٹی ہو جیسے کوئی کہے زید قائم زید کھڑا ہے:۔ اور واقع میں زید کھڑا ہوا نہ ہو اور متکلم کو بھی معلوم ہے کہ میں جھوٹ بول رہا ہوں۔ (۳) خبر دینے والا جھوٹا ہو اور خبر سچی ہو جیسے منافقوں کا کہنا ہے۔ انک لرسول الله یہ خبر سچی ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور منافقوں کے اعتقاد کی وجہ سے اللہ کا فرمان ہے ان المنفقین لکذبون یعنی خبر سچی ہے اور مخبر جھوٹے ہیں (۴) خبر دینے والا سچا ہو اور خبر سچی نہ ہو جیسے آپ کا فرمان ذوالیدین کے جواب میں کل ذالک لم یکن:...... ذوالیدین نے کہا اقصرت الصلوة ام نسيت يا رسول الله:...... آپ نے جواب میں فرمایا کل ذالک لم یکن کچھ بھی نہیں ہوا:...... نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی:...... کل ذالک لم یکن کہنے میں اعتقاد کی وجہ سے آپ سچے ہیں اور واقع کے اعتبار سے خبر سچی نہیں ہے:...... خبر کا سچا ہونا یا جھوٹا ہونا واقع کے اعتبار سے ہوتا ہے اور مخبر کا سچا ہونا یا جھوٹا ہونا مخبر کے اعتقاد کی بناء پر ہوتا ہے۔

ترکیب...... واو عاطفہ رد فعل ھو نائب فاعل مرجع قیل باء جارہ ان حرف مشبہ بالفعل المعنی اسم:۔ فی الشهادة اور فی تسمیتها اور المشهود به فی زعمهم تینوں متعلق لکاذبون کے:۔ لکاذبون اپنے تینوں متعلق سے مل کر خبر:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مجرور ہو کر متعلق رد کے:۔ رد فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

الجاحظ مطابقته مع الاعتقاد وعدمها معه

عبارت۔
ترجمہ۔۔۔ جاحظ نے کہا ہے خبر کا سچا ہونا خبر کا مطابق ہونا ہے مخبر کے اعتقاد کے ساتھ اور اس خبر کا جھوٹا ہونا اس خبر کا مطابق نہ ہونا ہے مخبر کے اعتقاد کے ساتھ۔

تشریح۔۔۔ قال الجاحظ صدق الخبر مطابقته مع اعتقاد المخبر و كذب الخبر عدم مطابقة الخبر مع اعتقاد المخبر

ترکیب۔۔۔ واو عاطفہ قال سے قال کا جملہ فعلیہ۔ صدق الخبر مبتدا محذوف ہے۔ مع مضاف الاعتقاد مضاف الیہ مل کر ظرف مطابقۃ کی۔ مطابقۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور ظرف سے مل کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ وعدمہا معہ معطوف ہے ترکیب معطوف علیہ کی ہے

عبارت۔۔۔ وَغَيْرُهُمَا لَيْسَ بِصِدْقٍ وَلَاكَذِبٍ بِدَلِيْلِ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ لِاَنَّ الْمُرَادَ بِالثَّانِيْ غَيْرُ الْكَذِبِ لِاَنَّهٗ قَسِيْمُهٗ وَغَيْرُ الصِّدْقِ لِاَنَّهُمْ لَمْ يَعْتَقِدُوْهُ (سورۃ سبا ۸)

ترجمہ۔۔۔ ان سچی اور جھوٹی خبروں کے علاوہ ایک خبر اور ہے جو کہ نہ سچی ہوتی ہے اور نہ جھوٹی ہوتی ہے۔ (سورۃ سبا (۸)) افترى على الله كذبا ام به جنة کی دلیل کی وجہ سے کہ بہ جنۃ سے مراد جھوٹ نہیں ہے کیونکہ وہ بہ جنۃ مقابل ہے اس جھوٹ کے اور وہ بہ جنۃ سچ بھی نہیں ہے کہ وہ کفار اس بہ جنۃ کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے۔

تشریح۔۔۔ وغيرهما ليس بصدق ولاكذب بدليل افترى على الله كذبا ام به جنة لان المراد بالثاني غير الكذب لانه قسيمه وغير الصدق لانهم لم تعتقدوه:۔ جنۃ سے مراد جھوٹ نہیں ہے کیونکہ جنۃ اس جھوٹ کے مقابل ہے اور جنۃ سچ بھی نہیں ہے کیونکہ وہ کفار اس جنۃ کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے۔ بہ جنۃ کی جاحظ صاحب نے تردید کردی اس صورت میں افتری کی تصدیق ہوگئی کہ نبیؐ نے اللہ پر افتری کیا ہے کیونکہ افتری میں ھمزہ استفہام ہے افتری اصل میں اافتری ہے ھمزہ وصلی کو گرا دیا گیا ہے افتری رہ گیا اور بہ جنۃ کے ساتھ ام ہے اس صورت میں ایک کا ثبوت لازم ہے استفہام صرف تعیین کے لیئے ہے جب جاحظ صاحب نے جنۃ کا رد کردیا تو افتری نبیؐ کے لیئے ثابت ہوگیا اس کے لیئے کافیہ کی عبارت پیش خدمت ہے۔

کافیہ۔ ام المتصلة لازمة لهمزة الاستفهام يليها احد المستويين والاخر الهمزة بعد ثبوت احدهما لطلب التعيين۔۔۔۔ ام متصلۃ لازم ہے ھمزہ استفہام کو اور اس ام کو ملتا ہے دو برابر کاموں میں سے ایک کام اور دوسرا کام ملتا ہے ھمزہ کو طلب تعیین کے لیے ان دو کاموں میں سے ایک کام کے ثابت ہونے کے بعد:۔ جاحظ صاحب نے تیسری خبر بناتے بناتے افتری کی تعیین کردی اور کفار کے خیال کو درست تسلیم کرلیا جو کہ بالکل لغو ہے۔ کیونکہ نبیؐ کو نہ تو بہ جنۃ تھا اور نہ ہی آپ نے افتری کیا یہ کفار کا گمان تھا جس کی کوئی حقیقت نہیں اسی طرح تیسری خبر کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

ترکیب۔۔۔۔ واو عاطفہ غیر مضاف ھما مضاف الیہ مل کر مبتدا:۔ لیس فعل ھو اسم مرجع غیر:۔ صدق معطوف علیہ واو عاطفہ لا زائدہ کذب معطوف مل کر مجرور ہو کر متعلق کائنا کے خبر:۔ افتری علی اللہ کذبا معطوف علیہ بہ جنۃ معطوف مل کر مضاف الیہ دلیل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق صدق اور کذب کے:۔ لان متعلق دلیل کے بالثانی متعلق المراد کے ہو کر اسم غیر الکذب خبر لانہ متعلق الکذب قسیمہ خبر:۔ غیر الصدق لانھم لم یعتقدوہ یہ معطوف ہے غیر الکذب پر:۔ لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:۔۔۔۔۔ وَرُدَّ بِاَنَّ الْمَعْنٰى اَمْ لَمْ يَفْتَرِ فَعَبَّرَ عَنْهُ بِالْجِنَّةِ لِاَنَّ الْمَجْنُوْنَ لَا افْتِرَاءَ لَهٗ

ترجمہ:۔۔۔۔۔ اور جاحظ کا کہنا رد کردیا گیا ہے اس معنی کے ساتھ کہ ام لم یفتر کو بیان کیا گیا ہے جنۃ کے ساتھ کیونکہ مجنون کے لیئے کوئی افتری نہیں ہوتا۔

تشریح:...... رد کرنے والے صاحب کے حساب سے عبارت اس طرح ہے:۔ افتریٰ علی اللہ کذبا ام لم یفتر یعنی ام لم یفتر کو بیان کیا گیا ہے بہ جنة کے ساتھ وجہ اس بہ جنة کے بیان کرنے کی ام لم یفتر کے ساتھ یہ ہے یہ کہ مجنون کے لیئے کوئی افتریٰ نہیں ہوتا یہ بات صحیح ہے کہ مجنون کے لیئے کوئی افتریٰ نہیں ہوتا لیکن مجنون کے لیئے جنون کا ہونا ضروری ہے بغیر جنون کے مجنون نہیں ہوتا:۔ گویا کہ جاحظ صاحب نے طلب تعیین میں افتریٰ کو معین کر دیا اور رد کرنے والے نے افتریٰ سے نکالتے نکالتے مجنون کر دیا یعنی افتریٰ بھی ہے اور دیوانگی بھی ہے حالانکہ دونوں چیزیں ایک شخص میں ایک وقت میں قرآن کی آیت کے مفہوم کے خلاف ہے۔اس کی وضاحت اوپر کے جملہ میں آچکی ہے کہ یہ کفار کا اپنا مفروضہ ہے:...... جاحظ صاحب کا یہ فارمولا ہرایک ام متصلہ میں صادق آئے گا بغیر ام کے یہ منطق مفید ثابت نہیں ہوگی اگر مجنون نہ مانے تو افتریٰ لازم آئے گا اور اگر افتراء نہ مانے تو جنون لازم آئے گا ایک حالت ہر حال میں لازم آئے گی اس لیے منطق مفید نہیں ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ ردفعل ھو نائب فاعل مرجع قول جاحظ:۔ باء جارہ ان حرف مشبہ بالفعل المعنی اسم:۔ ام لم یفتر مبتدأ فاء تفریعیہ عبر فعل عنہ نائب فاعل مرجع ام لم یفتر باء جارہ الجنة متعلق عبر کے لام جارہ ان حرف مشبہ بالفعل المجنون اسم لانفی جنس کا افتراء اسم لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر خبر ان کی:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر متعلق عبر کے:۔ عبر فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ: اپنی خبر سے مل کر خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر متعلق رد کے:۔ رد فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

(هذه احوال الاسناد الخبري)

احوال الاسناد الخبری

(یہ خبر والی اسناد کی حالتیں ہیں)

عبارت:...... لاشک ان قصد المخبر بخبره افادة المخاطب اما الحکم او کونه عالما به ویسمى الاول فائدة الخبر والثانی لازمها.

ترجمہ:...... کوئی شک نہیں اس بات میں کہ خبر دینے والے کا ارادہ کرنا اپنی خبر کے ساتھ یا تو مخاطب کو حکم کا فائدہ دینا ہوتا ہے یا مخاطب کو اس حکم کے اپنے عالم ہونے کا فائدہ دینا ہوتا ہے...... پہلے والے کلام کا نام رکھا جاتا ہے خبر کا فائدہ دینے والا کلام اور دوسرے کلام کا نام رکھا جاتا ہے خبر کے لازم کا فائدہ دینے والا کلام۔

تشریح:...... آٹھ بابوں میں سے یہ پہلا باب ہے جو کہ خبر کی اسناد کے بارے میں ہے اور مسند اور مسند الیہ کی بحث اسناد سے متعلق ہوتی ہے اس لیئے پہلے اسناد کا ذکر کرنا ضروری تھا تاکہ مسند اور مسند الیہ کی بحث کو سمجھنے میں آسانی ہوسکے۔ خبر دینے والے کا ارادہ کرنا اپنی خبر کے ساتھ کبھی تو مخاطب کو حکم کا فائدہ دینا ہوتا ہے۔ جیسے زید قائم خبر دینے والا اس مخاطب کو بتائے جس مخاطب کو معلوم نہیں کہ زید کھڑا ہے قائم حکم ہے اس کا فائدہ مخاطب کو دے رہا ہے۔ اور کبھی مخاطب کو اس حکم کے اپنے عالم ہونے کا فائدہ دینا ہوتا ہے جیسے خبر دینے والا زید قائم اس مخاطب سے کہے جس مخاطب کو معلوم ہے کہ زید کھڑا ہے یعنی خبر دینے والا بتانا چاہتا ہے کہ مجھ کو بھی معلوم ہے کہ زید کھڑا ہے:۔ جو کلام مخاطب کو حکم کا فائدہ دے اس کلام کا نام رکھا جاتا ہے خبر کا فائدہ دینے والا کلام اور جو کلام مخاطب کو حکم کے لازم کا فائدہ دے اس کلام کا نام رکھا جاتا ہے خبر کے لازم کا فائدہ دینے والا کلام۔

ترکیب:...... لانفی جنس شک اسم ان حرف مشبہ بالفعل:۔ باء جارہ خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق قصد کے:۔ قصد مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر اسم ان کا:۔ اما عاطفہ الحکم معطوف علیہ او عاطفہ:۔ باء جارہ (ہ) مجرور متعلق عالما کے:۔ کون مضاف اپنے مضاف الیہ اور خبر سے مل کر معطوف:۔ معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ:۔ افادۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں مفعول بہ سے مل کر خبر ان کی:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر خبر لا کی لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ یسمی فعل الاول نائب فاعل معطوف علیہ الثانی معطوف:۔ فائدۃ مضاف الخبر مضاف الیہ مل کر مفعول ثانی معطوف علیہ لازمہا معطوف:۔ یسمی فعل اپنے دونوں نائب فاعل اور دونوں مفعول ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَقَدْ يُنَزَّلُ الْعَالِمُ بِهِمَا مَنْزِلَةَ الْجَاهِلِ لِعَدَمِ جَرْيِهِ عَلٰى مُوْجِبِ الْعِلْمِ

ترجمہ:...... جو جانتا ہے حکم کو اور مخبر کے اس حکم کے عالم ہونے کو اس کو بھی اتار دیا جاتا ہے جاہل کی جگہ میں اس عالم کے جاری نہ ہونے کی وجہ سے علم کے موجب پر۔

تشریح:...... ایک شخص اپنے باپ کو تکلیف دیتا ہے جس تکلیف سے دوسروں کو بھی ترس آتا ہے ایسے شخص سے اگر کوئی کہے ھذا ابوک یہ تیرا باپ ہے تو تکلیف دینے والے کو پتہ ہے کہ یہ میرا باپ ہے اور یہ بھی پتہ ہے کہ خبر دینے والے کو معلوم ہے کہ یہ میرا باپ ہے ابوک حکم ہے جو کہ تکلیف دینے والے کو معلوم ہے:۔ اور خبر دینے والے کے عالم ہونے کو بھی جانتا ہے لیکن احترام کا جو تقاضہ تھا اس احترام پر یہ شخص جاری نہیں اس لیئے اس شخص کو جاھل کی جگہ میں اتار دیا جاتا ہے کہ جس جاھل کو معلوم نہیں کہ یہ میرا باپ ہے گویا کہ خبر دینے والا اس کو حکم کا فائدہ دے رہا ہے۔

ترکیب:...... باء جارہ ھما متعلق العالم کے مرجع الحکم اور کونہ عالما بہ:۔ العالم اپنے متعلق سے مل کر نائب فاعل ینزل کا منزلۃ مضاف الجاھل مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ینزل کا:۔ علی جارہ موجب العلم متعلق جری کے عدم مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق ینزل کے:۔ ینزل

فعل اپنے نائب فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... فَيَنْبَغِي اَنْ يُّقْتَصَرَ مِنَ التَّرْكِيبِ عَلٰى قَدْرِ الْحَاجَةِ فَاِنْ كَانَ خَالِيَ الذِّهْنِ مِنَ الْحُكْمِ وَالتَّرَدُّدِ فِيْهِ اُسْتُغْنِيَ عَنْ مُؤَكِّدَاتِ الْحُكْمِ

ترجمہ:...... پس چاہیے کہ اقتصار کیا جائے ترکیب کلام کا ضرورت کے مطابق:۔ پس اگر وہ مخاطب خالی ذہن ہے حکم سے اور اس حکم میں تردد سے تو بے پرواہی کی جائے گی حکم کی تاکیدوں سے۔

تشریح:...... مرکب کلام ضرورت کے مطابق ترتیب دیا جائے گا جس کلام سے مقصد حاصل ہو جائے کلام مقصد سے نہ تو کم ہو اور نہ مقصد سے زیادہ ہو:۔ تا کہ کلام لغو ہونے سے بچ سکے اور جب ذہن حکم سے خالی ہو یعنی نہ تو حکم ذہن میں ہو اور نہ ہی اس حکم میں تردد ہو تو ایسی صورت میں بغیر مؤکدات کے حکم ذہن میں اتر جائے گا اس حکم کے لیئے موکدات لانا لغو ہوگا ایسے ذہن کے لیئے صرف زید قائم کافی ہے۔

ترکیب:...... فاء تفریعیہ ینبغی فعل ان ناصبہ یقتصر فعل:۔ من جارہ الترکیب مجرور مل کر نائب فاعل:۔ علی جارہ قدر مضاف الحاجۃ مضاف الیہ مل کر متعلق یقتصر کے:۔ یقتصر فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر فاعل:۔ ینبغی اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ فاء تفریعیہ ان حرف شرط کان فعل ھو اسم مرجع مخاطب:۔ فی جارہ (ہ) مجرور متعلق التردد کے التردد اپنے متعلق سے مل کر معطوف الحکم معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر متعلق خالی کے:۔ خالی مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر:۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط:۔ استغنی فعل عن جارہ:۔ موکدات مضاف الحکم مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر نائب فاعل:۔ استغنی فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء:۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ۔

عبارت:...... وَاِنْ كَانَ مُتَرَدِّدًا فِيْهِ طَالِبًا لَهُ حَسُنَ تَقْوِيَتُهُ بِمُؤَكِّدٍ وَاِنْ كَانَ مُنْكِرًا وَجَبَ تَوْكِيْدُهُ بِحَسَبِ الْاِنْكَارِ

ترجمہ:...... اور اگر وہ مخاطب متردد ہے اس حکم میں طلب کرتا ہے وہ مخاطب اس حکم کو تو اچھا ہے اس حکم کو پختہ کرنا مضبوط کرنے والے کے ساتھ اور اگر وہ مخاطب منکر ہے اس حکم کا تو واجب ہے اس حکم کو مضبوط کرنا انکار کے مطابق۔

تشریح:...... جب مخاطب متردد ہوگا تو اس وقت وہ مخاطب خالی ذہن نہیں ہوگا بلکہ ذہن میں حکم ہوگا لیکن حکم کے واقع ہونے میں تردد ہوگا کہ کھڑا ہے یا نہیں کھڑا اور یہ تردد بھی ہوسکتا ہے کہ کھڑا ہے یا بیٹھا ہے یعنی مخاطب کو مخبر کے خبر دینے میں حکم کے خلاف ظن ہو یا شک ہو ایسی صورت میں مخاطب کے لیے ان زیدا قائم بہتر ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ ان شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع مخاطب:۔ فی جارہ (ہ) مجرور متعلق متردداکے مرجع حکم:۔ متردداپنے متعلق سے مل کر خبر:۔ لام جارہ (ہ) مجرور متعلق طالبا کے دوسری خبر:۔ کان اپنے اسم اور دونوں خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط:۔ حسن فعل باء جارہ مؤکد مجرور متعلق تقویۃ کے:۔ تقویۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر فاعل:۔ حسن فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء:۔ شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ:۔ واو عاطفہ ان حرف شرط کان فعل ھو اسم مرجع مخاطب منکراً خبر:۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط:۔ وجب فعل ۔ باء جارہ حسب مضاف الانکار مضاف الیہ مل کر مجرور متعلق توکید کے:۔ توکید مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر فاعل:۔ وجب فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ:۔

عبارت:...... كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حِكَايَةً عَنْ رُسُلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ. اِذْ كُذِّبُوْا فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى:. اِنَّا اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ:. وَفِي الثَّانِيَةِ رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّا اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ (یٰسٓ (۱۶)).

ترجمہ:...... مثال اس وجب توکیدہ بحسب الانکار کی مثل اللہ تعالیٰ کے فرمان کے ہے عیسیٰ علیہ السلام کے قاصدوں کی حکایت کرتے ہوئے جب جھٹلایا گیا ان قاصدوں کو پہلی دفعہ میں تو فرمایا:۔ بیشک ہم کو بھیجا گیا ہے تمہاری طرف:۔ اور جب جھٹلایا گیا ان قاصدوں کو دوسری دفعہ

میں تو فرمایا۔ قسم ہے ہمارا رب جانتا ہے بیشک تحقیق پکی بات ہے ہمیں تو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے (یٰسین (۱۶))۔

تشریح:...... سورۃ (یٰسین (۱۶)) بستی انطاکیہ والوں نے دونوں رسولوں کو جھٹلایا (فکذبوھما) بستی والے مخاطب منکر تھے اس لئے کلام دو تاکید کے ساتھ لایا گیا۔ ان الیکم مرسلون:۔ ایک تاکید اس میں انّ ہے اور دوسری تاکید جملہ اسمیہ ہے اور دوسری دفعہ بستی انطاکیہ والوں نے تین تاکید کے ساتھ جھٹلایا۔ (۱) ما انتم الا بشر مثلنا (۲) ماانزل الرحمن من شیء (۳) ان انتم الا تکذبون:۔ نہیں ہو تم مگر بشر ہمارے جیسے:۔ نہیں اتارا رحمٰن نے کچھ:۔ نہیں ہو تم مگر جھوٹے:۔ بستی انطاکیہ والے مخاطب منکر تھے انکار میں شدید تھے اسی مناسبت سے کلام چار تاکیدوں کے ساتھ لایا گیا۔ ربنا یعلم انا الیکم لمرسلون:۔ (۱) ربنا یعلم۔ (۲) انّ۔ (۳) لام۔ (۴) جملہ اسمیہ ربنا یعلم لفظاً قسم نہیں ہے لیکن حکماً قسم ہے معنی اس کا یہ ہے:۔ ہم قسم کھاتے ہیں اپنے رب کے علم کی:۔ قسم ایک تاکید انّ دوسری تاکید لمرسلون کا لام تیسری تاکید جملہ اسمیہ چوتھی تاکید یہ کلام وجب توکیدہ بحسب الانکار کے مطابق ہے۔

ترکیب:...... مثالہ مبتدأ مرجع:۔ وجب توکیدہ بحسب الانکار:۔ کاف جارہ ما زائدہ مضاف قال فعل اللہ فاعل ذوالحال ممیز تعالیٰ حال عن جارہ رسل مضاف عیسیٰ مضاف الیہ مل کر متعلق حکایۃ کے ہو کر تمیز:۔ علیہ السلام جملہ اسمیہ معترضہ:۔ اذ ظرف مضاف:۔ فی المرۃ الاولیٰ معطوف علیہ فی الثانیۃ معطوف مل کر متعلق کذبوا کے:۔ کذبوا فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ:۔ اذ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف قال کی:۔ انا الیکم مرسلون معطوف علیہ مقولہ:۔ رب مضاف نا مضاف الیہ مل کر مبتداء یعلم فعل ھو فاعل مرجع رب:۔ نا اسم انّ کے ساتھ الیکم متعلق لمرسلون کے ہو کر خبر انّ کی:۔ جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ:۔ یعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ ربنا مبتداء اپنی خبر سے مل کر معطوف مقولہ:۔ قال فعل اپنے فاعل ظرف اور دونوں مقولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ:۔ کما مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق کائن کے خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَيُسَمَّى الضَّرْبُ الْاَوَّلُ اِبْتِدَائِيًّا وَالثَّانِي طَلَبِيًّا وَالثَّالِثُ اِنْكَارِيًّا

ترجمہ:...... اور نام رکھا جاتا ہے پہلی قسم کا ابتدائی اور دوسری قسم کا طلبی اور تیسری قسم کا انکاری۔

تشریح:...... مخاطب کے خالی ذہن ہونے کی صورت میں جو کلام کہا جاتا ہے تو کلام کی اس قسم کو ابتدائی کہتے ہیں جیسے زید قائم اور مخاطب کے متردد ہونے کی صورت میں جو کلام کہا جاتا ہے تو کلام کی اس قسم کو طلبی کہتے ہیں جیسے ان زیدا قائم:۔ اور مخاطب کے منکر ہونے کی صورت میں جو کلام کہا جاتا ہے تو کلام کی اس قسم کو انکاری کہتے ہیں۔

ترکیب:...... واو عاطفہ یسمی فعل:۔ الضرب موصوف الاول صفت مل کر معطوف علیہ نائب فاعل الثانی معطوف الثالث معطوف:۔ ابتدائیا مفعول ثانی معطوف علیہ طلبیا معطوف انکاریا معطوف:۔ یسمی فعل اپنے تینوں نائب فاعل اور تینوں مفعول ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَيُسَمَّى اِخْرَاجُ الْكَلَامِ عَلَيْهَا اِخْرَاجًا عَلٰى مُقْتَضَى الظَّاهِرِ وَكَثِيْرًا مَّا يُخْرَجُ عَلٰى خِلَافِهٖ

ترجمہ:...... اور ان طریقوں پر کلام کے نکالنے کا نام رکھا جاتا ہے مقتضیٰ ظاہر پر کلام کا نکالنا اور کبھی کبھی کلام نکالا جاتا ہے اس مقتضیٰ ظاہر کے خلاف پر۔

تشریح:...... مخاطب خالی ذہن ہونے کی صورت میں جو کلام کہا جاتا ہے جیسے زید قائم اور مخاطب متردد ہونے کی صورت میں جو کلام کہا جاتا ہے جیسے ان زیدا قائم منکر ہونے کی صورت میں جو کلام کہا جاتا ہے۔ جیسے ربنا یعلم انا الیکم لمرسلون ان طریقوں پر کلام کے نکالنے کا نام رکھا جاتا ہے مقتضیٰ ظاہر پر کلام کا نکالنا اور کبھی کبھی اس مقتضیٰ ظاہر کے خلاف بھی کلام کو نکالا جاتا ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ یسمی فعل:۔ علی جارہ ھا مجرور متعلق اخراج کے مرجع ابتدائیا طلبیا انکاریا:۔ علی جارہ مقتضیٰ مضاف الظاہر مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق اخراجا کے اخراجا مفعول ثانی:۔ اخراج مضاف اپنے مضاف الیہ متعلق سے مل کر نائب فاعل:۔ یسمی فعل اپنے نائب فاعل اور

مفعول ثانی سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔ واو عاطفہ کثیر موصوف ماصفت مل کر مفعول فیہ یخرج فعل ھو نائب فاعل مرجع کلام:۔ علی جارہ خلاف مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق یخرج کے:۔ یخرج فعل اپنے نائب فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

عبارت:...... فَيُجْعَلُ غَيْرُ السَّائِلِ كَالسَّائِلِ اِذَا قُدِّمَ اِلَيْهِ مَا يَلُوحُ لَهُ بِالْخَبَرِ فَيَسْتَشْرِفُ لَهُ اِسْتِشْرَافَ الطَّالِبِ الْمُتَرَدِّدِ نَحْوُ : . وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُغْرَقُوْنَ.

ترجمہ:...... پس کر دیا جائے گا غیر سال کو سائل کے مانند جب پیش کیا جائے اس غیر سائل پر وہ کلام جو کلام اشارہ کر دے اس غیر سائل کو خبر کی طرف:۔ پس وہ غیر سائل جھانکے اس خبر کے لیے طلب کرنے والے تردد کرنے والے کے جھانکنا جیسا:۔ مثال اس غیر سائل کی اور کلام کی اور خبر کی مثل اس آیت کے ہے:۔ نہ بات کر تو مجھ سے ان لوگوں کے بارے میں جن لوگوں نے ظلم کیا بیشک ان کو غرق کر دیا جائے گا۔

تشریح:...... نوح علیہ السلام سائل نہیں تھے۔ لیکن جب ان پر کلام ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا پیش کیا کہ آپ مجھ سے ان لوگوں کے بارے میں بات نہ کریں جن لوگوں نے ظلم کیا تو اس کلام نے نوح علیہ السلام کے لیے خبر کی طرف اشارہ کر دیا تو نوح علیہ السلام جو کہ غیر سائل تھے سائل ہو گئے کہ بات کیوں نہ کریں تب خبر کے لیئے ایسے جھانکے جیسے طلب کرنے والا تردد کرنے والا سر اٹھا کر جھانکتا ہے اسی وجہ سے کلام کو تاکید کے ساتھ پیش کیا گیا انھم مغرقون بات نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کو غرق کر دیا جائے گا۔ کلام مقتضیٰ حال کے مطابق ہے اور بلیغ کلام کے لیئے فصاحت کے ساتھ ساتھ مقتضیٰ حال کے مطابق ہونا ضروری ہے اس لیئے کلام بلیغ ہے۔

ترکیب:...... ف ء تفریعیہ یجعل فعل:۔ غیر مضاف السائل مضاف الیہ مل کر نائب فاعل کاف جارہ السائل مجرور متعلق یجعل کے جملہ فعلیہ دال بر جزاء:۔ اذا شرطیہ قدم فعل الیٰ جارہ (ہ) مجرور متعلق قدم مرجع غیر سائل ماموصولہ نائب فاعل یلوح صلہ ھو فاعل مرجع ما:۔ لام جارہ (ہ) مجرور متعلق یلوح کے مرجع غیر سائل باء جارہ الخبر مجرور متعلق یلوح کے جملہ فعلیہ صلہ:۔ قدم فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط فاء جزائیہ یستشرف فعل ھو فاعل مرجع غیر سائل لام جارہ (ہ) مجرور متعلق یستشرف کے مرجع الخبر استشراف مفعول مطلق مضاف الطالب مضاف الیہ موصوف المتر ددصفت جملہ فعلیہ ہو کر جزاء:۔ شرط اپنی جزاء اور دال بر جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ:۔ مثالہ مبتدا مرجع غیر سائل نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ:۔ واو عاطفہ لا تخاطب فعل انت فاعل نون وقایہ کا یاء مفعول بہ فی جارہ الذین موصولہ ظلموا فعل بفاعل جملہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر متعلق لاتخاطبنی کے:۔ جملہ فعلیہ:۔ ان حرف مشبہ بالفعل ھم اسم مغرقون خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَغَيْرُ الْمُنْكِرِ كَالْمُنْكِرِ اِذَا لَاحَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ اَمَارَاتِ الْاِنْكَارِ نَحْوُ : . جَآءَ شَقِيْقٌ عَارِضاً رُمْحَهُ اِنَّ بَنِيْ عَمِّكَ فِيْهِمْ رِمَاحٌ.

ترجمہ:...... اور کر دیا جاتا ہے غیر منکر کو منکر کے مانند جب ظاہر ہو جائے اس غیر منکر پر انکار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی جیسے شعر:۔ آیا شقیق پھیلائے ہوئے اپنے نیزے کو x بیشک تیرے چچا کے بیٹوں کے پاس نیزے ہیں۔

تشریح:...... شقیق اپنے چچا زاد بھائیوں کے یہاں گیا نیزہ لے کر نیزے کو پھیلائے ہوئے یعنی نیزے کی دھار ان کی طرف تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نیزے شقیق ہی کے پاس ہیں چچازاد بھائیوں کے پاس نہیں ہیں یہ انکار کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھی جس کی وجہ سے ایک چچا زاد بھائی نے کہا:۔ انّ بنی عمک فیھم رماح کلام کو انّ کے ساتھ مؤکد لایا گیا غیر منکر کو منکر کی جگہ اتارنے کی وجہ سے کیونکہ شقیق منکر نہیں تھا کہ چچا زاد بھائیوں کے یہاں نیزے نہیں ہیں بلکہ اس پر انکار کی ایک نشانی تھی۔

ترکیب:...... واو عاطفہ غیر مضاف المنکر مضاف الیہ مل کر نائب فاعل یجعل کا کاف جارہ المنکر مجرور متعلق یجعل کے جملہ فعلیہ دال بر جزاء اذا شرطیہ لاح فعل علی جارہ (ہ) مجرور متعلق لاح کے شیئ فاعل:۔ من جارہ امارات مضاف الانکار مضاف الیہ مل کر متعلق لاح کے جملہ فعلیہ ہو کر

شرط۔ دال بر جزاء اپنی شرط سے مل کر جملہ شرطیہ۔ مثالہ مبتدا ھو خبر مضاف باقی شعر مضاف الیہ۔ جاء فعل شقیق فاعل عارضا حال رمح مفعول به مضاف الیہ مل کر مفعول بہ عارضا کا۔ عارضا اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر حال جملہ فعلیہ ان حرف مشبہ بالفعل بنی اسم مضاف عم مضاف الیہ مضاف کے مضاف الیہ۔ فی جارہ ھم مجرور متعلق کائن کے خبر رماح مبتدا جملہ اسمیہ ہو کر خبر ان کی۔

عبارت وَالْمُنْكِرُ كَغَيْرِ الْمُنْكِرِ اِذَا كَانَ مَعَهُ مَا اِنْ تَاَمَّلَهُ اِرْتَدَعَ نَحْوُ: لَارَيْبَ فِيْهِ. وَهٰكَذَا اِعْتِبَارَاتُ النَّفْيِ

ترجمہ اور کردیا جاتا ہے منکر کو غیر منکر کے مانند جب ہو اس منکر کے ساتھ وہ کلام جس کلام کو اگر وہ منکر غور کرے تو انکار سے باز آجائے۔ جیسے لاریب فیہ ہے اور اس مثبت کی طرح منفی کلام کے اعتبارات ہیں۔

تشریح قرآن کے کلام الہی ہونے میں کفار منکر تھے یہاں کلام تاکید کے ساتھ لایا جاتا جیسے انہ لاریب فیہ لیکن منکرین کفار کو غیر منکر کی جگہ اتار دیا گیا ہے اگر قرآن میں وہ کفار غور کرتے اور آپ کی ذات میں آپ کی صفات میں ایسا ہی ہوا کیا انہوں نے فتح مکہ کے بعد تو وہ انکار سے باز آجاتے آیت میں نفی کا استغراق حقیقی ہے اس لیئے منکر کی مناسبت سے تاکید ضروری تھی لیکن منکر کو غیر منکر کی جگہ اتار دیا گیا ہے اب تک کلام مثبت ذکر ہوا ہے منفی کلام کے لیئے بھی ایسے ہی اعتبارات ہیں جیسے خالی ذہن کے لیئے مازید قائما اور مخاطب طالب متردد کے لیئے مازید بقائم اور منکر کے لیئے واللہ مازید بقائم۔

ترکیب: واو عاطفہ المنکر نائب فاعل یجعل کا۔ کاف جارہ غیر مضاف المنکر مضاف الیہ مل کر متعلق یجعل کے جملہ فعلیہ دال بر جزاء اذا شرطیہ کان فعل مع مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر ظرف کائنا کی ہو کر خبر:۔ ما موصولہ اسم کان:۔ ان شرطیہ تامل فعل ھو فاعل مرجع منکر (ہ) مفعول بہ مرجع ما جملہ شرط:۔ ارتدع فعل ھو فاعل مرجع منکر جملہ جزاء:۔ شرط جزا مل کر صلہ:۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر شرط:۔ دال بر جزاء اپنی شرط سے مل کر جملہ شرطیہ۔ مثالہ مبتداء نحو خبر مضاف لاریب فیہ مضاف الیہ جملہ اسمیہ۔ واو عاطفہ ھا تنبیہ کاف جارہ ذا اسم اشارہ:۔ تینوں مل کر مبتداء اعتبارات مضاف النفی مضاف الیہ مل کر خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت ثُمَّ الْاِسْنَادُ مِنْهُ حَقِيْقَةٌ عَقْلِيَّةٌ وَهِيَ اِسْنَادُ الْفِعْلِ اَوْ مَعْنَاهُ اِلٰى مَاهُوَلَهُ عِنْدَ الْمُتَكَلِّمِ فِي الظَّاهِرِ

ترجمہ پھر اسناد میں سے اسناد حقیقی عقلی ہوتی ہے اور وہ اسناد حقیقی عقلی فعل کو اسناد کرنا ہے یا فعل کے معنی کو اسناد کرنا ہے اس کی طرف جس کے لیئے ظاہر میں متکلم کے نزدیک وہ فعل یا معنی فعل ہے۔

تشریح ثم منہ حقیقۃ عقلیۃ ذکر نہیں کیا اس صورت میں منہ کی ضمیر اسناد خبری کی طرف راجع ہوتی اور اسناد خبری پر حصر لازم آتا حصر کو ختم کرنے کے لیئے اور انشائی اسناد کو شامل کرنے کے لیئے ثم الاسناد کہا:۔ معنی فعل کو اسناد کرنا اس کی طرف جس کے لیے وہ معنی فعل ہے اس معنی فعل کو اسناد کرنے کی مثال:۔ اعجبنی ضرب زید عمراً ہے ضرب کی اسناد زید کی طرف ہورہی ہے۔ زید قائم ابوہ میں قائم کی اسناد ابو کی طرف ہو رہی ہے زید مضروب غلامہ میں مضروف کی اسناد غلامہ کی طرف ہورہی ہے حسن وجھہ میں حسن کی اسناد وجھہ کی طرف ہو رہی ہے زید افضل الناس میں افضل کی اسناد زید کی طرف ہورہی ہے یہ اسناد حقیقی عقلی ہے۔

ترکیب: ثم عاطفہ الاسناد مبتداء:۔ من جارہ (ہ) مجرور متعلق کائنۃ کے ہو کر خبر:۔ حقیقۃ موصوف عقلیۃ صفت مل کر مبتداء:۔ مبتداً خبر مل کر جملہ ہو کر پھر خبر:۔ مبتداً خبر مل کر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ ھی مبتداً:۔ اسناد مضاف خبر:۔ الفعل مضاف الیہ معطوف علیہ او عاطفہ معنا مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر معطوف:۔ لام جارہ (ہ) مجرور متعلق ثبت کے مرجع ما:۔ عند مضاف المتکلم مضاف الیہ مل کر ظرف ثبت کی فی جارہ الظاھر مجرور متعلق ثبت کے:۔ ثبت فعل اپنے فاعل دونوں متعلق اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ھو مبتداً کی جملہ اسمیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مجرور ہو کر متعلق اسناد:۔ ھی مبتداً اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... كَقَوْلِ الْمُؤْمِنِ اَنْبَتَ اللّٰهُ الْبَقْلَ وَقَوْلِ الْجَاهِلِ اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ الْبَقْلَ وَقَوْلِكَ جَآءَ زَيْدٌ وَاَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَمْ يَجِئْ۔

ترجمہ:...... مثال اس اسناد حقیقی عقلی کی مثل مؤمن کے کہنے کے ہے اگایا اللہ نے سبزی کو اور جاہل کے کہنے کے ہے اگایا موسم بہار نے سبزی کو اور مثل تیرے کہنے کے ہے آیا زید تو جانتا ہے کہ زید نہیں آیا۔

تشریح:...... فعل کے معنی کی مثالیں گذر چکی ہیں فعل کی مثالیں یہ ہیں:۔ مؤمن متکلم کے کہنے پر انبت اللہ البقل میں انبت کی اسناد اللہ کی طرف اسناد حقیقی عقلی ہے۔ اور جاہل متکلم کے کہنے پر انبت الربیع البقل میں انبت کی اسناد الربیع کی طرف اسناد حقیقی عقلی ہے: اور تیرے کہنے پر جاء زید میں جاء کی اسناد زید کی طرف اسناد حقیقی عقلی ہے:۔ ظاہر میں مومن کے کہنے میں مومن کے نزدیک انبت اللہ کے لیئے ہے اور جاہل کے کہنے میں جاہل کے نزدیک ظاہر میں انبت الربیع کے لیئے ہے ۔ اگرچہ واقع میں انبت الربیع کے لیئے نہیں ہے اور تیرے کہنے میں تیرے نزدیک ظاہر میں جاء زید کے لیئے ہے اگرچہ واقع میں تیرے نزدیک جاء زید کے لیئے نہیں ہے۔

ترکیب:...... مثالہ مبتدأ محذوف ہے کاف جارہ قول مضاف المؤمن مضاف الیہ:۔ انبت فعل اللہ فاعل البقل مفعول بہ جملہ فعلیہ مقولہ:۔ وقول الجاھل انبت الربیع البقل معطوف واو عاطفہ قول مضاف ک مضاف الیہ:۔ جاء فعل زید فاعل ذوالحال واو حالیہ انت مبتداء تعلم فعل انت فاعل ان حرف مشبہ بالفعل (ہ) اسم مرجع زید لم یجی فعل ہو فاعل مرجع زید:۔ جملہ فعلیہ خبر:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ تعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ انت مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ حال:۔ جاء فعل اپنے فاعل اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر معطوف مجرور ہو کر متعلق کائن کے:۔ خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَمِنْهُ مَجَازٌ عَقْلِيٌّ وَهُوَ اِسْنَادُهٗ اِلٰى مُلَابِسٍ، لَهٗ غَيْرِ مَاهُوَ لَهٗ بِتَاَوُّلٍ وَلَهٗ مُلَابِسَاتٌ شَتّٰى

ترجمہ:...... اور اس اسناد میں سے اسناد مجاز عقلی ہوتی ہے وہ اسناد مجاز عقلی اس فعل یا معنیٰ فعل کو تاویل کے ساتھ اسناد کرنا ہے اس فعل یا معنیٰ فعل کے متعلق کی طرف یہ متعلق اس متعلق کے علاوہ ہوتا ہے جس متعلق کے لیئے یہ فعل یا معنیٰ فعل ہوتا ہے اور اس فعل یا معنی فعل کے لیئے مختلف متعلقات ہوتے ہیں۔

تشریح:...... اور اس اسناد کی ایک قسم مجاز عقلی ہے اس مجاز عقلی کو مجاز حکمی بھی کہتے ہیں اور مجاز فی الاثبات بھی کہتے ہیں اور اسناد مجازی بھی کہتے ہیں یہ اسناد مجاز عقلی فعل یا معنیٰ فعل کو تاویل کے ساتھ اسناد کرنا ہے اس فعل یا معنیٰ فعل کے متعلق کی طرف ویسے یہ فعل یا معنیٰ فعل اصل میں اس متعلق کے لیئے نہیں ہوتا اسناد اس متعلق کی طرف تاویل کی وجہ سے ہوتی ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ من جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ مجاز موصوف عقلی صفت مل کر مبتدأ:۔ جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ ہو مبتدأ مرجع مجاز عقلی باء جارہ تاویل مجرور متعلق اسناد کے الی جارہ:۔ ملابس موصوف لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے صفت:۔ غیر مضاف ما موصولہ ہو مبتدأ ثبت فعل ہو فاعل مرجع فعل یا معنیٰ فعل لام جارہ (ہ) مجرور متعلق ثبت کے مرجع ما ثبت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ ہو مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ:۔ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر صفت:۔ ملابس اپنی دونوں صفتوں سے مل کر متعلق اسناد کے:۔ اسناد مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائنات کے خبر ملابسات موصوف شتیٰ صفت مل کر مبتدا:۔ جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... يُلَابِسُ الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ وَالْمَصْدَرَ وَالزَّمَانَ وَالْمَكَانَ وَالسَّبَبَ

ترجمہ:...... وہ فعل یا معنیٰ فعل ملتا ہے فاعل کو اور مفعول بہ کو اور مصدر کو اور زمان کو اور مکان کو اور سبب کو۔

تشریح:...... فعل یا معنیٰ فعل کا متعلق فاعل ہوتا ہے اور مفعول بہ ہوتا ہے اور زمان ہوتا ہے اور مکان ہوتا ہے اور سبب ہوتا

ہے جب فعل یا معنیٰ فعل کو ان کی طرف اسناد کیا جائے تاویل کے ساتھ ۔تو تاویل کی وجہ سے اسناد مجاز عقلی ہوگی۔

ترکیب:...... یلابس فعل ہو فاعل مرجع فعل یا معنیٰ فعل:۔ الفاعل معطوف علیہ باقی پانچوں معطوف مل کر مفعول بہ:۔ یلابس فعل اپنے فاعل اور چھے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔

عبارت:...... فَاِسْنَادُهُ اِلَى الْفَاعِلِ اَوِالْمَفْعُوْلِ بِهٖ اِذَا كَانَ مَبْنِيًّا لَّهُ حَقِيْقَةٌ كَمَا مَرَّ وَاِلٰى غَيْرِهِمَا لِلْمُلَابَسَةِ مَجَازٌ:

ترجمہ:...... پس اسناد کرنا اس فعل کی یا اس معنیٰ فعل کی فاعل کی طرف یا مفعول بہ کی طرف حقیقی ہے:۔ جب بنایا گیا ہو اس فعل کو یا اس معنیٰ فعل کو اس فاعل کے لیئے یا اس مفعول بہ کے لیئے جیسا کہ گذرا اور تعلق کی وجہ سے اسناد کرنا اس فعل کی یا اس معنیٰ فعل کی اس فاعل یا اس مفعول بہ کے علاوہ کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے۔

تشریح:...... ظاہر میں متکلم کے نزدیک جب فعل یا معنیٰ فعل فاعل کے لیے ہو یا جب فعل یا معنیٰ فعل مفعول بہ کے لیے ہو تو فعل کی یا معنیٰ فعل کی اسناد حقیقی ہوگی جیسے انبت الربیع البقل یہ فعل کے ساتھ فاعل کی مثال ہے اور جیسے زید قائم ابوہ معنیٰ فعل کے ساتھ فاعل کی مثال ہے اور جیسے ضُرِبَ زید فعل کے ساتھ مفعول بہ کی مثال ہے اور جیسے زید مضروب غلامہ معنیٰ فعل کے ساتھ مفعول بہ کی مثال ہے ظاہر میں متکلم کے نزدیک ہونے کی وجہ سے ان سب میں اسناد حقیقی عقلی ہے۔

ترکیب:...... فاعل اور مفعول بہ متعلق اسناد کے:۔ اسناد مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلق سے مل کر مبتدأ حقیقۃ خبر جملہ اسمیہ:۔ اذا شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع فعل یا معنیٰ فعل لام جارہ (ہ) مجرور متعلق مبنیا کے خبر مرجع فاعل یا مفعول بہ:...... کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ شرط درمیان جزاء کے واو عاطفہ غیر مضاف ہما مضاف الیہ مجرور متعلق اسناد کے مرجع فاعل اور مفعول بہ للملابسۃ مجرور متعلق اسناد کے:۔ اسناد مضاف اپنے مضاف الیہ اور دوون متعلق سے مل کر مبتدأ مجاز خبر جملہ اسمیہ:۔ کاف جارہ ما موصولہ مرّ جملہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... كَقَوْلِهِمْ . عِيْشَةٌ رَاضِيَةٌ وَسَيْلٌ مُفْعَمٌ وَشِعْرٌ شَاعِرٌ وَ نَهَارُهٗ صَائِمٌ وَنَهْرٌ جَارٍ. وَبَنَى الْاَمِيْرُ الْمَدِيْنَةَ.

ترجمہ:...... مثال اس مجاز کی مثل ان کے کہنے کے ہے:۔ خوش کن زندگی اور بھرا ہوا سیلاب اور شعر شاعر ہے اور اس کا دن روزہ دار ہے اور نہر جاری ہے اور بنایا امیر نے شہر کو۔

تشریح:...... راضیۃ اسم فاعل ہے اس کی اسناد عیشۃ مفعول بہ کی طرف مجازی ہے جبکہ اسم فاعل کی اسناد فاعل کی طرف ہونی چاہیے تھی:۔ مفعم اسم مفعول ہے اس کی اسناد سیل فاعل کی طرف مجازی ہے جبکہ اسم مفعول کی اسناد مفعول کی طرف ہونی چاہیے تھی:۔ شاعر اسم فاعل ہے اس کی اسناد شعر مصدر کی طرف مجازی ہے:۔ صائم اسم فاعل ہے اس کی اسناد نھارہ ظرف زمان کی طرف مجازی ہے جار اسم فاعل ہے اس کی اسناد نہر ظرف مکان کی طرف مجازی ہے:۔ بنی فعل ہے اس کی اسناد امیر سبب کی طرف مجازی ہے جبکہ فعل کی اسناد فاعل کی طرف ہونی چاہیے تھی جو کہ مزدور اور مستری ہیں کیونکہ فعل معروف ہے۔

ترکیب:...... مثالہ مبتدا مرجع مجاز:۔ عیشۃ راضیۃ موصوف صفت:۔ سیل مفعم موصوف صفت:۔ شعر شاعر موصوف صفت:۔ نھارہ مبتدا صائم خبر جملہ اسمیہ:۔ نہر موصوف جار صفت:۔ بنی فعل الامیر فاعل المدینۃ مفعول بہ جملہ فعلیہ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور چھے مقولوں سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر:۔ مثالہ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَقَوْلُنَا بِتَاَوُّلٍ يُخْرِجُ نَحْوَ مَامَرَّ مِنْ قَوْلِ الْجَاهِلِ

ترجمہ:۔...... اور ہمارا کہنا بتاویل نکالتا ہے جاھل کے کہنے جیسے کو جو گذر چکا ہے۔

تشریح:۔...... جاھل کا کہنا انبت الربیع البقل یہ کلام اور اس جیسے اور کلام کو تاویل حقیقت سے نکال کر مجاز کر دیتی ہے:...... انبت الربیع البقل میں اسناد حقیقی عقلی ہے حالانکہ اگانے کا کام اللہ تعالیٰ کا ہے نہ کہ موسم بہار کا لیکن اس میں ایسی کوئی تاویل نہیں ہے جس سے یہ بات معلوم ہو کہ الربیع سے مراد اللہ ہے اور انبت کی اسناد الربیع کی طرف مجاز ہے اس میں ہر ایک شخص اسناد حقیقی عقلی کا قائل ہے۔

ترکیب:۔...... واو عاطفہ:۔قول مضاف نا مضاف الیہ بتاول مقولہ مل کر مبتدأ۔ یخرج فعل ھو فاعل مرجع بتاول:۔من جارہ قول مضاف الجاھل مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق مرّ کے۔ مرّ فعل اپنے ھو فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مضاف الیہ:۔نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ یخرج فعل اپنے ھو فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَلِهٰذَا لَمْ يُحْمَلْ نَحْوُ قَوْلِهِ. اَشَابَ الصَّغِيْرَ وَاَفْنَى الْكَبِيْرَ كَرُّ الْغَدَاةِ وَمَرُّ الْعَشِيِّ. عَلَى الْمَجَازِ:. مَالَمْ يُعْلَمْ اَوْ يُظَنَّ اَنَّ قَائِلَهٗ لَمْ يَعْتَقِدْ ظَاهِرَهٗ.

ترجمہ:...... اور اس تاویل کی وجہ سے نہیں اٹھایا گیا مجاز پر اس شاعر کے کہنے کو جب تک معلوم نہ ہو جائے یا گمان نہ ہو جائے اس بات کا کہ بیشک اس شعر کا کہنے والا نہیں اعتقاد رکھتا اس شعر کے ظاہر کا۔ شعر کا ترجمہ:۔ بوڑھا کر دیا بچے کو اور فنا کر دیا بوڑھے کو × صبح کے پھرنے نے اور شام کے گذرنے نے۔

تشریح:...... اس شعر میں اشاب کی اسناد اور افنیٰ کی اسناد کر الغداۃ اور مر العشی کی طرف جو ہو رہی ہے یہ اسناد حقیقی ہے۔ مجازی نہیں ہے کیونکہ اس شعر میں تاویل نہیں ہے یہ عند متکلم فی الظاہر کے مطابق ہے اس وجہ سے اس شعر کی اسناد کو مجاز پر نہیں اٹھایا جائے گا جب تک معلوم نہ ہو جائے یا گمان نہ ہو جائے اس بات کا کہ اس کے کہنے والا نہیں اعتقاد رکھتا اس کے ظاہر کا۔

ترکیب:...... واو عاطفہ لام جارہ ھذا مجرور متعلق لم یحمل کے:۔ اشاب فعل الصغیر مفعول بہ کر الغداۃ فاعل:۔ میر العشی فاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ افنی الکبیر کر الغداۃ و مر العشی معطوف:۔ شعر مقولہ قول کا:۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل علی الجاز متعلق لم یحمل کے:۔ قائل اسم لم یعتقد ظاھرہ جملہ فعلیہ خبر:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر نائب فاعل:۔ یعلم اور یظن اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ:۔ ما مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف لم یحمل کی:۔ لم یحمل فعل اپنے دونوں متعلق نائب فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

عبارت:...... كَمَا اسْتُدِلَّ عَلٰى اَنَّ اِسْنَادَ مَيَّزَفِيْ قَوْلِ اَبِي النَّجْمِ. مَيَّزَعَنْهُ قُنْزُعًا عَنْ قُنْزُعٍ × جَذْبُ اللَّيَالِيْ اَبْطِئِيْ اَوْ اَسْرِعِيْ مَجَازٌ:. بِقَوْلِهٖ عَقِيْبَهٗ:. اَفْنَاهُ قِيْلُ اللّٰهِ لِلشَّمْسِ اُطْلُعِيْ.

ترجمہ:...... اشاب الصغیر میں استدلال نہیں کیا گیا مجاز کا جیسا کہ استدلال کیا گیا ہے اس بات پر کہ بیشک میز کی اسناد ابوالنجم کے کہنے میں مجاز ہے اس شعر کے پیچھے اس کے کہنے کی وجہ سے:۔ فنا کر دیا اس کو اللہ کے کہنے نے سورج کو کہ نکل تو:۔

شعر کا ترجمہ:۔ الگ کر دیا اس سے لڑی کو لڑی سے × راتوں کے گذرنے نے آہستہ آہستہ گذری ہوں یا جلدی جلدی گذری ہوں:۔

تشریح:...... ابوالنجم کا کہنا کہ فنا کر دیا اس کو اللہ کے کہنے نے سورج کو کہ نکل تو:۔ اس مصرعہ میں افنا کی اسناد قیل اللہ کی طرف ہے اور یہ اسناد حقیقی ہے اس سے استدلال کیا گیا ہے کہ میز کی اسناد جذب اللیال کی طرف حقیقی نہیں ہے بلکہ مجازی ہے کیونکہ راتوں کا گذرنا اللہ کے حکم سے ہوتا ہے اور متکلم اللہ کا قائل ہے اس لیے لڑی کو لڑی سے جدا کرنا بھی اللہ ہی کا کام ہے اشاب الصغیر میں ایسی کوئی تاویل نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ اشاب اور افنی کی اسناد کر الغداۃ اور مر العشی

کی طرف حقیقی نہیں ہے اس لیئے اشاب اور افنیٰ میں اسناد حقیقی ہے مجازی نہیں ہے۔

ترکیب:...... لم یحدل اشاب الصغیر علی الجاز جملہ مشبہ:۔ کاف حرف تشبیہ مازائدہ مضاف:۔ میز فعل عنہ متعلق میز کے فرعا مفعول بہ عن فرع متعلق میز کے جذب اللیال فاعل ابطی اور اسرعی حال اللیال سے:۔ میز فعل اپنے دونوں متعلق مفعول بہ اور فاعل سے مل کر مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر مجرور ہو کر متعلق الکائنۃ کے صفت:۔ اسناد مضاف میز مضاف الیہ مل کر موصوف:۔ موصوف صفت مل کر اسم ان کا مجاز خبر:۔ جملہ اسمیہ مجرور نائب فاعل:۔ قیل مضاف اللہ مضاف الیہ للشمس متعلق قیل کے اطلعی مقولہ مل کر فاعل افنا فعل اپنے مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ ظرف اور مقولہ سے مل کر مجرور ہو کر متعلق استدل کے:۔ استدل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر مضاف الیہ:۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ مرجع استدلال:۔ جملہ اسمیہ مشبہ بہ:۔

عبارت:...... وَاَقْسَامُهٗ اَرْبَعَةٌ لِاَنَّ طَرَفَيْهِ اِمَّا حَقِيْقَتَانِ نَحْوُ اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ الْبَقْلَ اَوْ مَجَازَانِ نَحْوُ اَحْيَا الْاَرْضَ شَبَابُ الزَّمَانِ اَوْ مُخْتَلِفَانِ نَحْوُ اَنْبَتَ الْبَقْلَ شَبَابُ الزَّمَانِ اَوْ اَحْيَا الْاَرْضَ الرَّبِيْعُ. وَهُوَ فِي الْقُرْاٰنِ كَثِيْرٌ.

ترجمہ:...... اور اس مجاز عقلی کی چار قسمیں ہیں کیونکہ اس مجاز عقلی کے دونوں طرف یا تو حقیقی ہوں گے جیسے اگایا موسم بہار نے سبزی کو یا دونوں طرف مجازی معنی میں ہوں گے جیسے زندہ کر دیا زمین کو زمانہ کے شباب نے یا مختلف ہوں گے جیسے اگایا سبزی کو زمانہ کے شباب نے:۔ یا زندہ کر دیا زمین کو موسم بہار نے:۔ اور وہ مجاز عقلی قران میں بہت زیادہ ہے:۔

تشریح:...... اسناد مجاز عقلی کی چار قسمیں اس لیئے ہیں کہ اسناد کے دونوں طرف حقیقی لغوی ہوں گے مسند انبت اپنے حقیقی معنیٰ اگنے میں مستعمل ہے اور الربیع مسند الیہ اپنے حقیقی معنی اگانے میں مستعمل ہے موحد متکلم کے نزدیک انبت کی اسناد الربیع کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ اگانا موسم بہار کا کام نہیں ہے یہ اللہ کا کام ہے یا اسناد کے دونوں طرف مجاز لغوی ہوں گے مسند احیا اپنے حقیقی معنیٰ زندہ کرنے کے معنیٰ میں مستعمل نہیں ہے بلکہ سرسبز کے معنی میں ہے اور مسند الیہ شباب الزمان بھی اپنے حقیقی معنی جوانی میں مستعمل نہیں ہے بلکہ زمانہ کا وہ موسم مراد ہے جس میں زمین سرسبز ہوتی ہے اس میں اسناد مجاز عقلی ہے اور مسند مجاز لغوی ہے اور مسند الیہ بھی مجاز لغوی ہے:۔

ترکیب:...... واو عاطفہ اقسام مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مبتدا اربعۃ خبر:۔ جملہ اسمیہ ہو کر مبتدا:۔ طرفیہ اسم حقیقتان مجازان مختلفان خبر:۔ ان اپنے اسم اور تینوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مجرور متعلق کائنۃ کے خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ نحو مضاف جملہ مضاف الیہ مل کر خبر مثالہ مبتدا جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ ہو مبتدأ مرجع مجاز فی القران متعلق کثیر کے خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا:. يُذَبِّحُ اَبْنَآءَ هُمْ:. يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا:. يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا:. اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا:.

ترجمہ:...... سورۃ انفال (۲) اور جب تلاوت کی جاتی ہیں ان مومنین پر اللہ کی آیتیں تو وہ آیتیں زیادہ کر دیتی ہیں ان مؤمنین کے ایمان کو سورہ قصص (٦) وہ فرعون ذبحہ کرتا تھا ان بنی اسرائیل کے بیٹوں کو سورۃ الاعراف (۲۷) وہ شیطان اتارتا تھا ان دونوں سے ان کا لباس سورہ مزمل (۱۷) جو دن کر دے گا بچوں کو بوڑھا سورۃ الزلزال (۲) نکال دے گی وہ زمین اپنا بوجھ۔

تشریح:...... مسند زادت حقیقی لغوی ہے مسند الیہ ایٰت حقیقی لغوی ہے زادت کی اسناد ایٰت کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ حقیقت میں زیادہ کرنے والا اللہ ہے مسند یذبح حقیقی لغوی ہے مسند الیہ فرعون حقیقی لغوی ہے یذبح کی اسناد فرعون کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ ذبح حقیقت میں لشکر کرتا تھا:......مسند ینزع حقیقی لغوی ہے مسند الیہ شیطان حقیقی لغوی ہے ینزع کی اسناد شیطان کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ اتارنے والا حقیقت میں اللہ تھا مسند یجعل حقیقی لغوی ہے مسند الیہ یوماً حقیقی لغوی ہے یجعل کی اسناد یوما کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ کرنے والا اللہ ہی

ہے مسند اخرجت حقیقی لغوی ہے مسند الیہ الارض حقیقی لغوی ہے اخرجت کی اسناد الارض کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ نکالنے والا اللہ ہے۔

ترکیب:....... واو عاطفہ تلیت فعل علیھم متعلق تلیت کے اٰیٰت نائب فاعل جملہ فعلیہ شرط:۔ زادت فعل ہی فاعل ممیز مرجع اٰیٰت ہم مفعول بہ ایمانا تمیز جملہ فعلہ جزاء۔ یذبح فعل ہو فاعل مرجع فرعون ابناء ہم مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔ ینزع فعل ھو فاعل مرجع شیطان عنھما متعلق ینزع کے لباسھما مفعول بہ ہے جملہ فعلیہ:۔ یوما موصوف یجعل فعل ہو فاعل مرجع یوما۔ یجعل فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ صفت:۔ موصوف صفت مل کر مفعول فیہ تتقون کا۔

عبارت:....... وَغَيْرُ مُخْتَصٍّ بَالْخَبَرِ بَلْ يَجْرِيْ فِي الْإِنْشَاءِ نَحْوُ يَاهَامَانُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا.

ترجمہ:.......اور اس مجاز عقلی کو خاص نہیں کیا گیا خبر کے ساتھ بلکہ یہ مجاز عقلی جاری ہوتا ہے الانشاء میں بھی جیسے اے ھامان بنا تو میرے لیئے یک اونچا منارہ۔

تشریح:....... مسند ابن حقیقی لغوی ہے اور مسند الیہ ھامان حقیقی لغوی ہے لیکن ابن کی اسناد ھامان کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ منارہ بنانے والے حقیقت میں معمار اور مزدور تھے نہ کہ وزیر:۔ جملہ انشائیہ ہے کیونکہ ابن فعل امر ہے بَنٰی یَبْنِیْ سے صیغہ واحد مذکر مخاطب کا ہے۔

ترکیب:....... ھذا مبتدا محذوف ہے مشار الیہ مجاز عقلی ہے:۔ باء جارہ الخبر مجرور متعلق مختص کے:۔ غیر مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بل حرف عاطفہ فی جارہ الانشاء مجرور متعلق یجری کے ھو فاعل مرجع مجاز عقلی:۔ یجری فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ جملہ اسمیہ خبریہ۔ یا حرف نداء قائم مقام ادعو کے ھامان منادیٰ:۔ ابن فعل انت فاعل لام جارہ یاء مجرور متعلق ابن کے صرحا مفعول بہ:۔ ابن فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر نداء:۔ ادعو فعل اپنے انا فاعل منادیٰ اور نداء سے مل کر جملہ فعلیہ۔

عبارت:....... وَلَا بُدَّلَهُ مِنْ قَرِيْنَةٍ لَفْظِيَّةٍ كَمَا مَرَّ أَوْ مَعْنَوِيَّةٍ.

ترجمہ:....... اس مجاز عقلی کے لیے لفظی قرینہ ہونا ضروری ہے جیسا کہ گذرا یا معنوی قرینۃ کا ہونا ضروری ہے۔

تشریح:....... مسند میز حقیقی لغوی ہے اور مسند الیہ جذب اللیال حقیقی لغوی ہے لیکن اسناد مجاز عقلی ہے یہ بات ہمیں کبھی لفظ سے معلوم ہو گی کہ اسناد مجازاً کسی اور کی طرف ہے حقیقت کی طرف نہیں ہے جیسا قیل اللہ للشمس اطلعی لفظ سے معلوم ہو رہی ہے کہ میز کی اسناد مجاز عقلی ہے اور کبھی معنی سے معلوم ہو گی کہ اسناد حقیقت کی طرف نہیں ہے بلکہ مجازا کسی اور کی طرف ہے معنوی قرینے کی مثال آگے آ رہی ہے۔

ترکیب:....... واو عاطفہ لانفی جنس بدا سم لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے قرینۃ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ لانفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ مرجع قرینۃ لفظیہ کاف جارہ ما مصولہ مر فعل ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مجرور متعلق کائنۃ کے خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:....... كَاسْتِحَالَةِ قِيَامِ الْمُسْنَدِ بِالْمَذْكُوْرِ عَقْلًا كَقَوْلِكَ مَحَبَّتُكَ جَاءَتْ بِيْ إِلَيْكَ أَوْعَادَةً نَحْوُ هَزَمَ الْأَمِيْرُ الْجُنْدَ.

ترجمہ:....... مثال اس معنوی قرینہ کی از روئے عقل کے مسند الیہ کے ساتھ مسند کے قیام کے محال ہونے کی ہے جیسے تیرا کہنا ہے:۔ تیری محبت لے آئی مجھ کو تیرے پاس یا مسند کا قیام محال ہو مسند الیہ کے ساتھ از روئے عادت کے جیسے شکست دے دی امیر نے لشکر کو۔

تشریح:....... مسند جاءت حقیقی لغوی ہے اور مسند الیہ محبت حقیقی لغوی ہے عقلا مسند کا قائم ہونا مسند الیہ کے ساتھ محال ہے کیونکہ محبت کے پیر یا پےّ نہیں ہوتے جس کے ذریعہ وہ محبت اس کو لے کر آئے اس لیئے جاءت کی اسناد محبت کی طرف اسناد

مجاز عقلی ہے کہ وہ خود چل کر آیا ہے مسند ہزم حقیقی لغوی ہے اور مسند الیہ الامیر حقیقی لغوی ہے مسند کا قائم ہونا مسند الیہ کے
ساتھ عادۃ محال ہے کہ اکیلا امیر تمام لشکر کو شکست دے دے اس لیئے ہزم کے اسناد الامیر کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے یعنی
شکست لشکر نے دی ہے اسناد امیر کی طرف کر دی گئی ہے۔

ترکیب:...... باء جارہ المذکور متعلق استحالۃ کے عقلا اور عادۃ تمیز استحالۃ کی:۔ استحالۃ مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں تمیز سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ مرجع معنوی قرینۃ۔ لی اور الیک متعلق جاءت کے:۔ جاءت اپنے فاعل ہی اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر محبت مبتدا اپنی خبر سے مل کر مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقول سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔ ہزم فعل اپنے فاعل الامیر اور مفعول بہ الجند سے مل کر جملہ فعلیہ مضاف الیہ نحو کا نحو
مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر مثالہ مبتدا کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَصُدُوْرِهٖ عَنِ الْمُوَحِّدِ فِیْ مِثْلِ اَشَابَ الصَّغِیْرَ.

ترجمہ:...... اور مثال اس معنوی قرینہ کی موحد سے مثل اس کلام کے صادر ہونے کے ہے اشاب الصغیر جیسے میں۔

تشریح:...... اشاب اور افنی دونوں مسند حقیقی لغوی ہیں اور کر الغداۃ اور مر العشی دونوں مسند الیہ حقیقی لغوی ہیں اور دونوں مسند کی اسناد دونوں مسند الیہ کی طرف اسناد حقیقی عقلی ہے لیکن اگر یہ کلام موحد سے صادر ہو تو پھر اسناد مجاز عقلی ہوگی عند المتکلم فی الظاہر کی وجہ سے۔

ترکیب:...... عن جارہ الموحد مجرور متعلق صدور کے:۔ فی جارہ مثل مضاف اشاب الصغیر مضاف الیہ مل کر مجرور ہو کر متعلق صدور کے:۔ صدور معطوف ہے استحالۃ پر:۔ صدور مضاف اپنے مضاف الیہ (مرجع کلام) اور دونوں متعلق سے مل کر مجرور ہو کر متعلق کائن کے خبر۔ مثالہ مبتدا کی۔

عبارت:...... وَمَعْرِفَةُ حَقِیْقَتِهٖ اِمَّا ظَاهِرَةٌ كَمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: فَمَارَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ اَیْ فَمَا رَبِحُوْا فِیْ تِجَارَتِهِمْ وَاِمَّا خَفِیَّةٌ.

ترجمہ:...... اور اس اسناد مجاز عقلی کا پہچاننا یا تو ظاہر ہوگا مثال اس ظاہر کی مثل اس کے ہے جو اللہ تعالی کے فرمان میں ہے:۔ پس نہیں فائدے مند ہوئی ان کی تجارت یعنی انھوں نے فائدہ نہیں اٹھایا اپنی تجارت میں:۔ اور یا اس اسناد مجاز عقلی کا پہچاننا پوشیدہ ہوگا۔

تشریح:...... مسند ربحت حقیقی لغوی ہے اور مسند الیہ تجارت حقیقی لغوی ہے لیکن ربحت کی اسناد تجارت کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ ربح کا فاعل حقیقی تاجر ہے فائدہ تاجر کو ہوتا ہے نہ کہ مال کو اور تجارت سبب ہے فعل کی اسناد سبب کی طرف ہونے کی وجہ سے اسناد مجاز عقلی ہے جس کا پہچاننا ظاہر ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ معرفۃ مضاف حقیقت مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ (مرجع اسناد مجاز عقلی) ملکر مبتدا:۔ ظاہرۃ معطوف علیہ خبر اما اما کے ساتھ لازم ہے واو عاطفہ خفیۃ معطوف خبر:۔ مبتدا اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ:۔ ربحت فعل تجارتھم فاعل جملہ مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر ربحوا فعل بفاعل فی تجارتھم متعلق:۔ ربحوا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ مُفَسِّرْ اپنے مُفَسَّرْ سے مل کر مقولہ تعالی حال و ضمیر سے:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ حال اور مقولہ سے مل کر مجرور ہو کر متعلق ثبت کے:۔ ثبت فعل اپنے ھو فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ مثالہ مبتدا کی۔

عبارت:...... كَمَا فِیْ قَوْلِكَ سَرَّتْنِیْ رُؤْيَتُكَ اَیْ سَرَّنِیَ اللّٰهُ عِنْدَ رُؤْيَتِكَ وَقَوْلِهٖ: يَزِيْدُكَ وَجْهُهٗ حُسْنًا × اِذَا مَا زِدْتَهٗ نَظَرًا اَیْ يَزِيْدُكَ اللّٰهُ حُسْنًا فِیْ وَجْهِهٖ.

ترجمہ:...... مثال اس اسناد مجاز عقلی کے پوشیدہ ہونے کی مثل اس کے ہے جو تیرے کہنے میں ہے:۔ خوش کر دیا مجھ کو تیرے دیدار نے یعنی خوش کر دیا مجھ کو اللہ نے تیرے دیدار کے وقت اور جیسے اس کا کہنا ہے زیادہ کرے گا اس کا چہرہ تجھ کو حسن جب تو زیادہ دیکھے گا اس کو یعنی اس کے

چہرے میں اللہ زیادہ کر دے گا تجھ کو حسن۔

تشریح:...... مسند سرت حقیقی لغوی ہے مسند الیہ رؤیت حقیقی لغوی ہے لیکن سرت کی اسناد رؤیت کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ سرت کا فاعل حقیقی اللہ ہے رؤیت سبب ہے لیکن یہ بات ذرا غور وفکر کے بعد معلوم ہوتی ہے اس لیئے خفیہ ہے اسی طرح مسند یزید حقیقی لغوی ہے اور مسند الیہ وجھہ حقیقی لغوی ہے لیکن یزید کی اسناد وجھہ کی طرف اسناد مجاز عقلی ہے کیونکہ یزید کا فاعل حقیقی اللہ ہے وجھہ سبب ہے یہ بات بھی غور وفکر کے بعد معلوم ہوتی ہے اس لیئے خفیہ ہے۔

ترکیب:...... مثالہ مبتدأ مرجع خفیہ۔ سرّت فعل اپنے مفعول بہ اور فاعل سے مل کر جملہ مُفَسَّرُ ای حرف تفسیر سرّ فعل اپنے مفعول بہ فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ مُفَسِّرُ. مُفَسَّرُ اپنے مُفَسِّرُ سے مل کر مقولہ۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ یزید فعل اپنے مفعول بہ فاعل اور تمیز سے مل کر جملہ فعلیہ دال برجزاء۔ زدت فعل بفاعل اپنے مفعول بہ اور تمیز سے مل کر جملہ فعلیہ شرط مُفَسَّرُ ای حرف تفسیر۔ یزید فعل اپنے مفعول بہ فاعل تمیز اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ مُفَسِّرُ. مُفَسَّرُ اپنے مُفَسِّرُ سے مل کر مقولہ۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے مل کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور متعلق ثبت کے۔ ثبت فعل اپنے ھو فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ مل کر مجرور متعلق کائن کے خبر مثالہ متبدأ۔ محذوف کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَاَنْكَرَهُ السَّكَّاكِيُّ ذَاهِبًا اِلٰى اَنَّ مَامَرَّ وَنَحْوَهُ اِسْتِعَارَةٌ بِالْكِنَايَةِ عَلٰى اَنَّ الْمُرَادَ بِالرَّبِيْعِ الْفَاعِلُ الْحَقِيْقِيُّ بِقَرِيْنَةِ نِسْبَةِ الْاِنْبَاتِ اِلَيْهِ وَعَلٰى هٰذَا الْقِيَاسِ غَيْرُهُ.

ترجمہ:...... اور انکار کر دیا سکاکی نے اسناد مجاز عقلی کا جاتے ہوئے اس بات کی طرف کہ بیشک جو گذرا ہے اور اس جیسا استعارہ بالکنایہ ہے اس پر کہ بیشک الربیع سے مراد فاعل حقیقی ہے الربیع کی طرف اگانے کی نسبت کے قرینہ کی وجہ سے اور اس قاعدہ پر اس جیسے اور بھی استعارہ بالکنایہ ہیں۔

تشریح:...... سکاکی نے اسناد مجاز عقلی کا انکار کر دیا ہے انبت الربیع البقل کو استعارہ بالکنایۃ بناتے ہوئے:...... استعارہ بالکنایہ کہتے ہیں مشبہ کو ذکر کیا جائے مشبہ بہ کے لوازم کے قرینہ کی وجہ سے مراد مشبہ بہ لیا جائے:...... الربیع موسم بہار مشبہ ہے اور سکاکی کے نزدیک الربیع سے مراد اللہ ہے اس اعتبار سے اللہ مشبہ بہ ہے اور اللہ کے لیے انبت لازم ہے:...... الربیع کو تشبیہ دینا اللہ کے ساتھ استعارہ بالکنایہ ہے انبت کو الربیع کے لیے ثابت کرنا استعارہ تخییلیہ ہے:...... مصنف سکاکی کی اس رائے سے متفق نہیں ہیں:...... سکاکی کے اس قاعدہ کو توڑنے کے لیے مصنف نے پانچ دلیل پیش کی ہیں بحث آرہی ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ انکر فعل (ہ) مفعول بہ مرجع اسناد مجاز عقلی سکاکی فاعل ذوالحال ذاھبا حال الی جارہ ان متعلق ذاھبا کے ما موصولہ مر فعل ھو فاعل مرجع ما۔ موصول صلہ مل کر اسم ان کا معطوف علیہ واو عاطفہ نحو معطوف مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع ما استعارہ خبر ان کی باء جارہ الکنایۃ مجرور متعلق استعارۃ کے علی جارہ ان متعلق استعارہ کے المراد اسم ان کا باء جارہ الربیع متعلق المراد کے الفاعل خبر ان کی موصوف الحقیقی صفت باء جارہ قرینۃ مجرور متعلق الحقیقی کے مضاف نسبۃ مضاف الیہ مضاف الانبات مضاف الیہ الیٰ جارہ (ہ) مجرور متعلق نسبۃ کے مرجع الربیع جملہ فعلیہ۔ واو عاطفہ علی جارہ ھذا مجرور موصوف القیاس صفت متعلق کائن کے خبر غیر مبتداء مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع الربیع جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَفِيْهِ نَظَرٌ لِاَنَّهُ يَسْتَلْزِمُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُرَادُ بِالْعِيْشَةِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ صَاحِبَهَا.

ترجمہ:...... اور اس استعارۃ بالکفایہ میں نظر ہے کیونکہ لازم آتی ہے یہ بات یہ کہ مراد عیشہ سے عیشۃ والا ہو جو اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے فھو فی عیشۃ راضیۃ (الحاقۃ ۲۱) وہ خوش کن زندگی میں ہوگا۔

تشریح:...... اس انبت الربیع البقل کو استعارۃ بالکنایہ بنانے میں نظر ہے کیونکہ لازم آتا ہے کہ عیشہ سے عیشہ والا مراد ہو جیسا کہ سکاکی کے نزدیک الربیع کی طرف انبت کی نسبت کی وجہ سے الربیع سے مراد اللہ ہے لہٰذا فھو فی عیشۃ راضیۃ میں استعارہ بالکفایہ کا مطلب یہ ہے کہ عیشہ سے مراد خود عیشہ والا ہو اس سے چیز کا ظرفیت ہونا خود چیز کے لیے لازم آئے گا

جو کہ غلط ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ فی جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ نظر مبتدأ لام جارہ ان متعلق نظر کے (ہ) اسم مرجع استعارۃ بالکنایہ یکون فاعل المراد اسم باء جارہ العیشۃ مجرور متعلق المراد کے موصوف فی جارہ قول مجرور متعلق الکائنۃ کے صفت قول مضاف (ہ) مضاف الیہ تعالی حال فی عیشۃ راضیۃ مقولہ قول کا صاحب خبر یکون کی مضاف ھا مضاف الیہ مرجع عیشہ۔

عبارت:...... وَاَنْ لَّا يَصِحَّ الْاِضَافَةُ فِي نَحْوِ نَهَارُهُ صَائِمٌ لِبُطْلَانِ اِضَافَةِ الشَّيْءِ اِلٰى نَفْسِهٖ:. وَاَنْ لَّا يَكُوْنَ الْاَمْرُ بِالْبِنَاءِ لِهَامَانَ:. وَاَنْ يَّتَوَقَّفَ نَحْوُ اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ الْبَقْلَ عَلَى السَّمْعِ.

ترجمہ:...... اور اس استعارہ بالکنایہ میں نظر ہے کیونکہ لازم آتی ہے یہ بات کہ صحیح نہ ہو اضافت نھارہ صائم (اس کا دن روزہ دار ہے) جیسے میں چیز کی طرف چیز کی اضافت کے باطل ہونے کی وجہ ہے:۔ اور یہ کہ نہ ہو حکم ھامان کو بنانے کا:۔ اور یہ کہ موقوف ہو انبت الربیع البقل جیسا سننے پر۔

تشریح:...... اس استعارہ بالکنایہ میں نظر ہے کیونکہ لازم آتی ہے یہ بات کہ نہار کی اضافت (ہ) کی طرف صحیح نہ ہو اگر نہار سے مراد روزہ دار شخص ہے تو (ہ) سے بھی مراد روزہ دار شخص ہے یعنی چیز کی اضافت خود چیز کی طرف ہے اور یہ باطل ہے:۔ اور اس استعارہ بالکنایہ میں نظر ہے کیونکہ لازم آتی ہے یہ بات یہ کہ نہ ہو حکم بنانے کا ھامان کو بلکہ معماروں کو ہو اگر حکم معماروں کو مانیں تو پھر نداء ھامان کے لیئے اور خطاب ھامان سے کیا معنیٰ رکھتا ہے اس لیئے استعارہ نہیں مجاز ہے:۔ اور اس استعارہ بالکنایہ میں نظر ہے کیونکہ لازم آتی ہے یہ بات یہ کہ موقوف ہو انبت الربیع البقل جیسا سننے پر:۔ کہ الربیع اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یہ بات قران میں اور حدیث میں نہیں اور لغت میں بھی نہیں اور عرف عام میں بھی نہیں اس لیئے یہ استعارہ نہیں ہے بلکہ اسناد حقیقی عقلی ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ ان لایصح فاعل یستلزم کا:۔ یصح فعل الا ضافتہ فاعل فی جارہ نحو مجرور متعلق یصح کے نحو مضاف نھارہ صائم مضاف الیہ:۔ الی جارہ نفس مجرور متعلق اضافتہ کے:۔ لام جارہ بطلان مجرور متعلق یصح کے:۔ واو عاطفہ ان لایکون فاعل یستلزم کا:۔ لایکون فعل الامر اسم باء جارہ البناء مجرور متعلق الامر کے:۔ لام جارہ ھامان مجرور متعلق کائنا کے خبر:۔ واو عاطفہ ان یتوقف فاعل یستلزم کا:۔ یتوقف فعل نحو فاعل مضاف:۔ انبت الربیع البقل مضاف الیہ:۔ علی جارہ السمع مجرور متعلق یتوقف کے۔

عبارت:...... وَاللَّوَازِمُ كُلُّهَا مُنْتَفِيَةٌ وَلِاَنَّهٗ يَنْتَقِضُ بِنَحْوِ نَهَارُهُ صَائِمٌ لِاشْتِمَالِهٖ عَلٰى ذِكْرِ طَرَفَيِ التَّشْبِيْهِ.

ترجمہ:...... اور تمام لوازم نہیں پائے جاتے اور اس استعارہ بالکنایہ میں نظر ہے کیونکہ وہ فاعل حقیقی ٹوٹتا ہے نھارہ صائم جیسے سے اس نھارہ صائم کے مشتمل ہونے کی وجہ سے تشبیہ کے دو طرفوں کے ذکر پر۔

تشریح:...... عیشہ سے عیشہ والا مراد نہیں ہوسکتا چیز کے ظرفیت ہونے کی وجہ سے چیز کے لیئے (۲) نھار سے مراد روزہ دار شخص نہیں ہوسکتا چیز کی اضافت خود چیز کی طرف ہونے کی وجہ سے (۳) بنانے کا حکم ھامان کے علاوہ کے لیئے نہیں ہوسکتا نداء اور خطاب کی وجہ سے (۴) الربیع شرعاً لغتہً اور عرف عام میں اللہ کے لیئے نہیں سنا گیا (۵) فاعل حقیقی ٹوٹتا ہے نھارہ صائم جیسے سے:...... یہاں نہار سے روزے دار مراد ہو تو نہار مشبہ ہوگا اور (ہ) مشبہ بہ ہوگا جبکہ استعارہ بالکنایہ میں مشبہ ذکر ہوتا ہے مشبہ بہ ذکر نہیں ہوتا:...... واذا المنیۃ انشبت اظفارھا میں المنیۃ مشبہ مذکور ہے اور درندہ مشبہ بہ مذکور نہیں ہے اس لیے نہار سے روزے دار مراد نہیں ہوسکتا اور استعارہ بالکنایہ بھی نہیں ہوسکتا انبت الربیع البقل میں اسناد حقیقی عقلی ہے عندالجاھل۔

ترکیب:...... واو عاطفہ اللوازم مؤکد کلھا تاکید مل کر مبتدأ منتفیۃ خبر واو عاطفہ لانہ ینتقض معطوف ہے لانہ یستلزم پر ان متعلق نظر کے (ہ) اسم مرجع فاعل حقیقی ینتقض خبر فعل ھو فاعل مرجع فاعل حقیقی باء جارہ نحو مجرور متعلق ینتقض کے مضاف نھارہ صائم مضاف الیہ لام جارہ اشتمال مجرور متعلق ینتقض کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع:۔ نھار صائم:۔ علی جارہ ذکر متعلق اشتمال کے مضاف طرفی مضاف الیہ مضاف التشبیہ مضاف الیہ۔

☆☆☆☆☆

(هٰذہٖ احوال المسند الیہ) **اَحْوَالُ الْمُسْنَدِ اِلَیْہِ** (یہ مسند الیہ کی حالتیں ہیں)

عبارت:...... اَمَّا حَذْفُهٗ فَلِلْاِحْتِرَازِ عَنِ الْعَبَثِ بِنَاءً عَلَى الظَّاهِرِ اَوْ تَخْيِيْلِ الْعُدُوْلِ اِلٰى اَقْوَى الدَّلِيْلَيْنِ مِنَ الْعَقْلِ وَاللَّفْظِ كَقَوْلِهٖ:. قَالَ لِيْ كَيْفَ اَنْتَ:. قُلْتُ عَلِيْلٌ.

ترجمہ:...... لیکن اس مسند الیہ کو حذف کرنا بے فائدہ گی سے بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے جو بے فائدہ گی بنتی ہے ظاہر پر:...... لفظی یا عقلی دو دلیلوں میں سے قوی دلیل کی طرف خیال کو لوٹانے کی وجہ سے حذف ہوتا ہے مثال بے فائدہ گی اور لوٹانے کی مثل اس کے کہنے کے ہے۔ کہا اس نے مجھ کو:۔ کس طرح ہے تو:۔ میں نے کہا:۔ بیمار ہوں۔

تشریح:...... علم المعانی کے آٹھ بابوں میں سے یہ دوسرا باب ہے جو کہ مسند الیہ کے بارے میں ہے مسند الیہ کلام کا حصہ ہوتا ہے مگر بے فائدہ گی سے بچنے کے لیئے مسند الیہ کو حذف کر دیا جانا بہتر ہے جب مخاطب کو قرینہ کی وجہ سے مسند الیہ معلوم ہو جائے پھر فائدے سے خالی ہونے کی وجہ سے مسند الیہ کو ذکر کرنا بیکار ہے یا مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے لفظی اور عقلی دو دلیلوں میں سے قوی دلیل کی طرف سامع کو لوٹنے کا خیال دلانے کی وجہ سے:۔ مسند الیہ کے حذف کے وقت سامع کا اعتماد دلالت عقلی پر ہوتا ہے اور مسند الیہ کے ذکر کے وقت سامع کا اعتماد دلالت لفظی پر ہوتا ہے عقلی دلیل اقوی ہے کیونکہ لفظ کی دلالت عقل کی محتاج ہوتی ہے اور دلالت عقلی لفظ کی محتاج نہیں:۔ انا علیل میں لفظ دلیل ہے مسند الیہ کے لیئے اور علیل میں عقلاً دلیل ہے مسند الیہ کے محذف ہونے پر۔

ترکیب:...... اما شرطیہ حذف مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ فاء جزائیہ الاحتراز مجرور متعلق کائن کے خبر عن جارہ العبث متعلق الاحتراز کے العبث ذوالحال بناء حال علی جارہ الظاہر متعلق بناء کے او عاطفہ تخییل معطوف ہے الاحتراز پر مضاف العدول مضاف الیہ الی جارہ اقوی متعلق العدول کے مضاف الدلیلین مضاف الیہ موصوف من جارہ العقل اور اللفظ متعلق الکائنین کے صفت کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مثالہ کی:۔ قول مضاف (ہ) مضاف الیہ باقی مقولہ قال فعل ہو فاعل لام جارہ یاء مجرور متعلق قال کے کیف انت مقولہ خبر مبتدأ جملہ اسمیہ قلت فعل بفاعل علیل مقولہ خبر انا مبتدا کی۔

عبارت:...... اَوِا خْتِبَارِ تَنَبُّهِ السَّامِعِ عِنْدَ الْقَرِيْنَةِ اَوْ مِقْدَارِ تَنَبُّهِهٖ اَوْ اِيْهَامِ صَوْنِهٖ عَنْ لِسَانِكَ اَوْ عَكْسِهٖ.

ترجمہ:...... یا قرینہ کے وقت مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے سامع کی سمجھ کو آزمانے کے لیئے یا سامع کی سمجھ کی مقدار کو آزمانے کے لیئے یا مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے تیری زبان سے اس مسند الیہ کو بچانے کا وہم ڈالنے کی وجہ سے یا اس مسند الیہ سے تیری زبان کو بچانے کا وہم ڈالنے کی وجہ سے۔

تشریح:...... عندالقرینۃ کی قید اس لیئے ہے کہ بغیر قرینہ کے نہ تو مسندالیہ کو سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی مسند الیہ کا حذف جائز ہے:۔ زید بیٹھا ہے اور زید کے پاس چند لوگ آئے ان لوگوں میں زید کا ساتھی خالد بھی ہے جو کہ دھوکہ باز ہے زید کہے غادر تو سمجھ دار سامع سمجھ لے گا کہ غادر سے کون مراد ہے کیونکہ قرینہ موجود ہے ساتھی ہونے کا اور دھوکہ دینے کا یہاں ھذا غادر یا خالد غادر کی ضرورت نہیں:۔ سامع کی سمجھ کی مقدار کو آزمانے کے لیئے یہ ہی مثال ہو سکتی ہے اگر متکلم کی نیت مقدار کی ہو اور کبھی مسند الیہ کی شان کی وجہ سے مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے تیری زبان سے اس مسند الیہ کو بچانے کا وہم ڈالنے کے سبب جیسے قال فرمایا آپ نے یہاں قال محمدؐ نہیں کہا مسند الیہ محمدؐ کو تیری زبان سے بچانے کی وجہ سے یا جیسے متکلم موسوس کہے زبان کو مسند الیہ الشیطان سے بچانے کی وجہ سے کہ زبان گندگی نہ ہو جائے۔

ترکیب:...... او عاطفہ اختبار معطوف ہے الاحتراز پر اختبار مضاف تنبہ مضاف الیہ مضاف السامع مضاف الیہ عند ظرف حذف کی القرینۃ مضاف الیہ او عاطفہ مقدار معطوف ہے تنبہ پر مقدار مضاف تنبہ مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ او عاطفہ ایہام معطوف ہے الاحتراز ایہام مضاف صون مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ عن جارہ لسان مجرور متعلق صون کے مضاف ک مضاف الیہ (او ایہام صون لسانک عن المسند الیہ)

عبارت:...... اَوْتَأتِی الْاِنْکَارِ لَدَی الْحَاجَۃِ اَوْ تَعَیُّنِہٖ اَوْ اِدِّعَائِہِ التَّعَیُّنَ اَوْنَحْوِ ذَالِکَ.

ترجمہ:...... یا مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے ضرورت کے وقت انکار لانے کے لیئے یا مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے اس مسند الیہ کے معین ہونے کی وجہ سے یا اس مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے اس مسند الیہ کے تعین کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے یا اس جیسے کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے

تشریح:...... ضرورت کے وقت انکار کرنے کے لیے مسند الیہ کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے کچھ لوگوں میں تم زید کو کہو (فاجر) زید کہے کہ تم نے مجھے فاجر کیوں کہا تم کہو کہ میں نے تو تیرا نام نہیں لیا تو یہاں مسند الیہ زید کو حذف کر دیا گیا ہے اصل زید فاجر ہے۔ اور مسند الیہ معین ہو تو مسند الیہ کو حذف کر دیتے ہیں جیسے خالق کہ اصل میں اللہ خالق ہے یا مسند الیہ اپنے لیے کسی صفت کا دعویٰ کرے تو مسند الیہ کو حذف کر دیتے ہیں جیسے جواد کہ اصل میں السلطان جواد ہے کیونکہ بادشاہ کا دعویٰ ہے کہ میں سخی ہوں۔

ترکیب:...... واؤ عاطفہ تأتی مضاف ہے معطوف ہے فلا حتراز پر الانکار مضاف الیہ لدی ظرف تاتی کی لدی مضاف الحاجۃ مضاف الیہ او عاطفہ تعین مضاف معطوف ہے فلا حتراز پر (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ او عاطفہ ادعاء مضاف معطوف ہے فلا حتراز پر (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ التعین مفعول بہ ادعاء کا او عاطفہ نحو مضاف معطوف ہے۔ فلا حتراز پر ذالک مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا ذِکْرُہٗ فَلِکَوْنِہِ الْاَصْلَ اَوِالْاِحْتِیَاطِ لِضُعْفِ التَّعْوِیْلِ عَلَی الْقَرِیْنَۃِ اَوِ التَّنْبِیْہِ عَلٰی غَبَاوَۃِ السَّامِعِ اَوْ زِیَادَۃِ الْاِیْضَاحِ وَالتَّقْرِیْرِ.

ترجمہ:...... اور لیکن اس مسند الیہ کو ذکر کرنا اس مسند الیہ کے ذکر کے اصل ہونے کی وجہ سے ہوگا یا اس مسند الیہ کو ذکر کرنا قرینہ پر کمزور تاویل کے سبب احتیاط کی وجہ سے ہوگا یا اس مسند الیہ کو ذکر کرنا سامع کی کم سمجھی پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے ہوگا یا اس مسند الیہ کو ذکر کرنا زیادہ وضاحت اور زیادہ مضبوطی کی وجہ سے ہوگا۔

تشریح:...... مسند الیہ کا ذکر کرنا مسند الیہ کے اصل ہونے کی وجہ سے ہوگا حذف کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوگی جیسے زید قائم یا قرینہ پر کمزور تاویل کی وجہ سے احتیاط کے سبب مسند الیہ کو ذکر کیا جائے گا جیسے انا علیل:۔ یا سامع کی کم سمجھی پر تنبیہ کی وجہ سے مسند الیہ کو ذکر کیا جائے گا جیسے ماذا قال خالد کے جواب میں خالد قال کذا:۔ یا زیادہ وضاحت اور زیادہ مضبوطی کی وجہ سے مسند الیہ کو ذکر کیا جائے گا جیسے اولئک علی ھدی من ربھم و اولئک ھم المفلحون دوسرا اولئک زیادہ وضاحت اور زیادہ مضبوطی کے لیئے ہے جو کہ مسند الیہ ہے۔

ترکیب:...... واو استینافیہ اما شرطیہ ذکرہ مبتدا فاء جزائیہ لام جارہ کون مجرور متعلق کائن کے خبر کون مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ الاصل خبر کون کی۔ او عاطفہ الاحتیاط معطوف ہے کون پر لام جارہ ضعف مجرور متعلق الاحتیاط کے ضعف مضاف التعویل مضاف الیہ علی جارہ القرینۃ مجرور متعلق ضعف کے او عاطفہ التنبیہ معطوف کون پر علی جارہ غباوۃ مجرور متعلق التنبیہ کے غباوۃ مضاف السامع مضاف الیہ او عاطفہ زیادۃ معطوف کون پر زیادۃ مضاف الایضاح مضاف الیہ معطوف علیہ واو عاطفہ التقریر معطوف:۔

عبارت:...... اَوْ اِظْہَارِ تَعْظِیْمِہٖ اَوْ اِہَانَتِہٖ اَوِ التَّبَرُّکِ بِذِکْرِہٖ اَوِسْتِلْذَاذِہٖ اَوْبَسْطِ الْکَلَامِ حَیْثُ الْاِصْغَاءِ مَطْلُوْبٌ نَحْوُ ھِیَ عَصَایَ.

ترجمہ:....... یا مسند الیہ کو ذکر کرنا مسند الیہ کی تعظیم کو ظاہر کرنے کی وجہ سے ہوگا یا اس مسند الیہ کی توہین کرنے کی وجہ سے ہوگا یا اس مسند الیہ کے ذکر کی برکت کی وجہ سے ہوگا یا اس مسند الیہ کی لذت حاصل کرنے کی وجہ سے ہوگا یا اس مسند الیہ کا ذکر کرنا کلام کو پھیلانے کی وجہ سے ہوگا جہاں کان لگانا ہوتا ہے۔ جیسے یہ میری لاٹھی ہے۔

تشریح:....... مسند الیہ کو ذکر کرنا مسند الیہ کی تعظیم کو ظاہر کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے هل صام امیر المومنین کے جواب میں نعم امیر المومنین صام ورنہ نعم صام کافی تھا۔ مسند الیہ کو ذکر کرنا مسند الیہ کی توہین کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے هل قام زید کے جواب میں نعم السارق قام اگر توہین مقصود نہ ہوتی تو نعم قام کافی تھا۔ مسند الیہ کو ذکر کرنا مسند الیہ کے ذکر کی برکت کی وجہ سے ہوتا جیسے ماذا قال فی الصلوۃ کے جواب میں محمدؐ قال الصلوۃ عماد الدین اگر برکت مقصود نہ ہوتی تو قال الصلوۃ عماد الدین کافی تھا۔ مسند الیہ کو ذکر کرنا مسند الیہ کی لذت حاصل کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے هل ذهب حبیبک کے جواب میں نعم حبیبی ذهب ورنہ نعم ذهب کافی تھا مسند الیہ کو ذکر کرنا کلام کو پھیلانے کے لیئے ہوتا ہے جہاں کلام کے لیے کان لگانا مقصود ہوتا ہے جیسے هی عصای یہاں عصای کافی تھا۔

ترکیب:....... او عاطفہ اظہار معطوف ہے کون پر اظہار مضاف تعظیم مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ او عاطفہ اہانت معطوف ہے کون پر اہانت مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ او عاطفہ التبرک معطوف ہے کون پر باء جارہ ذکر مجرور متعلق التبرک کے ذکر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ او عاطفہ استلذ اذ معطوف ہے کون پر استلذ اذ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ او عاطفہ بسط معطوف ہے کون پر بسط مضاف الکلام مضاف الیہ۔ حیث الاصغاء خبر مطلوب مبتدا جملہ ظرف بسط کی۔

عبارت:....... وَاَمَّا تَعْرِیْفُهٗ فَبِالْاِضْمَارِ لِاَنَّ الْمَقَامَ لِلتَّکَلُّمِ اَوِ الْخِطَابِ اَوِ الْغَیْبَةِ وَاَصْلُ الْخِطَابِ لِمُعَیَّنٍ.

ترجمہ:....... اور لیکن اس مسند الیہ کو معرفہ بنانا ضمیر کے ساتھ اس لیئے ہوتا ہے کہ مقام تکلم کا ہوتا ہے یا مقام خطاب کا ہوتا ہے یا مقام غائب کا ہوتا ہے اور اصل خطاب معین کے لیئے ہوتا ہے۔

تشریح:....... اور لیکن مسند الیہ کو معرفہ بنانا ضمیر کے ساتھ اس لیئے ہوتا ہے کہ مقام تکلم کا ہوتا ہے جیسے انا قائم یا نحن قائمون یا مقام خطاب کا ہوتا ہے جیسے انت قائم یا انتم قائمون یا مقام غائب کا ہوتا ہے۔ جیسے هو قائم یا هم قائمون اور اصل خطاب معین کے لیئے ہوتا ہے جیسے انت قائم یا انتم قائمون بغیر ضمیر کے متکلم اور مخاطب اور غائب کا پتہ لگانا مشکل ہے اور ضمیر معرفہ ہوتی ہے اس لیے مسند الیہ معرفہ ہے۔

ترکیب:....... واو استینافیہ اما شرطیہ تعریف مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مبتدأ فاء جزائیہ باء جارہ الاضمار متعلق کائن کے لام جارہ ان مجرور متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ المقام اسم لام جارہ التکلم مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ التکلم معطوف علیہ او عاطفہ الخطاب معطوف او عاطفہ الغیبۃ معطوف واو استینافیہ اصل الخطاب مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدأ لام جارہ معین مجرور متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:....... وَقَدْ یُتْرَکُ اِلٰی غَیْرِهٖ لِیَعُمَّ کُلَّ مُخَاطَبٍ نَحْوُ وَلَوْتَرٰی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاکِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اَیْ تَنَاهَتْ حَالَتُهُمْ فِی الظُّهُوْرِ فَلَا یُخْتَصُّ بِهٖ مُخَاطَبٌ.

ترجمہ:....... اور کبھی چھوڑ دیا جاتا ہے اس خطاب کو اس مخاطب کے علاوہ کی طرف تا کہ عام ہو جائے وہ خطاب ہر ایک مخاطب کو جیسے:۔ اور اگر دیکھے تو جب مجرمین جھکائے ہوئے ہوں گے اپنے سروں کو اپنے رب کے پاس یعنی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہوگی ان کی حالت ظاہر میں پس نہیں خاص کیا گیا اس کے ساتھ کسی مخاطب کو۔

تشریح:....... خطاب اصل میں معین کے لیئے ہوتا ہے کیونکہ ضمیر مخاطب کی معرفہ ہے مگر جب مخاطب سے ضمیر کو مستعار لیا جائے غیر معین کے لیئے تو ضمیر معرفہ نہیں ہوگی اور خطاب بھی غیر معین کے لیئے ہو جائے گا تری فعل ہے انت ضمیر ہے اور آپؐ مخاطب ہیں جب آپ سے ضمیر انت مستعار لی کل مخاطب کے لیئے تو آپ مستعار منہ ہوئے اور انت مستعار ہوا اور ہر

ایک مخاطب مستعار لہ ہوا تو خطاب اصل معین کے لیئے ہونے کے باوجود غیر معین کے لیئے ہوگا۔

ترکیب:...... واو عاطفہ قد حرف تحقیق یترک فعل ھو نائب فاعل مرجع الخطاب الی جارہ غیر مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر متعلق یترک کے مرجع مخاطب لام تعلیلیہ یعم فعل ھو فاعل مرجع الخطاب کل مضاف مخاطب مضاف الیہ مل کر مفعول بہ جملہ فعلیہ علت یترک کی نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ آیت مُفَسَّر باقی مُفَسِّر واؤ استینافیہ لو حرف شرط تری فعل انت فاعل اذ ظرف تری کی مضاف باقی جملہ مضاف الیہ المجرمون مبتدا ناکسوا خبر مضاف روس مضاف الیہ مضاف ھم مضاف الیہ عند ظرف ناکسو کی مضاف رب مضاف الیہ مضاف ھم مضاف الیہ ای حرف تفسیر تناھت فعل حالۃ فاعل مضاف ھم مضاف الیہ فی جارہ الظھور مجرور متعلق تناھت کے جملہ فعلیہ فاء عاطفہ لا یختص فعل باء جارہ (ہ) مجرور متعلق یختص کے مرجع آیت مخاطب نائب فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَبِالْعَلَمِيَّةِ لِاحْضَارِهٖ بِعَيْنِهٖ فِيْ ذِهْنِ السَّامِعِ اِبْتِدَاءً بِاسْمٍ مُخْتَصٍّ بِهٖ نَحْوُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.

ترجمہ:...... اور لیکن اس مسند الیہ کو معرفہ بنانا علم والے اسم کے ساتھ ہوتا ہے ابتداء میں اس مسند الیہ کو سامع کے ذہن میں بعینہ حاضر کرنے کی وجہ سے ایک اسم کے ساتھ جس اسم کے ساتھ اس مسند الیہ کو خاص کیا گیا ہے جیسے فرما دیجئے آپ شان یہ ہے کہ اللہ اکیلا ہے۔

تشریح:...... قل ھو اللہ احد میں:۔ اللہ مسند الیہ ہے اور احد مسند ہے سامع کے ذہن میں مسند الیہ کو مسند الیہ کی ذات کے ساتھ حاضر کیا گیا ہے مسند الیہ کی جنس کے ساتھ حاضر نہیں کیا گیا جیسے رجل جاءنی یا صفت کے ساتھ حاضر نہیں کیا گیا جیسے عالم جاءنی۔ ابتداء میں حاضر کیا گیا ہے اخیر میں حاضر نہیں کیا گیا جیسے جاءنی زید میں اخیر میں زید ہے:۔ ذات اللہ مسند الیہ کو اسم اللہ کے ساتھ حاضر کیا گیا ہے یہ اسم اللہ ذات اللہ کے لیے خاص ہے کسی دوسرے کے لئے نہیں جبکہ ضمیر اسم اشارہ موصولہ وغیرہ میں یہ خصوصیت نہیں ہے۔ میں بولوں تو انا ضمیر میرے لیئے تو بولے تو انا ضمیر تیرے لیئے اور کوئی بولے تو انا ضمیر اس کے لیئے ہوگی معرفہ ہونے کے باوجود لیکن اسم اللہ ذات اللہ کے لئے مخصوص ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ بالعلمیۃ معطوف ہے بالاضمار پر:۔ متعلق کائن کے لام جارہ احضار مجرور متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ احضار مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ باء جارہ:۔ عین مجرور متعلق احضار کے عین مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ فی جارہ ذہن مجرور متعلق احضار کے ذہن مضاف السامع مضاف الیہ ابتداء مفعول فیہ احضار کا باء جارہ:۔ اسم مجرور متعلق احضار کے اسم موصوف مختص صفت اسم کی ھو نائب فاعل مرجع مسند الیہ باء جارہ (ہ) مجرور متعلق مختص کے:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ قل فعل انت فاعل جملہ انشائیہ مقولہ قال کا ھو ضمیر شان مبتداء:۔ اللہ مبتدا احد خبر جملہ اسمیہ ہو کر خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ مقولہ قال کا۔

عبارت:...... اَوْ تَعْظِيْمٍ اَوْ اِهَانَةٍ اَوْ كِنَايَةٍ اَوْ اِيْهَامِ اِسْتِلْذَاذِهٖ اَوِ التَّبَرُّكِ بِهٖ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ.

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے علم والے اسم کے ساتھ تعظیم کرنے کی وجہ سے یا توہین کرنے کی وجہ سے یا کنایہ کرنے کی وجہ سے یا مسند الیہ کی لذت حاصل کرنے کی وجہ سے یا اس مسند الیہ کی برکت حاصل کرنے کی وجہ سے یا ان جیسی وجھوں کے سبب۔

تشریح:...... مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے علم والے اسم کے ساتھ تعظیم کرنے کی وجہ سے جیسے عمر جاء والشیطان ھرب عمر آئے اور شیطان بھاگ گیا عمر کی عظمت کی وجہ سے اور شیطان کی توہین کی وجہ سے علم والے اسم کے ساتھ مسند الیہ معرفہ ہے اور ابو ھریرہ جاء میں مسند الیہ کو معرفہ بنایا گیا ہے علم والے اسم کے ساتھ بلی کی طرف کنایہ کرنے کی وجہ سے اور اَلَيْلَايَ مِنْكُنَّ اَمْ لَيْلٰى مِنَ الْبَشَرِ × میں مسند الیہ کو معرفہ بنایا گیا ہے۔ علم والے اسم کے ساتھ مسند الیہ کی لذت حاصل کرنے کی وجہ سے ورنہ ام ھی چاہیے تھا اور اللہ ھاد میں برکت کی وجہ سے مسند الیہ کو معرفہ بنایا گیا ہے علم والے اسم کے ساتھ۔

ترکیب:...... او عاطفہ تعظیم معطوف ہے او عاطفہ اھانۃ معطوف ہے او عاطفہ کنایۃ معطوف ہے حضارہ پر او عاطفہ ایھام معطوف ہے۔ لا حضارہ

پر ایھام مضاف استلذاذ مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ او عاطفہ التبرک معطوف ہے لا حضارہ پر باء جارہ (ہ) مجرور متعلق التبرک کے مرجع مسند الیہ او عاطفہ نحو معطوف ہے لا حضارہ پر نحو مضاف ذالک مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَبِالْمَوْصُوْلِيَّةِ لِعَدَمِ عِلْمِ الْمُخَاطَبِ بِالْاَحْوَالِ الْمُخْتَصَّةِ بِهٖ سِوَى الصِّلَةِ كَقَوْلِكَ الَّذِىْ كَانَ مَعَنَا اَمْسِ رَجُلٌ عَالِمٌ.

ترجمہ:...... اور لیکن مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے۔ موصول والے اسم کے ساتھ مخاطب کو سوائے صلہ کے علم نہ ہونے کی وجہ سے ان حالات کا جن حالات کو خاص کیا گیا ہے اس مسند الیہ کے ساتھ مثال اس کی مثل تیرے کہنے کے ہے کل جو شخص ہمارے ساتھ تھا وہ عالم آدمی ہے۔

تشریح:...... مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم موصول کے ساتھ مخاطب کو علم نہ ہونے کی وجہ سے ان حالات کا جن حالات کو خاص کیا گیا ہے مسند الیہ کے ساتھ وہ حالت عالم ہونا ہے جس کو مخاطب نہیں جانتا اور صلہ کو جانتا ہے وہ صلہ:۔ کان معنا امس ہے مخاطب اس کو جانتا ہے کہ کل ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا لیکن مخاطب کو یہ معلوم نہیں کہ وہ عالم آدمی تھا اس معلوم نہ ہونے کی وجہ سے مسند الیہ کو اسم موصول کے ساتھ معرفہ بنایا گیا ہے:۔ الذی کان معنا امس مسند الیہ ہے یعنی مبتدا اور رجل عالم مسند ہے یعنی خبر ہے۔

ترکیب:...... بالموصولیۃ معطوف ہے۔ فبالا ضمار پر:۔ واو عاطفہ باء جارہ الموصولیۃ مجرور متعلق کائن کے لام جارہ عدم مجرور متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ باء جارہ الاحوال مجرور متعلق عدم کے الاحوال موصوف: (ال) موصولہ مختصۃ صیغۃ صفت کا ہی نائب فاعل مرجع ال باء جارہ (ہ) مجرور متعلق مختصۃ کے موصوف صفت مل کر مستثنیٰ منہ سوی الصلۃ مستثنیٰ مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ قول مضاف ک مضاف الیہ الذی موصولہ کان فعل ھو اسم مرجع الذی مع ظرف کائنا کی مع مضاف نا مضاف الیہ امس ظرف کائنا کی:۔ کائنا اپنی دونوں ظرف سے مل کر خبر:۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مبتداء رجل عالم خبر:۔

عبارت:...... اَوِاسْتِهْجَانِ التَّصْرِيْحِ اَوْ زِيَادَةِ التَّقْرِيْرِ نَحْوُ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهٖ.

ترجمہ:...... یا مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے موصول والے اسم کے ساتھ صراحت کی قباحت کی وجہ سے یا زیادہ مضبوطی کی وجہ سے جیسے اور پھسلایا اس کو اس کے نفس کے بارے میں اس عورت نے جس عورت کے گھر میں وہ رہتے تھے۔

تشریح:...... اگر عبارت وراودته امراة العزيز في بيتها عن نفسه ہوتی یا وراودته زليخا ہوتی تو امراة العزيز یا زلیخا کی صراحت کی وجہ سے قباحت ہو جاتی اس قباحت کو ختم کرنے کے لیئے راودت کا مسند الیہ اسم موصول لیکر آئے دوسری بات یہ ہے کہ اس کلام میں پختگی پیدا نہیں ہوتی جیسا کہ التی سے پختگی پیدا ہو رہی ہے کہ اس عورت نے پھسلایا جس عورت کے گھر میں وہ رہتے تھے اس صورت میں اکثر اوقات دونوں کے تنہائی میں گذرتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ بچے رہے، اس کے لیئے اسم موصول لے کر آئے:۔

ترکیب:...... او عاطفہ استھجان معطوف ہے لعدم پر:۔ استھجان متعلق کائن کے خبر:۔ استھجان مضاف التصریح مضاف الیہ او عاطفہ زیادۃ معطوف ہے استھجان پر زیادۃ مضاف التقریر مضاف الیہ نحو خبر ہے مثالہ مبتدأ کی نحو مضاف باقی مضاف الیہ:۔ واو استینافیہ راودت فعل (ہ) مفعول بہ مرجع یوسف:۔ التی موصولہ ھو مبتدا فی جارہ بیت مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ جملہ اسمیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر فاعل عن جارہ نفس مجرور متعلق راودت کے نفس مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع یوسف:۔

عبارت:...... اَوِالتَّفْخِيْمِ نَحْوُ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ.

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے موصول والے اسم کے ساتھ شان کی ہیبت کی وجہ سے جیسے یہ آیت ہے پس ڈھانپ لیا اس لشکر فرعون کو سمندر نے کیسا ہیبت ناک تھا وہ سمندر جس سمندر نے ان کو ڈھانپا۔

تشریح:....... فغیشھم میں ما کے اندر ابہام ہے جسکی وجہ سے سمندر کے پانی کی مقدار کا تعین کرنا یا اس پانی کی تفصیل کرنا مشکل ہے اگر مسند الیہ موصولہ نہ لاتے بلکہ بیان کر دیتے جیسے فغیشھم من الیم بحران یا ثلاثۃ ابحار تو ابہام نہ رہتا سمندر کی خوفنا کی بھی نہ رہتی اور تعین بھی ہو جاتا اور تفصیل بیان کرنی ممکن ہو جاتی لیکن ابہام کو قائم رکھنے کے لیے ہیبت کی وجہ سے مسند الیہ موصول لے کر آئے۔

ترکیب:....... او عاطفہ التفخیم معطوف ہے لعدم پر:۔ التفخیم متعلق کائن کے خبر:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر:۔ نحو مضاف آیت مضاف الیہ:۔ فا ... غشی فعل ھم مفعول بہ مرجع لشکر فرعون من جارہ الیم مجرور متعلق غشی کے:۔ ما موصولہ غشی فعل ھو فاعل مرجع ماھم مفعول بہ مرجع لشکر فرعون:۔ جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر فاعل پہلے غشی کا:۔ غشی فعل اپنے مفعول بہ متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ مضاف الیہ۔

عبارت:....... اَوْ تَنْبِیْہِ الْمُخَاطَبِ عَلَی الْخَطَاءِ نَحْوُ: اِنَّ الَّذِیْنَ تَرَوْنَھُمْ اِخْوَانَکُمْ × یَشْفِیْ غَلِیْلَ صُدُوْرِھِمْ اَنْ تُصْرَعُوْا.

ترجمہ:....... یا مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے موصول والے اسم کے ساتھ مخاطب کو غلطی پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے جیسے:۔ بیشک وہ لوگ جن لوگوں کو تم خیال کرتے ہو اپنا بھائی × شفاء دیتی ہے ان کے سینوں کے کینہ کو یہ بات یہ کہ تم کو ہلاک کر دیا جائے۔

تشریح:....... اگر یہاں ان القوم ہوتا یا اور کچھ ہوتا تو غلطی پر آگاہی تو ہو جاتی مگر ابہام نہ ہونے کی وجہ سے تنبیہ نہ ہوتی الذین میں ابہام ہے جس کی وجہ سے تنبیہ ہے اس بات پر کہ جن کو تم اپنا بھائی خیال کرتے ہو ان کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ تم کو ہلاک کر دیا جائے اور یہ بات بھائی چارے کے خلاف ہے لہٰذا تم غلطی پر ہو تمہیں ان کے معاملہ میں چوکنا رہنا چاہیے ورنہ کہیں نہ کہیں پھس جاؤ گے۔

ترکیب:....... او عاطفہ تنبیہ معطوف ہے لعدم پر متعلق کائن کے خبر مضاف الخاطب مضاف الیہ علی جارہ الخطاء مجرور متعلق تنبیہ کے مثالہ مبتدا خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ان حرف مشبہ بالفعل الذین موصولہ ترون فعل اپنے واو فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر اسم ان کا یشفی فعل اپنے غلیل مفعول بہ اوران تصرعوا فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی:۔ تَرَوْنَ اصل میں یَرْءَ یُوْنَ ہے ھمزہ کی حرکت را کو دی ہمزہ کو حذف کر دیا یَرَیُوْنَ ہو گیا یاء متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل کر گرا دیا یَرَوْنَ ہو گیا۔

عبارت:....... اَوْلِاِیْمَاءِ اِلٰی وَجْہِ بِنَاءِ الْخَبَرِ نَحْوُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ.

ترجمہ:....... یا اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے موصول والے اسم کے ساتھ خبر کی بناء کے طریقے کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے جیسے بیشک وہ لوگ جن لوگوں نے تکبر کیا میری عبادت سے عنقریب وہ لوگ داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

تشریح:....... مسند الیہ کو معرفہ بنانا موصول والے اسم کے ساتھ خبر کی بناء کے طریقے کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یعنی مسند الیہ سے اس بات کی طرف اشارہ ہو جاتا ہے کہ خبر ثواب کی ہوگی یا عذاب کی ہوگی تعریف کی ہوگی یا تذلیل کی ہوگی جیسا کہ ان الذین یستکبرون عن عبادتی مسند الیہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ خبر عذاب کی ہوگی عبادت نہ کرنا سبب ہے عذاب کا اور خبر سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ وہ لوگ جہنم میں ذلیل ہو کر رہیں گے۔

ترکیب:....... او عاطفہ الایماء معطوف ہے لعدم پر متعلق کائن کے خبر الی جارہ وجہ مجرور متعلق الایماء کے مضاف بناء مضاف الیہ مضاف الخبر مضاف الیہ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ان حرف مشبہ بالفعل الذین موصولہ یستکبرون فعل اپنے فاعل اور عن عبادتی متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر اسم ان کا یعنی مسند الیہ:۔ سیدخلون فعل اپنے فاعل ذوالحال جہنم مفعول فیہ اور داخرین حال سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مسند یعنی خبر ان کی۔

عبارت:....... ثُمَّ اِنَّہٗ رُبَمَا یُجْعَلُ ذَرِیْعَۃً اِلَی التَّعْرِیْضِ بِالتَّعْظِیْمِ لِشَانِہٖ نَحْوُ اِنَّ الَّذِیْ سَمَکَ السَّمَاءَ بَنٰی لَنَا بَیْتًا دَعَائِمُہٗ اَعَزُّ وَاَطْوَلُ.

ترجمہ:...... پھر کبھی کبھی کر دیا جاتا ہے اس موصول مند الیہ کو اس خبر کی شان کی تعظیم پر اشارہ کرنے کا ذریعہ جیسے:۔ بیشک وہ ذات جس نے بلند کیا آسمان کو اس ذات نے بنایا ہمارے لیئے ایک گھر جس گھر کے ستون سب سے زیادہ عزت والے ہیں اور سب سے زیادہ لمبے ہیں۔

تشریح:...... مند الیہ ان الذی سمک السماء ہے اور مند یعنی خبر بنیٰ لنا بیتا دعائمه اعز و اطول ہے مند الیہ کو ذریعہ بنایا گیا ہے خبر کی شان کی تعظیم پر اشارہ کرنے کے لیئے کہ خبر کی شان یہ ہے کہ جس ذات نے آسمان کو بلند کیا ہے اسی ذات نے کعبہ کو بنایا جس کعبہ کے ستون سب سے زیادہ عزت والے ہیں اور سب سے زیادہ لمبے ہیں یہاں اگر ان اللہ یا ان الرحمٰن ہوتا تو خبر کی شان کی تعظیم پر اشارہ کرنے کے لیے مند الیہ ذریعہ ثابت نہ ہوتا۔

ترکیب:...... ثم عاطفہ ان حرف مشبہ بالفعل (ہ) اسم مرجع مند الیہ باقی خبر:۔ رب تقلیلیہ ما زائدہ یجعل فعل ھو نائب فاعل مرجع مند الیہ ذریعۃ دوسرا مفعول بہ الی جارہ التعریض مجرور متعلق ذریعۃ کے باء جارہ التعظیم مجرور متعلق التعریض کے لام جارہ شان مجرور متعلق التعظیم کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مند الیہ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ان حرف مشبہ بالفعل الذی موصولہ سمک فعل ھو فاعل مرجع الذی السماء مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر اسم ان کا بنی فعل ھو فاعل مرجع الذی لام جارہ (نا) مجرور متعلق بنی کے بیتا مفعول بہ موصوف:۔ دعائم مضاف (ہ) مضاف الیہ مل کر مبتدا اعز خبر معطوف علیہ واؤ عاطفہ اطول معطوف جملہ اسمیہ ہو کر صفت:۔ بنی فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی۔

عبارت:...... اَوْ شَانِ غَيْرِهٖ نَحْوُ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ.

ترجمہ:...... اور کبھی کبھی کر دیا جاتا ہے اس موصول مند الیہ کو اس خبر کے علاوہ کی شان کی تعظیم پر اشارہ کرنے کا ذریعہ جیسے:۔ جن لوگوں نے جھٹلا دیا شعیب کو وہ لوگ گھاٹا پانے والے ہیں۔

تشریح:...... اس کلام میں شعیب مند الیہ کی خبر نہیں ہے:...... شعیب خبر کے علاوہ ہے اور شعیب کی شان کی تعظیم پر اشارہ کیا جا رہا ہے موصول مند الیہ کے ذریعہ:...... کہ وہ لوگ:...... جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا وہ لوگ گھاٹا پانے والے ہیں شعیب کی شان کی عظمت یہ ہے کہ جھٹلانے والا بد بخت ہے اور تصدیق کرنے والا سعادت مند ہے شعیب کی شان کی عظمت پر اشارہ الذین سے ہو رہا ہے۔ اگر یہاں القوم کذبوا ہوتا تو مند الیہ اشارہ کا ذریعہ نہ ہوتا۔

ترکیب:...... او عاطفہ یہ شان معطوف ہے پہلے شان پر:۔ یعنی عبارت یہ ہے ثم انہ ربما یجعل ذریعہ الی التعریض بالتعظیم لشان غیرہ:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ الذین موصولہ کذبوا فعل بفاعل شعیبا مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مبتدا یعنی مند الیہ:۔ کانوا فعل اپنے اسم اور الخٰسرین خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر یعنی مند ھم ضمیر فصل ہے:...... ولا موضع لہ عند خلیل۔

عبارت:...... وَبِالْاِشَارَةِ لِلتَّمِيْزِهٖ اَكْمَلَ تَمِيْزٍ نَحْوُ قَوْلِهٖ:. هٰذَا اَبُو الصَّقْرِ فَرْدًا فِیْ مَحَاسِنِهٖ:. اَوِ التَّعْرِيْضِ بِغَبَاوَةِ السَّامِعِ كَقَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ اٰبَائِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ × اِذَا جَمَعَتْنَا يَا جَرِيْرُ الْمَجَامِعُ.

ترجمہ:...... لیکن اس مند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ تاکہ پوری طرح الگ کر دیا جائے اس مند الیہ کو جیسے اس کا کہنا ہے:۔ یہ ابو الصقر منفرد ہے اپنی اچھائیوں میں:۔ یا مند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ سامع کی کم سمجھی پر اشارہ کرنے کی وجہ سے جیسے اس کا کہنا ہے یہ ہیں میرے اباؤ اجداد پس لے آ تو میرے پاس ان جیسے جب جمع کریں ہم کو مجلے (عرس) اے جریر۔

تشریح:...... اسم اشارہ ھذا سے ابو الصقر کو قوم اور قبیلہ کے دیگر افراد سے الگ کر دیا گیا ہے کہ یہ ابو الصقر عادت میں شرافت میں لین دین میں اخلاق میں مہمان نوازی میں یعنی تمام اچھائیوں میں ابو الصقر منفرد ہے:۔ ابو الصقر کو پوری طرح دوسروں سے الگ کر دیا گیا ہے اسم اشارہ سے اگر زید ابو الصقر فردا فی محاسنہ کہتے تو یہ بات نہ ہوتی۔ یا مند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ سامع کی غباوت کی طرف اشارہ کرنے کے لیئے جیسا کہ اولئک ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ بالاشارۃ معطوف ہے بالاضمار پر:۔ باء جارہ الاشارۃ مجرور متعلق کائن کے لام جارہ تمیز مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ اکمل مضاف تمیز مضاف الیہ مل کر مفعول مطلق:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف قول مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ:۔ ھذا مبتدا ابو مضاف الصقر مضاف الیہ مل کر خبر ذو الحال فردا حال فی جارہ محاسن مجرور متعلق فردا کے مضاف (ہ) مضاف الیہ:۔ او عاطفہ التعریض معطوف ہے تمیز پر باء جارۃ:۔ غباوۃ مجرور متعلق التعریض کے مضاف السامع مضاف الیہ مثالہ مبتدا کقولہ متعلق کائن کے خبر:۔ اولئک مبتدا اباء خبر مضاف (ی) مضاف الیہ فاء جزائیہ جئنی فعل انت فاعل نون وقایہ کا (ی) مفعول بہ باء جارہ مثل متعلق جئنی کے مضاف ہم مضاف الیہ جملہ فعلیہ جزاء:۔ اذا شرطیہ جمعت فعل (تا) مفعول بہ المجامع فاعل جملہ فعلیہ شرط:۔ یاء قائم مقام ادعو کے:۔ ادعو فعل اپنے انا فاعل اور جریر مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... أَوْ بَيَانِ حَالِهِ فِي الْقُرْبِ أَوِ الْبُعْدِ أَوِ التَّوَسُّطِ كَقَوْلِكَ هٰذَا أَوْ ذٰلِكَ أَوْ ذَاكَ زَيْدٌ.

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ اس مسند الیہ کی حالت کو بیان کرنے کی وجہ سے قریب میں بعید میں یا درمیان میں جیسے تیرا کہنا ہے۔ یہ یا وہ یا وہ زید ہے۔

تشریح:...... یا مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ اس مسند الیہ کی حالت کو قریب میں بیان کرنے کی وجہ سے جیسے ھذا زید:۔ یہ زید ہے یا اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ اس مسند الیہ کی حالت کو دور میں بیان کرنے کی وجہ سے جیسے ذالک زید:۔ وہ زید ہے یا مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ اس مسند الیہ کی حالت کو قریب اور دور کے درمیان بیان کرنے کی وجہ سے جیسے ذاک زید:۔ اردو میں قریب کے لیئے یہ اور دور کے لیئے وہ ہوتا ہے جبکہ درمیان کے لیئے کوئی لفظ نہیں ہے یہ خصوصیت عربی کی ہے۔ بیان حالہ کا عطف للتمیزہ پر ہے۔

عبارت:...... أَوْ تَحْقِيرِهِ بِالْقُرْبِ نَحْوُ: أَهٰذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ: أَوْ تَعْظِيمِهِ بِالْبُعْدِ نَحْوُ: الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ أَوْ تَحْقِيرِهِ كَمَا يُقَالُ ذٰلِكَ اللَّعِينُ فَعَلَ كَذَا.

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کہ معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ اس مسند الیہ کو حقیر کرنے کی وجہ سے اسم اشارہ قریب کے ساتھ جیسے کیا یہ ہے وہ شخص جو ذکر کرتا ہے تمہارے معبودوں کا یا مسند الیہ کی تعظیم کی وجہ سے اسم اشارہ بعید کے ساتھ جیسے یہ ہے وہ عظیم الشان کتاب یا اس مسند الیہ کو حقیر کرنے کی وجہ سے اسم اشارہ بعید کے ساتھ جیسے کہا جائے یہ ہے وہ لعین جس نے ایسا کیا۔

تشریح:...... اسم اشارہ قریب کے ساتھ مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے مسند الیہ کو حقیر کرنے کی وجہ سے جیسے اھذا الذی یذکر الھتکم کیا یہ ہے وہ شخص جو تمہارے معبودوں کا ذکر کرتا ہے:...... ھذا مسند الیہ حقیر کرنے کی وجہ سے ہے یعنی اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے:...... اسم اشارہ بعید کے ساتھ مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے مسند الیہ کی تعظیم کی وجہ سے جیسے ذالک الکتاب:...... یہ ہے وہ عظیم الشان کتاب ذالک مسند الیہ تعظیم کی وجہ سے ہے ورنہ ھذا ہوتا:...... اسم اشارہ بعید کے ساتھ مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے مسند الیہ کو حقیر کرنے کی وجہ سے جیسے ذالک اللعین فعل کذا:...... یہ ہے وہ لعین جس نے ایسا کیا ذالک مسند الیہ حقیر کرنے کی وجہ سے ہے ورنہ ھذا ہوتا۔

ترکیب:...... او عاطفہ تحقیر معطوف ہے تمیز پر باء جارہ القرب مجرور متعلق تحقیر کے مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ھمزہ استفھامیہ ھذا مبتدأ الذی موصولہ یذکر فعل ھو فاعل مرجع الذی الھتکم مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر خبر جملہ اسمیہ او عاطفہ تعظیم معطوف ہے تمیز پر باء جارہ بعد مجرور متعلق تعظیم کے مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ او عاطفہ تحقیر معطوف ہے تمیز پر مثالہ مبتدأ کاف جارہ ما مصدریہ متعلق کائن کے خبر یقال فعل:۔ ذالک موصوف اللعین صفت مل کر مبتدا فعل فعل ھو فاعل مرجع اللعین کذا متعلق فعل کے جملہ فعلیہ خبر:۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ مقولہ۔

عبارت:...... أَوِ التَّنْبِيهِ عِنْدَ تَعْقِيبِ الْمُشَارِ إِلَيْهِ بِأَوْصَافٍ عَلٰى أَنَّهُ جَدِيرٌ بِمَا يَرِدُ بَعْدَهُ مِنْ أَجْلِهَا. نَحْوُ: أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ.

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اسم اشارہ کے ساتھ اوصاف کو مشار الیہ کے پیچھے لانے کے وقت تنبیہ کرنے کی وجہ سے اس بات پر کہ بیشک وہ مشار الیہ ان اوصاف کی وجہ سے لائق ہے ان چیزوں کا جو چیزیں وارد ہو رہی ہیں اس اسم اشارہ کے بعد جیسے یہ ہی لوگ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور یہ ہی لوگ کامیاب ہیں۔

تشریح:...... مشار الیہ للمتقین ہے اس کے پیچھے اوصاف (۱) یؤمنون بالغیب (۲) یقیمون الصلوۃ (۳) ینفقون (۴) یؤمنون بما انزل اور (۵) یوقنون:...... ہیں یہ پانچ اوصاف مشار الیہ للمتقین کے پیچھے ہیں اس بات پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے کہ بیشک وہ مشار الیہ یعنی متقین ان اوصاف کی وجہ سے لائق ہیں ان چیزوں کے جو چیزیں اسم اشارہ کے بعد وارد ہو رہی ہیں:۔ اسم اشارہ اولئک ہے اور اس اولئک کے بعد ہدایت ہے اور فلح ہے اسم اشارہ اولئک کی تنبیہ اس بات پر ہے کہ یہ ہدایت اور فلح انہی اوصاف والوں کو نصیب ہوں گی اگر یہاں ہم علی ھدی من ربھم ہوتا تو تنبیہ نہ ہوتی۔

ترکیب:...... او عاطفہ التنبیہ معطوف ہے تمیز پر عندظرف التنبیہ کی مضاف تعقیب مضاف الیہ مضاف المشار الیہ مضاف الیہ باء جارہ اوصاف مجرور متعلق تعقیب کے علی جارہ ان مجرور متعلق تنبیہ کے (ہ) اسم مرجع مشار الیہ جدیر خبر باء جارہ ما موصولہ متعلق جدیر کے یرد فعل ھو فاعل مرجع ما بعد ظرف یرد کی مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع اسم اشارہ جملہ فعلیہ صلہ:۔ من جارہ اجل متعلق جدیر کے مضاف ھا مضاف الیہ مرجع اوصاف:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف:۔ اولئک مبتدا علیٰ جارہ ھدی متعلق کائن کے خبر من جارہ رب متعلق ھدی کے واو عاطفہ اولئک مبتدأ المفلحون خبر جملہ اسمیہ خبریہ۔

عبارت:...... وَبِاللَّامِ لِلْاِشَارَةِ اِلٰی مَعْهُوْدٍ نَحْوُ:. وَلَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی اَیِ الَّذِیْ طَلَبَتْ کَالَّتِیْ وُهِبَتْ لَهَا.

ترجمہ:...... لیکن مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے لام کے ساتھ معین کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے ۔ جیسے اور نہیں ہے مذکر مؤنث کے مانند یعنی نہیں ہے وہ مذکر جس مذکر کو طلب کیا تھا عمران کی عورت نے مانند اس لڑکی کے جو لڑکی دیگئی ہے اس عمران کی عورت کو۔

تشریح:...... مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے لام کے ساتھ معین کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے:۔ معین کی طرف اشارہ کرنے کی تین قسمیں ہیں (۱) لام سے پہلے لام والے کا ذکر صراحتا ہو اس کو لام عہد خارجی صریحی کہتے ہیں:...... (۲) لام سے پہلے لام والے کا ذکر کنایۃ ہو اس کو لام عہد خارجی کنائی کہتے ہیں:...... (۳) لام سے پہلے ذکر نہ ہو قرائن سے مخاطب کو معلوم ہو اس کو لام عہد خارجی علمی کہتے ہیں۔ ولیس الذکر میں الذکر مسند الیہ ہے معرفہ ہے اور معین ہے اس ذکر کی وجہ سے جو ذکر ما فی بطنی محررا میں کنایۃ ہے الذکر کے لام سے ما فی بطنی محررا کی طرف اشارہ ہے کالانثیٰ میں لام عہد خارجی صریحی ہے۔ وضعتھما انثی کی وجہ سے:...... خرج الامیر میں لام عہد خارجی علمی ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ باللام معطوف ہے بالاضمار پر متعلق کائن کے لام جارہ الاشارۃ مجرور متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر الی جارہ معھود مجرور متعلق الاشارہ کے:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ واو استینافیہ لیس فعل الذکر اسم کاف جارہ الانثیٰ مجرور متعلق کائنا کے خبر جملہ فعلیہ مُفَسَّر ای حرف تفسیر الذی موصولہ طلبت فعل ہی فاعل (ہ) مفعول بہ:۔ موصول صلہ مل کر اسم لیس کا کاف جارہ التی موصولہ وھبت فعل ہی نائب فاعل مرجع التی لام جارہ ھا مجرور متعلق وھبت کے مرجع امراۃ عمران:۔ موصول صلہ مل کر متعلق کائنا کے خبر لیس کی۔ ہو کر مُفَسِّر

عبارت:...... اَوْاِلٰی نَفْسِ الْحَقِیْقَةِ کَقَوْلِکَ اَلرَّجُلُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَرْأَةِ.

ترجمہ:...... یا مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے لام کے ساتھ نفس حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کی وجہ سے جیسے تیرا کہنا ہے آدمی بہتر ہے عورت سے۔

تشریح:...... پہلے الف لام عہد خارجی کا بیان ہو چکا ہے تین قسموں کے ساتھ ولیس الذکر کالانثی کے تحت:۔ الرجل خیر من المراۃ میں الف لام جنسی ہے الرجل مسند الیہ ہے معرفہ ہے الف لام سے اشارہ کیا جا رہا ہے جنس رجل کی طرف کہ جنس مرد

بہتر ہے جنس عورت سے خاص کر بچہ جنے کی مدّت سے۔

ترکیب:...... عطف الیٰ معھود پر ہے او عاطفہ الی جارہ:۔ نفس مضاف الحقیقۃ مضاف الیہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول مضاف ک مضاف الیہ مل کر متعلق کائن کے خبر باقی مقولہ الرجل مبتدا خیر خبر من جارہ المراۃ مجرور متعلق خیر کے جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَقَدْ یَاْتِیْ لِوَاحِدٍ بِاِعْتِبَارِ عَهْدِیَّتِهٖ فِی الذِّهْنِ كَقَوْلِكَ اُدْخُلِ السُّوْقَ حَیْثُ لَا عَهْدَ فِی الْخَارِجِ وَهٰذَا فِی الْمَعْنٰی كَالنَّكِرَةِ.

ترجمہ:...... اور کبھی آتا ہے یہ لام ایک کے لیئے ذہن کے اندر اس ایک کے معین ہونے کے اعتبار سے جہاں نہیں ہوتا کوئی معین خارج میں مثال اس کی مثل تیرے کہنے کے ہے داخل ہو جا تو بازار میں۔

تشریح:...... پہلے الف لام عہد خارجی پھر الف لام جنسی پھر الف لام عہد ذہنی ہے۔ ادخل السوق میں الف لام عہد ذہنی ہے جیسے شہر میں کئی بازار ہوں متکلم مخاطب سے کہے کہ بازار میں داخل ہو جا۔ تو خارج میں کوئی بازار معین نہیں ہے ذہن میں مطلق بازار ہے جس بازار میں بھی وہ داخل ہوگا اسی بازار کا وہ حکم ہوگا اور یہ الف لام عہد ذہنی معنی میں نکرہ کے مانند ہوتا ہے ادخل السوق میں الف لام کسی ایک بازار کے لیئے ہے السوق مسند الیہ نہیں ہے اور یہ مسند الیہ کی بحث میں بھی نہیں ہے یہ الف لام کی بحث کے تحت میں ہے اس لیئے اس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ قد حرف تحقیق یاتی فعل ہو فاعل مرجع الف لام لام جارہ واحد مجرور متعلق یاتی کے باء جارہ اعتبار مجرور متعلق یاتی کے اعتبار مضاف عھدیۃ مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع واحد فی جارہ الذھن مجرور متعلق عھدیۃ کے حیث ظرف اعتبار کی مضاف باقی مضاف الیہ لانفی جنس عھد اسم فی جارہ الخارج مجرور متعلق کائن کے خبر:۔ واو عاطفہ ھذا مبتدأ فی جارہ المعنیٰ مجرور متعلق کائن کے کاف جارہ النکرۃ مجرور متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدا کاف جارہ قول مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف ک مضاف الیہ باقی مقولہ ادخل فعل انت فاعل السوق مفعول فیہ جملہ انشائیہ۔

عبارت:...... وَقَدْ یُفِیْدُ الْاِسْتِغْرَاقَ نَحْوُ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ.

ترجمہ:...... اور کبھی فائدہ دیتا ہے وہ الف لام استغراق کا جیسے بیشک تمام انسان خسارہ میں ہیں۔

تشریح:...... ولیس الذکر میں الف لام عہد خارجی کنائی ہے اور الذکر مسند الیہ ہے:۔ الرجل میں الف لام جنسی ہے اور الرجل مسند الیہ ہے السوق میں الف لام عہد ذھنی ہے اور السوق مسند الیہ نہیں ہے الانسان میں الف لام استغراقی ہے اور الانسان مسند الیہ ہے لیکن الف لام کی بحث کے تحت ہے۔ مسند الیہ کی بحث کے تحت نہیں ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ قد حرف تحقیق یفید فعل ھو فاعل مرجع الف لام الاستغراق مفعول بہ جملہ فعلہ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ ان حرف مشبہ بالفعل الانسان اسم لام حرف تحقیق فی جارہ خسر مجرور متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَهُوَ ضَرْبَانِ حَقِیْقِیٌّ نَحْوُ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اَیْ كُلِّ غَیْبٍ وَشَهَادَةٍ.

ترجمہ:...... اور وہ استغراق دو قسم کا ہوتا ہے ایک استغراق حقیقی جیسے جاننے والا تمام پوشیدہ چیز کا اور تمام موجودہ چیز کا یعنی ہر ایک پوشیدہ چیز کا اور ہر ایک موجودہ چیز کا۔

تشریح:...... حقیقی استغراق یہ ہے کہ ارادہ کیا جائے ہر ایک فرد کا ان افراد میں سے جن افراد کو لفظ لیتا ہے لغت کے مطابق جیسے لغت میں غیب کا لفظ ہر اس چیز کو لیتا ہے جو غائب ہے مثلاً بکری بندر انسان موٹر گھڑی کتاب قلم وغیرہ کو شامل ہے غائب کی صورت میں اور شہادۃ کا لفظ ہر اس چیز کو لیتا ہے جو موجود ہے:۔ تو غیب پر اور شھادۃ پر الف لام استغراق حقیقی کا ہے یہ بحث مسند الیہ کی نہیں ہے بلکہ الف لام کی بحث ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ ھو مبتدأ مرجع استغراق ضربان خبر جملہ اسمیہ:۔ احدھما مبتدا حقیقی خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ

جملہ اسمیہ۔ عالم مضاف الغیب مضاف الیہ معطوف علیہ واو عاطفہ الشہادۃ معطوف مل کر مُفسَّرْ ای حرف تفسیر کل مضاف غیب مضاف الیہ معطوف علیہ واو عاطفہ شہادۃ معطوف مل کر مُفسِّرْ۔ مُفسَّرْ اپنے مُفسِّرْ سے مل کر مضاف الیہ نحو۔

عبارت:...... وَعُرْفِيٌّ نَحْوُ جَمَعَ الْاَمِيْرُ الصَّاغَةَ اَیْ صَاغَةَ بَلَدِهٖ اَوْ مَمْلَكَتِهٖ.

ترجمہ:...... اور ان دو قسموں میں سے ایک استغراق عرفی ہوتا ہے جیسے جمع کیا امیر نے تمام سناروں کو یعنی اپنے شہر کے تمام سناروں کو یا اپنے ملک کے تمام سناروں کو۔

تشریح:...... الصاغۃ میں الف لام عرفی استغراقی ہے:۔ عرفی استغراقی کہتے ہیں کہ ارادہ کیا جائے ہر ایک فرد کا ان افراد میں سے جن افراد کو لفظ لیتا ہے پہچانی ہوئی سمجھ کے مطابق جیسے جمع کیا امیر نے تمام سناروں کو یعنی اپنے شہر کے تمام سناروں کو یا اپنے ملک کے تمام سناروں کو الصاغۃ سے یہ معنی ہرگز نہیں ہوسکتا کہ امیر نے جمع کیا دنیا کے تمام سناروں کو کیونکہ عرف میں ایسا نہیں ہے الصاغۃ مسند الیہ نہیں ہے الف لام کی بحث کے تحت ہے۔

ترکیب:...... احدھما مبتدأ عرفی خبر جملہ اسمیہ۔ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ جمع فعل الامیر فاعل:۔ الصاغۃ مُفسَّرْ:۔ ای حرف تفسیر:۔ بلدہ معطوف علیہ مملکۃ معطوف مل کر مضاف الیہ صاغۃ کا ہو کر مُفسِّرْ مُفسَّرْ اپنے مُفسِّرْ سے مل کر مفعول بہ:۔ جمع فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَاسْتِغْرَاقُ الْمُفْرَدِ اَشْمَلُ بِدَلِيْلِ صِحَّةِ لَارِجَالَ فِی الدَّارِ اِذَا كَانَ فِيْهَا رَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ دُوْنَ لَا رَجُلَ.

ترجمہ:...... اور مفرد اسم کا استغراق زیادہ مکمل ہوتا ہے۔ لارجال فی الدار کے صحیح ہونے کی دلیل کی وجہ سے جبکہ اس گھر میں ایک آدمی ہو یا دو آدمی ہوں علاوہ لا رجل کے۔

تشریح:...... مصنف مسند الیہ کی بحث سے الف لام کی بحث کے ذریعہ ادخل السوق عہد ذھنی کی طرف آئے اور پھر استغراق الف لام کی طرف آئے اور الف لام استغراق سے استغراق لانفی جنس کی طرف آ گئے ہیں یہ بحث استغراق کی ہے مسند الیہ کی بحث نہیں ہے:۔ گھر میں اگر ایک آدمی ہو یا دو آدمی ہوں تو اس وقت کہنا صحیح ہوگا لارجال فی الدار گھر میں لوگ نہیں ہیں لیکن اس وقت یہ کہنا صحیح نہیں ہوگا لارجل فی الدار کہ گھر میں کوئی آدمی نہیں ہے اس سے یہ بات ثابت کرنی ہے کہ مفرد اسم کا استغراق زیادہ مکمل ہوتا ہے اسم جمع کے مقابلہ میں۔

ترکیب:...... واو استینافیہ استغراق مبتدا مضاف المفرد مضاف الیہ اشمل خبر باء جارہ دلیل مجرور متعلق اشمل کے دلیل مضاف صحۃ مضاف الیہ مضاف لارجال فی الدار مضاف الیہ اذا ظرف دلیل کی اذا مضاف باقی مضاف الیہ کان فعل فی جارہ ھا مجرور متعلق کائنا کے خبر رجل اسم معطوف علیہ او عاطفہ رجلان معطوف جملہ فعلیہ مضاف الیہ دون ظرف دلیل کی دون مضاف لارجل مضاف الیہ (بدلیل دون صحۃ لا رجل اذا کان فیما رجل اور جلان)

عبارت:...... وَلَا تَنَافِیَ بَيْنَ الْاِسْتِغْرَاقِ وَاِفْرَادِ الْاِسْمِ لِاَنَّ الْحَرْفَ اِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ مُجَرَّدًا عَنْ مَّعْنَى الْوُحْدَةِ وَلِاَنَّهٗ بِمَعْنٰى كُلِّ فَرْدٍ لَهٗ لَا مَجْمُوْعِ الْاَفْرَادِ وَلِهٰذَا اِمْتَنَعَ وَصْفُهٗ بِنَعْتِ الْجَمْعِ.

ترجمہ:...... اور کوئی مخالفت نہیں استغراق کے درمیان اور مفرد اسم کے درمیان کیونکہ حرف داخل ہوتا ہے اس مفرد اسم پر اس وقت جس وقت وہ مفرد اسم خالی ہوتا ہے وحدت کے معنی سے اور کوئی مخالفت نہیں اس وجہ سے کہ وہ مفرد اسم اپنے ہر فرد کے معنی میں ہوتا ہے تمام افراد کے معنی میں نہیں ہوتا اسی وجہ سے ممتنع ہے مفرد اسم کی صفت جمع صفت کے ساتھ۔

تشریح:...... استغراق میں تمام افراد شامل ہوتے ہیں اور مفرد اسم میں ایک فرد ہوتا ہے پھر مفرد اسم کا استغراق زیادہ مکمل ہونے کا کیا معنیٰ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ استغراق میں اور مفرد اسم میں کوئی مخالفت نہیں کیونکہ مفرد اسم پر استغراق حرف جب داخل ہوتا ہے جب مفرد اسم وحدت کے معنیٰ سے خالی ہوتا ہے اور مفرد اسم استغراق کی حالت میں اپنے ہر ایک فرد کے

لیئے ہوتا ہے اپنے تمام افراد کے لیئے نہیں ہوتا اپنے تمام افراد کے لیئے نہ ہونے کی وجہ سے استغراق والے مفرد اسم کی
جمع صفت کے ساتھ ممتنع ہے:۔ استغراق کے لیئے غیب پر الف لام ہے اور لارجل میں لانفی جنس کا ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ لانفی جنس کا ثانی اسم بین ظرف کائن کی کائن اپنی ظرف اور دونوں لانّ سے مل کر خبر:۔ بین مضاف استغراق مضاف
الیہ معطوف علیہ واو عاطفہ افراد معطوف مضاف الاسم مضاف الیہ الحرف اسم باقی خبر:۔ انما کلمہ حصر یدخل فعل ھو فاعل مرجع حرف علیہ متعلق یدخل
(ہ) ذوالحال مجردا حال عن جارہ معنی متعلق مجردا کے مضاف الوحدۃ مضاف الیہ لانہ (ہ) اسم مرجع افراد الاسم باء جارہ معنی مجرور متعلق کائن کے
فرد موصوف معطوف علیہ لہ متعلق کائن کے صفت لا عاطفہ مجموع الافراد معطوف واو عاطفہ لھذا متعلق امتنع کے وصفہ فاعل بنعت الجمع متعلق امتنع کے
جملہ فعلیہ۔

تنبیہ

لام تعریف کے بارے میں یہ خیال رہے کہ مصنف نے لام تعریف کی چار قسمیں بیان کی ہیں:...... الف لام عہد خارجی:......
الف لام عہد ذہنی:...... الف لام جنسی:...... الف لام استغراقی:......

لام تعریف کی پہلی قسم

الف لام عہد خارجی جس اسم پر داخل ہوگا اس اسم سے پہلے اس اسم کا ذکر ضروری ہے اور یہ ذکر تین قسم پر ہے (۱) صراحتا
(۲) کنایۃ (۳) قرینۃ:...... ولیس الذکر کالانثی:...... الانثی میں الف لام عہد خارجی صرحی ہے اس انثی کے الف لام
سے اشارہ کیا گیا ہے اس انثیٰ کی طرف جنس انثیٰ کا ذکر پہلے:...... انی وضعتھا انثیٰ میں صراحتا ہو چکا ہے:...... الذکر
میں الف لام عہد خارجی کنائی ہے اس الذکر کے الف لام سے اشارہ کیا گیا ہے اس ذکر کی طرف جس ذکر کا ذکر پہلے مافی
بطنی محررا میں کنایۃ ہو چکا ہے:...... خرج الامیر:...... امیر باہر آ گیا الامیر میں الف لام عہد خارجی قرینۃ ہے:...... اس
الامیر کے الف لام سے اشارہ کیا گیا ہے اس امیر کی طرف جس امیر کے لیئے قرینہ ہے ملک میں ایک ہونے کا:...... عہد کا
معنیٰ معین خارجی کا معنیٰ الف لام سے پہلے صراحتا یا کنایۃ یا قرینۃ خارج میں ذکر ہو۔

لام تعریف کی دوسری قسم

الرجل خیر من المرأۃ:...... مرد عورت سے بہتر ہے:...... الرجل کے الف لام سے الرجل کی جنس کی طرف اشارہ کیا ہے
اور المرأۃ کے الف لام سے المرأۃ کی جنس کی طرف اشارہ کیا ہے:...... عام طور پر الف لام جنس جب ہوتا ہے جب جنس کے
مقابل جنس ہو جیسے الرجل جنس المرأۃ جنس کے مقابل ہے یا جب جنس خبر بنے مبتداء کی اس وقت بھی الف لام جنسی ہوتا ہے
جیسے زیدن الامیر:...... عمرون الشجاع:...... عمرو ہی بہادر ہے۔

لام تعریف کی تیسری قسم

ادخل السوق:...... داخل ہو جا تو کسی بازار میں:...... انی اخاف ان یاکلہ الذئب:...... میں ڈرتا ہوں اس بات سے یہ کہ کھا
جائے اس کو کوئی بھیڑیا:...... یہاں الف لام السوق اور الذئب پر داخل ہے السوق اور الذئب کا ذکر پہلے نہ تو صراحتا ہے نہ
کنایۃ ہے اور نہ قرینۃ ہے اس لیے یہ الف لام عہد خارجی نہیں ہے یہاں جنس کے مقابل جنس بھی نہیں ہے اس لیے یہ الف
لام جنس بھی نہیں ہے یہاں استغراق بھی نہیں ہے کہ تمام بازاروں میں داخل ہو جا:...... میں ڈرتا ہوں اس بات سے یہ کہ کھا
جائیں گے اس کو تمام بھیڑیئے اس لیے السوق اور الذئب میں الف لام عہد ذہنی ہے یعنی حقیقت معلومہ فی الذہن ہوگی فرد
معلوم فی الذہن نہیں ہوگا اس الف لام کا ترجمہ نکرہ کا ہوتا ہے:...... جیسے کوئی بھیڑیا:...... کسی بازار میں دونوں نکرہ ہیں:......
ولقد امر علی اللئیم یسبنی میں بھی الف لام عہد ذہنی ہے۔

لام تعریف کی چوتھی قسم

الکلمہ لفظ:...... الحمدللہ:...... عالم الغیب والشہادۃ:...... ان الانسان لفی خسر:...... جمع الامیر الصاغۃ...... کل حمد غیب شہادۃ مصدر ہیں اسم جنس ہیں:...... جنس کا اطلاق تمام افراد پر ہوتا ہے ان پر الف لام:...... استغراق حقیقی داخل ہے کیونکہ لفظ لغت کے مطابق استغراق کو لے رہا ہے:...... جس استغراق کو لفظ لغت کے مطابقت لے وہ استغراق حقیقی ہے اور جس استغراق کو لفظ عرف کے مطابق لے وہ استغراق عرفی ہے۔

عبارت:...... وَبِالْاِضَافَةِ لِاَنَّهَا اَخْصَرُ طَرِيْقٍ نَحْوُ: هَوَاىَ مَعَ الرَّكْبِ الْيَمَانِيْنَ مُصْعِدٌ:

ترجمہ:......لیکن اس مسند الیہ کو معرفہ بنانا اضافت کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ وہ اضافت معرفہ بنانے کا مختصر طریقہ ہے جیسے میرا محبوب جا رہا ہے۔ یمنی سواروں کے ساتھ۔

تشریح:......ھوای مصدر ہے ھویٰ یھوی کا مفعول کے معنیٰ میں ہے مضاف ہے یاء متکلم کی طرف شاعر یہاں الذی یمیل الیہ قلبی کہہ سکتا تھا لیکن شاعر دو مصیبت میں بیک وقت گرفتار ہے ایک قید اور ایک محبوبہ کی جدائی یعنی قید میں ہونے کی وجہ سے کثرت رنج کے سبب تفصیل کرنے کا وقت نہیں ہے اس لیے اختصار کرنے پر مجبور ہے:...... ھوای مسند الیہ کو اضافت کے ساتھ معرفہ بنایا ہے کیونکہ معرفہ بنانے کا اضافت ہی مختصر طریقہ ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ بالا ضافۃ معطوف ہے بالاضمار پر باء جارہ الاضافۃ مجرور متعلق کائن کے لام جارہ ان مجرور متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر ھا اسم مرجع الاضافۃ اخصر خبر مضاف طریق مضاف الیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ھوا مبتدأ مضاف (ی) مضاف الیہ:۔ مع ظرف مصعد کی خبر۔ مع مضاف الرکب مضاف الیہ موصوف الیمانین صفت۔

عبارت:......اَوْلِتَضَمُّنِهَا تَعْظِيْمًا لِشَانِ الْمُضَافِ اِلَيْهِ اَوِالْمُضَافِ اَوْ غَيْرِهِمَا كَقَوْلِكَ عَبْدِىْ حَضَرَ وَعَبْدُ الْخَلِيْفَةِ رَكِبَ وَعَبْدُالسُّلْطَانِ عِنْدِىْ.

ترجمہ:......یا مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اضافت کے ساتھ اس اضافت کے متضمن ہونے کی وجہ سے مضاف الیہ کی شان کی تعظیم کو یا مضاف کی شان کی تعظیم کو یا ان دونوں کے علاوہ کی شان کی تعظیم کو جیسے تیرا کہنا ہے میرا غلام حاضر ہے خلیفہ کا غلام سوار ہوا اور بادشاہ کا غلام میرے پاس ہے۔

تشریح:......مسند الیہ کو معرفہ بنانا اضافت کے ساتھ مضاف الیہ کی شان کی تعظیم کو اضافت کے متضمن ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جیسے عبدی حضر میرا غلام حاضر ہوا اس میں مضاف الیہ کی شان کی تعظیم ہے یا مضاف کی شان کی تعظیم کو اضافت کے متضمن ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے عبدالخلیفۃ رکب خلیفہ کا غلام سوار ہوا اس میں مضاف کی شان کی تعظیم ہے یا مضاف الیہ اور مضاف کے علاوہ کی شان کی تعظیم کو اضافت کے متضمن ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے عبدالسلطان عندی بادشاہ کا غلام میرے پاس ہے اس میں متکلم کی شان کی تعظیم ہے اگرچہ اس میں بھی اضافت ہے لیکن مسندالیہ نہیں ہے۔

ترکیب:......او عاطفہ لام جارہ تضمن مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف ھا مضاف الیہ مرجع الاضافۃ تعظیما مفعول بہ لام جارہ شان مجرور متعلق تضمن کے مضاف المضاف الیہ:۔ مضاف الیہ معطوف علیہ او عاطفہ المضاف معطوف او عاطفہ غیر معطوف مضاف ھما مضاف الیہ مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول مجرور متعلق کائن خبر مضاف (ک) مضاف الیہ باقی مقولہ:۔ عبدی مبتدأ حضر جملہ فعلیہ خبر:۔ عبدالخلیفۃ مبتدأ رکب جملہ فعلیہ خبر:۔ عبدالسلطان مبتدأ عند ظرف کائن کی خبر۔

عبارت:...... اَوْ تَحْقِيْرًا نَحْوُ وَلَدُ الْحَجَّامِ حَاضِرٌ

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کو معرفہ بنایا جاتا ہے اضافت کے ساتھ اس اضافت کے حقارت کو متضمن ہونے کی وجہ سے جیسے حجام کا لڑکا حاضر ہے۔

تشریح:...... اضافت کے ساتھ مسند الیہ کو معرفہ بنانا اضافت کے حقارت کو متضمن ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے ولد الحجام حاضر:۔ نائی کا لڑکا حاضر ہے:۔ اس میں ولد مضاف کی شان کی تحقیر ہے یا مضاف الیہ کی شان کی حقارت کو اضافت کے متضمن ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے ضارب زید قائم:۔ زید کو مارنے والا کھڑا ہے اس میں زید مضاف الیہ کی شان کی حقارت ہے یا مضاف اور مضاف الیہ کے علاوہ کی شان کی حقارت کی وجہ سے مسند الیہ کو اضافت کے ساتھ معرفہ بنایا جاتا ہے جیسے ولد الحجام جلیس زید:...... زید کا ساتھی نائی کا لڑکا ہے اس میں زید مضاف الیہ ضرور ہے لیکن مسند الیہ نہیں ہے۔

ترکیب:...... او عاطفہ تحقیرا معطوف ہے تعظیما پر یعنی مفعول بہ ہے تضمن کا پوری عبارت اس طرح ہے:۔ لتضمنها تحقیرا الشان المضاف الیہ او المضاف او غیرھما:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ ولد الحجام مبتدأ حاضر خبر:۔

عبارت:...... وَاَمَّا تَنْكِيْرُهٗ فَلِلْاِفْرَادِ نَحْوُ وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى اَوِالنَّوْعِيَّةِ نَحْوُوَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ.

ترجمہ:...... اور لیکن مسند الیہ کو نکرہ کرنا مسند الیہ کو مفرد کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے اور آیا ایک آدمی شہر کے کنارہ سے دوڑتا ہوا:۔ یا نوعیت کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے ان کی آنکھوں پر ایک قسم کا پردہ ہے۔

تشریح:...... اور لیکن مسند الیہ کو نکرہ کرنا مسند الیہ کو مفرد کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے اور آیا ایک آدمی شہر کے کنارہ سے دوڑتا ہوا یہاں ایک کا معنی رجل کے نکرہ ہونے کی وجہ سے ہے اور رجل مسند الیہ ہے یا مسند الیہ کو نکرہ کیا جاتا ہے نوعیت کی وجہ سے جیسے اور ان کی آنکھوں پر ایک قسم کا پردہ ہے اس میں غشاوۃ مسند الیہ ہے اور اس کو نکرہ نوعیت کی وجہ سے کیا ہے اور یہ نوعیت تنوین سے حاصل ہو رہی ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ اما شرطیہ تنکیرہ مبتدأ فاء جزائیہ الافراد متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ واو استینافیہ جاء فعل رجل فاعل یعنی مسند الیہ ذوالحال من جارہ اقصا مجرور متعلق جاء کے اقصا مضاف المدینہ مضاف الیہ یسعی فعل ھو فاعل مرجع رجل جملہ فعلیہ حالیہ:۔ او عاطفہ النوعیۃ معطوف الافراد پر مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ واو عاطفہ علیٰ جارہ ابصار مجرور متعلق کائنۃ کے خبر مضاف ھم مضاف الیہ غشاوہ مبتدأ جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... اَوِ التَّعْظِيْمِ اَوِالتَّحْقِيْرِ كَقَوْلِهٖ:. لَهٗ حَاجِبٌ عَنْ كُلِّ اَمْرٍ يَشِيْنُهٗ :. وَلَيْسَ لَهٗ عَنْ طَالِبِ الْعُرْفِ حَاجِبٌ.

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کو نکرہ کیا جاتا ہے تعظیم کرنے کی وجہ سے یا حقیر کرنے کی وجہ سے جیسے تیرا کہنا ہے:۔ بہت بڑا پردہ ہے اس کے لیے ہر اس کام سے جو کام عیب لگائے اس کو اور نہیں ہے اس کے لیئے معمولی سا پردہ بھی بھلائی کرنے والے سے۔

تشریح:...... حاجب نکرہ ہے اور تنوین اس میں تعظیم کے لیئے ہے یعنی ایک عظیم پردہ ہے جو بہت بڑی رکاوٹ ہے ہر اس کام سے جو کام عیب لگائے اس کو یعنی جو کام غلط ہے وہ اس کام کے قریب بھی نہیں جاتا کرنا تو درکنار:۔ اور ولیس لہ عن طالب العرف حاجب میں حاجب نکرہ ہے اور تنوین تحقیر کے لیئے ہے یعنی معمولی سا پردہ یعنی ذرا سی رکاوٹ بھی نہیں ہے بھلائی کے طلب کرنے والے سے یعنی بھلائی کے طالب کی طلب کو پورا کرتا ہے جس وقت بھی وہ بھلائی طلب کرے:۔ حاجب دونوں جگہ مسند الیہ ہے اور نکرہ ہے۔

ترکیب:...... تعظیم معطوف ہے فللافراد پر: تعظیم متعلق کائن کے خبر معطوف علیہ او عاطفہ التحقیر معطوف مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے حاجب مبتدأ عن جارہ کل امر موصوف یشینہ جملہ فعلیہ

صفت کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ۔ واو عاطفہ لیس فعل ناقصہ لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائنا کے عن طالب العرف متعلق کائنا کے:۔ کائنا اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر حاجب اسم لیس کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... اَوِالتَّكْثِيْرِ كَقَوْلِهِمْ اِنَّ لَهٗ لَاِ بِلاً وَاِنَّ لَهٗ لَغَنَمًا اَوِالتَّقْلِيْلِ نَحْوُ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ

ترجمہ:...... یا مسند الیہ کو نکرہ کیا جاتا ہے چیز کو زیادہ کرنے کی وجہ سے جیسے ان کا کہنا ہے بیشک اس کے بہت اونٹ ہیں اور بیشک اس کی بہت بکریاں ہیں یا مسند الیہ کو نکرہ کیا جاتا ہے چیز کو کم کرنے کی وجہ سے جیسے اللہ تعالیٰ کی تھوڑی سی رضا مندی بھی بہت بڑی چیز ہے۔

تشریح:...... چیز کو زیادہ کرنے کی وجہ سے مسند الیہ کو نکرہ کیا جاتا ہے:...... لابلا نکرہ ہے مسند الیہ ہے تنوین کثرت کے لیئے ہے یعنی بہت اونٹ کثیر تعداد میں اسی طرح لغنما نکرہ ہے مسند الیہ ہے اور تنوین کثرت کے لیئے ہے یعنی بہت بکریاں کثیر تعداد میں یا مسندالیہ کو نکرہ بنایا جاتا ہے چیز کی قلت کے لیئے رضوان نکرہ ہے مسند الیہ ہے اور تنوین قلت کے لیئے ہے یعنی تھوڑی سی رضا مندی یہ معنیٰ تنوین کی وجہ سے ہے۔

ترکیب:...... او عاطفہ التکثیر معطوف ہے فللا فراد پر مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف ھم مضاف الیہ باقی مقولہ ان حرف مشبہ بالفعل لام جارہ (ہ) مجرور متعلق کائن کے خبر لابلا اسم جملہ اسمیہ او عاطفہ التقلیل معطوف مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ واو عاطفہ من اللہ متعلق کائن کے صفت رضوان موصوف مل کر مبتدأ اکبر خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَقَدْجَاءَ لِلتَّعْظِيْمِ وَالتَّكْثِيْرِ نَحْوُوَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ اَىْ ذَوُوْعَدَدٍ كَثِيْرٍ اَوْ اٰيَاتٍ عِظَامٍ وَقَدْ يَكُوْنُ لِلتَّحْقِيْرِ وَالتَّقْلِيْلِ نَحْوُ حَصَلَ لِىْ مِنْهُ شَيْئٌ.

ترجمہ:...... اور کبھی نکرہ مسند الیہ ہوتا ہے تعظیم کے لیئے اور کثرت کے لیئے جیسے اور اگر وہ کفارے مکہ جھٹلاتے ہیں آپ کو پس تحقیق جھٹلائے گئے بہت سے رسول یعنی رسولوں کی کثیر تعداد کو جھٹلایا گیا اور بڑی بڑی نشانیوں والوں کو جھٹلایا گیا اور کبھی نکرہ مسند الیہ ہوتا ہے حقیر اور قلیل کے لیئے جیسے حاصل ہوئی مجھ کو اس سے ایک چیز نا قابل ذکر۔

تشریح:...... اور کبھی کبھی یہ مسند الیہ نکرہ آتا ہے تعظیم کے لیئے اور کثرت کے لیئے جیسے رسل ہے یہ نکرہ ہے اور مسند الیہ ہے اس میں تنوین تعظیم کے لیئے بھی ہے اور کثرت کے لیئے بھی ہے یعنی رسولوں کی ایک کثیر تعداد کو جھٹلایا گیا اور بڑی بڑی نشانیوں والوں کو جھٹلایا گیا اور کبھی آتا ہے وہ مسند الیہ نکرہ حقیر اور قلیل کے لیئے جیسے حاصل ہوئی مجھ کو اس سے ایک چیز نا قابل ذکر۔

ترکیب:...... واو عاطفہ قد حرف تحقیق جاء فعل ھو فاعل مرجع مسند الیہ نکرہ لام جارہ التعظیم مجرور متعلق جاء کے معطوف علیہ واو عاطفہ التکثیر معطوف جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ واو استینافیہ ان شرطیہ یکذ بوک فعل فاعل مفعول بہ مل کر شرط فاء جزائیہ قد حرف تحقیق کذبت فعل رسل نائب فاعل مُفَسَّرٌ ای حرف تَفسِیرِ ذوو مُفَسِّرٌ مضاف عدد مضاف الیہ موصوف معطوف علیہ کثیر صفت او عاطفہ ایات معطوف موصوف عظام صفت:۔ واو عاطفہ قد حرف تحقیق یکون فعل ھو اسم مرجع نکرہ مسند الیہ لام جارہ التحقیر مجرور متعلق کائنا کے خبر معطوف علیہ واوٗ عاطفہ التقلیل معطوف:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ حصل فعل لی اور منہ متعلق حصل کے شیئی فاعل یعنی مسند الیہ۔

عبارت:...... وَمِنْ تَنْكِيْرِ غَيْرِهٖ لِلْاِفْرَادِ وَالنَّوْعِيَّةِ نَحْوُ:. وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ :. وَلِلتَّعْظِيْمِ نَحْوُ :. فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ :. وَلِلتَّحْقِيْرِ نَحْوُ:. اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا

ترجمہ:...... اس مسند الیہ کے علاوہ کبھی نکرہ ہوتا ہے مفرد کے لیئے اور کبھی نوعیت کے لیئے جیسے اور اللہ نے پیدا کیا ہر ایک چلنے والے رینگنے والے کو ایک قسم کے پانی سے اور اس مسند الیہ کے علاوہ کبھی نکرہ ہوتا ہے تعظیم کے لیے جیسے پس تیار ہو جاؤ اللہ اور اس کے رسول سے ایک بہت بڑی جنگ کے لیئے اور اس مسند الیہ کے علاوہ کبھی نکرہ ہوتا ہے حقیر کرنے کے لیئے جیسے:۔ نہیں گمان کیا ہم نے مگر ایک معمولی سا گمان۔

تشریح:...... پہلے مسند الیہ نکرہ افراد کے لیئے آیا ہے جیسے وجاء رجل میں رجل مسند الیہ نکرہ ہے اور مسند الیہ نکرہ نوعیت کے لیئے

بھی آیا ہے جیسے وعلیٰ ابصارھم غشاوۃ میں غشاوۃ مسند الیہ نکرہ ہے نوعیت کے لیئے لیکن ومن تنکیر غیرہ سے یہ نکرہ مسند الیہ نہیں ہے اور یہ نکرہ مفرد کے لیئے ہے جیسے کل دابۃ نکرہ ہے اور افراد کے لیئے ہے اور اسی طرح من ماء میں ماء مسند الیہ نہیں اور نوعیت کے لیئے ہے پہلے مسند الیہ نکرہ تعظیم کے لیئے آیا ہے۔ جیسے لہ حاجب میں حاجب مسند الیہ نکرہ ہے تعظیم کے لیئے ہے فأذنوا بحرب میں حرب نکرہ ہے تعظیم کے لیے ہے لیکن مسند الیہ نہیں ہے پہلے حصل لی منہ شیئ میں شیئی نکرہ ہے مسند الیہ ہے لیکن ان نظن الاظنا میں ظنا نکرہ ہے حقارت کے لیے ہے مسند الیہ نہیں ہے پہلی مثال میں کل دابۃ مفعول بہ ہے اور افراد کے لیئے ہے دوسری مثال میں ماء مجرور ہے اور نوعیت کے لیئے ہے تیسری مثال میں حرب مجرور ہے اور تعظیم کے لیئے ہے:۔ چوتھی مثال میں ظنا مستثنیٰ مفعول بہ ہے اور حقارت کے لیئے ہے:۔

ترکیب:......واو عاطفہ من زائدہ تنکیراسم یکون کا مضاف غیر مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ لام جارہ الافراد مجرور متعلق کائنا کے خبر معطوف علیہ واو عاطفہ النوعیۃ معطوف جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ واو عاطفہ اللہ مبتدأ خلق فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ للتعظیم معطوف ہے الافراد پر:۔ فاذنوا فاء جزائیہ اأذ نوا فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء:۔واو عاطفہ للتحقیر معطوف ہے الافراد پر:۔ ان نافیہ نظن فعل نحن فاعل شیأ مفعول بہ مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء ظنا مستثنیٰ جملہ فعلیہ

عبارت:......وَاَمَّا وَصْفُهٗ فَلِكَوْنِهٖ مُبَيِّنًا لَّهٗ كَاشِفًا عَنْ مَعْنَاهُ كَقَوْلِكَ اَلْجِسْمُ الطَّوِيْلُ الْعَرِيْضُ الْعَمِيْقُ يَحْتَاجُ اِلٰى فَرَاغٍ يَشْغَلُهٗ:۔

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند الیہ کا موصوف ہونا پس اس مسند الیہ کو اس وصف کے بیان کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور اس مسند الیہ کا معنی کھولنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے تیرا کہنا ہے جسم لمبا چوڑا گہرا محتاج ہے خالی جگہ کا جس جگہ کو وہ جسم بھر دے۔

تشریح:......مسند الیہ کے موصوف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مسند الیہ کو واضح کرنا ہوتا ہے اور مسند الیہ کے معنی کو کھولنا ہوتا ہے صفت مسند الیہ کو واضح کر دیتی ہے اور صفت مسند الیہ کے معنیٰ کو کھول دیتی ہے جیسے تیرا کہنا ہے جسم لمبا چوڑا گہرا اس میں الجسم مسند الیہ ہے اور موصوف ہے الطّویل صفت ہے اور العریض صفت ہے اور العمیق صفت ہے جو کہ الجسم کو بیان کر رہی ہیں اور معنیٰ کو کھول رہی ہیں اس صفت سے معلوم ہوا کہ اس جسم کو خالی جگہ کی ضرورت ہے۔ جس جگہ کو وہ جسم بھر دے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ وصف مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ فاء جزائیہ لام جارہ کون مجرور متعلق کائن کے خبر (ہ) مضاف الیہ مرجع وصف مبینا خبر لہ متعلق مبینا کے مرجع مسند الیہ کا شفا دوسری خبر عن معناہ متعلق کاشفا کے (ہ) مرجع مسند الیہ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ الجسم مبتدأ موصوف الطّویل صفت العریض صفت العمیق صفت:۔ یحتاج فعل ھو فاعل مرجع الجسم فراغ متعلق یحتاج کے فراغ موصوف:۔ یَشْغَلُ فعل ھو فاعل مرجع الجسم (ہ) مفعول بہ مرجع فراغ جملہ فعلیہ صفت۔

عبارت:......وَنَحْوُهٗ فِي الْكَشْفِ قَوْلُهٗ:۔ اَلْاَلْمَعِيُّ الَّذِيْ يَظُنُّ بِكَ الظَّنَّ كَاَنْ قَدْ رَاٰى وَقَدْ سَمِعَا

ترجمہ:......اور اس مثال جیسا ہے کھولنے میں اس کا کہنا:۔ سمجھ دار وہ شخص ہے جو گمان کرتا ہے تجھ کو تحقیق دیکھا ہے اس نے اور سنا ہے اس نے۔

تشریح:......یہاں نحوہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ الالمعی اکیلا مسند الیہ نہیں ہے موصوف ہے جس موصوف کو بیان کر رہا ہے اور جس موصوف کے معنیٰ کو کھول رہا ہے موصول صلہ مل کر صفت:...... الالمعی الذی یظن بک الظن مبتداء ہے یعنی مسند الیہ ہے:...... کان قد رأی وقد سمعا خبر ہے مسند ہے:...... الالمعی کا مادہ:...... لام میم عین ہے المع اسم تفصیل ہے یاء نسبت

کی ہے الف لام عہد خارجی ہے کان زائد ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ نحو مبتدأ مضاف(ہ) مضاف الیہ فی جارہ الکشف مجرور متعلق کائن کے خبر قولہ دوسری خبر جملہ اسمیہ:۔ الالمعی موصوف الذی موصولہ یظن فعل ہو فاعل مرجع الذی بک متعلق یظن کے الظن مفعول مطلق جملہ فعلیہ صلہ:...... موصول صلہ مل کر صفت:...... موصوف صفت مل کر مبتداء کان زائدہ قد حرف تحقیق رأی اور سمعا خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......اَوْ مُخَصِّصًا نَحْوُ زَيْدُنِ التَّاجِرُ عِنْدَنَا اَوْ مَدْحًا اَوْ ذَمًّا نَحْوُ جَآءَ نِیْ زَیْدُنِ الْعَالِمُ اَوِالْجَاهِلُ حَيْثُ يَتَعَيَّنُ قَبْلَ ذِكْرِهٖ.

ترجمہ:...... یا اس مسند الیہ کا موصوف ہونا اس وصف کے موصوف کو خاص کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے تاجر زید ہمارے پاس ہے یا اس وصف کے موصوف کی تعریف یا برائی کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے آیا میرے پاس عالم زید یا جاہل زید یہ تعریف یا برائی وہاں ہوتی ہے جہاں مسند الیہ معین ہوتا ہے اس وصف کے ذکر سے پہلے۔

تشریح:...... اس مسند الیہ کا موصوف ہونا اس وصف کے موصوف کو خاص کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے زید مسند الیہ موصوف ہے اور التاجر صفت نے زید کو تجارت کے ساتھ خاص کر دیا:...... یا مسند الیہ کا موصوف ہونا وصف کے موصوف کی تعریف کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے زید مسند الیہ موصوف ہے اور العالم صفت نے زید کی تعریف کی علم کے ساتھ یا اس وصف کے موصوف کی برائی کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے زید مسند الیہ موصوف ہے اور الجاہل صفت نے زید کی برائی کی جہالت کے ساتھ یہ تعریف یا برائی وہاں ہوتی ہے جہاں مخاطب موصوف کو صفت سے پہلے جانتا ہو۔

ترکیب:......او عاطفہ مخصصا معطوف ہے مبینا پر یعنی کون کی خبر ہے مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ زید موصوف التاجر صفت مل کر مبتدأ عند نا ظرف کائن کی خبر جملہ اسمیہ او عاطفہ مدحا معطوف ہے مبینا پر او عاطفہ ذما معطوف ہے مبینا پر مثالہ مبتدأ نحو خبر حیث ظرف مدحا کی اور ذما کی حیث مضاف باقی مضاف الیہ یتعین فعل ہو فاعل مرجع مسند الیہ قبل ظرف یتعین کی مضاف ذکر مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع وصف جملہ فعلیہ مضاف الیہ حیث کا۔

عبارت:......اَوْ تَاكِيْدًا نَحْوُ اَمْسِ الدَّابِرُ كَانَ يَوْمًا عَظِيْمًا وَاَمَّا تَوْكِيْدُهٗ فَلِلتَّقْرِيْرِ اَوْ دَفْعِ التَّجَوُّزِ اَوِالسَّهْوِ اَوْ عَدَمِ الشُّمُوْلِ.

ترجمہ:......یا مسند الیہ کا موصوف ہونا اس وصف کے موصوف کی تاکید ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے کل گزشتہ بہت بڑا دن تھا اور لیکن اس مسند الیہ کو مؤکد کرنا مضبوط کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یا مجاز کو ہٹانے کی وجہ سے ہوتا ہے یا سہو کو ہٹانے کی وجہ سے ہوتا ہے یا شمول نہ ہونے کے وہم کو ہٹانے کے لیے ہوتا ہے۔

تشریح:...... تاکید دو قسم کی ہوتی ہے ایک تاکید لفظی جو کہ پہلے کا تکرار ہوتا ہے خواہ حرف کا ہو جیسے ان ان زیدا قائم یا فعل کا ہو جیسے جاء جاء زید یا اسم کا ہو جیسے جاء زید زید یا جملہ کا ہو جیسے ان زیدا قائم ان زیدا قائم تاکید کی دوسری قسم معنوی ہے جیسے کل نفس عین اجمع اکتع:۔ یہ الدابر نہ تاکید لفظی ہے کیونکہ امس کے لفظ اور ہیں اور الدابر کے لفظ اور ہیں اس لیے لفظ کا تکرار نہیں اور معنوی تاکید کے لیے لفظ مقرر ہیں یہ ان میں بھی نہیں ہے معنی کے تکرار کی وجہ سے تاکید میں شامل ہے:...... مسند الیہ کو مؤکد کرنا مضبوط کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے جاء زید زید یا مجاز کو ہٹانے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے قتل السارق الامیر نفسہ یا سہو کو ہٹانے کے لیئے ہوتا ہے جیسے جاء زید زید یا شمول نہ ہونے کے وہم کو ہٹانے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے جاء نی القوم کلھم یا جاء نی القوم اجمعون:......

ترکیب:......او عاطفہ تاکیدا معطوف ہے مبینا لہ پر مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ امس مؤکد الدابر تاکید مل کر مبتدأ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ اما شرطیہ:۔ توکید مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ فاء جزائیہ لام جارہ التقریر مجرور

متعلق کائن کے خبر معطوف او عاطفہ دفع معطوف مضاف التجوز مضاف الیہ او عاطفہ السھو معطوف او عاطفہ عدم معطوف مضاف الشمول مضاف الیہ

عبارت:...... وَاَمَّا بَيَانُهٗ فَلِاِيْضَاحِهٖ بِاسْمٍ مُخْتَصٍّ بِهٖ :. نَحْوُ قَدِمَ صَدِيْقُکَ خَالِدٌ

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند الیہ کو بیان کیا جاتا ہے اس مسند الیہ کو واضح کرنے کی وجہ سے ایک اسم کے ساتھ جس اسم کے ساتھ خاص کیا گیا ہے اس مسند الیہ کو جیسے:۔ آیا تیرا دوست خالد

تشریح:...... قدم صدیقک خالد:...... آیا تیرا دوست خالد:...... صدیق مضاف ہے ک مضاف الیہ مل کر فاعل یعنی مسند الیہ خالد عطف بیان اس صورت میں مسند الیہ کو مسند الیہ ہی کہتے ہیں یا مبین کہتے ہیں معطوف علیہ نہیں کہتے کبھی عطف بیان مسند الیہ سے زیادہ واضح ہوتا ہے جیسے صدیقک خالد میں خالد زیادہ واضح ہے کیونکہ صدیق معین نہیں ہے اس لیے صدیق کو بیان کیا جا رہا ہے خالد اسم کے ساتھ تا کہ صدیق خاص ہو جائے:...... اور کبھی عطف بیان مدح کے لیے ہوتا ہے جسے:...... جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام یہاں بیت الحرام عطف بیان ہے اور مدح کے لیے ہے کیونکہ کعبہ بیت الحرام سے زیادہ واضح ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ بیان مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ فاء جزائیہ لام جارہ ایضاح مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ باء جارہ اسم مجرور متعلق ایضاح کے موصوف مختص صفت بہ متعلق مختص کے مرجع مسند الیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ قدم فعل صدیق فاعل مضاف ک مضاف الیہ خالد عطف بیان جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاَمَّا الْاِبْدَالُ مِنْهُ فَلِزِيَادَةِ التَّقْرِيْرِ نَحْوُ جَآءَ نِیْ اَخُوْکَ زَيْدٌ وَجَآءَ نِی الْقَوْمُ اَكْثَرُهُمْ سُلِبَ عَمْرٌو ثَوْبُهٗ

ترجمہ:......اور لیکن مسند الیہ کو مبدل منہ بنایا جاتا ہے زیادہ مضبوطی کی وجہ سے جیسے آیا میرے پاس تیرا بھائی زید اور آئی میرے پاس اکثر قوم اور چھینے گئے عمرو کے کپڑے۔

تشریح:...... مسند الیہ سے بدل لانا مسند الیہ کی زیادہ مضبوطی کی وجہ سے ہوتا ہے یہ مضبوطی کبھی پورے مسند الیہ کے لیے ہوتی ہے جیسے جاء نی اخوک زید میں ہے اخوک مسند الیہ ہے اور مبدل منہ ہے اور زید بدل کل ہے اور کبھی یہ مضبوطی بعض کے لیئے ہوتی ہے جیسے جاء نی القوم اکثرھم میں القوم مسند الیہ ہے اور مبدل منہ ہے اور اکثر بدل بعض ہے اور کبھی یہ مضبوطی متعلق کے لیئے ہوتی ہے جیسے سلب عمرو ثوبہ میں عمرو مسند الیہ ہے اور مبدل منہ ہے ثوبہ بدل اشتمال ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ الابدال مبتدأ من جارہ (ہ) مجرور متعلق الابدال کے مرجع مسند الیہ فاء جزائیہ زیادۃ مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف التقریر مضاف الیہ جملہ شرطیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ جاء فعل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ اخوک فاعل مبدل منہ زید بدل کل جملہ فعلیہ واو عاطفہ جاء فعل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ القوم فاعل مبدل منہ اکثرھم بدل بعض جملہ فعلیہ:۔ سلب فعل عمرو نائب فاعل مبدل منہ ثوبہ بدل اشتمال:۔

عبارت:......وَاَمَّا الْعَطْفُ فَلِتَفْصِيْلِ الْمُسْنَدِ اِلَيْهِ مَعَ اِخْتِصَارٍ نَحْوُ جَآءَ نِیْ زَيْدٌ وَعَمْرٌو وَالْمُسْنَدُ كَذٰلِکَ نَحْوُ جَآءَ نِیْ زَيْدٌ فَعَمْرٌو اَوْ ثُمَّ عَمْرٌو اَوْ جَآءَ نِی الْقَوْمُ حَتّٰى خَالِدٌ.

ترجمہ:......اور لیکن عطف مسند الیہ کی تفصیل کے لیئے ہوتا ہے اختصار کے ساتھ جیسے آیا میرے پاس زید اور عمرو اور مسند بھی اسی طرح ہے جیسے آیا میرے پاس زید پس عمرو یا پھر عمرو یا آئی میرے پاس قوم یہاں تک کہ خالد بھی آ گیا۔

تشریح:...... پہلے مسند الیہ مبدل منہ تھا اور اب مسند الیہ معطوف علیہ ہے اور عطف کے واسطے سے مسند کی بحث بھی ہو رہی ہے:۔ عطف مسند الیہ کی تفصیل کے لیئے ہوتا ہے مسند کے اختصار کے ساتھ جیسے جاء نی زید وعمرو میں مسند کا اختصار ہے اصل میں جاء نی زید و جاء نی عمرو ہے اور مسند کی تفصیل اور مسند الیہ کا اختصار بھی اسی طرح ہے جیسے جاء نی زید فجلس ثم

ضحک اصل میں جاء نی زید فجلس زید ثم ضحک زید ہے۔ جاء نی زید فعمرو یا جاء نی زید ثم عمرو۔ یا جاء نی القوم حتیٰ خالد یہ تینوں مثالیں مسند کے اختصار کی ہیں اور مسند الیہ کی تفصیل کی ہیں والمسند کذالک کی متن میں کوئی مثال نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ العطف مبتدأ فاء جزائیہ تفصیل متعلق کائن کے خبر مضاف المسند الیہ مضاف الیہ مع ظرف کائن کی مضاف اختصار مضاف الیہ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ۔ جاء فعل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ القوم فاعل معطوف علیہ حتیٰ خالد معطوف جملہ فعلیہ واو عاطفہ المسند مبتدأ ذالک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......اَوْ رَدِّالسَّامِعِ اِلَى الصَّوَابِ نَحْوُ جَاءَ نِيْ زَيْدٌ لَا عَمْرٌو اَوْ صَرْفِ الْحُكْمِ اِلٰى اٰخَرَ نَحْوُ جَاءَ نِيْ زَيْدٌ بَلْ عَمْرٌو اَوْ مَا جَاءَ نِيْ زَيْدٌ بَلْ عَمْرٌو.

ترجمہ:......یا مسند الیہ پر عطف درستگی کی طرف سامع کو لوٹانے کے لیئے ہوتا ہے جیسے آیا میرے پاس زید عمرو نہیں آیا یا دوسرے کی طرف حکم کو پھیرنے کے لیئے مسند الیہ پر عطف ہوتا ہے جیسے آیا میرے پاس زید بلکہ عمرو آیا یا نہیں آیا میرے پاس زید بلکہ عمرو نہیں آیا۔

تشریح:......یا مسند الیہ پر عطف درستگی کی طرف سامع کو لوٹانے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے جاء نی زید لا عمرو میرے پاس زید آیا عمرو نہیں آیا یہ کلام اس سے ہوگا جو اعتقاد رکھتا ہو کہ تیرے پاس عمرو آیا ہے یا دونوں آئے ہیں تو لا عاطفہ کے ذریعہ سامع کو درستگی کی طرف لوٹایا جائے گا کہ عمرو نہیں آیا زید آیا ہے یا مسند الیہ پر عطف دوسرے کی طرف حکم کو پھیرنے کے لیئے ہوتا ہے جیسے جاء نی زید بل عمرو میرے پاس زید آیا بلکہ عمرو آیا (بل) اعراض کے لیئے ہوتا ہے اور حکم کو معطوف علیہ سے معطوف کی طرف پھر دیتا ہے جیسے ماجاء نی زید بل عمرو یعنی عمرو نہیں آیا۔

ترکیب:......او عاطفہ ردالسامع معطوف ہے۔ فلتفصیل المسند الیہ پر:۔ رد متعلق کائن کے خبر مضاف السامع مضاف الیہ الی جارہ الصواب مجرور متعلق رد کے جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔او عاطفہ صرف الحکم معطوف ہے فلتفصیل پر:۔ صرف متعلق کائن کے خبر مضاف الحکم مضاف الیہ اخر متعلق صرف کے جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ جاء فعل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ زید فاعل معطوف علیہ بل عاطفہ عمرو معطوف جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... اَوْلِلشَّكِّ اَوِالتَّشْكِيْكِ نَحْوُ جَاءَ نِيْ زَيْدٌ اَوْ عَمْرٌو وَاَمَّا الْفَصْلُ فَلِتَخْصِيْصِهٖ بِالْمُسْنَدِ

ترجمہ:......یا مسند الیہ پر عطف شک کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یا شک کرانے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے آیا میرے پاس زید یا عمرو اور لیکن ضمیر فصل اس مسند الیہ کو مسند کے ساتھ خاص کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

تشریح:......مسند الیہ پر عطف او کے ساتھ شک کے لیئے ہوتا ہے اگر متکلم کو خود کو شک ہے تب بھی جاء نی زید او عمرو کہہ سکتا ہے کہ میرے پاس زید آیا یا عمرو آیا یعنی میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ کون آیا اور اگر متکلم سامع کو شک میں ڈالنا چاہتا ہے تب بھی جاء نی زید او عمرو کہہ سکتا ہے یعنی متکلم کو تو معلوم ہے کہ کون آیا ہے لیکن سامع کو شک میں ڈال رہا ہے کہ میرے پاس زید آیا ہے یا عمرو آیا ہے یقینی بات نہیں اور لیکن ضمیر فصل مسند کے ساتھ مسند الیہ کو خاص کر دیتی ہے جیسے واولئک ھم المفلحون اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں یہاں یہ ھم ضمیر فصل ہے مسند الیہ ہے اور المفلحون مسند ہے مسند الیہ اولئک مسند کے ساتھ خاص ہے لیکن خلیل کے نزدیک اس کا کوئی مقام نہیں جیسے کانوا ھم الخسرین (الاعراف ۹۲)

ترکیب:......او عاطفہ للشک معطوف ہے فلتفصیل پر لام جارہ شک مجرور متعلق کائن کے خبر او عاطفہ التشکیک معطوف جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ۔ جاء فعل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ زید فاعل معطوف علیہ او عاطفہ عمرو معطوف: جملہ فعلیہ۔ واو عاطفہ اما شرطیہ الفصل مبتدأ فاء جزائیہ لام جارہ تخصیص مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ باء جارہ المسند مجرور متعلق تخصیص کے

جملہ شرطیہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا تَقْدِیْمُہٗ فَلِکَوْنِ ذِکْرِہٖ اَھَمَّ اِمَّا لِاَنَّہُ الْاَصْلُ وَلَا مُقْتَضِیَ لِلْعُدُوْلِ عَنْہُ

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند الیہ کو مقدم کرنا اس مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے یا تو وہ مسند الیہ اہم اس لیئے ہوگا کہ اس مسندالیہ کا مقدم کرنا اصل ہوگا اور نہیں ہوگا کوئی تقاضہ کرنے والا اس تقدیم سے لوٹنے کا۔

تشریح:......مسند الیہ کا مقدم کرنا مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اہم ہونا یا تو اس لیئے ہوگا کہ اس مسندالیہ کا مقدم کرنا اصل ہوگا جیسے زید قائم کہ اس میں زید کو زید کی تقدیم سے لوٹنے کا کوئی مطالبہ کرنے والا نہیں ہے جیسے این زید میں این مقتضیٰ ہے تقدیم کا اور این زید میں زید مسند الیہ کو مؤخر کر دیا گیا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تقدیم مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ:۔ فاء جزائیہ لام جارہ کون مجرور متعلق کائن کے خبر مضاف ذکر مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ اہم خبر کون کی اما عاطفہ لام جارہ ان مجرور متعلق اھم کے (ہ) اسم مرجع تقدیم الاصل خبر ان کی الاصل معطوف علیہ واو حالیہ لانفی جنس مقتضی اسم لام جارہ عدول مجرور متعلق کائن کے خبر عن جارہ (ہ) مجرور متعلق عدول کے مرجع تقدیم جملہ معطوف۔

عبارت:...... وَاَمَّا لِتَمْکِیْنِ الْخَبَرِ فِیْ ذِھْنِ السَّامِعِ لِاَنَّ فِی الْمُبْتَدَاِ تَشْوِیْقًا اِلَیْہِ کَقَوْلِہٖ:. وَالَّذِیْ حَارَتِ الْبَرِیَّۃُ فِیْہِ حَیْوَانٌ مُسْتَحْدَثٌ مِنْ جَمَادٍ.

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند الیہ کا مقدم کرنا اس مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے سامع کے ذہن میں خبر کو جگہ دینے کی وجہ سے کیونکہ مبتدأ میں شوق دلانا ہوتا ہے خبر کی طرف جیسے اس کا کہنا ہے:۔ اور وہ چیز جس میں مخلوق حیران ہے وہ حیوان ہے جس کو پیدا کیا جائے گا بوسیدہ مٹی سے۔

تشریح:......یا مسند الیہ کا ذکر اس لیئے اہم ہے کہ سامع کے ذہن میں خبر پختہ ہو جائے اور یہ پختہ ہونا اس وجہ سے ہوگا کہ جب پہلے مبتدأ ذکر کیا جائے گا خبر کی طرف شوق دلانے کے لیئے تو سامع خبر کا طالب ہو جائے گا اور جو چیز طلب کے بعد حاصل ہوتی ہے وہ چیز ذہن میں پختہ ہو جاتی ہے یعنی مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے مسند الیہ کا مقدم کرنا ضروری ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما برائے تاکید لام جارہ تمکین مجرور متعلق اھم کے مضاف الخبر مضاف الیہ فی جارہ ذہن مجرور متعلق تمکین کے مضاف السامع مضاف الیہ لام جارہ ان مجرور متعلق تمکین کے فی جارہ المبتدأ مجرور متعلق کائن کے خبر تشویقا اسم ان کا الی جارہ (ہ) مجرور متعلق تشویقا کے جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ واو استینافیہ الذی موصولہ حارت فعل البریۃ فاعل فی جارہ (ہ) مجرور متعلق حارت کے:۔ موصول صلہ مل کر مبتدأ حیوان موصوف مستحدث صفت مل کر خبر من جارہ جماد مجرور متعلق مستحدث کے:۔ پہلا مصرعہ مبتدأ ہے اور دوسرا مصرعہ خبر ہے۔

عبارت:...... وَاَمَّا لِتَعْجِیْلِ الْمَسَرَّۃِ اَوِ الْمَسَاءَ ۃِ لِلتَّفَاؤُلِ اَوِ التَّطَیُّرِ نَحْوُ سَعْدٌ فِیْ دَارِکَ وَالسَّفَّاحُ فِیْ دَارِ صَدِیْقِکَ:.

ترجمہ:......یا اس مسندالیہ کو مقدم کرنا اس مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے یہ اہم ہونا یا تو نیک شگونی کے لیئے جلد خوش کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یا بدشگونی کے لیئے جلد رنجیدہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

تشریح:......مسند الیہ کو مقدم کرنا مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے یہ اہم ہونا یا تو نیک شگون کے لیئے جلد خوش کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے یا یہ اہم ہونا بدشگونی کے لیئے جلد رنجیدہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ سامع کلام کے پہلے لفظ سے نیک شگونی یا بدشگونی لیتا ہے پس اگر کلام کا پہلا لفظ خوشی کی طرف اشارہ کرے تو سامع کا ذہن نیک شگونی کی طرف

جائے گا اور اگر کلام کا پہلا لفظ رنج کی طرف اشارہ کرے تو سامع کا ذہن بدشگونی کی طرف جائے گا جیسے سعد کو نیک شگونی کے لیئے مقدم کرنا اہم ہے اور السفاح کو بدشگونی کے لیے مقدم کرنا اہم ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما برائے تاکید لام جارہ تعجیل متعلق اھم کے مضاف المسرّۃ مضاف الیہ معطوف علیہ او عاطفہ المساءۃ معطوف لام جارہ التفاؤل متعلق المسرۃ کے مطعوف علیہ او عاطفہ التطیر معطوف متعلق المساۃ کے مثالھما مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ۔ سعد مبتدأ فی جارہ دار متعلق کائن کے خبر مضاف ک مضاف الیہ جملہ اسمیہ واو عاطفہ السفاح مبتدأ فی جارہ دار متعلق کائن کے خبر مضاف صدیق مضاف الیہ مضاف ک مضاف الیہ جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَاِمَّا لِاِيْهَامِ اَنَّهُ لَايَزُوْلُ عَنِ الْخَاطِرِ اَوْ اَنَّهُ يُسْتَلَذُّ بِهٖ وَاِمَّا لِنَحْوِ ذَالِکَ

ترجمہ:...... یا مسند الیہ کو مقدم کرنا اس مسند الیہ کے ذکر کے اہم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اس بات کا وہم ڈالنے کے سبب کہ بیشک وہ مسند الیہ دل سے جدا نہیں ہوتا یا اس بات کا وہم ڈالنے کی وجہ سے کہ اس مسند الیہ کے ساتھ لذت حاصل کی جاتی ہے یا اس جیسے کی وجہ سے مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے۔

تشریح:......اس مسند الیہ کے ذکر کا اہم ہونا متکلم کا سامع کو اس بات کا وہم ڈالنے کی وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ مسند الیہ متکلم کے دل سے جدا نہیں ہوتا جیسے الحبیب جاء یہاں الحبیب مسند الیہ کو مقدم کیا گیا ہے سامع کو اس بات کا وہم ڈالنے کی وجہ سے کہ الحبیب متکلم کے دل سے جدا نہیں ہوتا یا اس مسند الیہ کے ذکر کا اہم ہونا متکلم کا سامع کو اس بات کا وہم ڈالنے کی وجہ سے ہوتا ہے کہ اس مسند الیہ سے لذت حاصل کی جاتی ہے یا اس جیسے کی وجہ سے مسند الیہ کا ذکر اہم ہوتا ہے جس کی وجہ سے مسند الیہ کو مقدم کیا جاتا ہے:۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما برائے تاکید لام جارہ ایھام متعلق اھم کے ایھام مضاف ان مضاف الیہ (ہ) اسم مرجع مسندالیہ لایزول فعل ھو فاعل مرجع مسندالیہ عن جارہ الخاطر متعلق لایزول کے او عاطفہ ان معطوف ہے پہلے ان پر (ہ) اسم مرجع مسند الیہ یستلذ فعل بہ نائب فاعل مرجع مسند الیہ جملہ فعلیہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ اما برائے تاکید لام جارہ نحو متعلق اھم کے نحو مضاف ذالک مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔

☆☆☆☆☆

بحث ما انا قلت

(ہذہ بحث ما انا قلت) (یہ بحث ما انا قلت کی ہے)

عبارت:......قَالَ عَبْدُ الْقَاهِرِ وَقَدْ يُقَدَّمُ لِيُفِيْدَ تَخْصِيْصَهُ بِالْخَبَرِ الْفِعْلِيِّ اِنْ وَلِيَ حَرْفَ النَّفْيِ نَحْوُ مَااَنَاقُلْتُ هٰذَا اَیْ لَمْ اَقُلْهُ مَعَ اَنَّهُ مَقُوْلٌ لِغَيْرِیْ.

ترجمہ:......کہا عبدالقاہرؒ نے اور کبھی مقدم کیا جاتا ہے اس مسند الیہ کو تا کہ وہ تقدیم فائدہ دے اس مسند الیہ کو خاص کرنے کا فعل والی خبر کے ساتھ اگر ملجائے وہ مسند الیہ حرف نفی کو جیسے میں نے نہیں کہی یہ بات یعنی میں نے نہیں کہی یہ بات باوجود یہ کہ وہ بات کہی ہوئی ہے میرے غیری:۔

تشریح:......اگر مسند الیہ حرف نفی سے ملا ہوا ہو اور حرف نفی مقدم ہو تو مسند الیہ کی تقدیم فعل والی خبر کو مسند الیہ کے ساتھ خاص کر دیتی ہے جیسے ما انا قلت ھذا میں نے نہیں کہی یہ بات نہ کہنا مسندالیہ کے ساتھ خاص ہے اس شخص سے جس شخص کے ساتھ مخاطب تجھ کو شریک کار سمجھ رہا ہے یا اس کام کا مخاطب تجھ کو تنہا مرتکب سمجھ رہا ہے مسند الیہ کی تقدیم متکلم سے فعل کی نفی کا فائدہ دے رہی ہے۔ اور غیر متکلم کے لیئے فعل کے ثبوت کا فائدہ دے رہی ہے یہ صورت اس وقت ہوگی جب مفعول بہ معرفہ ہو اگر مفعول بہ معرفہ نہ ہو تو یہ صورت نہ ہوگی مفعول بہ معرفہ کی صورت میں نفی بھی مخصوص سے ہوگی اور اثبات بھی مخصوص کے لیے ہوگا اور یہ ممکن ہے۔

ترکیب:......قال فعل عبدلقاہر فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ واو استینافیہ قد حرف تحقیق یقدم فعل ھو نائب فاعل مرجع مسند الیہ لام تعلیلہ علت یقدم کی یفید فعل ھو فاعل مرجع تقدیم تخصیصہ مفعول بہ مرجع مسندالیہ الخبر الفعلی متعلق تخصیص کے جملہ فعلیہ دال بر جزاء ان حرف شرط ولی فعل ھو فاعل مرجع مسند الیہ حرف النفی مفعول بہ جملہ فعلیہ شرط مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ ما نافیہ انا مبتدأ قلت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ مُفَسَّر ای حرف تفسیر باقی مُفَسِّر:۔ لم اقل فعل انا فاعل (ہ) مفعول بہ مع ظرف لم اقل کی مضاف باقی مضاف الیہ لغیری متعلق مقول کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَلِهٰذَا لَمْ يَصِحَّ مَا اَنَاقُلْتُ هٰذَا وَلَا غَيْرِیْ .: وَلَا مَا اَنَا رَأَيْتُ اَحَدًا .: وَلَا مَااَنَا ضَرَبْتُ اِلَّا زَيْدًا.

ترجمہ:......اور اس تقدیم کی تخصیص کی وجہ سے صحیح نہیں ہے میں نے نہیں کہی یہ بات اور نہ میرے غیر نے اور یہ بھی صحیح نہیں ہے میں نے نہیں دیکھا کسی کو:۔ اور یہ بھی صحیح نہیں ہے میں نے نہیں مارا کسی کو سوائے زید کے۔

تشریح:...... ما اناقلت ھٰذا ولا غیری صحیح اس لیئے نہیں ہے کہ ما اناقلت ھٰذا کا معنیٰ ہے کہ میں نے نہیں کہی یہ بات اور میرے غیر نے کہی ہے جب ولا غیری کہا تو معنیٰ یہ ہوا کہ میرے غیر نے بھی نہیں کہی تو ما اناقلت ھٰذا میں اور ولا غیری میں تناقض ختم ہوگیا اور تخصیص بھی ختم ہوگئی جو کہ صحیح نہیں ہے:...... ما انا رأیت احدا بھی صحیح نہیں ہے یہ کلام چاہتا ہے کہ متکلم کے علاوہ کوئی ایسا انسان ہو کہ اس نے دنیا میں ہر ایک انسان کو دیکھا ہو کیونکہ مفعول میں متکلم سے رؤیت کی نفی علیٰ وجہ العموم ہے لہٰذا غیر متکلم کے لیے بھی مفعول میں علیٰ وجہ العموم ثبوت ضروری ہے تا کہ اس نفی کے ساتھ متکلم کی تخصیص ثابت ہو جائے اور ایسا ممکن نہیں اس لیے یہ کلام بے مقصد ہے اور ما انا ضربت الا زیدا بھی کلام صحیح نہیں ہے یہ کلام بھی تقاضہ کرتا ہے کہ متکلم کے علاوہ کوئی ایسا انسان ہو جس نے زید کے علاوہ دنیا میں ہر ایک انسان کو مارا ہو اور یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ مستثنیٰ منہ مقدر عام ہے جس سے متکلم کے لیے فعل کی نفی علیٰ وجہ العموم ہو رہی ہے اسی طرح غیر متکلم کے لیے فعل کا ثبوت علیٰ وجہ العموم ہونا ضروری ہے تا کہ اس نفی کے ساتھ متکلم کی تخصیص ثابت ہو جائے:...... اور یہ

ممکن نہیں ہے ما انا قلت هٰذا ولا غیری:...... ما انا رأیت احدا:...... ما انا ضربت الازیدا ان تینوں صورتوں میں تخصیص نہیں رہتی اور تقدیم بے مقصد ہو جاتی ہے اگر تخصیص والی صورت نہ ہو تو پھر ماقلت هٰذا ولا غیری صحیح ہے:...... یہ بات نہ میں نے کہی اور نہ میرے غیر نے کہی اسی طرح مارأیت احدا صحیح ہے کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا اسی طرح ماضربت الا زیدا صحیح ہے میں نے کسی کو نہیں مارا سوائے زید کے بہتر ہے کہ چھے مثالوں میں غور کریں (۱) ما انا قلت هٰذا ولا غیری (۲) ماقلت هٰذا ولا غیری (۳) ما انا رأیت احدا (۴) ما رأیت احدا (۵) ما اناضربت الازیدا (۶) ماضربت الا زیدا:...... ان چھے مثالوں میں کون کون سی صحیح ہیں اور کیوں ہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ لام جارہ هذا متعلق لم یصح کے تینوں جملے فاعل لم یصح کے جملہ فعلیہ:۔ مانافیہ انا مبتدأ قلت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر جملہ اسمیہ معطوف علیہ واو عاطفہ لازائدہ غیری معطوف:۔ واو عاطفہ لا زائدہ مانافیہ انا مبتدأ رایت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر جملہ اسمیہ معطوف:۔ واو عاطفہ لازائدہ ما نافیہ انا مبتدأ احدا مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء زیدا مستثنیٰ مل کر مفعول بہ ضربت کا:۔ ضربت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر: مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَاِلَّا (وان لم یل المسندالیہ حرف النفی متقدما) فَقَدْ یَأْتِیْ لِلتَّخْصِیْصِ رَدًّا عَلٰی مَنْ زَعَمَ اِنْفِرَادَ غَیْرِهٖ بِهٖ اَوْ مُشَارَکَتَهٗ فِیْهِ :. نَحْوُاَنَاسَعَیْتُ فِیْ حَاجَتِکَ :. وَیُؤَکَّدُ عَلَی الْاَوَّلِ بِنَحْوِلَا غَیْرِیْ وَ عَلَی الثَّانِیْ بِنَحْوِ وَحْدِیْ:.

ترجمہ:......اور اگر مسند الیہ مقدم ہونے کی حالت میں حرف نفی سے ملا ہوا نہ ہو تو مسند الیہ کی تقدیم آتی ہے خبر کے ساتھ مسند الیہ کو خاص کرنے کے لیے رد کرنے کی وجہ سے اس شخص پر جو شخص گمان کرتا ہے اس مسند الیہ کے علاوہ کے اکیلے کا اس خبر کے ساتھ یا اس شخص پر رد کرنے کی وجہ سے جس شخص نے گمان کیا اس خبر میں اس مسند الیہ کی شرکت کا جیسے میں نے ہی کوشش کی ہے تیری حاجت میں پہلے والے کو مئوکد کیا جائے گا لاغیری جیسے کے ساتھ اور دوسرے کو مؤکد کیا جائے گا وحدی جیسے کے ساتھ۔

تشریح:......حرف نفی سے مسند الیہ ملا ہوا نہ ہو تو مسند الیہ کی یہ تقدیم آتی ہے رد کرنے کے سبب اس شخص کا جو شخص گمان کرتا ہے اس خبر کے بارے میں اس مسندالیہ کے علاوہ کا یا یہ مسند الیہ کی تقدیم آتی ہے اس شخص کا رد کرنے کی وجہ سے جو شخص اس خبر میں گمان کرتا ہے مسند الیہ کی شرکت کا مثال دونوں کے لیئے اناسعیت فی حاجتک ہے میں نے ہی کوشش کی ہے تیری حاجت میں پہلے والے کی تاکید لاغیری جیسے سے ہوگی جیسے اناسعیت فی حاجتک لاغیری اور دوسرے کی تاکید وحدی جیسے سے ہوگی جیسے انا سعیت فی حاجتک وحدی۔

ترکیب:......واو عاطفہ الاجملہ شرط فاء جزائیہ قد حرف تحقیق یاتی فعل ھو فاعل مرجع تقدیم لام جارہ التخصیص متعلق یاتی کے ردا مفعول لہ یاتی کا علی جارہ من موصولہ متعلق ردا کے زعم فعل ھو فاعل مرجع من انفراد مفعول بہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ بہ متعلق انفراد مرجع خبر او عاطفہ مشارکتہ معطوف ہے انفرا د پر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ فیہ متعلق مشارکتہ کے مرجع خبر جملہ فعلیہ جزاء مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ انا مبتدأ سعیت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ یؤکد فعل علی الاول نائب فاعل بار جارہ نحو متعلق یؤکد کے مضاف لاغیری مضاف الیہ:۔ واو عاطفہ علی الثانی نائب فاعل باء جارہ نحو متعلق یؤکد کے مضاف وحدی مضاف الیہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَقَدْ یَأْتِیْ لِتَقْوِیَةِ الْحُکْمِ نَحْوُ هُوَ یُعْطِی الْجَزِیْلَ

ترجمہ: اور کبھی آتی ہے مسندالیہ کی تقدیم حکم کی مضبوطی کے لیئے جیسے یقیناً وہ بخشش عطاء کرتا ہے۔

تشریح:...... یعطی کی اسناد ھو کی طرف ہو رہی ہے جو کہ یعطی میں مستتر ہے اور یعطی فعل اپنے فاعل ھو اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر پھر اس کی اسناد ھو مبتدأ کی طرف ہو رہی ہے اس لیئے یعطی کی اسناد دو دفعہ ہوئی اس دو دفعہ کی وجہ سے حکم میں مضبوطی ہوگئی۔

ترکیب:...... واو عاطفہ قد حرف تحقیق یأتی فعل ھو فاعل مرجع تقدیم لام جارہ تقویۃ متعلق یأتی کے مضاف الحکم مضاف الیہ جملہ فعلیہ۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف ہاتی مضاف الیہ جملہ اسمیہ ھو مبتدأ یعطی فعل ھو فاعل الجزیل مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔

عبارت:...... وَكَذَا إِذَا كَانَ الْفِعْلُ مَنْفِيًّا نَحْوُ أَنْتَ لَاتَكْذِبُ فَإِنَّهُ أَشَدُّ لِنَفْيِ الْكَذِبِ مِنْ لَاتَكْذِبُ وَكَذَا مِنْ لَاتَكْذِبُ أَنْتَ لِأَنَّهُ لِتَاكِيدِ الْمَحْكُومِ عَلَيْهِ لَا الْحُكْمِ

ترجمہ:...... اور اس ھو یعطی الجزیل کی طرح یعنی مثبت کی طرح مسند الیہ کی تقدیم حکم کی مضبوطی کے لیئے آتی ہے جب فعل منفی ہو جیسے یقیناً تو جھوٹ نہیں بولتا کیونکہ یہ زیادہ سخت ہے جھوٹ کی نفی کے لیئے لاتکذب سے اور اسی طرح لاتکذب انت سے کیونکہ لاتکذب انت کی تاکید ہے لاتکذب کی تاکید نہیں ہے۔

تشریح:...... ھو یعطی الجزیل جملہ مثبت ہے اگر جملہ منفی ہو اور مسند الیہ مقدم ہو تب بھی مسند الیہ کی تقدیم حکم کی مضبوطی کے لیئے آتی ہے جیسے انت لاتکذب کیونکہ یہ جھوٹ کی نفی کے لیئے زیادہ سخت ہے لاتکذب سے اور لاتکذب انت سے بھی:۔ انت لاتکذب کا زیادہ سخت ہونا لاتکذب انت سے اس لیئے ہے کہ لاتکذب انت میں محکوم علیہ کی تاکید ہے یعنی انت کی اصل میں لاتکذب انت انت ہے لاتکذب کی تاکید نہیں ہے یعنی حکم کی تاکید نہیں ہے اس لیئے تقویۃ حکم نہیں ہے قسم اول:...... ماانا قلت ھذا:...... قسم ثانی:...... انا سعیت فی حاجتک:...... قسم ثالث:...... زید قام:...... قسم اول میں حرف نفی مسند الیہ سے ملا ہوا ہے دوسری بات یہ ہے کہ انا کو اگر مؤخر کریں تو ماقلت انا ھذا ہوگا اس صورت میں ضمیر ظاہر سے انا فاعل معنی ہوگا:...... یہ دو باتیں پائی جائیں تو مسند الیہ کی تقدیم فعل والی خبر کے ساتھ مسند الیہ کو خاص کر دے گی:...... قسم ثانی میں حرف نفی نہیں ہے لیکن انا سعیت فی حاجتک میں تخصیص ہے شرکت کا یا غیر کا رد کرنے کی وجہ سے:...... قسم ثالث زید قام میں حرف نفی بھی نہیں ہے اور زید ضمیر ظاہر سے فاعل معنی بھی نہیں ہے اس لیے تیسری قسم میں تخصیص بالکل نہیں ہے دو اسناد کی وجہ سے تقوی حکم ہے:...... قام فعل ھو فاعل جملہ فعلیہ ہو کر پھر اس کی اسناد زید کی طرف ہے اس لیے تقوی حکم ہے یہاں تک تین قسمیں ہوگئیں:...... ماانا قلت ھذا:...... انا سعیت فی حاجتک:...... زید قام:......

ترکیب:...... واو عاطفہ کاف جارہ متعلق یأتی کے جملہ فعلیہ اذا ظرف یأتی کی مضاف ہاتی مضاف الیہ کان فعل الفعل اسم منفیا خبر جملہ شرط مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف الیہ انت لاتکذب مضاف الیہ فاء تعلیلیہ (ہ) اسم مرجع انت لاتکذب اشد خبر لام جارہ نفی الکذب متعلق اشد کے من جارہ لاتکذب متعلق اشد کے جملہ اسمیہ واو عاطفہ کاف جارہ ذا متعلق اشد کے من جارہ لاتکذب انت متعلق اشد کے لام جارہ ان متعلق اشد کے (ہ) اسم مرجع لاتکذب انت لام جارہ تاکید متعلق کائن کے خبر مضاف المحکوم علیہ مضاف الیہ معطوف علیہ لا عاطفہ الحکم معطوف۔

عبارت:...... وَإِنْ بُنِيَ الْفِعْلُ عَلَى مُنَكَّرٍ أَفَادَ تَخْصِيصَ الْجِنْسِ أَوِ الْوَاحِدِ بِهِ نَحْوُ رَجُلٌ جَاءَ نِيْ أَيْ لَا امْرَأَةٌ أَوْ رَجُلَانِ:۔

ترجمہ:...... اور اگر بنایا جائے فعل کو نکرہ مبتدأ پر تو فائدہ دے گی وہ تقدیم جنس کی تخصیص کا اور اس جنس کے ساتھ وحدت کی تخصیص کا جیسے میرے پاس ایک ہی آدمی آیا نہیں آئی کوئی عورت اور نہ دو آدمی۔

تشریح:...... مسند الیہ نکرہ مقدم ہو تو مسند الیہ نکرہ مقدم جنس کی تخصیص کا فائدہ دے گا اور جنس کی تخصیص کے ساتھ ساتھ وحدت کا بھی فائدہ دے گا جیسے رجل جاء نی کہ میرے پاس ایک ہی آدمی آیا ایک کی وجہ سے وحدت کا فائدہ حاصل ہو رہا ہے اور آدمی کی وجہ سے جنس کی تخصیص کا فائدہ حاصل ہو رہا ہے الف لام کی بحث کے بعد:...... واما تنکیرہ فللافراد نحو:...... وجاء رجل من اقصا المدینۃ یسعی:...... آیا ہے جس کا معنیٰ ہے ایک آدمی آیا دو نہیں آئے تو جنس ایک ہی

ہوگی دو نہیں ہوسکتیں ورنہ ایک کا معنی ختم ہو جائے گا اس میں نہ تو تخصیص ہے اور نہ تقوی حکم ہے:...... رہا سوال تقدیم کا رجل جاء نی میں جملہ فعلیہ نکرہ ہے اور رجل بھی نکرہ ہے اس لیے نکرہ مبتداء ہے اسناد کی تکرار کی وجہ سے تقوی حکم ہے:...... یقینا ایک آدمی آیا میرے پاس:...... جب مسند الیہ اور مسند نکرہ ہوں تو نکرہ مبتداء ہوسکتا ہے جیسے ویل لکل ھمزۃ لمزۃ اس میں جنس اور وحدت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ ان شرطیہ بنی فعل الفعل نائب فاعل علی جارہ منکر متعلق بنی کے جملہ فعلیہ شرط افاد فعل ھو فاعل مرجع تقدیم تخصیص مفعول بہ مضاف الجنس مضاف الیہ معطوف علیہ او عاطفہ الواحد معطوف بہ متعلق افاد کے مرجع الجنس جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ۔ رجل مسند الیہ یعنی مبتدأ جاء فعل ھو فاعل مرجع رجل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ جملہ فعلیہ خبر لا جاءت نی امراۃ معطوف ولا جاء نی رجلان معطوف۔

تنبیہ ۱: ما انا قلت ھذا میں قلت کا فاعل ظاہر ہے اگر انا کو مؤخر کریں تو قلت انا میں انا بدل ہے فاعل ظاہر سے یعنی فاعل معنوی ہے اس صورت میں انا کی تقدیم تخصیص کے لیئے ہوگی:۔ یہ بات میں نے نہیں کہی میرے غیر کی کہی ہوئی ہے۔

تنبیہ ۲: انا سعیت فی حاجتک میں سعیت کا فاعل ظاہر ہے اگر انا کو مؤخر کریں تو سعیت انا میں انا بدل ہے فاعل ظاہر سے یعنی فاعل معنوی ہے اس صورت میں انا کی تقدیم تخصیص کے لیئے ہوگی:۔ میں نے ہی کوشش کی ہے تیری حاجت میں۔

تنبیہ ۳: زید قام میں قام کا فاعل مستتر ہے۔ اگر زید کو مؤخر کریں تو قام ھو زید ہوگا جب زید کو مؤخر کیا تو ھو ضمیر کی ضرورت نہ رہی تو قام زید زید ہوگا پہلا زید مبدل منہ اور دوسرا زید بدل ہوگا اس صورت میں دوسرا زید فاعل لفظی ہے اور زید کی تقدیم حکم کی مضبوطی کے لیئے ہوگی (یقیناً زید کھڑا ہے) تخصیص نہیں ہوگی۔ اس کو فاعل لفظی کہتے ہیں۔

تنبیہ ۴: رجل جاء نی میں جاء کا فاعل مستتر ہے اگر رجل کو مؤخر کریں تو جاء نی ھو رجل ہوگا جب رجل کو مؤخر کیا تو مرجع نہ رہا جب مرجع نہ رہا تو ضمیر بھی نہ رہی اور جاء نی رجل رجل ہوگیا پہلا رجل مبدل منہ اور دوسرا رجل بدل ہوگا۔ اس صورت میں رجل کی تقدیم تقوی حکم کے لیے ہوگی کیونکہ فاعل لفظا ہے معنی نہیں ہے۔

عبارت:...... وَوَافَقَهُ السَّكَّاكِيُّ عَلَى ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ التَّقْدِيْمُ يُفِيْدُ الْاِخْتِصَاصَ اِنْ جَازَ تَقْدِيْرُ كَوْنِهِ فِي الْاَصْلِ مُؤَخَّرًا عَلٰى اَنَّهُ فَاعِلٌ مَعْنًى فَقَطْ نَحْوُ اَنَا قُمْتُ وَقُدِّرَ

ترجمہ:...... اور سکاکی نے عبدالقاہر کی موافقت کی ہے اس تقدیم کی تخصیص پر مگر سکاکی نے کہا ہے کہ تقدیم تخصیص کا فائدہ دیتی ہے اگر جائز ہو مسندالیہ کے مؤخر ہونے کا مقدر کرنا اصل میں اس بات پر کہ وہ مسند الیہ فاعل ہے معنا صرف:۔ جیسے انا قمت اور آخر میں مسند الیہ کو مقدر کیا بھی جائے۔

تشریح:...... عبدالقاہر کی موافقت کی ہے سکاکی نے تقدیم کی تخصیص پر اگر تخصیص کے لیئے مؤخر ہونے کی حالت میں مسندالیہ فاعل معنوی ہو جائے اور مسندالیہ کو تخصیص کے لیئے مؤخر مانا جائے جیسے انا قمت ہے سکاکی کے لیئے اصل میں قمت انا ہے تخصیص کے لیئے (ت) ضمیر فاعل ہے مبدل منہ ہے اور انا بدل ہے (ت) ضمیر فاعل ظاہر سے اس لیئے انا کی تقدیم تخصیص کا فائدہ دے رہی ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ وافق فعل (ہ) مفعول بہ السکاکی فاعل علی جارہ ذلک متعلق وافق کے جملہ فعلیہ مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء (ہ) اسم ان کا مرجع سکاکی التقدیم مبتدأ یفید فعل اپنے ھو فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ دال بر جزاء ان شرطیہ جاز فعل تقدیر فاعل مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ فی جارہ اصل متعلق تقدیر کے مؤخرا حال (ہ) سے علی جارہ ان متعلق مؤخر کے (ہ) اسم مرجع مسندالیہ فاعل خبر ممیز معنی تمیز فاء جزائیہ قط اسم فعل بمعنی انتہ کے:۔ اذا انہ فاعل معنی فانتہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَاِلَّا فَلَا يُفِيْدُ اِلَّاتَقَوِّيَ الْحُكْمِ سَوَاءٌ جَازَ كَمَا مَرَّ وَلَمْ يُقَدَّرْ اَوْلَمْ يَجُزْ نَحْوُ زَيْدٌ قَامَ:۔

ترجمہ:.....اور اگر مؤخر کرنا جائز نہ ہو تو تقدیم تخصیص کا فائدہ نہیں دے گی سوائے حکم کی مضبوطی کے برابر ہے مؤخر کرنا جائز ہو جیسا کہ گذرا اور مقدر نہ مانا گیا ہو تخصیص کے لیئے یا مؤخر کرنا جائز ہی نہ ہو تخصیص کے لیئے جیسے زید قام۔

تشریح:.....اور اگر تخصیص کے لیئے مسندالیہ کا مؤخر کرنا جائز نہ ہو اس بات پر کہ وہ مسند الیہ فاعل ہے معنیً مؤخر ہونے کی حالت میں تو پھر مسند الیہ کی تقدیم تخصیص کا فائدہ نہیں دے گی سوائے حکم کی مضبوطی کے برابر ہے یہ بات کہ مقدر کرنا جائز ہو جیسے گذرا انا قمت اور مقدر نہ مانا گیا ہو تخصیص کے لیئے یا تخصیص کے لیئے مقدر کرنا جائز ہی نہ ہو جیسے زید قام کہ قام میں ضمیر فاعل ظاہر نہیں ہے اس صورت میں فاعل معنوی نہ ہوگا بلکہ لفظی ہوگا یعنی تاکید ہوگی جیسے قام زید زید ہے یا بدل ہوگا ضمیر مستتر سے جیسے قام ھو زید ان دونوں صورتوں میں تقدیم تخصیص کا فائدہ نہیں دے گی۔

ترکیب:.....واو عاطفہ الا جملہ شرط (ان لم یجز تقدیر کونہ فی الاصل مؤخرا علیٰ انہ فاعل معنی) فاء جزائیہ لایفید فعل ھو فاعل مرجع تقدیم مسند الیہ شیأ مستثنیٰ منہ الا حرف استثناء تقوی الحکم مستثنیٰ ملکر مفعول بہ جملہ فعلیہ جزاء:۔سواء مبتدأ جار فعل ھو فاعل مرجع (تقدیم کونہ فی الاصل مؤخرا علیٰ انہ فاعل معنی) مثالہ مبتدأ کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ واو حالیہ لم یقدر حال مرکی ضمیر سے معطوف علیہ او عاطفہ لم یجز معطوف مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف۔باقی مضاف الیہ

عبارت:.....وَاسْتَثْنَى الْمُنَكَّرَ بِجَعْلِهٖ مِنْ بَابِ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَیْ عَلَى الْقَوْلِ بِالْاِبْدَالِ مِنَ الضَّمِيْرِ لِئَلَّا يَنْتَفِيَ التَّخْصِيْصُ اِذْ لَاسَبَبَ لَهٗ سِوَاهُ بِخِلَافِ الْمُعَرَّفِ.

ترجمہ:.....اور سکاکی نے مسند الیہ نکرہ کو مستثنیٰ کیا ہے۔ واسروا النجوی الذین ظلموا کے باب کے بنانے کی وجہ سے یعنی ضمیر سے بدل کہنے پر تاکہ تخصیص ختم نہ ہو جائے کیونکہ تخصیص کے علاوہ نکرہ کے لیئے مسند الیہ ہونے کے لیئے کوئی سبب نہیں ہے یہ بات خلاف ہے معرفہ مسند الیہ کے:

تشریح:.....مسندالیہ کی تقدیم کی تخصیص کے لیئے سکاکی نے جو قاعدہ مقرر کیا ہے کہ وہ مسند الیہ مؤخر ہونے کی صورت میں معنی فاعل ہو فاعل ظاہر سے بدل بنے اگر یہ مسند الیہ نکرہ ہے تو مؤخر ہونے کی صورت میں معنیً فاعل ہونے کی ضرورت نہیں یعنی فاعل ظاہر سے بدل کی ضرورت نہیں جیسے رجل جاء نی میں رجل نکرہ مسند الیہ ہے اور مؤخر ہونے کی صورت میں فاعل ظاہر سے بدل بھی نہیں بلکہ ضمیر مستتر سے بدل ہے (تنبیہ) الذین بدل فاعل ظاہر سے ہے اور رجل بدل ضمیر مستتر سے ہے اس لیئے رجل جاء نی کو واسروا النجوی الذین سے بنانے میں مطابقت نہیں ہے۔

ترکیب:.....واو استینافیہ استثنیٰ فعل ھو فاعل مرجع سکاکی المنکر مفعول بہ باء جارہ جعل متعلق استثنیٰ کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع المنکر من جارہ باب متعلق جعل کے مضاف باقی مضاف الیہ جملہ فعلیہ:۔واو استینافیہ اسروا فعل بفاعل النجوی مفعول بہ الذین بدل فاعل سے موصولہ ظلموا جملہ فعلیہ صلہ ای حرف تفسیر علی جارہ القول متعلق استثنیٰ کے الابدال متعلق القول کے الضمیر متعلق الابدال کے لام جارہ ان لا متعلق استثنیٰ کے ینتفی فعل التخصیص فاعل اذ ظرف ینتفی کی مضاف باقی مضاف الیہ:۔ لانفی جنس سبب اسم لہ متعلق کائن کے مرجع المنکر سبب مستثنیٰ منہ سوا حرف استثناء (ہ) مستثنیٰ ھذا مبتدأ بخلاف متعلق کائن کے خبر۔

عبارت:.....ثُمَّ قَالَ وَ شَرْطُهٗ اَنْ لَّا يَمْنَعَ مِنَ التَّخْصِيْصِ مَانِعٌ كَقَوْلِنَا رَجُلٌ جَآءَنِیْ عَلٰى مَامَرَّ دُوْنَ قَوْلِهِمْ شَرٌّ اَهَرَّ ذَانَابٍ:.

ترجمہ:.....نکرہ مسند الیہ کو مستثنیٰ کرنے کے بعد پھر سکاکی نے کہا ہے کہ واسروا النجوی الذین کے باب سے تخصیص کے لیے مسند الیہ نکرہ ہونے کی شرط یہ ہے کہ نہ روکتی ہو کوئی روک تخصیص سے جیسے ہمارا کہنا ہے:۔ آیا ایک آدمی میرے پاس:۔ اس قاعدہ پر جو قاعدہ گذر گیا ان کے کہنے کے علاوہ شر نے بھونکا دیا کتے کو۔

تشریح:.....سکاکی نے مقدم مسند الیہ نکرہ کو مؤخر ہونے کی حالت میں فاعل معنوی سے اور مقدر ماننے سے مستثنیٰ کرنے کے

بعد پھر یہ قاعدہ بیان کیا ہے کہ اس صورت میں تخصیص سے کوئی روک نہ روکتی ہو جیسے رجل جاء نی میں کوئی روک نہیں روکتی رجل کو مسند الیہ مقدم ہونے سے تخصیص کے لیئے اور شراھرذاناب میں شرکو مقدم مسند الیہ نکرہ ہونے کی حالت میں تخصیص کے لیئے دو روک روکتی ہیں تخصیص سے جن کا بیان مندرجہ ذیل ہے اسی لیئے شرکو مسند الیہ نکرہ مقدم تخصیص کے لیئے نہیں لاسکتے۔

ترکیب:......ثم عاطفہ قال فعل ھو فاعل مرجع سکاکی واو عاطفہ شرط مبتدأ مضاف (ہ) مضاف مرجع واستثنی المنکر بجعلہ ان لا یمنع خبر التخصیص متعلق یمنع کے مانع فاعل جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ قول متعلق کائن کے خبر مضاف نا مضاف الیہ رجل جاء نی مقولہ ما متعلق قول کے موصولہ دون ظرف قول کی مضاف باقی مضاف الیہ شراھرذاناب مقولہ۔

عبارت:......اَمَّا عَلَی التَّقۡدِیۡرِ الۡاَوَّلِ فَلِا مۡتِنَاعِ اَنۡ یُّرَادَ الۡمُهِرُّ شَرٌّلَاخَیۡرٌ وَاَمَّاعَلَی الثَّانِیۡ فَلِنُبُوِّهٖ عَنۡ مَظَانِّ اِسۡتِعۡمَالِهٖ.

ترجمہ:......تخصیص سے روکتی ہے ایک روک پہلی تقدیر پر ممتنع ہونے کے اس بات پر کہ ارادہ کیا جائے بھونکانے والا شر ہے خیر نہیں ہے اور دوسری تقدیر پر روکتی ہے ایک روک اس دوسری تقدیر کے دور ہونے کی وجہ سے اس دوسری تقدیر کے استعمال کے گمان کی جگہ سے۔

تشریح:......جب مسند الیہ نکرہ مقدم ہو تو جنس کی تخصیص کا فائدہ دے گا اور وحدت کی تخصیص کا فائدہ دے گا جیسے رجل جاء نی ایک آدمی آیا میرے پاس دو آدمی نہیں آئے تخصیص وحدت ہے اور ایک آدمی آیا میرے پاس کوئی عورت نہیں آئی تخصیص جنس ہے شراھرذاناب میں تخصیص جنس نہیں ہوسکتی کیونکہ خیر نہیں بھونکا سکتی شر بھونکاتا ہے جب بھونکانا خیر کے ساتھ متصف نہیں تو تخصیص خیر سے نہیں ہوسکتی اور تخصیص وحدت بھی نہیں ہوسکتی کہ ایک شر نے بھونکایا دو شر نے نہیں بھونکایا ایک کی دو سے تخصیص نہیں ہوسکتی اس کا استعمال نہیں ہے۔

ترکیب:......اما شرطیہ علیٰ جارہ التقدیر متعلق یمنع کے (یمنع من التخصیص مانع) التقدیر موصوف الاول صفت فاء جزائیہ لام جارہ امتناع متعلق یمنع کے امتناع مضاف باقی مضاف الیہ ان ناصبہ یراد فعل باقی نائب فاعل المھر مبتدأ شر خبر معطوف علیہ لا عاطفہ خیر معطوف واو عاطفہ اما شرطیہ علی جارہ الثانی متعلق یمنع کے فاء جزائیہ لام جارہ نبو متعلق یمنع کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع الثانی مظان متعلق نبو کے مضاف باقی مضاف الیہ۔

عبارت:......وَاِذۡ قَدۡ صَرَّحَ الۡاَئِمَّةُ بِتَخۡصِیۡصِهٖ حَیۡثُ تَاَوَّلُوۡهُ بِمَا اَهَرَّ ذَانَابٍ اِلَّا شَرٌّ فَالۡوَجۡهُ تَفۡظِیۡعُ شَانِ الشَّرِّ بِتَنۡکِیۡرِهٖ

ترجمہ:......اور وجہ کا طلب کرنا ضروری ہے کیونکہ تحقیق صراحت کی ہے اماموں نے اس شرکو خاص کرنے کی وجہ سے وہاں جہاں تاویل کی ہے ان اماموں نے اس شر کی:۔ ما اھرذاناب الاشر کے ساتھ پس وجہ شر کی شان کو قبیح بنانا ہے اس شر کو نکرہ کرنے کی وجہ سے مسند الیہ کی حالت میں۔

تشریح:......سکاکی نے کہا ہے شراھرذاناب میں تخصیص جنسی سے روکتی ہے یہ بات کہ بھونکانا خیر کے ساتھ متصف نہیں اور تخصیص وحدت سے روکتی ہے یہ بات کہ استعمال نہیں ایک شر نے بھونکایا اور دو شر نے بھونکایا اس لیئے شر کی تقدیم مسند الیہ نکرہ ہونے کے باوجود تخصیص جنس اور تخصیص وحدت کا فائدہ نہیں دے سکتی اور اماموں نے جو تاویل کی ہے ما اھرذاناب الاشر کے ساتھ تو اس میں تخصیص نوعی ہے جس کی وجہ سے شر کی شان کو قبیح بنایا گیا ہے (یہ بحث نکرہ میں گذر چکی ہے)۔

ترکیب:......واو عاطفہ طلب الوجہ مبتدأ لازم خبر اذ ظرف لازم کی مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ قد حرف تحقیق صرح فعل الائمۃ فاعل باء جارہ تخصیص متعلق صرح کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع شر حیث ظرف صرح کی مضاف باقی مضاف الیہ:۔ تاولو فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ مرجع شر باء

جارہ جملہ متعلق تاولوا کے فاء تفریعیہ الوجہ مبتدأ تقطیع خبر مضاف باقی مضاف الیہ باء جارہ تنکیر متعلق تقطیع کے (ہ) مضاف الیہ مرجع شر۔

عبارت:......وَفِيهِ نَظَرٌ اِذَاالْفَاعِلُ اللَّفْظِيُّ وَالْمَعْنَوِيُّ سَوَاءٌ فِيْ اِمْتِنَاعِ التَّقْدِيْمِ مَابَقِيَ عَلٰى حَالِهِمَا فَتَجْوِيْزُ تَقْدِيْمِ الْمَعْنَوِيِّ دُوْنَ اللَّفْظِيِّ تَحَكُّمٌ.

ترجمہ:......جس طرف سکا کی گئے ہیں اس میں نظر ہے کیونکہ فاعل لفظی اور فاعل معنوی دونو ں برابر ہیں مقدم ہونے کے ممتنع ہونے میں جب تک وہ دونوں باقی ہیں اپنی حالت پر پس معنوی فاعل کی تقدیم کو جائز کر دینا لفظی فاعل کے علاوہ حکم ہے قاعدہ نہیں۔

تشریح:......مصنف تلخیص المفتاح نے جو بیان کیا ہے کہ فاعل لفظی ہو یا فاعل معنوی ہو جب تک وہ فاعل اپنی حالت پر ہے مقدم نہیں ہوسکتا یہ بات صحیح ہے لیکن بحث مسند الیہ کی ہورہی ہے فاعل کو اور مبتدأ کو دونوں کو مسند الیہ کہتے ہیں اور مبتدأ اکثر مقدم ہوتا ہے جیسے زید قام اور قام زید میں زید مسند الیہ ہے پہلے میں مبتدأ ہے اور دوسرے میں فاعل ہے لیکن تخصیص کے لیے مسند الیہ کا فاعل ظاہر سے بدل ہونا ضروری ہے جیسے اناقمت:......نکرہ مسند الیہ فاعل ہو یا مبتداء ہو ہر صورت میں وحدت کا معنیٰ دے گا جیسے:...... وجاء رجل من اقصا المدینة یسعیٰ:...... رجل جاء نی:...... مسند اور مسند الیہ جب دونوں نکرہ ہوں تو نکرہ مسند الیہ مبتداء ہوسکتا ہے جیسے رجل جاء نی ہے اور ویل لکل همزة لمزة ہے اسی طرح شراهر ذاناب ہے اسناد کے تکرار کی وجہ سے یعنی تقدیم کی وجہ سے تقوی حکم ہے تخصیص نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ فی جارہ (ہ) متعلق کائن کے نظر مبتدأ اذا شرطیہ ظرف کائن کی کائن اپنی ظرف اور متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ اذا مضاف باقی مضاف الیہ الفاعل مبتدأ موصوف اللفظی صفت معطوف علیہ واو عاطفہ المعنوی معطوف سواء خبر جملہ اسمیہ فی جارہ امتناع متعلق سواء کے مضاف التقدیم مضاف الیہ ماظرف سواء کی مضاف باقی مضاف الیہ بقی فعل ھوفاعل مرجع الفاعل علی جارہ حال متعلق بقی کے مضاف ھما مضاف الیہ مرجع اللفظی والمعنوی فاء جزائیہ تجویز مبتدأ مضاف دون ظرف تجویز کے مضاف اللفظی مضاف الیہ تحکم خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......ثُمَّ لَا نُسَلِّمُ اِنْتِفَاءَ التَّخْصِيْصِ لَوْلَا تَقْدِيْرُ التَّقْدِيْمِ لِحُصُوْلِهٖ بِغَيْرِهٖ كَمَا ذَكَرَهٗ ثُمَّ لَا نُسَلِّمُ اِمْتِنَاعَ اَنْ يُرَادَ الْمُهِرُّ شَرٌّ لَا خَيْرٌ.

ترجمہ:......اگر مقدم مسندالیہ کا موخر کرنا نہ ہوتو پھر ہم تسلیم نہیں کرتے تخصیص کے نہ ہونے کو اس تخصیص کے حاصل ہونے کی وجہ سے اس تقدیم کے مقدر کرنے کے بغیر جیسا کہ اس کو سکا کی نے ذکر کیا ہے پھر ہم نہیں تسلیم کرتے اس کے ممتنع ہونے کو کہ ارادہ کیا جائے بھونکانے والا شر ہے خیر نہیں ہے۔

تشریح:...... پہلے عبارت گذر چکی ہے:...... **التقدیم یفید الاختصاص ان جار تقدیر کو نه فی الاصل مؤخرا علی انه فاعل معنی فقط نحو اناقمت وقدر:**......قزوینی صاحب ثم لانسلم سے اس عبارت کا رد کر رہے ہیں کہ اگر مقدم مسند الیہ کا مؤخر کرنا جائز نہ ہو اس بات پر کہ وہ مسند الیہ موخر ہونے کی حالت میں فاعل ہے معنی اور مقدر بھی کیا جائے تو کلام تخصیص کا فائدہ دے گا ورنہ نہیں:......قزوینی صاحب اس بات کو تسلیم نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ یہ تخصیص تو تحقیر تنکیر وغیر سے حاصل ہو جاتی ہے اس سلسلہ میں قزوینی صاحب کی بات تحکم ہے کیونکہ وہ نکرہ کی بحث ہے اور یہ معرفہ کی بحث ہے:...... عربوں کا مقولہ:...... **شراهر ذاناب** ہے:...... **خیر اهر ذاناب** نہیں ہے اس لیے قزوینی صاحب کی یہ بات بھی درست نہیں ہے۔

ترکیب:......ثم عاطفہ لانسلم فعل نحن فاعل انتفاء مفعول بہ مضاف التخصیص مضاف الیہ جملہ خبر قائم مقام جزاء کے لوحرف شرط لانفی کا تقدیر التقدیم مبتدأ قائم مقام شرط کے لام جارہ حصول متعلق لانسلم کے (ہ) مضاف الیہ مرجع تخصیص باء جارہ غیر متعلق حصول کے (ہ) مضاف الیہ مرجع

مقدم مؤخر مثلاً مبتدأ کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر مضاف باقی مضاف الیہ ذکر فعل ھو فاعل مرجع سکاکی (ہ) مفعول بہ مرجع تخصیص امتناع مفعول بہ مضاف باقی مضاف الیہ۔

عبارت:...... ثُمَّ قَالَ وَيَقْرُبُ مِنْ قَبِيْلِ هُوَ قَامَ زَيْدٌ قَائِمٌ فِي التَّقَوِّي لِتَضَمُّنِهِ الضَّمِيْرَ وَشِبْهِهِ بِالْخَالِي عَنْهُ مِنْ جِهَةِ عَدَمِ تَغَيُّرِهِ فِي التَّكَلُّمِ وَالْخِطَابِ وَالْغَيْبَةِ.

ترجمہ:...... پھر سکاکی نے کہا ہے اور قریب ہے ھو قام کی قبیل کے زید قائم مضبوطی میں ضمیر کو اپنے متضمن ہونے کی وجہ سے اور اپنے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس اسم کے ساتھ جو اسم خالی ہوتا ہے ضمیر سے تکلم میں خطاب میں اور غائب میں اپنے نہ بدلنے کی وجہ سے۔

تشریح:...... سکاکی نے کہا ہے زید قائم قریب ہے زید قام کے مضبوطی کے اندر اور ضمیر کو اپنے متضمن ہونے کی وجہ سے زید قام اور ھو قام اور زید قائم میں قام اور قائم کی اسناد ایک بار مبتدأ کی طرف ہورہی ہے اور ایک بار ضمیر کی طرف ہورہی ہے اس لیئے حکم کی مضبوطی ہے یعنی تقوی حکم ہے لیکن پوری طرح نہیں ہے کیونکہ قائم مشابہ ہے اس اسم کے جو اسم ضمیر سے خالی ہوتا ہے اور تکلم میں اور خطاب میں اور غائب میں اسم جامد کی طرح بدلتا نہیں ہے جیسے انا رجل انت رجل ھو رجل انا قائم انت قائم ھو قائم۔

ترکیب:...... ثم عاطفہ قال فعل ھو فاعل مرجع سکاکی واو عاطفہ یقرب فعل من جارہ قبیل متعلق یقرب کے مضاف ھو قام مضاف الیہ زید قائم فاعل فی جارہ التقوی متعلق یقرب کے لام جارہ تضمن متعلق یقرب کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع قائم الضمیر مفعول بہ واو عاطفہ شبہ معطوف تضمن پر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع قائم باء جارہ الخالی متعلق شبہ کے عن جارہ (ہ) مجرور متعلق خالی کے مرجع ضمیر من جارہ جھۃ متعلق شبہ کے مضاف (ہ) ضاف الیہ مرجع قائم فی جارہ التکلم متعلق تغیر معطوف علیہ باقی معطوف۔

عبارت:...... وَلِهٰذَا لَمْ يُحْكَمْ بِأَنَّهُ جُمْلَةٌ وَلَا عُوْمِلَ مُعَامَلَتَهَا فِي الْبِنَاءِ.

ترجمہ:...... اور اس اسم جامد کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے نہیں حکم کیا گیا اس بات کا کہ قائم جملہ ہے اور نہیں معاملہ کیا گیا اس کے ساتھ مبنی ہونے کا۔

تشریح:...... قام فعل ہے اور جملہ ہے غائب میں ھو قام اور مخاطب میں انت قمت اور متکلم میں انا قمت ہوگا جبکہ قائم غائب میں ھو قائم اور مخاطب میں انت قائم اور متکلم میں انا قائم ہوگا یعنی اسم جامد کی طرح نہیں بدلے گا جیسے ھو رجل انت رجل نہیں بدلا اس وجہ سے اس قائم کے جملہ ہونے کا حکم نہیں کیا گیا اور جملہ مبنی ہوتا ہے جبکہ یہ معرب ہے جیسے رجل قائم رجلا قائما رجلٍ قائمٍ ہے:...... زید قائم جملہ اسمیہ میں صفت ثابتہ کا دوام ہوتا ہے اس لیے زید قام قریب نہیں ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ لام جارہ ھذا متعلق لم یحکم کے مشار الیہ (شبھہ بالخالی من الضمیر) لم یحکم فعل بانہ جملۃ نائب فاعل (ہ) کا مرجع قائم جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ لا عومل فعل ھو نائب فاعل مرجع قائم معاملۃ مفعول ثانی ھا مضاف الیہ مرجع جملہ فی جارہ البناء متعلق عومل کے۔

عبارت:...... وَمِمَّا يُرَى تَقْدِيْمُهُ كَاللَّازِمِ لَفْظُ مِثْلٍ وَغَيْرٍ مِّنْ غَيْرِ إِرَادَةِ تَعْرِيْضٍ لِغَيْرِ الْمُخَاطَبِ لِكَوْنِهِ أَعْوَنَ عَلَى الْمُرَادِ بِهِمَا.

ترجمہ:...... جن مسند الیہ کی تقدیم کو دیکھا گیا ہے لازم کے مانند ان مسند الیہ میں سے مثل اور غیر کا لفظ ہے مخاطب کے غیر کے لیئے اشارہ کرنے کا ارادہ کرنا غیر سے یا مثل سے:...... مراد پر اس تقدیم کے زیادہ مددگار ہونے کی وجہ سے ہے ان دو لفظوں کے ساتھ۔

تشریح:...... مخاطب کے غیر کی طرف اشارہ کرنے کا ارادہ جب مثل سے ہو یا غیر سے اس صورت میں اشارہ مخاطب کی طرف بھی ہوسکتا ہے اور مخاطب کے غیر کی طرف بھی ہوسکتا ہے کنایۃ کے طور پر کسی ایک کو مراد لے سکتے ہیں:...... تو اس وقت ان کا مقدم کرنا ضروری ہے یہ مثل مسند الیہ اور غیر مسند الیہ کی تقدیم اس وقت مراد پر دلالت کرنے میں زیادہ مددگار

ہوگی۔

ترکیب:......واو عاطفہ من جارہ ما متعلق کائن کے خبر موصولہ یری صلہ تقدیم نائب فاعل (ہ) مضاف الیہ مرجع ما کاف جارہ اللازم متعلق یری کے لفظ مضاف مثل مضاف الیہ معطوف علیہ واو عاطفہ غیر معطوف ملکر مبتدأ من جارہ غیر متعلق یری کے مضاف لام جارہ غیر متعلق تعریف کے مضاف المخاطب مضاف الیہ لام جارہ کون متعلق یری کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع تقدیم اعون خبر علی جارہ المراد متعلق اعون کے باء جارہ ھما متعلق مراد کے مرجع مثل غیر جملہ ہوکر خبر۔

عبارت:...... فِیْ نَحْوِ مِثْلُکَ لَایَبْخَلُ وَغَیْرُکَ لَایَجُوْدُ بِمَعْنٰی اَنْتَ لَاتَبْخَلُ وَاَنْتَ تَجُوْدُ.

یہ عبارت معترضہ کے طور پر ہے اس لیئے اس کو درمیان سے نکال کر آخر میں درج کیا ہے۔

ترجمہ:......مثال اس مثل مسند الیہ کی اور غیر مسند الیہ کی مثلک لایبخل جیسے میں ہے اور غیرک لایجود جیسے میں ہے۔ مثلک لایبخل کا معنیٰ ہے انت لاتبخل اور غیرک لایجود کا معنیٰ ہے انت تجود۔

تشریح:......مثلک لایبخل سے کنایۃ کے طور پر مخاطب سے بخل کی نفی ہو رہی ہے:......مثل سے جب بخل کی نفی کی اور مثل سے مراد مخاطب ہے تو بخل کی نفی مخاطب سے ہوئی اس لیئے مثلک لایبخل کا معنیٰ ہے انت لاتبخل کہ تو بخیل نہیں ہے اور سخاوت کی جب غیر مخاطب سے نفی کی گئی تو سخاوت مخاطب کے لیئے ثابت ہوگئی اس لیئے غیرک لایجود کا معنیٰ ہے انت تجود۔

ترکیب:......مثالھما مبتدأ فی جارہ نحو متعلق کائن کے خبر مضاف مثلک لایبخل مضاف الیہ معطوف علیہ واو عاطفہ غیرک لایجود معطوف:۔ مثلک لایبخل مبتدأ باء جارہ معنیٰ متعلق کائن کے خبر مضاف انت لاتبخل مضاف الیہ واو عاطفہ غیرک لایجود مبتدأ بمعیٰ انت تجود متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......قِیْلَ وَقَدْیُقَدَّمُ لِاَنَّہٗ دَالٌّ عَلَی الْعُمُوْمِ نَحْوُکُلُّ اِنْسَانٍ لَمْ یَقُمْ بِخِلَافِ مَالَوْاُخِّرَنَحْوُ لَمْ یَقُمْ کُلُّ اِنْسَانٍ.

ترجمہ:......کہا گیا ہے اور کبھی مقدم کیا جاتا ہے مسند الیہ کو کیونکہ وہ مسند الیہ مقدم دلالت کرتا ہے عموم پر جیسے کوئی بھی انسان کھڑا نہیں ہوا یہ خلاف ہے اس مسند الیہ کے جس مسند الیہ کو مؤخر کر دیا جائے جیسے سب انسان کھڑے نہیں ہوئے۔

تشریح:......کبھی مسند الیہ کو مقدم اس لیئے کیا جاتا ہے کہ وہ مسند الیہ عموم پر دلالت کرتا ہے جیسے کل انسان لم یقم کا معنیٰ ہے کوئی بھی انسان کھڑا نہیں ہوا انسان کے ہر ہر فرد سے کھڑے ہونے کی نفی ہو رہی ہے یہ مقدم مسند الیہ اس مسند الیہ کے خلاف ہے جس مسند الیہ کو مؤخر کر دیا جائے جیسے لم یقم کل انسان کا معنیٰ ہے سب انسان کھڑے نہیں ہوئے یعنی کچھ کھڑے ہوئے اور کچھ کھڑے نہیں ہوئے۔

ترکیب:......قیل فعل باقی نائب فاعل واو عاطفہ قد حرف تقلیلیہ یقدم فعل ھو نائب فاعل مرجع مسند الیہ لام جارہ ان متعلق یقدم کے (ہ) اسم مرجع تقدیم مسند الیہ دال خبر علی جارہ العموم متعلق دال کے جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف کل انسان لم یقم مضاف الیہ جملہ اسمیہ ھذا مبتدأ مشار الیہ کل انسان لم یقم باء جارہ خلاف متعلق کائن کے خبر مضاف ما مضاف الیہ موصولہ لو حرف شرط اخر فعل ھو نائب فاعل مرجع ما جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... فَاِنَّہٗ یُفِیْدُ نَفْیَ الْحُکْمِ عَنْ جُمْلَۃِ الْاَفْرَادِ لَاعَنْ کُلِّ فَرْدٍ.

ترجمہ:...... پس بیشک وہ مؤخر مسند الیہ فائدہ دیتا ہے حکم کی نفی کا تمام افراد سے نہیں فائدہ دیتا وہ مؤخر مسند الیہ حکم کی نفی کا ہر ایک فرد سے۔

تشریح:......لم یقم کل انسان میں کل انسان مسند الیہ مؤخر ہے یہ مسند الیہ حکم کی نفی کا فائدہ تمام افراد سے دیتا ہے یعنی سب کے سب انسان کھڑے نہیں ہوئے کچھ انسان کھڑے ہوئے اور کچھ انسان کھڑے نہیں ہوئے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ (ہ) اسم ان کا مرجع مؤخر مسند الیہ یفید خبر ھو فاعل مرجع مؤخر مسند الیہ نفی مفعول بہ مضاف الحکم مضاف الیہ عن جارہ جملۃ متعلق یفید کے مضاف الافراد مضاف الیہ:۔ عن جملۃ الافراد معطوف علیہ لا عاطفہ عن کل فرد معطوف:۔

عبارت:......وَذَالِکَ لِئَلَّا یَلْزَمَ تَرْجِیحُ التَّاکِیدِ عَلَی التَّاسِیسِ لِاَنَّ الْمُوجَبَةَ الْمُهْمَلَةَ الْمَعْدُولَةَ الْمَحْمُولِ فِی قُوَّةِ السَّالِبَةِ الْجُزْئِیَّةِ الْمُسْتَلْزِمَةِ نَفْیَ الْحُکْمِ عَنِ الْجُمْلَةِ دُونَ کُلِّ فَرْدٍ۔

ترجمہ:......مسندالیہ کی تقدیم کی وجہ سے عموم کا فائدہ ہونا اس لیئے ہے تا کہ نہ لازم آجائے تاکید کو ترجیح دینا تاسیس پر کیونکہ موجبہ مہملہ معدولہ محمول سالبہ جزئیہ کی طاقت میں ہوتا ہے جو لازم ہوتا ہے حکم کی نفی کو تمام افراد سے علاوہ ہر ایک کے۔

تشریح:......انسان لم یقم:۔ سب انسان کھڑے نہیں ہوئے یہ جملہ موجبہ مہملہ معدولہ محمول ہے:۔ موجبہ اس لیئے کہ لم یقم کا اثبات ہورہا ہے:۔ مہملہ اس لیئے کہا کہ موضوع انسان یعنی مبتدأ عام ہے کل کی یا جزو کی قید نہیں ہے:۔ محمول خبر کو کہتے ہیں جو کہ لم یقم ہے اس میں کلمہ نفی لم محمول کا یعنی خبر کا جزو ہے۔ اس لیئے اس کو معدولہ کہا یہ موجبہ مہملہ معدولہ نفی ہر ہر فرد سے نہیں کرتا تمام افراد سے کرتا ہے اس تمام کی نفی کی وجہ سے انسان لم یقم سالبہ جزئیہ کی طاقت میں ہے سالبہ جزئیہ لم یقم بعض الانسان ہے جس کا معنیٰ ہے کچھ انسان کھڑے نہیں ہوئے جب انسان لم یقم پر کل داخل کیا تو اس کل نے عموم کا فائدہ دیا جیسے کل انسان لم یقم کوئی بھی انسان کھڑا نہیں ہوا یہ نیا معنی ہے اس کو تاسیس کہتے ہیں اگر کل کے بعد بھی کل انسان لم یقم کا معنی کرتے سب انسان کھڑے نہیں ہوئے تو یہ تاکیدی معنیٰ ہوتے جبکہ تاسیس بہتر ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ذالک مبتدأ لام جارہ ان ناصبہ متعلق کائن کے خبر لایلزم فعل ترجیح فاعل مضاف التاکید مضاف الیہ علی جارہ التاسیس متعلق ترجیح کے لام جارہ ان متعلق یلزم کے الموجبۃ اسم ان کا موصوف باقی صفت فی جارہ قوۃ متعلق کائنۃ کے خبر ان کی مضاف السالبۃ مضاف الیہ موصوف الجزئیہ صفت المستلزمۃ صفت نفی مفعول بہ مستلزمۃ کا مضاف الحکم مضاف الیہ عن جارہ الجملۃ متعلق المستلزمۃ کے دون ظرف المستلزمۃ۔

عبارت:......وَالسَّالِبَةُ الْمُهْمَلَةُ فِی قُوَّةِ السَّالِبَةِ الْکُلِّیَّةِ الْمُقْتَضِیَةِ لِلنَّفْیِ عَنْ کُلِّ فَرْدٍ لِوُرُودِ مَوْضُوعِهَا فِی سِیَاقِ النَّفْیِ.

ترجمہ:......اور سالبہ مہملہ سالبہ کلیہ کی طاقت میں ہوتا ہے جو سالبہ کلیہ تقاضہ کرتا ہے نفی کا ہر ایک فرد سے نفی کے تحت اپنے موضوع کے وارد ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:......لم یقم انسان سالبہ مہملہ ہے سالبہ تو اس لیئے ہے کہ کھڑے ہونے کی نفی ہورہی ہے اور مہملہ اس لیئے ہے کہ انسان میں کل یا جزو کی قید نہیں ہے لاشیئ من الانسان بقائم سالبہ کلیہ ہے اس میں نفی کھڑے ہونے کی ہر ہر فرد سے ہے یعنی کوئی انسان کھڑا نہیں ہوا اسی طرح لم یقم انسان کوئی انسان کھڑا نہیں ہوا یعنی سالبہ مہملہ سالبہ کلیہ کی طاقت میں ہے لیکن سالبہ مہملہ کو سالبہ کلیہ نہیں کہتے:۔ اور جب کل کو داخل کیا جیسے لم یقم کل انسان تو معنی ہوگا سب انسان کھڑے نہیں ہوئے کچھ کھڑے ہوئے اور کچھ کھڑے نہیں ہوئے کیونکہ یہ فائدہ دے گا حکم کی نفی کا تمام افراد سے ہر ایک فرد سے حکم کی نفی کا فائدہ نہیں دے گا۔(۱) موجبہ مہملہ معدولہ محمول (انسان لم یقم) سب انسان کھڑے نہیں ہوئے (۲) سالبہ جزئیہ (لم یقم بعض الانسان) بعض انسان کھڑے نہیں ہوئے (۳) سالبہ مہملہ (لم یقم انسان) کوئی انسان کھڑا نہیں ہوا(۴) سالبہ کلیہ (لا شیئ من الانسان بقائم) انسانوں میں سے کوئی انسان کھڑا نہیں ہوا۔

ترکیب:...... واو عاطفہ السالبۃ مبتدأ موصوف المهملۃ صفت فی جارہ قوۃ متعلق کائنۃ کے خبر مضاف السالبۃ مضاف الیہ موصوف الکلیۃ صفت المقتضیۃ صفت لام جارہ النفی متعلق المقتضیۃ کے عن جارہ کل متعلق المقتضیۃ کے مضاف فرد مضاف الیہ لام جارہ ورود متعلق المقتضیۃ کے مضاف موضوع مضاف الیہ مضاف ھا مضاف الیہ مرجع السالبۃ کلیہ فی جارہ سیاق متعلق ورود کے مضاف النفی مضاف الیہ۔

عبارت:......وَفِیهِ نَظَرٌ لِاَنَّ النَّفْیَ عَنِ الْجُمْلَةِ فِی الصُّورَةِ الْاُولٰی وَعَنْ کُلِّ فَرْدٍ فِی الثَّانِیَةِ اِنَّمَا اَفَادَهُ الْاِسْنَادُ اِلَی

مَااُضِيفَ اِلَيْهِ كُلُّ وَقَدْ زَالَ ذَالِكَ بِالْاِسْنَادِ اِلَيْهَا فَيَكُوْنُ كُلُّ تَاسِيْسًالَا تَاكِيْدًا.

ترجمہ:......اور اس قیل والی بات میں نظر ہے کیونکہ نفی تمام سے پہلی صورت میں ہے (انسان لم یقم سب انسان کھڑے نہیں ہوئے) اور ہر فرد سے دوسری صورت میں ہے (لم یقم انسان کوئی انسان کھڑا نہیں ہوا) صرف فائدہ دیا اس نفی کا اسناد نے اس کو جس کی طرف مضاف کیا گیا کل اور تحقیق پھر گئی یہ نفی اسناد کی وجہ سے اس کل کی طرف پس کل تاسیس ہوگا تاکید نہ ہوگا۔

تشریح:...... وذالک لئلایلزم ترجیح التاکید علی التاسیس:۔ مقدم مسند الیہ کل کا عموم کا فائدہ دینا اس لیئے ہے تاکہ نہ لازم آجائے تاکید کو ترجیح دینا تاسیس پر اس کو رد کرنے کے لیئے قزوینی صاحب کہتے ہیں کہ اس کے بغیر بھی کل تاسیس تھا تاکید نہ تھا کیونکہ اسناد نے فائدہ دیا نفی کا انسان کو اور تحقیق پھر گئی یہ نفی اسناد کی وجہ سے کل کی طرف تو کل تاسیس ہوگا تاکید نہ ہوگا یہ بات درست جب ہوتی جب نفی پھرتی اور معنیٰ نہ بدلتا معنیٰ پہلے والا ہی رہتا لیکن پہلے معنیٰ تھا انسان لم یقم سب انسان کھڑے نہیں ہوئے یعنی کچھ کھڑے ہوئے اور کچھ کھڑے نہیں ہوئے اور کل انسان لم یقم کا معنیٰ ہے کہ کوئی بھی انسان کھڑا نہیں ہوا یعنی نفی ہر ایک فرد سے ہے اس لیئے قزوینی صاحب کی بات درست نہیں قیل والی بات ٹھیک ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ فی جارہ (ہ) متعلق کائن کے نظر مبتدأ لام جارہ ان متعلق کائن کے خبر النفی اسم ان کا عن الجملۃ :۔ فی الصورۃ الاولی عن کل فرد:۔ فی الثانیۃ متعلق کائن کے کائن اپنے چاروں متعلق سے مل کر خبر ان کی:۔ انما کلمہ حصر افاد فعل (ہ) مفعول بہ مرجع نفی الاسناد فاعل الی جارہ ما متعلق افاد کے موصولہ اضیف صلہ الی جارہ (ہ) متعلق اضیف کے کل نائب فاعل واو عاطفہ قد حرف تحقیق زال فعل ذالک فاعل مشاء الیہ نفی باء جارہ الاسناد متعلق زال کے الی جارہ ھا متعلق زال مرجع کل فاء عاطفہ یکون فعل کل اسم تاسیسا خبر معطوف علیہ لا عاطفہ تاکیدا (معطوف)

عبارت:......وَلِاَنَّ الثَّانِيَةَ اِذَا اَفَادَتِ النَّفْىَ عَنْ كُلِّ فَرْدٍ اَفَادَتِ النَّفْىَ عَنِ الْجُمْلَةِ فَاِذَا حُمِلَتْ كُلٌّ عَلَى الثَّانِى لَايَكُوْنُ تَاسِيْسًا بَلْ تَاكِيْدًا.

ترجمہ:......اور اس میں نظر ہے کیونکہ دوسرے نے جب فائدہ دیا نفی کا ہر ایک سے تو فائدہ دیا نفی کا تمام سے پس جب اٹھایا جائے کل کو دوسرے پر نہیں ہوگا وہ تاسیس بلکہ ہوگا وہ کل تاکید۔

تشریح:...... لم یقم کل انسان کا معنیٰ ہے سب انسان کھڑے نہیں ہوئے اور لم یقم انسان کا معنیٰ ہے کوئی بھی انسان کھڑا نہیں ہوا اس لیئے کل تاسیس ہے اس کو رد کرنے کے لیئے بیان کرتے ہیں کہ لم یقم انسان نے جب فائدہ دیا نفی کا ہر ایک سے تو فائدہ دیا نفی کا تمام سے جب کل کو تمام پر محمول کریں تو کل تاکید ہوگا تاسیس نہ ہوگا قزوینی صاحب کی یہ بات درست نہیں اس کے لیئے قزوینی صاحب کی تحریر غور فرمائیے۔ استغراق کی بحث میں:...... ولا تنافی بین الاستغراق و افراد الاسم لان الحرف انما یدخل علیہ مجردا عن معنی الوحدۃ ولانہ بمعنی کل فردلہ لا مجموع الافراد ولھذا امتنع وصفہ بنعت الجمع یعنی استغراق ہر فرد کے لیئے ہوتا ہے اور تمام افراد کے لیئے نہیں ہوتا اور اس کی صفت واحد ہوگی جمع نہیں ہوگی پھر یہاں کل کو دوسرے پر کس طرح محمول کر سکتے ہیں اس لیئے دلیل درست نہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ لان الثانیۃ معطوف ہے لان النفی پر یعنی:۔ وفیہ نظر لان الثانیۃ:۔ نظر مبتدأ اور کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر اذا شرطیہ افادت فعل ھی فاعل مرجع الثانیۃ النفی مفعول بہ عن کل فرد متعلق افادت کے جملہ شرط افادت فعل ھی فاعل مرجع الثانیۃ النفی مفعول بہ عن الجملۃ متعلق افادت کے جملہ جزائیہ فاء عاطفہ اذا شرطیہ حملت فعل کل نائب فاعل علی الثانی متعلق حملت کے جملہ شرط لا یکون فعل ھو اسم مرجع کل تاسیسا خبر معطوف علیہ بل عاطفہ تاکیدا معطوف پورا جملہ خبر ان کی۔

عبارت:...... وَلِاَنَّ النَّكِرَةَ الْمَنْفِيَّةَ اِذَا عَمَّتْ كَانَ قَوْلُنَا لَمْ يَقُمْ اِنْسَانٌ سَالِبَةٌ كُلِّيَّةٌ لَامُهْمَلَةٌ.

ترجمہ:......اور اس میں نظر ہے کیونکہ نکرہ منفیہ جب عام ہو تو وہ نکرہ منفیہ سالبہ کلیہ ہوتا ہے سالبہ مہملہ نہیں ہوتا جیسے ہمارا کہنا ہے کوئی بھی انسان

کھڑا نہیں ہوا۔

تشریح:...... لم یقم انسان:۔ کوئی بھی انسان کھڑا نہیں ہوا۔ سالبہ مہملہ ہے نفی کھڑے ہونے کی ہر ہر فرد سے ہو رہی ہے قزوینی صاحب کہتے ہیں کہ جب نکرہ نفی کے تحت عام ہو تو وہ سالبہ کلیہ ہوگا سالبہ مہملہ نہ ہوگا یہ بات درست نہیں ہے صحیح بات یہ ہی ہے کہ لم یقم انسان سالبہ کلیہ کی طاقت میں ہے لیکن سالبہ کلیہ نہیں ہے کیونکہ موضوع میں کل یا جزو پر دلالت کرنے والا سور (لفظ) نہیں ہے اس لیئے اس کو سالبہ کلیہ نہیں کہہ سکتے وفیہ نظر میں تین بات قزوینی صاحب نے فرمائی ہیں جو کہ درست نہیں ہیں۔

ترکیب:...... واو عاطفہ لان النکرۃ المنفیۃ معطوف ہے لان الحکم پر۔ وفیہ نظر لان النکرۃ المنفیۃ۔ نظر مبتدأ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ۔ النکرۃ موصوف المنفیۃ صفت مل کر اسم اذا عملت شرط درمیان میں ہے۔ سالبۃ موصوف کلیۃ صفت مل کر خبر ان کی لا عاطفہ مھملۃ معطوف کلیۃ پر۔ کان فعل قولنا اسم کان کالم یقم انسان خبر کان کی جملہ فعلیہ معترضہ۔

عبارت:...... وَقَالَ عَبْدُالْقَاهِرِ اِنْ كَانَتْ كُلُّ دَاخِلَةً فِيْ حَيِّزِ النَّفْيِ بِاَنْ اُخِّرَتْ عَنْ اَدَاتِهٖ مَا كُلُّ مَايَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهٗ.

ترجمہ:...... اور کہا ہے عبدالقاھر نے اگر کل داخل ہو نفی کے تحت یہ کہ مؤخر کیا گیا ہو اس کل کو اس نفی کے حرف سے جیسے نہیں ہے ہر وہ چیز جس کی تمنی کرے آدمی اور پالے وہ آدمی اس چیز کو۔

تشریح:...... ماکل مایتمنی المرء میں ما نافیہ ہے اور اس ما نافیہ کے بعد کل مسند الیہ ہے نفی کے تحت داخل ہے اور کل مسند الیہ حرف نفی سے مؤخر ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ قال فعل عبد فاعل مضاف القاھر مضاف الیہ ان حرف شرط کانت فعل کل اسم داخلۃ خبر فی جارہ حیز متعلق داخلۃ کے مضاف النفی مضاف الیہ باء جارہ ان متعلق داخلۃ کے مصدریہ اخرت فعل ہی نائب فاعل مرجع کل عن جارہ اداۃ متعلق اخرت کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع النفی۔ ما نافیہ کل مبتدأ مضاف ما مضاف الیہ موصولہ یتمنی صلہ (ہ) مفعول بہ محذوف ہے مرجع ما المرء فاعل یدرک فعل ھو فاعل مرجع المرء (ہ) مفعول بہ مرجع ما جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔

عبارت:...... اَوْ مَعْمُوْلَةً لِلْفِعْلِ الْمَنْفِيِّ نَحْوُ مَاجَاءَ نِيْ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ:. اَوْ مَاجَاءَ نِيْ كُلُّ الْقَوْمِ :. اَوْلَمْ اٰخُذْ كُلَّ الدَّرَاهِمِ اَوْ كُلَّ الدَّرَاهِمِ لَمْ اٰخُذْ.

ترجمہ:...... عبدالقاھر نے کہا ہے کہ اگر کل معمول ہو منفی فعل کا جیسے نہیں آئی میرے پاس سب قوم:...... یا نہیں آئی میرے پاس ساری قوم یا نہیں لیئے میں نے سارے درہم:۔ یا سب درہم نہیں لیئے میں نے۔

تشریح:...... جاء فعل ہے اور منفی ہے ما نافیہ کی وجہ سے جاء فعل منفی کا کلھم معمول ہے اور القوم کی تاکید ہے اور کل القوم بھی معمول ہے فعل منفی جاء کا اور کل الدراھم میں کل معمول ہے منفی فعل لم اخذ کا مفعول بہ ہے۔

ترکیب:...... او عاطفہ معمولۃ معطوف ہے داخلۃ پر لام جارہ الفعل متعلق معمولۃ کے موصوف المنفی صفت مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی تینوں جملے مضاف الیہ:۔ جاء فعل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ کل فاعل مضاف القوم مضاف الیہ:۔ کل مفعول بہ مقدم مضاف الدراھم مضاف الیہ لم اخذ فعل انا فاعل جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... تَوَجَّهَ النَّفْيُ اِلَى الشُّمُوْلِ خَاصَّةً وَاَفَادَ الْكَلَامُ ثُبُوْتَ الْفِعْلِ اَوِالْوَصْفِ لِبَعْضٍ اَوْتَعَلُّقَهٗ بِهٖ.

ترجمہ:...... نفی پھرے گی شمول کی طرف خاص کر اور کلام فائدہ دے گا فعل کے ثبوت کا یا وصف کے ثبوت کا بعض کے لیئے یا اس فعل کے تعلق کا یا اس وصف کے تعلق کا کلام فائدہ دے گا اس بعض کے ساتھ۔

تشریح:...... ماکل مایتمنی المرء یدرکہ:۔ کل نفی کے تحت داخل ہے اس لیئے نفی شمول کی طرف پھرے گی یعنی کچھ کام

ایسے ہوتے ہیں کہ تمنی کے مطابق ہو جاتے ہیں اور کچھ کام ایسے ہوتے ہیں کہ تمنی کے مطابق نہیں ہوتے تو یہاں اصل فعل کی نفی نہیں ہے بلکہ شمول کی نفی ہے اسی طرح کلھم اور کل القوم معمول ہیں فعل منفی ماجاء نی کے یہاں بھی نفی شمول کی طرف پھریگی اصل فعل کی طرف نہیں پھریگی یعنی ساری قوم نہیں آئی کچھ قوم آئی تو نفی فعل کی نہیں ہے بلکہ شمول کی ہے اسی طرح کل الدارھم میں نفی شمول کی ہے فعل کی نہیں مصنف نے کل کے لیے پانچ مثالیں دی ہیں کل پانچوں جگہ میں جمع کی طرف مضاف ہے:...... ھم:...... القوم:...... الدراھم:...... یہ سب جمع ہیں:...... ایک جگہ (ما) موصولہ ہے اس میں جمع کا معنیٰ ہے اگرچہ لفظا واحد ہے کل جمع کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے اور فعل منفی ہونے کی وجہ سے نفی شمول کی ہے۔

ترکیب:......توجہ فعل النفی فاعل الی جارہ الشمول متعلق توجہ کے خاصۃ صفت ہے مفعول مطلق تَوَجُّہً کی جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ افاد فعل الکلام فاعل ثبوت مفعول بہ مضاف الفعل مضاف الیہ معطوف علیہ او عاطفہ الوصف معطوف لام جارہ بعض متعلق افاد کے او عاطفہ تعلق معطوف ہے ثبوت پر (ہ) مضاف الیہ مرجع فعل اور وصف (ہ) متعلق تعلق کے مرجع بعض۔

عبارت:......وَاِلاَّ (ان لم تکن کل داخلة فی حیز النفی بان اخرت عن اداته اومعمولة للفعل المنفی) عَمَّ:. كَقَوْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ :. لَمَّا قَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّ ذَالِكَ لَمْ يَكُنْ.

ترجمہ:......اور اگر کل داخل نہ ہو نفی کے تحت اور موخر نہ ہو کل حرف نفی سے یا کل معمول نہ ہو فعل منفی کا تو کل عام ہوگا جیسے نبی کا فرمان ہے جس وقت کہا آپ کو ذوالیدین نے:۔کیا کم ہوگئی نماز یا آپ بھول گئے ۔ اے اللہ کے رسول جواب میں آپ نے فرمایا کچھ بھی نہیں ہوا۔

تشریح:......کل ذالک میں کل نفی کے تحت داخل نہیں ہے اور کل فعل منفی کا معمول بھی نہیں ہے کل مضاف ہے واحد کی طرف پہلے مضاف تھا جمع کی طرف اس لیئے یہ کل شمول کے لیئے نہیں ہوگا بلکہ اصل فعل کی نفی کے لیئے ہوگا اصل فعل لم یکن ہے اس لم یکن کی نفی ہو رہی ہے کل ذالک سے یعنی نہ نماز کم ہوئی اور نہ میں بھولا کل مضاف ہو واحد کی طرف فعل منفی ہو تو نفی فعل کی ہوگی۔

ترکیب:......واو عاطفہ الا شرط عم جزاء:۔ مثالہ مبتدأ قول متعلق کائن کے خبر مضاف النبی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔علیہ متعلق کائن کے خبر السلام مبتدأ جملہ معترض لما ظرف قول کی مضاف باقی مضاف الیہ قال فعل لام جارہ (ہ) متعلق قال کے مرجع نبیؐ ذو الیدین فاعل باقی مقولہ قال کا ھمزہ استفہام کا قصرت فعل الصلوۃ نائب فاعل ام عاطفہ نسیت فعل بفاعل جملہ فعلیہ معطوف یا حرف نداء قائم مقام ادعو کے رسول مفعول بہ مضاف اللہ مضاف الیہ:۔کل مبتدأ مضاف ذالک مضاف الیہ لم یکن فعل ہو فاعل مرجع کل ذالک جملہ فعلیہ خبر:۔

عبارت:...... وَعَلَيْهِ قَوْلُهٗ:. قَدْ اَصْبَحَتْ اُمُّ الْخِيَارِ تَدَّعِيْ عَلَيَّ ذَنْبًا كُلُّهٗ لَمْ اَصْنَعٖ.

ترجمہ:...... اور اس حدیث پر ہے اس کا کہنا:۔تحقیق صبح سویرے ام الخیار تھوپتی ہے مجھ پر گناہ:۔ میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔

تشریح:......کل ذالک اور کلہ میں کل مضاف ہے واحد کی طرف اس لیئے کل میں عموم ہے شمول نہیں ہے نفی اصل فعل کی ہے اور کل الدراھم میں کل مضاف جمع کی طرف ہے اس لیئے کل شمول کی طرف پھر رہا ہے نفی اصل فعل کی نہیں ہے شمول کی ہے ویسے فعل ان میں بھی منفی ہے اور کل الدراھم اور کل القوم میں بھی فعل منفی ہے کل الدراھم لم اخذ کو اگر مرفوع بھی پڑھیں تب بھی معنی یہ ہوں گے کہ میں نے سب درہم نہیں لیئے یعنی کچھ لیئے اور کچھ نہیں لیئے:۔

ترکیب:......واو عاطفہ علی جارہ (ہ) متعلق کائن کے خبر قول مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔قد حرف تحقیق اصبحت فعل ام اسم مضاف الخیار مضاف الیہ تدعی خبر ہی فاعل مرجع ام الخیار علی جارہ (ی) متعلق تدعی کے ذنبا مفعول بہ کل مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ لم اصنع فعل انا فاعل جملہ فعلیہ خبر:۔

وَاَمَّا تَاخِيْرُهٗ فَلِاقْتِضَاءِ الْمَقَامِ تَقْدِيْمَ الْمُسْنَدِ هٰذَا كُلُّهٗ مُقْتَضَى الظَّاهِرِ (ابن زید)

عبارت:......

ترجمہ:......اور لیکن مسند سے مسند الیہ کو مؤخر کرنا مسند کی تقدیم کے مقام کے تقاضہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے مسند الیہ کی تاخیر سے پہلے جو ذکر کیا گیا ہے مسند الیہ کے بارے میں وہ تمام مقتضیٰ ظاہر کے مطابق تھا۔

تشریح:......مسند الیہ کے بارے میں اب تک جو کچھ ذکر ہوا ہے یہ سب کا سب مقتضیٰ ظاہر کے مطابق تھا اب جو بیان ہوگا وہ کبھی کبھی مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہوگا اور پہلے جو خلاف کیا گیا ہے وہ مسند سے مسند الیہ کو مؤخر کرنا ہے جیسے این زید مسند کی تقدیم کے مقام کا تقاضہ کرنے کی وجہ سے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تاخیر مبتدأ مضاف مسند الیہ(ہ) مضاف الیہ فاء جزائیہ لام جارہ اقتضاء متعلق کائن کے خبر مضاف مسند المقام مضاف الیہ تقدیم مفعول بہ مضاف المسند مضاف الیہ۔ ھذا مبتدأ مؤکد کلہ تاکید مقتضیٰ خبر مضاف الظاہر مضاف الیہ۔

عبارت:......وَقَدْ يُخْرَجُ الْكَلَامُ عَلٰى خِلَافِهٖ فَيُوْضَعُ الْمُضْمَرُ مَوْضِعَ الْمُظْهَرِ كَقَوْلِهِمْ نِعْمَ رَجُلاً مَكَانَ نِعْمَ الرَّجُلُ فِيْ اَحَدِ الْقَوْلَيْنِ.

ترجمہ:......اور کبھی نکالا جاتا ہے کلام کو اس مقتضیٰ ظاہر کے خلاف پر پس رکھا جاتا ہے مضمر کو مظہر کی جگہ جیسے ان کا کہنا ہے نعم رجلا نعم الرجل کی جگہ دو قول میں سے ایک قول پر۔

تشریح:......ایک قول نعم رجلا زید ہے اس نعم میں ایک ضمیر ہے جو کہ الرجل کی جگہ میں ہے اور یہ مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہے اور دوسرا قول نعم الرجل رجلا زید ہے اس قول پر نعم رجلا زید میں ضمیر نہیں ہے بلکہ الرجل محذوف ہے اور یہ مقتضیٰ ظاہر کے خلاف نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق یخرج فعل الکلام نائب فاعل علی جارہ خلاف متعلق یخرج کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مقتضیٰ ظاہر جملہ فعلیہ فاء عاطفہ یوضع فعل المضمر نائب فاعل موضع مفعول فیہ مضاف المظہر مضاف الیہ جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف ھم مضاف الیہ نعم رجلا مقولہ مکان مفعول فیہ مضاف نعم الرجل مضاف الیہ فی جارہ احد متعلق قول کے مضاف القولین مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَقَوْلِهِمْ هُوَ اَوْ هِيَ زَيْدٌ عَالِمٌ مَكَانَ الشَّانِ اَوِ الْقِصَّةِ لِيَتَمَكَّنَ مَا يَعْقُبُهٗ فِيْ ذِهْنِ السَّامِعِ لِاَنَّهٗ اِذَا لَمْ يَفْهَمْ مِنْهُ مَعْنًى اِنْتَظَرَهٗ وَقَدْ يُعْكَسُ.

ترجمہ:......اور جیسے ان کا کہنا ہے ھو یا ھی زید عالم شان کی جگہ میں یا قصہ کی جگہ میں تا کہ سامع کے ذہن میں مضبوط ہو جائے وہ کلام جو کلام اس ضمیر کے بعد آنے والا ہے کیونکہ سامع جب نہ سمجھے گا اس ضمیر سے کوئی معنیٰ تو وہ سامع اس معنیٰ کا انتظار کرے گا اور کبھی کبھی الٹ کیا جاتا ہے یعنی ضمیر کی جگہ مظہر کو رکھتے ہیں۔

تشریح:......یہاں ھو اور ھی زید عالم ہے جس سے شبہ ہوتا ہے کہ زید عالم کے ساتھ شان کے لیئے ھو اور قصہ کے لیئے ھی آتا ہے یہ بات نہیں ہے بلکہ مذکر کے ساتھ ہمیشہ ضمیر مذکر کی ہوگی اور یہ ضمیر شان ہوگی اس ضمیر کا مرجع نہیں ہوگا جیسے:...... ھو زید عالم:...... ھو اللہ الصمد:...... ھما زید و خالد عالمان:...... ھی زینب قائمۃ:...... ھی امرأۃ قائمۃ:...... ھما زینب و امرأۃ قائمتان:...... مؤنث کے ساتھ ہمیشہ ضمیر مؤنث کی ہوگی اور یہ ضمیر قصہ ہوگی اس ضمیر کا بھی مرجع نہیں ہوتا:...... اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مؤنث کے لیے قصہ ہوتا ہے اور مذکر کے لیے شان ہوتی ہے:...... مؤمن کا کہنا ہے کہ ضمیر قصہ اور ضمیر شان کا مرجع پہلے نہیں ہوتا بلکہ ضمیر کے بعد ہوتا ہے:...... مقتضیٰ ظاہر یہ ہے کہ اسم ظاہر لایا جائے لیکن مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ضمیر لائی گئی تا کہ غور کرنے کی وجہ سے سامع کے ذہن میں کلام مضبوط ہو جائے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قول معطوف ہے پہلے قول پر مضاف ھم مضاف الیہ باقی مقولہ مکان ظرف قول کی مضاف الشان مضاف الیہ معطوف علیہ او

عاطفہ القصۃ معطوف لام تعلیلیہ علت قول کی یتمکن فعل مافاعل موصولہ یعقب صلہ فعل ھو فاعل مرجع ما(ہ) مفعول بہ مرجع ھو اور ہی فی جارہ ذہن متعلق یتمکن کے مضاف سامع مضاف الیہ لام تعلیلیہ علت یتمکن کی (ہ) اسم مرجع سامع اذا شرطیہ لم یفھم فعل ھو فاعل مرجع سامع من جارہ(ہ) متعلق یفھم کے مرجع ھو اور ہی معنیٰ مفعول بہ جملہ شرط انتظر فعل ھو فاعل مرجع سامع (ہ) مفعول بہ مرجع معنیٰ جملہ جزائیہ بعکس فعل ھو نائب فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:......فَاِنْ كَانَ اِسْمَ اِشَارَةٍ فَلِكَمَالِ الْعِنَايَةِ بِتَمْيِيْزِهٖ لِاخْتِصَاصِهٖ بِحُكْمٍ بَدِيْعٍ كَقَوْلِهٖ: كَمْ عَاقِلٍ عَاقِلٍ اَعْيَتْ مَذَاهِبُهٗ وَجَاهِلٍ جَاهِلٍ تَلْقَاهُ مَرْزُوْقًا: هٰذَا الَّذِيْ تَرَكَ الْاَوْهَامَ حَائِرَةً x وَصَيَّرَ الْعَالِمَ النِّحْرِيْرَ زِنْدِيْقًا x

ترجمہ:......پس اگر ہے وہ مظھر اسم اشارہ پس ہوگا وہ اسم اشارہ پوری توجہ کے لیئے اس مسند الیہ کو الگ کرنے کی وجہ سے اس مسند الیہ کے خاص ہونے کی وجہ سے عجیب حکم کے ساتھ جیسے اس کا کہنا ہے کتنے عقلمندوں کو تھکا دیا ان کے راستوں نے اور کتنے جاھلوں کو تو پائے گا رزق دیا ہوا: یہ ہے وہ چیز جس نے کر دیا عقلوں کو حیران اور کر دیا متبحر عالم کو بے دین۔

تشریح:......ھذا سے پہلے دو چیز کا ذکر ہے ایک عالم کا تھک جانا اور محروم ہونا اور ایک جاہل کو رزق دیا جانا اس لیئے اسم اشارہ کی ضرورت نہ تھی کیونکہ ذکر سے پہلے مرجع موجود ہے یہاں مقتضیٰ ظاہر کی وجہ سے ضمیر لائی جاتی لیکن مسند الیہ کی طرف پوری توجہ کرانے کی وجہ سے اور مسند الیہ کو پوری طرح جدا کرنے کی وجہ سے اور عجیب حکم کے ساتھ مسند الیہ کے خاص ہونے کی وجہ سے اسم اشارہ کو لایا گیا جس کی وجہ سے غیر سے مسند الیہ جدا ہو گیا اور دو عجیب حکم کے ساتھ خاص ہو کر سامعین کی پوری توجہ کا سبب بن گیا۔

ترکیب:......فاء عاطفہ ان شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع مظھر اسم خبر مضاف اشارہ مضاف الیہ:۔ ھذا مبتداء محذوف فاء جزائیہ لام جارہ کمال متعلق کائن کے مضاف العنایۃ مضاف الیہ باء جارہ تمیز متعلق کائن کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ لام جارہ اختصاص متعلق کائن کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ:۔ کائن اپنے تینوں متعلق سے مل کر خبر باء جارہ حکم متعلق اختصاص کے موصوف بدیع صفت:۔ مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع شاعر:۔

ترکیب:......کم خبریہ مبتدأ ممیز مضاف عاقل تمیز مضاف الیہ موکد عاقل تاکید:۔ اعیت خبر فعل مذاھب فاعل مضاف(ہ) مضاف الیہ مرجع عاقل:۔ واو عاطفہ جاھل جاھل معطوف تلقا فعل انت فاعل(ہ) مفعول بہ ذوالحال مرزوقا حال جملہ خبر:۔ ھذا مبتدأ الذی موصولہ خبر ترک صلہ فعل ھو فاعل مرجع الذی الاوھام مفعول بہ ذوالحال حائرۃ حال جملہ فعلیہ معطوف علیہ صیر فعل ھو فاعل العالم النحریر مفعول بہ ذوالحال زندیقا حال جملہ معطوف۔

عبارت:......اَوِ التَّهَكُّمِ بِالسَّامِعِ كَمَا اِذَا كَانَ فَاقِدَ الْبَصَرِ.

ترجمہ:......پس اگر وہ مظھر اسم اشارہ ہے پس ہوگا وہ مسند الیہ اسم اشارہ سامع کے ساتھ مذاق کرنے کی وجہ سے جیسا کہ جب وہ سامع نابینا ہو:

تشریح:......اور کبھی ضمیر کی جگہ اسم کو رکھتے ہیں جس اسم کو ضمیر کی جگہ رکھا ہے اگر وہ اسم اشارہ ہے تو وہ اسم اشارہ سامع کے ساتھ مذاق کرنے کی وجہ سے ہوگا کہ سامع نابینا ہے اور کوئی آدمی آدمیوں میں بیٹھا ہو وہ آدمی نابینا کو مارے نابینا پوچھے مجھے کس نے مارا: جواب میں مارنے والے کی طرف کوئی اشارہ کر کے کہے:...... ھٰذا ضربک:...... تجھے اس نے مارا یہاں ضرورت اسم ظاہر کی تھی کیونکہ اشارہ کے لیئے نظر کی ضرورت ہے اس لیئے ھذا درست نہیں مگر مذاق کے لیئے۔

ترکیب:......او عاطفہ التھکم معطوف کمال پر باء جارہ السامع متعلق التھکم کے کاف جارہ ما زائدہ متعلق التھکم کے مضاف اذا مضاف الیہ مضاف باقی مضاف الیہ:

عبارت:......اَوِ النِّدَاءِ عَلٰى كَمَالِ بَلَادَتِهٖ اَوْ فَطَانَتِهٖ اَوْ اِدِّعَاءِ كَمَالِ ظُهُوْرِهٖ.

ترجمہ:......پس اگر وہ مظھر اسم اشارہ ہے تو اسم اشارہ ہوگا اس سامع کی انتہائی کند ذہن پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے یا اس سامع کی انتہائی تیز فہمی

پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے یا اس مسند الیہ کے پورے ظاہر ہونے کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے۔

تشریح:......مدرسہ میں تین آدمی ہوں تینوں کے نام عبداللہ ہوں ایک ان میں مدیر ہو باہر سے آنے والا پوچھے گیٹ مین سے کہ مدیر کون ہے وہ کہے عبداللہ باہر سے آنے والا کہے کونسا عبداللہ گیٹ مین کہے ھذا عبداللہ یہاں ضرورت ھو عبداللہ کی تھی کیونکہ مرجع پہلے موجود ہے لیکن سامع کند ذہن ہے اس لیئے ھو کی جگہ ھذا کہا اور تیز فہم کے لیئے کافی ہے ھذا۔ اور مسند الیہ کے پوری طرح ظاہر ہونے کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے کوئی کہے تقریر کے آخر میں ھذہ ظاھرۃ یہاں ھی ظاھرۃ چاہیے تھا لیکن ادعاء کمال ظہور کی وجہ سے ھذہ کہا ھی نہیں کہا۔

ترکیب:......او عاطفہ النداء معطوف ہے فلکمال پر علی جارہ کمال متعلق النداء کے مضاف بلادۃ مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع سامع او عاطفہ فطانتہ معطوف ہے بلادتہ پر او عاطفہ ادعاء معطوف ہے فلکمال پر مضاف کمال مضاف الیہ مضاف ظہور مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَعَلَيْهِ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ: . تَعَالَلْتِ كَيْ اَشْجٰى وَمَابِكِ عِلَّةٌ x تُرِيْدِيْنَ قَتْلِيْ قَدْ ظَفِرْتِ بِذَالِكِ.

ترجمہ:......اور اس پوری طرح ظاہر ہونے کے دعویٰ پر ہے اس مسند الیہ کے باب کے علاوہ سے۔ بیمار ہوگئی تو تاکہ میں غمگین ہو جاؤں اور نہیں ہے تجھ کو کوئی بیماری چاہتی ہے تو مجھے مار ڈالنا تحقیق کامیاب ہوگئی تو اس میں۔

تشریح:......یہ بذالک مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہے کیونکہ یہ قتل غیر محسوس چیز ہے اور ضمیر کے لیے قتل مرجع بھی موجود ہے یہاں کہنا تھا قد ظفرت بہ لیکن پوری طرح ظاہر کرنے کی وجہ سے اور قتل غیر محسوس کو محسوس کی طرح ظاہر کرنے کی وجہ سے قد ظفرت بذالک کہا ذالک مجرور ہے مسند الیہ نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ علی جارہ (ہ) متعلق کائن کے من جارہ غیر متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر پورا شعر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ تعاللت فعل بفاعل کَیْ حرف ناصبہ اشجی فعل انا فاعل جملہ فعلیہ علت واو حالیہ ما نافیہ باء جارہ ک متعلق کائنۃ کے خبر علۃ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ تریدین فعل بفاعل قتل مفعول بہ مضاف (ی) مضاف الیہ جملہ فعلیہ قد حرف تحقیق ظفرت فعل بفاعل باء جارہ ذالک متعلق ظفرت کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاِنْ كَانَ غَيْرَهٗ فَلِزِيَادَةِ التَّمْكِيْنِ نَحْوُ: . قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ وَنَظِيْرُهٗ مِنْ غَيْرِهٖ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ.

ترجمہ:......اور اگر ہو وہ مظہر اس اسم اشارہ کے علاوہ تو ہوگا وہ مظہر زیادہ مضبوطی کی وجہ سے جیسے فرمادیجئے آپ شان یہ ہے کہ اللہ اکیلا ہے اللہ بے نیاز ہے اور اس مظہر غیر اسم اشارہ کے نظیر اس مسند الیہ کے علاوہ سے یہ آیت ہے قرآن کو حق کے ساتھ نازل کیا ہم نے اور حق کے ساتھ نازل ہوا وہ قران۔

تشریح:......اللہ الصمد میں اللہ اسم ہے ضمیر کی جگہ ہے یہ اسم اشارہ نہیں ہے یہاں ضرورت ھو الصمد کی تھی کیونکہ مرجع پہلے مذکور ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ الصمد میں موصوف صفت کا امکان ہے لیکن سامع کے ذہن میں مضبوط کرنے کی وجہ سے ھو الصمد کی جگہ اللہ الصمد لایا گیا اس مضبوطی کی وجہ سے اللہ مبتدأ ہے ورنہ موصوف تھا بالحق نزل میں بہ نزل چاہیئے تھا کیونکہ مرجع مذکور ہے لیکن مقتضیٰ ظاہر کے خلاف مضبوطی کی وجہ سے ضمیر کی جگہ اسم مظہر لائے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ان شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع مظہر غیر خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع اسم اشارہ جملہ شرط فاء جزائیہ لام جارہ زیادۃ متعلق کائن کے خبر ھذا مبتدأ محذوف کی مضاف التمکین مضاف الیہ جملہ جزائیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ قل فعل انت فاعل باقی مقولہ ھو ضمیر شان اللہ مبتدأ احد خبر جملہ اسمیہ اللہ مبتدأ الصمد خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ نظیر مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مظہر غیر اسم اشارہ من جارہ غیر متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند الیہ آیت دوسری خبر:۔ انزلنا فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ۔

عبارت:......اَوْ اِدْخَالِ الرَّوْعِ فِیْ ضَمِیْرِ السَّامِعِ وَتَرْبِیَةِ الْمَهَابَةِ اَوْتَقْوِیَةِ دَاعِی الْمَامُوْرِ وَمِثَالُهُمَا قَوْلُ الْخُلَفَاءِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَاْمُرُکَ بِکَذَا.

ترجمہ:......اور اگر وہ اسم مظہر اسم اشارہ کے علاوہ ہے ضمیر کی جگہ میں تو سامع کے دل میں خوف کو داخل کرنے کی وجہ سے اور ہیبت کو بڑھانے کی وجہ سے ہوگا یا مامور کے بلانے والے کی مضبوطی کی وجہ سے ہوگا مثال دونوں کی حکمرانوں کا کہنا ہے امیر المومنین حکم کرتا ہے تجھ کو اس طرح۔

تشریح:......ضمیر کی جگہ اسم اشارہ کے علاوہ کبھی اسم مظہر لاتے ہیں مقصد سامع کے دل میں خوف داخل کرنا ہوتا ہے اور ہیبت کو بڑھانا ہوتا ہے یا مامور کے بلانے والے کی مضبوطی کی وجہ سے ہوتا ہے دونوں کی مثال حاکم وقت کا کہنا ہے امیر المومنین حکم کرتا ہے تجھ کو اس طرح تو یہاں اصل میں اَنَا اٰمُرُکَ بکذا ہے امیر المومنین اسم مظہر ہے جو انا کی جگہ رکھا گیا ہے سامع کے دل میں خوف کو داخل کرنے کی وجہ سے اور ہیبت کی وجہ سے۔

ترکیب:......او عاطفہ ادخال معطوف فلزیادۃ پر الروع مضاف الیہ فی جارہ ضمیر متعلق ادخال کے مضاف السامع مضاف الیہ واو عاطفہ تربیۃ معطوف ہے ادخال پر مضاف المھابۃ مضاف الیہ او عاطفہ تقویۃ معطوف ادخال پر مضاف داعی مضاف الیہ مضاف المامور مضاف الیہ جملہ اسمیہ واو عاطفہ مثال مبتدأ مضاف ھما مضاف الیہ قول خبر مضاف الخلفاء مضاف الیہ:۔ امیر مبتدأ مضاف المومنین مضاف الیہ یامر فعل ھو فاعل ک مفعول بہ باء جارہ کذا متعلق یامر کے جملہ فعلیہ خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَعَلَیْهِ مِنْ غَیْرِهٖ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ:. اَوِلِاسْتِعْطَافِ کَقَوْلِهٖ:. اِلٰهِیْ عَبْدُکَ الْعَاصِیْ اَتَاکَا:.

ترجمہ:......اور ضمیر کی جگہ اسم مظہر رکھنے پر یہ آیت ہے اس مسند الیہ کے باب کے علاوہ سے:۔ پس جب آپ ارادہ کریں تب آپ بھروسہ کریں اللہ پر یا طلب رحمت کی وجہ سے ضمیر کی جگہ اسم مظہر کو رکھیں گے جیسے اس کا کہنا ہے:۔ الٰہی تیرا گناہ گار بندہ تیرے پاس آیا:۔

تشریح:......اسم اشارہ کے علاوہ اسم مظہر کو رکھنا ضمیر کی جگہ ایسے ہے جیسے یہ آیت پس جب آپ پختہ ارادہ کریں تو آپ اللہ پر بھروسہ کریں تو یہاں مقتضیٰ ظاہر کا تقاضہ تھا کہ علیّ ہوتا کیونکہ متکلم خود اللہ ہے لیکن لفظ اللہ میں توکل کی طرف بلانے میں مضبوطی ہے اسی وجہ سے ضمیر کی جگہ اسم مظہر اللہ کو رکھا:۔ یا طلب رحمت کی وجہ سے ضمیر کی جگہ اسم مظہر کو رکھتے ہیں جیسے عبدک العاصی یہاں متکلم کی وجہ سے انا ہونا چاہیے تھا لیکن عبدک میں عاجزی ہے استحاق رحمت ہے اور شفقت امید ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ علی جارہ (ہ) متعلق کائن کے من جارہ غیر متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر آیت مبتدأ جملہ اسمیہ فاء عاطفہ اذا شرطیہ عزمت فعل بفاعل جملہ شرط فاء جزائیہ توکل فعل انت فاعل علی جارہ اللہ متعلق توکل کے جملہ جزاء او عاطفہ الاستعطاف معطوف ہے فلزیادۃ پر مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ الٰہ مضاف (ی) مضاف الیہ مل کر منادیٰ مفعول بہ ادعو کا عبد مبتدأ مضاف موصوف ک مضاف الیہ العاصی صفت اتا فعل ھو فاعل مرجع عبدکا ک مفعول بہ جملہ خبر۔

عبارت:......اَلسَّکَّاکِیُّ. هٰذَا غَیْرُ مُخْتَصٍّ بِالْمُسْنَدِ اِلَیْهِ وَلَابِهٰذَا الْقَدْرِ بَلْ کُلٌّ مِنَ التَّکَلُّمِ وَالْخِطَابِ وَالْغَیْبَةِ مُطْلَقًا یُنْقَلُ اِلَی الْاٰخَرِ.

ترجمہ:......سکاکی نے کہا ہے یہ نقل کرنا خاص نہیں مسند الیہ کے ساتھ نہ اتنی مقدار میں جتنی بیان ہوئی ہے بلکہ تکلم خطاب اور غائب میں سے ہر ایک کو نقل کیا جاتا ہے بغیر قید کے۔

تشریح:...... مضمر کی جگہ مظہر اور مظہر کی جگہ مضمر جو پیچھے بیان کیا گیا ہے اس کو مسند الیہ کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا اور نہ اتنی مقدار جتنی بیان ہوئی ہے بلکہ تکلم کو نقل کیا جائے گا خطاب اور غائب کی طرف:۔ اور خطاب کو نقل کیا جائے گا تکلم اور غائب کی طرف اور غائب کو نقل کیا جائے گا تکلم اور خطاب کی طرف کبھی نقل کرنا مسند الیہ کے ساتھ ہوگا اور کبھی نقل کرنا غیر مسند الیہ کے ساتھ ہوگا پہلے مسند الیہ کو بدلا گیا ہے متکلم سے غائب کی طرف جیسے امُرُک بکذا سے امیر المومنین یامرک بکذا اور غیر مسند الیہ کو بدلا گیا ہے تکلم سے غائب کی طرف جیسے فتوکل علیّ سے فتوکل علی اللہ ہے اسم ظاہر غائب کے حکم میں ہوتا ہے۔

ترکیب:......قال فعل سکا کی فاعل جملہ فعلیہ ھذا مبتدأ غیر خبر مضاف مختص مضاف الیہ باء جارہ المسند الیہ متعلق مختص کے واو عاطفہ لا زائدہ باء جارہ ھذا متعلق مختص کے موصوف القدر صفت جملہ معطوف علیہ بل عاطفہ باقی معطوف کل موصوف مبتدأ من جارہ التکلم متعلق کائن کے صفت الخطاب معطوف الغیبۃ معطوف مطلقا صفت مفعول مطلق نقلا کی ینقل فعل ھو نائب فاعل مرجع کل الی جارہ الاٰخر متعلق ینقل کے:۔ ینقل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ خبر۔

عبارت:...... وَيُسَمّٰى هٰذَا النَّقْلُ عِنْدَ عُلَمَاءِ الْمَعَانِىْ اِلْتِفَاتًا كَقَوْلِهٖ:. تَطَاوَلَ لَيْلُكَ بِالْاَثْمُدِ.

ترجمہ:...... اس نقل کرنے کا نام رکھا جاتا ہے علماء معانی کے نزدیک التفات جیسے اس کا کہنا ہے لمبی ہوگئی تیری رات اثمد میں۔

تشریح:......التفات کہتے ہیں دائیں سے بائیں یا بائیں سے دائیں کی طرف متوجہ ہونے کو کلام میں بھی خطاب سے غائب اور تکلم کی طرف اور غائب سے خطاب اور تکلم کی طرف اور تکلم سے غائب اور خطاب کی طرف توجہ ہوتی ہے اسی لیئے اس بدلنے کو التفات کہتے ہیں جیسے امراؤ القیس کا کہنا ہے اپنے باپ کے مرثیہ میں:۔ لمبی ہوگئی تیری رات اثمد میں:۔ یہاں لیلی چاہیے تھا میری رات لیکن تکلم سے خطاب کی طرف التفات کیا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ یسمیٰ فعل ھذا نائب فاعل موصوف النقل صفت عند ظرف یسمیٰ کی مضاف علماء مضاف الیہ مضاف المعانی مضاف الیہ التفاتا مفعول ثانی مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ تطاول فعل لیل فاعل مضاف ک مضاف الیہ اثمد متعلق تطاول کے جملہ فعلیہ مقولہ۔

عبارت:......وَالْمَشْهُوْرُ اَنَّ الْاِلْتِفَاتَ هُوَ التَّعْبِيْرُ عَنْ مَّعْنًى بِطَرِيْقٍ مِنَ الطُّرُقِ الثَّلٰثَةِ بَعْدَ التَّعْبِيْرِ عَنْهُ بِاٰخَرَ مِنْهَا وَهٰذَا اَخَصُّ مِنْهُ.

ترجمہ:......اور مشہور یہ بات ہے کہ التفات کہتے ہیں معنیٰ کے بیان کرنے کو تین طریقوں میں سے ایک طریقے کے ساتھ:۔ ان طریقوں میں سے ایک دوسرے طریقے کے ساتھ اس معنیٰ کو بیان کرنے کے بعد اور یہ التفات کی تعریف زیادہ خاص ہے سکا کی والی تعریف سے۔

تشریح:......سکا کی کی التفات کی تعریف یہ ہے کہ تکلم خطاب اور غائب میں سے ہر ایک کو دوسرے کی طرف نقل کیا جائے بغیر کسی قید کے:۔ یعنی کلام خطاب میں ہورہا ہے پھر کلام کو نقل کر دیا جائے تکلم کی طرف:۔ سکا کی کہتے ہیں کہ علماء معانی کے نزدیک اس کو التفات کہتے ہیں:۔ قزوینی صاحب کہتے ہیں تین طریقوں میں سے ایک طریقہ کے ساتھ ایک معنیٰ کو بیان کیا جائے پھر اس کے بعد یہ معنیٰ ایک دوسرے طریقے کے ساتھ بیان کیا جائے اس کو التفات کہتے ہیں۔ یہ قزوینی صاحب کی اپنی رائے ہے ورنہ التفات کی تعریف سکا کی والی تعریف مختصر اور جامع ہے جس کا سمجھنا آسان ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ المشھور مبتدأ الالتفات اسم ان کا ھو ضمیر فصل التعبیر خبر ان کی عن جارہ معنیٰ متعلق التعبیر کے باء جارہ طریق متعلق التعبیر کے موصوف من جارہ الطرق متعلق کائن کے صفت بعد ظرف ھو التعبیر کی مضاف التعبیر مضاف الیہ عن جارہ (ہ) متعلق التعبیر کے مرجع معنیٰ باء

جارہ اخر متعلق التعبیر کے موصوف من جارہ ھا متعلق کائن کے صفت واو عاطفہ ھذا مبتدأ مشار الیہ المشہور ان الالتفات اخص خبر من جارہ (و) تعبیر اخص کے۔

عبارت:......مِثَالُ الْاِلْتِفَاتِ مِنَ التَّكَلُّمِ اِلَى الْخِطَابِ وَمَالِيَ لَا اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ وَاِلَى الْغَيْبَةِ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ.

ترجمہ:......تکلم سے خطاب کی طرف التفات کی مثال یہ آیت ہے اور کیا ہوگیا مجھ کو نہ عبادت کروں میں اس ذات کی جس ذات نے پیدا کیا مجھ کو اور اسی کی طرف تم کو لوٹایا جائے گا اور تکلم سے غائب کی طرف التفات کی مثال یہ آیت ہے۔ بیشک ہم نے عطاء کیا آپ کو کوثر پس نماز پڑھیں آپ اپنے رب کی اور قربانی کریں۔

تشریح:......چھ قسموں میں سے دو قسم یہاں بیان کر دیں ایک قسم تکلم سے خطاب کی طرف ہے اور دوسری قسم تکلم سے غائب کی طرف ہے۔ ومالی متکلم ہے لا اعبد متکلم ہے فطرنی متکلم ہے اس لیئے مقتضیٰ ظاہر کے اعتبار سے ترجعون کی بجائے ارجع چاہیے تھا اگر تکلم سے خطاب کی طرف التفات نہ ہوتا دوسری قسم:۔انا متکلم ہے اعطینا متکلم ہے مقتضی ظاہر کے اعتبار سے فصل لنا چاہیے تھا کیونکہ رب اسم ہونے کی وجہ سے غائب کے حکم میں ہے۔

ترکیب:......مثال مبتدأ مضاف موصوف الالتفات مضاف الیہ من جارہ التکلم متعلق الکائن کے صفت الی جارہ الخطاب متعلق الالتفات کے آیت خبر:۔ واو عاطفہ ما مبتدأ لام جارہ (ی) متعلق کائن کے خبر لا اعبد فعل انا فاعل الذی مفعول بہ موصولہ فطر فعل ھو فاعل مرجع الذی (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ واو عاطفہ الی جارہ (ہ) متعلق ترجعون کے جملہ فعلیہ:۔ واو عاطفہ الی جارہ الغیبۃ متعلق الالتفات کے آیت آیت پر معطوف ہے انا مبتدأ اعطینا فعل بفاعل ک مفعول بہ الکوثر مفعول ثانی جملہ فعلیہ خبر فاء تفریعیہ صل فعل انت فاعل لربک متعلق صل کے جملہ معطوف واو عاطفہ انحر فعل انت فاعل جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَمِنَ الْخِطَابِ اِلَى التَّكَلُّمِ :. طَحَا بِكَ قَلْبٌ فِي الْحِسَانِ طَرُوْبٌ x بُعَيْدَ الشَّبَابِ عَصْرَ حَانَ مَشِيْبُ x يُكَلِّفُنِيْ لَيْلٰى وَقَدْ شَطَّ وَلْيُهَا x وَعَادَتْ عَوَادٍ بَيْنَنَا وَ خُطُوْبٌ.

ترجمہ:......مثال التفات کی خطاب سے تکلم کی طرف:۔ ہلاک کر دیا تجھ کو حسینوں میں جھومنے والے دل نے x زمانہ میں جوانی کے کچھ عرصہ بعد قریب ہوگیا بڑھاپا x تکلیف دیتی ہے مجھ کو لیلیٰ اور تحقیق دور ہوگیا اس کا ملنا x اور لوٹ آئیں رکاوٹیں اور مشکلات ہمارے درمیان:۔

تشریح:......طحا بک میں خطاب ہے اور (ک) سے مراد خود ہی ہے یکلفنی میں تکلم ہے اور (ی) سے مراد وہی ذات ہے جو ذات (ک) سے مراد ہے تو التفات خطاب سے تکلم کی طرف ہوا اگر التفات نہ کرتے تو مقتضیٰ ظاہر کے اعتبار سے یکلفک چاہیے تھا شعر مزے کے لیئے ہے۔ بحث التفات کی خطاب سے تکلم کی طرف کی ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ من جارہ الخطاب متعلق کائن کے خبر مثال الالتفات مبتدأ جملہ اسمیہ الی جارہ العکلم متعلق الالتفات کے:۔ طحا فعل باء جارہ (ک) متعلق طحا کے قلب فاعل موصوف فی جارہ الحسان متعلق طروب کے صفت:۔ بعید مضاف الشباب مضاف الیہ مل کر ظرف حان کی عصر ظرف حان کی مضاف ہے حان کی طرف یکلف فعل (ن) وقایہ کا (ی) مفعول بہ لیلیٰ فاعل جملہ فعلیہ واو عاطفہ قد حرف تحقیق شط فعل ولی فاعل مضاف ھا مضاف الیہ مرجع لیلی جملہ فعلیہ:۔ عادت فعل اپنے دونوں فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاِلَى الْغَيْبَةِ نَحْوُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ: وَمِنَ الْغَيْبَةِ اِلَى التَّكَلُّمِ وَاللّٰهُ الَّذِيْ اَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ وَاِلَى الْخِطَابِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ.

ترجمہ:......مثال التفات کی خطاب سے غائب کی طرف جیسے یہاں تک کہ جب تم ہوتے ہو کشتیوں میں وہ کشتی لے کر چل پڑتی ہیں ان کو یعنی تم کو اور مثال التفات کی غائب سے متکلم کی طرف یہ آیت ہے۔ اور اللہ ہی وہ ذات ہے جو بھیجتی ہے ہواؤں کو پس وہ ہوائیں اڑاتی ہیں بادلوں

کو پس ہانکر لے جاتے ہیں ہم ان بادلوں کو۔ اور مثال التفات کی غائب سے خطاب کی طرف یہ آیت ہے مالک ہے وہ قیامت کے دن کا تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں۔

تشریح:...... کنتم میں خطاب ہے (تم) ضمیر مخاطب کی ہے اور جرین بھم میں غائب ہے (ھم) ضمیر غائب کی ہے مقتضیٰ ظاہر یہ تھا کہ جرین بکم ہونا چاہیے تھا لیکن التفات کی وجہ سے کلام کو مخاطب سے غائب کی طرف پھیر دیا:...... اللہ اسم ہے اور اسم غائب کے حکم میں ہوتا ہے لہٰذا اللہ اور ارسل غائب ہے اور سقنا متکلم ہے مقتضیٰ ظاہر یہ تھا کہ فساقہ ہونا چاہیے تھا لیکن التفات کی وجہ سے کلام کو غائب سے متکلم کی طرف پھیر دیا:۔ ملک صفت ہے اسم اللہ کی غائب ہے اور ایاک خطاب ہے مقتضیٰ ظاہر یہ تھا کہ ایاہ نعبد ہونا چاہیے تھا لیکن التفات کی وجہ سے کلام کو غائب سے خطاب کی طرف پھیر دیا۔

ترکیب:...... واو عاطفہ الی جارہ الغیبۃ متعلق الالتفات کے مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ حتی عاطفہ اذا ظرف جاء تھا کی مضاف باقی مضاف الیہ کنتم فعل اور اسم فی جارہ الفلک متعلق کائنین کے خبر جملہ معطوف علیہ واو عاطفہ جرین فعل بفاعل باء جارہ ھم متعلق جرین کے جملہ معطوف واو عاطفہ من جارہ الغیبۃ متعلق الالتفات کے الی جارہ التکلم متعلق الالتفات کے آیت خبر:۔ واو عاطفہ اللہ مبتدأ الذی خبر موصولہ ارسل فعل ھو فاعل مرجع اللہ الریاح مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ فتثیر سحابا جملہ فسقناہ جملہ واو عاطفہ الی الخطاب متعلق الالتفات کے آیت خبر:۔ ملک صفت اللہ کی مضاف یوم مضاف الیہ مضاف الدین مضاف الیہ ایاک مفعول بہ نعبد کا۔ جملہ فعلیہ

عبارت:...... وَوَجْهُهُ اَنَّ الْكَلَامَ اِذَا نُقِلَ مِنْ اُسْلُوْبٍ اِلٰى اُسْلُوْبٍ اٰخَرَ كَانَ اَحْسَنَ تَطْرِيَةً لِنَشَاطِ السَّامِعِ وَاَكْثَرَ اِيْقَاظًا لِلْاِصْغَاءِ اِلَيْهِ.

ترجمہ:...... اور اس التفات کی وجہ یہ ہے کہ بیشک کلام کو جب نقل کیا جائے گا ایک طریقہ سے دوسرے طریقہ کی طرف تب وہ کلام زیادہ اچھا ہوگا از روئے تروتازگی کے سامع کی خوشی کے لیئے اور وہ کلام زیادہ ہوگا از روئے بیدارگی کے اس کلام کی طرف کان لگانے کے لیئے۔

تشریح:...... التفات محاسن کلام میں سے ہے کیونکہ کلام کو جب ایک طریقہ خطاب سے دوسرے طریقہ تکلم کی طرف نقل کریں گے تو کلام سامع کی خوشی کے لیئے زیادہ اچھا ہوگا از روئے تروتازگی کے اور اس التفات کی صورت میں کلام کی طرف کان لگانے کے لیئے وہ کلام زیادہ ہوگا از روئے بیدارگی کے یعنی توجہ بھی ہوگی اور چاہت کے ساتھ ہوگی۔

ترکیب:...... واو عاطفہ وجہ مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع التفات الکلام اسم ان کا باقی خبر ان کی اذا شرطیہ نقل فعل ھو نائب فاعل مرجع کلام من جارہ اسلوب متعلق نقل کے الی جارہ اسلوب متعلق نقل کے موصوف اخر صفت جملہ شرط کان فعل ھو اسم مرجع کلام احسن خبر ممیز تطریۃ تمیز لام جارہ نشاط متعلق احسن کے مضاف السامع مضاف الیہ واو عاطفہ اکثر معطوف ہے احسن پر ایقاظ معطوف ہے تطریۃ پر اصغاء متعلق ایقاظ کے الیہ متعلق اصغاء کے مرجع کلام۔

عبارت:...... وَقَدْ تُخْتَصُّ مَوَاقِعُهُ بِلَطَائِفَ كَمَا فِي الْفَاتِحَةِ.

ترجمہ:...... اور کبھی خاص کیا جاتا ہے ان التفات کے مواقع کو عمدہ طریقوں کے ساتھ مثال اس کی ایسے ہے جیسا کہ سورۃ فاتحہ میں ہے۔

تشریح:...... کچھ جگہیں ایسی ہیں کہ التفات کے محاسن اور لطائف انہیں جگہوں کے ساتھ خاص ہیں جیسا کہ سورۃ فاتحہ میں ہیں۔

ترکیب:...... واو عاطفہ قد حرف تحقیق تختص فعل مواقع نائب فاعل مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع التفات باء جارہ لطائف متعلق تختص کے جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر موصولہ ثبت فعل ھو فاعل مرجع ما فی جارہ الفاتحہ متعلق ثبت کے جملہ فعلیہ صلہ۔

عبارت:...... فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا ذَكَرَ الْحَقِيْقَ بِالْحَمْدِ عَنْ قَلْبٍ حَاضِرٍ يَجِدُ مِنْ نَفْسِهٖ مُحَرِّكًا لِلْاِقْبَالِ عَلَيْهِ.

ترجمہ:...... پس بیشک بندہ جب ذکر کرے گا مالک حقیقی کا تعریف کے ساتھ حاضر دل سے پائے گا وہ بندہ اپنے آپ کو حرکت کرنے والا: اس مالک حقیقی پر توجہ کرنے کے لیئے۔

تشریح:...... التفات کے محاسن اور لطائف جن جگہوں کے ساتھ خاص ہیں ان جگہوں میں سے سورۃ فاتحہ بھی ہے اس کی وضاحت مصنفؒ فرماتے ہیں کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے حاضر دل سے تو وہ بندہ اللہ تعالیٰ پر توجہ کرنے کے لیئے اپنے آپ کو حرکت کرنے والا پاتا ہے۔

ترکیب:...... فاء عاطفہ العبد اسم ان کا اذا شرطیہ ذکر فعل ھو فاعل مرجع العبد الحقیق مفعول بہ باء جارہ الحمد متعلق ذکر کے عن جارہ قلب متعلق ذکر کے موصوف حاضر صفت جملہ شرط یجد فعل ھو فاعل مرجع العبد من جارہ نفس متعلق یجد کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع العبد محرکا مفعول بہ لام جارہ الاقبال متعلق محرکا کے علیٰ جارہ (ہ) متعلق اقبال کے مرجع الحقیق۔ جملہ فعلیہ جزاء

عبارت:...... وَكُلَّمَا اَجْرٰى عَلَيْهِ صِفَةً مِنْ تِلْكَ الصِّفَاتِ الْعِظَامِ قَوِيَ ذَالِكَ الْمُحَرِّكُ اِلٰى اَنْ يَّؤُلَ الْاَمْرُ اِلٰى خَاتِمَتِهَا الْمُفِيْدَةِ اَنَّهٗ مَالِكٌ لِلْاَمْرِ كُلِّهٖ فِيْ يَوْمِ الْجَزَاءِ.

ترجمہ:...... اور جس وقت وہ بندہ جاری کرے گا اس مالک حقیقی پر ان بڑی بڑی صفتوں میں سے کسی ایک صفت کو تو قوی ہو جائے گا یہ متحرک یہاں تک کہ معاملہ لوٹے اپنے خاتمہ تک جو خاتمہ فائدہ دے اس بات کا کہ بیشک وہ مالک ہے اپنے پورے کام کا جزاء کے دن میں:۔

تشریح:...... الحمد میں رب ایک صفت ہے الرحمٰن دوسری صفت ہے الرحیم تیسری صفت ہے مالک چوتھی صفت ہے بندہ جب حضور قلب کے ساتھ اللہ کی تعریف کرتا ہے کہ اللہ ہی ہے حمد وثناء کے لائق تو بندہ اپنے آپ کو پاتا ہے حرکت کرنے والا اس مالک حقیقی پر توجہ کرنے کے لیئے پھر جب بندہ صفت رب بیان کرتا ہے مستحق حمد کے لیئے تو بندہ قوی ہو جاتا ہے پھر جب بندہ صفت الرحمٰن بیان کرتا ہے مستحق حمد کے لیئے تو بندہ اور زیادہ قوی ہو جاتا ہے پھر جب بندہ صفت الرحیم بیان کرتا ہے مستحق حمد کے لیئے تو بندہ اور زیادہ قوی ہو جاتا ہے پھر جب بندہ صفت مالک بیان کرتا ہے مستحق حمد کے لیئے تو بندہ اور زیادہ قوی ہو جاتا ہے جب بندہ قوت کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے تب غائب کی بجائے خطاب سے کلام کو شروع کرتا ہے ایاک نعبد یہ محاسن اور لطائف عام طور پر دوسری جگہ نہیں پائے جاتے جو سورۃ فاتحہ میں پائے جاتے ہیں۔

ترکیب:...... کلما مضاف باقی مضاف الیہ یہ ظرف ہے قوی کی:۔ اجریٰ فعل ھو فاعل مرجع العبد علیٰ جارہ (ہ) متعلق اجریٰ کے صفۃ مفعول بہ موصوف من جارہ تلک متعلق کائنۃ کے صفت:۔ تلک موصوف الصفات العظام صفت قوی فعل ذالک فاعل موصوف محرک صفت الی جارہ ان یؤل متعلق قوی کے ان یؤل فعل الامر فاعل الیٰ جارہ خاتمۃ متعلق ان یؤل کے مضاف موصوف ھا مضاف الیہ المفیدۃ صفت (ہ) اسم ان کا مفعول بہ المفیدہ کا مالک خبر ان کی لام جارہ امر متعلق مالک کے مؤکد کلہ تاکید فی جارہ یوم متعلق مالک کے مضاف الجزاء مضاف الیہ۔

عبارت:...... فَحِيْنَئِذٍ يُوْجِبُ الْاِقْبَالَ عَلَيْهِ وَالْخِطَابَ بِتَخْصِيْصِهٖ بِغَايَةِ الْخُضُوْعِ وَالْاِسْتِعَانَةِ فِي الْمُهِمَّاتِ.

ترجمہ:...... پس اس وقت بندہ ضرور توجہ کرے گا اس مالک حقیقی پر اور ضرور خطاب کرے گا اس مالک حقیقی کو خاص کر کے انتہائی عاجزی کے ساتھ اور بڑے بڑے اہم معاملات میں مدد چاہنے کے ساتھ۔

تشریح:...... جب اتنی صفات بیان کرے گا غالب کے ساتھ تو اس وقت بندہ ضرور توجہ کرے گا مالک حقیقی پر اور توجہ کے ساتھ ساتھ مالک حقیقی کو خاص کر کے خطاب کرے گا انتہائی عاجزی کے ساتھ اور اہم معاملات میں انتہائی مدد چاہنے کے ساتھ جیسا کہ ایاک نعبد وایاک نستعین میں ہے کہ مفعول بہ کو مقدم کیا گیا ہے خاص کرنے کی وجہ سے تاکہ عبادت اور مدد مانگنا خاص ہو جائے مالک حقیقی کے ساتھ۔

ترکیب:...... فا عاطفہ حین ظرف یوجب کی مضاف اذ مضاف الیہ یوجب فعل ھو فاعل مرجع العبد الاقبال مفعول بہ علی جارہ (ہ) متعلق اقبال کے

مرجع مالک حقیقی واو عاطفہ الخطاب معطوف ہے الاقبال پر باء جارہ تخصیص متعلق الخطاب کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مالک حقیقی باء جارہ غایۃ متعلق تخصیص کے مضاف الخضوع مضاف الیہ واو عاطفہ الاستعانۃ معطوف ہے الخضوع پر فی جارہ المھمات متعلق الاستعانۃ کے۔

عبارت:......وَمِنْ خِلَافِ الْمُقْتَضٰی تَلَقِّی الْمُخَاطَبِ بِغَیْرِ مَا یَتَرَقَّبُہٗ بِحَمْلِ کَلَامِہٖ عَلٰی خِلَافِ مُرَادِہٖ تَنْبِیْھًا عَلٰی اَنَّہٗ ھُوَ الْاَوْلٰی بِالْقَصْدِ.

ترجمہ:......اور مقتضیٰ ظاہر کے خلاف میں سے ہے متکلم کا مخاطب کو ملنا علاوہ اس کلام کے جس کلام کا مخاطب انتظار کر رہا ہے مخاطب کے کلام کو اٹھانے کے ساتھ اس مخاطب کی مراد کے خلاف پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے اس بات پر کہ بیشک وہ کلام زیادہ بہتر ہے مقصد میں۔

تشریح:......مخاطب کے کلام کو مخاطب کی مراد کے خلاف پھیر دیا جائے تنبیہ کرنے کی وجہ سے اس بات پر کہ جس طرف کلام پھیرا ہے مقصد میں یہ کلام زیادہ بہتر ہے مخاطب کے کلام سے حالانکہ تقاضہ یہ تھا کہ جس کلام کا مخاطب منتظر ہے وہ کلام پیش کیا جاتا لیکن وہ کلام مقصد میں زیادہ بہتر نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ من جارہ خلاف متعلق کائن کے خبر مضاف المقتضیٰ مضاف الیہ تلقی مبتدأ مضاف المخاطب مضاف الیہ باء جارہ غیر متعلق تلقی کے مضاف ما مضاف الیہ یترقب فعل ھو فاعل مرجع مخاطب (ہ) مفعول بہ مرجع ما جملہ صلہ باء جارہ حمل متعلق تلقی کے مضاف کلام مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مخاطب علی جارہ خلاف متعلق حمل کے مضاف مراد مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مخاطب تنبیھا مفعول لہ حمل کا علی جارہ (ہ) اسم ان کا باقی خبر ھو مبتداء مرجع غیر الاولیٰ خبر باء جارہ القصد متعلق الاولیٰ کے جملہ اسمیہ خبر ان کے۔

عبارت:...... کَقَوْلِ الْقَبَعْثَرِیْ لِلْحَجَّاجِ وَقَدْ قَالَ لَہٗ مُتَوَعِّدًا لَاَحْمِلَنَّکَ عَلَی الْاَدْھَمِ.

ترجمہ:......مخاطب کے خلاف مخاطب کے کلام کو اٹھانے کی مثال قبعثریٰ کے کہنے جیسی ہے حجاج کو اور تحقیق کہا اس حجاج نے اس قبعثریٰ کو دھمکی دیتے ہوئے میں تجھے ضرور اٹھاؤں گا۔ بیڑیوں پر

تشریح:......انگوروں کی فصل کا زمانہ تھا اور انگوروں کے باغ میں قبعثریٰ بیٹھا تھا حاضرین حجاج کا ذکر کر رہے تھے تو قبعثریٰ نے کہا اے اللہ اس کا چہرہ سیاہ کر دے اور اس کی گردن کاٹ دے اور اس کا خون مجھے پلا دے یہ خبر حجاج بن یوسف کو پہنچی تو حجاج نے قبعثریٰ کو بلا کر پوچھا قبعثریٰ نے کہا میں نے تو انگوروں کے بارے میں کہا تھا کہ یہ پک جائیں کٹ جائیں تو پھر اس کا رس پیوں گا حجاج نے یہ حیلہ نہ مانا اور دھمکی دی کہ میں تجھے بیڑیوں میں جکڑ دوں گا۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ مرجع خلاف المقتضیٰ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف الصبعثریٰ مضاف الیہ لام جارہ الحجاج متعلق قول کے واو استینافیۃ قد حرف تحقیق قال فعل ھو فاعل ذوالحال مرجع حجاج لام جارہ (ہ) متعلق قال کے مرجع قبعثری کے متوعدا حال لام تحقیق احملن فعل انا فاعل نون ثقیلہ کاک مفعول بہ علیٰ جارہ الادھم متعلق احملن کے جملہ فعلیہ مقولہ۔

عبارت:......مِثْلُ الْاَمِیْرِ یَحْمِلُ عَلَی الْاَدْھَمِ وَالْاَشْھَبِ اَیْ مَنْ کَانَ مِثْلَ الْاَمِیْرِ فِی السُّلْطَانِ وَبَسْطَۃِ الْیَدِ فَجَدِیْرٌ بِاَنْ یُّصْفِدَ لَا اَنْ یَّصْفِدَ.

ترجمہ:......بادشاہ جیسا اٹھاتا ہے کالے گھوڑے پر اور سفید گھوڑے پر یعنی جو ہو بادشاہ جیسا حکومت میں اور سخاوت میں پس لائق ہے یہ کہ وہ سخاوت کرے نہ کہ قید کر دے۔

تشریح:......ادھم کہتے ہیں بیڑی کو اور ادھم کہتے ہیں کالے گھوڑے کو حجاج بن یوسف نے تو کہا تھا کہ میں تجھ کو بیڑی پہناؤں گا یعنی قید کر دوں گا قبعثری نے معنی کو پھیر کر کالے گھوڑے کی طرف کر دیا کہ کیا ہی بات ہے کہ آپ مجھے کالے گھوڑے پر سوار کریں گے آپ جیسے حکمرانوں کا یہ ہی طریقہ ہے کہ بخشش کے طور پر کسی کو کالے گھوڑے پر اور کسی کو سفید گھوڑے پر سوار کرتے ہیں یہ مقتضی ظاہر کے خلاف ہے یہاں لما تحملنی علی الادھم ہوتا کہ آپ مجھے قید کیوں کریں گے:۔ کیونکہ

مخاطب اس کا منتظر تھا کہ جواب میں یہ کہے گا۔

عبارت:...... اَوِ السَّائِلِ بِغَیْرِ مَایَتَطَلَّبُ بِتَنزِیلِ سُوَالِہٖ مَنْزِلَۃَ غَیْرِہٖ تَنْبِیْھًا عَلٰی اَنَّہُ الْاَوْلٰی بِحَالِہٖ اَوِ الْمُھِمُّ لَہٗ:

ترجمہ:......اور مقتضیٰ ظاہر کے خلاف میں سے ہے متکلم کا ملنا سائل کو علاوہ اس کلام کے جس کلام کا وہ سائل مطالبہ کر رہا ہے سائل کے سوال کو اتار دینے کی وجہ سے اس سوال کے علاوہ کی جگہ میں تنبیہ کرنے کی وجہ سے اس بات پر کہ بیشک وہ غیر کلام زیادہ بہتر ہے اس کی حالت کے یا زیادہ اہم ہے اس کے لیئے۔

تشریح:...... مقتضیٰ ظاہر کے خلاف کی ایک شکل یہ ہے کہ سائل کے سوال کو سوال کے علاوہ کی جگہ اتار دیا جائے اور سائل کو ایسا جواب دیا جائے جس جواب کا وہ سائل طلب گار نہیں ہے یہ تنبیہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے کہ جو جواب دیا جارہا ہے وہ جواب زیادہ بہتر ہے اس سائل کی حالت کے یا وہ جواب زیادہ اہم ہے اس سائل کے لیئے:

ترکیب:......السائل معطوف ہے المخاطب پر باء جارہ غیر متعلق تلقی کے مضاف ما مضاف الیہ یتطلب فعل ھو فاعل مرجع سائل (ہ) مفعول بہ مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ باء جارہ تنزیل متعلق تلقی کے مضاف سوال مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع سائل منزلۃ مفعول فیہ تنزیل کا مضاف غیر مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع سوال تنبیھا مفعول لہ تنزیل کا علی جارہ (ہ) اسم ان کا مرجع غیر الاولیٰ خبر باء جارہ حال متعلق اولیٰ کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع سائل او عاطفہ المھم لہ معطوف الاولیٰ بحالہ پر۔

عبارت:...... کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَھِلَّۃِ قُلْ ھِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ :. یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ.

ترجمہ:......جیسے اس کا فرمان ہے جو بلند برتر ہے وہ لوگ سوال کرتے ہیں آپ سے چاندوں کے بارے میں آپ فرما دیجئے وہ چاند وقت ہیں لوگوں کے لیئے اور حج کے لیئے وہ لوگ سوال کرتے ہیں آپ سے کیا چیز خرچ کریں آپ فرما دیجئے جو مال بھی تم خرچ کرو پس وہ مال والدین قرابت والے یتیموں مساکین اور مسافروں کے لیئے ہو۔

تشریح:...... بعض صحابہ نے اللہ کے نبیؐ سے چاندوں کے بارے میں پوچھا کہ چاند کا کیا حال ہے باریک نکلتا ہے پھر زیادہ ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ بدر ہو جاتا ہے پھر کم ہوتا ہے یہاں تک کہ باریک ہو جاتا ہے:...... پہلی تین رات کے چاند کو ھلال کہتے ہیں:...... چودھویں کے چاند کو بدر کہتے ہیں باقی راتوں کے چاند کو قمر کہتے ہیں:...... سوال اس بارے میں تھا کہ ھلال کیوں ہوتا ہے:...... بدر کیوں ہوتا ہے:...... قمر کیوں ہوتا ہے:...... اس کا جواب یہ تھا کہ پہلی تین راتوں میں شام کے وقت چاند سورج کے بالکل قریب ہوتا ہے جس کی وجہ سے چاند کے اوپر کے حصے پر سورج کی روشنی نہیں پڑتی نیچے کے حصہ پر روشنی پڑتی ہے ہمیں نظر آنے والا حصہ بہت کم ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہم اسے ھلال کہتے ہیں پھر چار سے لے کر تیرہویں تک اور سولہویں سے لے کر آخر تک روشنی والا حصہ جو ہمیں نظر آتا ہے زیادہ روشن ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہم اسے قمر کہتے ہیں:...... چودھویں رات کو چاند سورج کے بالکل مقابل ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہمیں پورا چاند نظر آتا ہے جس کو ہم اسے بدر کہتے ہیں:...... یسئالونک عن الاھلۃ کا یہ جواب تھا لیکن یہ زیادہ فائدہ مند نہ تھا اس وجہ سے اس سوال کو دوسرے سوال کی جگہ میں اتار کر دوسرے سوال کا جواب دے دیا گیا کہ آپ فرما دیجئے کہ وہ چاند لوگوں کے لیے اور حج کے لیے وقت ہے:...... ان کی حالت کے مطابق یہ ہی جواب زیادہ درست تھا جو دیا گیا:......

ترکیب:......مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع اللہ ذوالحال تعالیٰ حال:۔ باقی مقولہ:۔ یسئلونک فعل فاعل مفعول بہ عن جارہ الاھلۃ متعلق یسئلونک کے جملہ فعلیہ:۔ قل فعل انت فاعل جملہ انشائیہ ھی مبتدأ مواقیت خبر لام جارہ الناس متعلق مواقیت کے معطوف علیہ واو عاطفہ الحج معطوف:۔ جملہ فعلیہ یسئلونک فعل فاعل مفعول بہ جملہ فعلیہ ما مبتدأ ذا خبر جملہ اسمیہ مفعول بہ ینفقون کا ینفقون فعل فاعل مفعول بہ جملہ فعلیہ قل فعل انت فاعل جملہ انشائیہ:۔ ماموصولہ انفقتم فعل بفاعل من جارہ خیر متعلق انفقتم کے (ہ) مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ:۔

موصول صلہ مل کر مبتدأ متضمن شرط فاء جزائیہ لام جارہ والدین متعلق کائن کے خبر باقی معطوف۔

عبارت:...... وَمِنْهُ التَّعْبِيْرُ عَنِ الْمُسْتَقْبِلِ بِلَفْظِ الْمَاضِيْ تَنْبِيْهًا عَلٰى وُقُوْعِهٖ نَحْوُ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ.

ترجمہ:......اور اس مقتضیٰ ظاہر کے خلاف میں سے ہے۔ مستقبل کو ماضی کے لفظ کے ساتھ بیان کرنا تنبیہ کرنے کی وجہ سے اس مستقبل کے واقع ہونے پر جیسے:۔ اور جس دن پھونک ماری جائے گی صور میں پس گھبرا اٹھیں گے وہ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں۔

تشریح:...... مستقبل کو ماضی کے لفظ کے ساتھ بیان کرنا مستقبل کے واقع ہونے پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے ینفخ مستقبل ہے اور فزع ماضی ہے یہ مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہے یہاں یفزع ہونا چاہیے تھا لیکن یہ گھبرانا یقینی ہے اس لیئے فزع ماضی کے لفظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے گویا کہ وہ گھبرا چکے ہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ من جارہ (ہ) متعلق کائن کے خبر التعبیر مبتدأ عن جارہ المستقبل متعلق التعبیر کے باء جارہ لفظ متعلق التعبیر کے مضاف الماضی مضاف الیہ تنبیھا مفعول لہ التعبیر کا علیٰ جارہ وقوع متعلق تنبیھا کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ یوم ظرف ینفخ کی یوم مضاف ہے ینفخ کی طرف فی الصور نائب فاعل جملہ فعلیہ فاء عاطفہ فزع فعل من موصولہ ثبت فعل ھو فاعل مرجع من فی السموت متعلق ثبت کے جملہ فعلیہ صلہ موصول صلہ مل کر فاعل فزع کا باقی معطوف۔

عبارت:...... وَمِثْلُهٗ وَاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ :. وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ

ترجمہ:...... اور اس آیت جیسا ہے:۔ اور بیشک قیامت کا دن ضرور واقع ہوگا:۔ اور اس دن تمام لوگوں کو جمع کیا جائے گا:۔

تشریح:......اسم فاعل اور اسم مفعول حقیقۃ اس ذات کے لیئے وضع کیے گئے ہیں جو ذات ایسے وصف کے ساتھ متصف ہو جو وصف زمانہ حال اور زمانہ ماضی میں واقع ہو:...... یہاں الدین اور یوم متصف ہیں اس وصف کے ساتھ جو وصف مستقبل میں واقع ہوگا:...... اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں کا استعمال حقیقی طور پر زمانہ حال میں اور زمانہ ماضی میں ہوتا ہے زمانہ مستقبل میں مجازا ہوتا ہے اور مجازی معنیٰ بلاشبہ مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہوتا ہے پس اس جگہ اسم فاعل اور اسم مفعول کو مجازا مستقبل میں استعمال کرنا مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہے اور ایسا اس لیے کیا گیا تا کہ مستقبل میں الدین اور یوم کے واقع ہونے پر تنبیہ ہو جائے گویا کہ یہ ماضی میں ہو چکے ہیں ماضی کا استعمال مستقبل میں مجازا نہیں ہوتا اور اسم فاعل اور اسم مفعول کا استعمال مجازا مستقبل میں ہوتا ہے اس لیے ومثلہ وان الدین لواقع کہا اگر مستقبل میں مجازا استعمال نہ ہوتا تو مثلہ نہ کہتے۔

ترکیب :......واو عاطفہ مثل مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع آیت باقی خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ الدین اسم ان کا لام حرف تحقیق واقع خبر ان کی:۔ واو عاطفہ ذالک مبتدأ یوم خبر موصوف مجموع صفت لام جارہ (ہ) متعلق مجموع کے الناس نائب فاعل جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَمِنْهُ الْقَلْبُ نَحْوُ. عَرَضْتُ النَّاقَةَ عَلَى الْحَوْضِ وَقَبِلَهُ السَّكَّاكِيُّ مُطْلَقًا وَرَدَّهٗ غَيْرُهٗ مُطْلَقًا

ترجمہ:......اور اس مقتضیٰ ظاہر کے خلاف میں سے قلب ہے جیسے:۔ پیش کیا میں نے اونٹنی کو حوض پر اور قبول کیا ہے سکا کی نے اس قلب کو بغیر کسی قید کے اور رد کر دیا ہے اس قلب کو بغیر کسی قید کے اس سکا کی کے علاوہ نے۔

تشریح:......عرضت الناقۃ کا ترجمہ ہے پیش کیا میں نے اونٹنی کو حوض پر:۔ حوض صاحب ادراک نہیں ہے یعنی سمجھ والا نہیں ہے اور جس پر پیش کیا جائے اس کا صاحب ادراک ہونا ضروری ہے تا کہ وہ رغبت کر سکے یا اعراض کر سکے اس لیئے اس میں قلب ہے یعنی عرضت الحوض علی الناقۃ ہے کیونکہ اونٹنی میں قوت ادراک ہے اس لیئے اونٹنی پر پیش کیا جائے گا نہ کہ حوض پر پیش

کیا جائے۔ یہ قلب کا قانون عربی زبان کے اعتبار سے ہوسکتا ہے اردو زبان کے اعتبار سے یہ جملہ درست ہے کہ میں نے اونٹنی کو حوض پر پیش کیا یہ ایسے ہے جیسے میں نے بوسہ لیا یا امتحان دیا جبکہ عربی اور انگلش میں کہتے ہیں کہ میں نے بوسہ دیا اور امتحان لیا۔

ترکیب:......واو عاطفہ من جارہ (ہ) متعلق کائن کے خبر القلب مبتدأ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ۔ عرضت فعل بفاعل الناقۃ مفعول بہ علی جارہ الحوض متعلق عرضت کے جملہ فعلیہ واو عاطفہ قبل فعل (ہ) مفعول بہ مرجع قلب السکا کی فاعل مطلقا حال (ہ) ضمیر سے:۔ وردہ غیرہ مطلقا معطوف ہے۔

عبارت:......وَالْحَقُّ اَنَّهُ اِنْ تَضَمَّنَ اِعْتِبَارًا لَطِيْفًا قُبِلَ كَقَوْلِهِ:. وَمَهْمَهٍ مُغْبَرَةٍ اَرْ جَاءُهُ كَاَنَّ لَوْنَ اَرْضِهِ سَمَاءُهُ اَىْ لَوْنُهَا.

ترجمہ:......اور حق بات یہ ہے کہ اگر وہ قلب متضمن ہے عمدہ اعتبار کو تو قبول کیا جائے گا جیسے:۔ کتنی گرد آلود زمین کے کنارہ ہیں گویا کہ اس گرد آلود زمین کا رنگ اس کا آسمان ہے یعنی اس کے آسمان کا رنگ ہے۔

تشریح:......اصل کانّ لون سمائہ لون ارضہ ہے گویا کہ اس کے آسمان کا رنگ اس کی زمین کا رنگ ہے مُفَسِّرُ سماءہ میں لون محذوف ہے یعنی لون سماءہ اس لیئے مُفَسِّرُ لونھا میں (ہ) کا حذف اور سماء کی جگہ ھا ضمیر صحیح نہیں ہے مُفَسِّرُ لون سمائہ ہے اس تشبیہ میں لطیف اعتبار نفس قلب سے پیدا ہورہا ہے کہ مشبہ لون ارضہ ہے اور مشبہ بہ لون سماءہ ہے گویا کہ گرد آلود آسمان ایسا ہوگیا ہے کہ زمین کے رنگ کو آسمان کے رنگ کے ساتھ تشبیہ دی جائے یہ لطیف اعتبار بغیر قلب کے حاصل نہیں ہوتا اس لیئے یہ قلب مقبول ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ الحق مبتدأ باقی خبر (ہ) اسم ان کا باقی خبر:۔ ان شرطیہ تضمن فعل ھو فاعل مرجع قلب اعتبارا مفعول بہ موصوف لطیفا صفت جملہ شرط قبل فعل ھو نائب فاعل مرجع قلب جملہ جزائیہ:۔ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر باقی مقولہ:۔ جملہ اسمیہ واو بمعنی رب مھمہ متعلق کائن کے خبر موصوف مغمرۃ صفت ارجاء مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مغبرۃ جملہ اسمیہ لون اسم کان کا مضاف ارض مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مغبرۃ سماء خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَاِلَّا (وان لم یتضمن القلب اعتبارا لطیفا) رُدَّ كَقَوْلِهِ :. كَمَا طَيَّنْتُ بِالْفَدَنِ السِّيَاعَا:

ترجمہ:......اور اگر وہ قلب متضمن نہ ہو عمدہ اعتبار کو تو رد کر دیا جائے گا اس قلب کو جیسے اس کا کہنا ہے لیپ دیا میں نے گارے کو مکان سے

تشریح:......شعر پورا یہ ہے فَلَمَّا اَنْ جَرٰى سِمَنٌ عَلَيْهَا x كَمَا طَيَّنْتُ بِالْفَدَنِ السِّيَاعَا پس جب ظاہر ہوگیا اس اونٹنی پر موٹاپا یعنی چربی چڑھ گئی مثال اس اونٹنی کی ایسے ہے جیسے لیپ دیا میں نے گارے کو مکان سے اگر قلب نہ کرتے تو عبارت ایسے ہوتی طینت بالسیاعا الفدن لیپ دیا میں نے گارے سے مکان کو اگر پورے شعر کو مدنظر رکھیں تو مبالغہ ہے اور قلب مقبول ہے اور اگر مصرعہ کو مدنظر رکھیں تو قلب مردود ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ الا جملہ شرط رد جملہ جزائیہ مثالہ مبتدأ کقول متعلق کائن خبر:۔ جملہ اسمیہ مثالھا مبتدأ کاف جارہ مازائدہ مضاف متعلق کائن خبر باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ طینت فعل بفاعل بالفدن متعلق طینت کے السیاعا مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔

☆☆☆☆☆

(هٰذِهٖ اَحْوَالُ الْمُسْنَدِ)

اَحْوَالُ الْمُسْنَدِ

(یہ مسند کی حالتیں ہیں)

عبارت:......اَمَّا تَرْکُهٗ فَلِمَا مَرَّ كَقَوْلِهٖ :. فَاِنِّیْ وَقَیَّارٌ بِهَا لَغَرِیْبٌ وَكَقَوْلِهٖ:. نَحْنُ بِمَا عِنْدَنَاوَاَنْتَ بِمَا x عِنْدَكَ رَاضٍ وَالرَّأْیُ مُخْتَلِفٌ.

ترجمہ:......لیکن اس مسند کا چھوڑنا پس ان قواعد کی وجہ سے ہے جو قواعد گذر گئے جیسے اس کا کہنا ہے پس بیشک میں اور قیار اس شہر میں اجنبی ہیں اور جیسے اس کا کہنا ہے ہم راضی ہیں اس چیز کے ساتھ جو چیز ہمارے پاس ہے اور تو راضی ہے اس چیز کے ساتھ جو چیز تیرے پاس ہے اور رائے مختلف ہے۔

تشریح:...... فانی وقیاربها لغریب میں قیار سے لغریب لفظا مؤخر ہے قیار سے لغریب رتبة مقدم ہے کیونکہ لغریب خبر ہے ان کے اسم کی اصل انی لغریب وقیار غریب بها ہے ان کا اسم (ی) لفظا منصوب ہے اور محلا مرفوع ہے اور قیار مرفوع ہے اس لیئے قیار کا عطف ان کے اسم کے محل پر ہے اسی طرح نحن میں اور راض میں مطابقت نہ ہونے کی وجہ سے نحن کی خبر راضون محذوف ہے:...... راض انت کی خبر ہے:...... (ی) قیار نحن انت مسند الیہ ہیں اور غریب لغریب راض اور راضون مسند ہیں دونوں شعروں میں مسند کے حذف کی وجہ اختصار بھی ہوسکتا ہے:...... ظاہری عبارت پر مسند کا ذکر کرنا عبث بھی ہوسکتا ہے:...... دونوں شعروں میں مسند کے حذف کی وجہ رنج بھی ہوسکتا ہے اور شعر کا وزن برقرار رکھنا بھی ہوسکتا ہے۔

ترکیب:......اما شرطیہ ترک مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند فاء جزائیہ لام جارہ ما موصولہ متعلق کائن کے خبر مر فعل ہو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر باقی مقولہ:۔ فاء تفریعہ (ی) اسم ان کا لام حرف تحقیق غریب خبر واو عاطفہ کقولہ معطوف ہے پہلے کقولہ پر:۔ نحن مبتدأ باء جارہ ما موصولہ متعلق راضون کے ثبت فعل ھو فاعل مرجع ما عند ظرف ثبت کی مضاف نا مضاف الیہ ثبت جملہ فعلیہ صلہ وانت راضی بما ثبت عندک معطوف:۔ الرأی مبتدأ مختلف خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَقَوْلِكَ :. زَیْدٌ مُنْطَلِقٌ وَعَمْرٌو:. وَقَوْلِكَ :. خَرَجْتُ فَاِذَا زَیْدٌ:. وَقَوْلِهٖ :. اِنَّ مَحَلًّا وَاِنَّ مُرْتَحَلًا :. اَیْ اِنَّ لَنَا فِی الدُّنْیَا وَلَنَا عَنْهَا.

ترجمہ:......اور جیسے تیرا کہنا ہے زید جانے والا ہے اور عمرو:۔ اور جیسے تیرا کہنا ہے نکلا میں پس اچانک زید اور جیسے اس کا کہنا ہے:۔ بیشک اترنا ہے اور بیشک کوچ کرنا ہے یعنی بیشک ہمارے لیئے دنیا میں اور ہمارے لیئے اس دنیا سے۔

تشریح:......زید منطلق وعمرو میں مسند الیہ کا مسند محذوف ہے اصل زید منطلق وعمرو منطلق ہے بے فائدہ گی سے بچنے کے لیئے منطلق کو محذوف کر دیا ہے اسی طرح فاذا زید میں زید مسند الیہ کا مسند محذوف کر دیا ہے مفاجات کی وجہ سے اصل خرجت فاذا زید موجود ہے اسی طرح ان محلا اور ان مرتحلا مسند الیہ کا مسند حذف کر دیا گیا ہے جو کہ کائن ہے اصل ان محلا کائن لنا فی الدنیا اور ان مرتحلا کائن لنا عنها ہے جملہ مفسّر میں:...... ان لنا فی الدنیا ولنا عنها مسند نہیں ہیں عربوں کا استعمال:...... ان محلا وان مرتحلا:...... ہے دونوں کا مسند کائن ہوگا پوری عبارت اس طرح ہوگی:...... ان محلا کائن لنافی الدنیا...... وان مرتحلا کائن لنا عنها ہمارے لیے دنیا میں آنا ہے اور ہمارے لیے دنیا سے جانا ہے عبث کی وجہ سے مسند محذوف ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ مثالہ مبتدأ قولک متعلق کائن کے خبر باقی مقولہ:۔ زید مبتدأ منطلق خبر واو عاطفہ عمرو معطوف ہے زید پر واو عاطفہ قولک

معطوف ہے پہلے قولک پر:۔ خرجت فعل بفاعل جملہ فعلیہ فاء عاطفہ اذا مفاجاتیہ زید مبتدأ خبر محذوف کا واو عاطفہ قولہ معطوف ہے: محلا اسم ان کا کائن لنا فی الدنیا خبر واو عاطفہ مرتحلا اسم ان کا کائن لنا عنھا خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی:. قُلْ لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْ:. وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ یَحْتَمِلُ الْاَمْرَیْنِ اَیْ اَجْمَلُ بِیْ اَوْ فَاَمْرِیْ.

ترجمہ:......اور جیسے مالک کا فرمان ہے:۔ آپ فرما دیجئے اگر ہوتے تم میرے رب کی رحمتوں کے خزانوں کے مالک:۔ اور جیسے مالک کا فرمان ہے پس صبر اچھا ہے یہ احتمال رکھتا ہے مسند الیہ کا یعنی صبر جمیل مسند الیہ ہے اور اجمل بی مسند ہے:...... صبر جمیل اچھا ہے مجھ کو:...... فامری مسند الیہ ہے اور صبر جمیل مسند ہے میرا معاملہ صبر جمیل ہے۔

تشریح:......لو حرف شرط ہے اور یہ فعل پر داخل ہوتا ہے یہاں اصل عبارت تملكون تملكون ہے پہلا مُفَسَّرْ ہے اور دوسرا مُفَسِّرْ ہے اس لیئے پہلے تملكون کو وجوبی طور پر حذف کر دیا گیا یعنی مسند کو اور ضمیر متصل واو کی جگہ ضمیر منفصل انتم لائے تاکہ مسند الیہ قائم رہے اور مسند تملک حذف ہو جائے:...... تملكون میں نون اعرابی بھی حذف ہے یہ نہ مسند الیہ ہے اور نہ مسند اس لیے بحث سے خارج ہے:...... فصبر جمیل ایک ترکیب میں مسند الیہ ہے اور مسند اجمل بی ہے اور ایک ترکیب میں فامری مسند الیہ ہے اور صبر جمیل مسند ہے یہ دو احتمال ہیں لیکن بحث مسند کے محذوف کی ہو رہی ہے اس لیے مسند ہی محذوف ہوگا اور صبر جمیل مسند الیہ ہوگا:......

ترکیب:......واو عاطفہ مثالہ مبتدأ محذوف ہے مرجع ترکہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ ذوالحال تعالیٰ حال باقی مقولہ:۔ جملہ اسمیہ قل فعل انت فاعل جملہ انشائیہ لو حرف شرط انتم مبتدأ تملكون فعل بفاعل خزائن مفعول بہ مضاف جملہ فعلیہ خبر:۔ وقولہ تعالیٰ معطوف پہلے وقولہ تعالیٰ پر فاء عاطفہ صبر موصوف جمیل صفت مبتدأ یحتمل فعل ھو فاعل مرجع فصبر جمیل الامرین مفعول بہ جملہ فعلیہ الامرین مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر اجمل بی مُفَسِّرْ معطوف علیہ او عاطفہ فامری معطوف۔

عبارت:......وَلاَ بُدَّ مِنْ قَرِیْنَةٍ كَوُقُوْعِ الْكَلَامِ جَوَابًا لِسُؤَالٍ مُحَقَّقٍ نَحْوُ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ اَوْ لِمُقَدَّرٍ نَحْوُ:. لِيُبْكَ يَزِيْدُ ضَارِعٌ لِخُصُوْمَةٍ.

ترجمہ:......اور مسند کے حذف پر قرینہ کا ہونا ضروری ہے جیسے کلام کا واقع ہونا ہے محقق سوال کا جواب جیسے اگر آپ ان سے سوال کریں کہ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو تو ضرور وہ کہیں گے اللہ نے یا کلام کا واقع ہونا ہے مقدر سوال کا جواب جیسے چاہیے کہ رویا جائے یزید کو روئے جھگڑے سے تنگ آنے والا۔

تشریح:......مسند کے حذف کے لیئے قرینہ کی دو مثال بیان کی ہیں ایک سوال محقق کی ہے جیسے من خلق السمٰوٰت والارض میں خلق سوال محقق ہے اور جواب میں لیقولن اللہ میں خلق مسند محذوف ہے اصل لیقولن خلق اللہ ہے اور ایک مثال سوال مقدر کی ہے جیسے من یبکیہ سوال عبارت میں مقدر ہے اور جواب میں ضارع لخصومة میں یبکی مسند محذوف ہے اصل لِيُبْكَ يَزِيْدُ (سوال مقدر مسند الیہ) مَنْ يَبْكِيْهِ (جواب مسند) يَبْكِيْهِ ضَارِعٌ لِخُصُوْمَةٍ ہے

ترکیب:......واو عاطفہ لانفی جنس کا بد اسم من جارہ قرینة متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کاف جارہ وقوع متعلق کائن کے خبر مضاف الکلام مضاف الیہ ممیز جواب تمیز لام جارہ سوال متعلق وقوع کے موصوف محقق صفت جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ واو عاطفہ لام حرف تحقیق ان حرف شرط سالتھم جملہ فعلہ من موصولہ خلق صلہ مل کر مفعول ثانی لیقولن اللہ جزاء او عاطفہ لمقدر معطوف ہے محقق کا مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔

عبارت:...... وَفَضْلُهٗ عَلٰی خِلَافِهٖ بِتَكْرَارِ الْاِسْنَادِ اِجْمَالاً ثُمَّ تَفْصِیْلاً وَبِوُقُوْعِ نَحْوِ يَزِيْدَ غَيْرِ فُضْلَةٍ.

ترجمہ:......اور اس لیبک یزید مجہول کی فضیلت اس کے خلاف پر ہے اسناد کے تکرار کی وجہ سے اجمالی طور پر پھر تفصیلی طور پر اور اس لیبک یزید

مجہول کی فضیلت اس کے خلاف پر ہے یزید جیسے کے غیر فضلہ واقع ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:......لیبک مجہول کی فضیلت معروف یبکی پر اسناد کے تکرار کی وجہ سے ہے جب لیبک یزید کہا کہ یزید کو رویا جائے تو فعل بغیر فاعل کے نہیں ہوتا جب رونا ہے تو رونے والا بھی ہے اس لیئے لیبک کی اسناد رونے والے کی طرف اجمالی طور پر ہو رہی ہے پھر یبکی کی اسناد ضارع کی طرف تفصیلی طور پر ہو رہی ہے۔ لیبک یزید مجہول کی صورت میں یزید نائب فاعل ہے یعنی مسند الیہ ہے کلام کا رکن اعظم ہے اور یبکی ضارع یزید کی صورت میں یزید نہ تو کلام میں مسند بنتا ہے اور نہ مسند الیہ بنتا ہے بلکہ زائد ہے جس کو مسند اور مسند الیہ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی فضیلت نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ فضل مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع لیبک یزید علی جارہ خلاف متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع لیبک یزید باء جارہ تکرار متعلق فضل کے مضاف الاسناد مضاف الیہ ممیز اجمالا تمیز معطوف علیہ ثم عاطفہ تفصیلا معطوف باء جارہ وقوع متعلق فضل کے مضاف نحو مضاف الیہ مضاف یزید مضاف الیہ موصوف غیر صفت مضاف فضلۃ مضاف الیہ:۔

عبارت:...... وَبِكَوْنِ مَعْرِفَةِ الْفَاعِلِ كَحُصُوْلِ نِعْمَةٍ غَيْرِ مُتَرَقَّبَةٍ لِاَنَّ اَوَّلَ الْكَلَامِ غَيْرُ مُطْمِعٍ فِيْ ذِكْرِهٖ

ترجمہ:......لیبک یزید کی فضیلت ہے اس کے خلاف پر فاعل کی پہچان ہونے کی وجہ سے ایسے جیسے نعمت کا حاصل ہونا ہے بغیر انتظار کے کیونکہ کلام کا شروع امید نہیں دلاتا اس فاعل کے ذکر میں۔

تشریح:......اس لیبک یزید کی فضیلت اس کے خلاف معروف پر ہے اس لیئے کہ فعل کی نسبت مفعول کی طرف ہو رہی ہے فعل مجہول فاعل کے ذکر کو نہیں چاہتا اور سامع فعل مجہول سن کر یہ امید نہیں رکھتا کہ فاعل کو ذکر کیا جائے گا جب اتفاقی طور پر فاعل کا ذکر ہو جائے تو گویا وہ فاعل کا ذکر ایسے ہے جیسے بغیر انتظار کے نعمت کا حاصل ہونا کیونکہ ابتدائی کلام فاعل کے ذکر کی امید نہیں دلاتا۔

ترکیب:......واو عاطفہ باء جارہ کون متعلق فضلہ کے مضاف معرفۃ مضاف الیہ مضاف موصوف الفاعل مضاف الیہ کاف جارہ حصول متعلق الکائنۃ کے صفت مضاف نعمۃ مضاف الیہ موصوف غیر صفت مضاف مترقبۃ مضاف الیہ لام جارہ اول اسم ان کا متعلق حصول کے مضاف الکلام مضاف الیہ غیر خبر مضاف مطمع مضاف الیہ فی جارہ ذکر متعلق مطمع کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع الفاعل۔

عبارت:......وَاَمَّا ذِكْرُهٗ فَلِمَا مَرَّ وَاَنْ يَّتَعَيَّنَ كَوْنُهٗ اِسْمًا اَوْ فِعْلًا وَاَمَّا اِفْرَادُهٗ فَلِكَوْنِهٖ غَيْرَ سَبَبِيٍّ مَعَ عَدَمِ اِفَادَةِ تَقَوِّي الْحُكْمِ:

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کا ذکر کرنا ان قواعد کی وجہ سے ہوتا ہے جو قواعد گذر گئے اور یہ کہ معین ہوگا اس مسند کا اسم ہونا یا فعل ہونا اور لیکن اس مسند کا مفرد ہونا اس مسند کے غیر سببی ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے حکم کی مضبوطی کا فائدہ نہ دینے کے ساتھ۔

تشریح:......اگر عدول کا مقتضیٰ نہ ہو یا قرینہ پر اعتماد کمزور ہو یا سامع کم سمجھ ہو تو مسند ذکر کیا جاتا ہے اور یہ ذکر کرنا اصل ہے یہ قاعدے مسند الیہ کی بحث میں گذر چکے ہیں:۔ اور مسند کا ذکر کرنا اس لیئے بھی ہوتا ہے یہ کہ اس مسند کا اسم ہونا معین ہوتا ہے جیسے زید قائم تاکہ اس سے ثبوت اور استمرار سمجھا جائے یا مسند کا فعل ہونا معین ہوتا ہے جیسے زید قام تاکہ اس سے تجدد اور حدوث سمجھا جائے:۔ اگر حکم کی مضبوطی کا فائدہ دینا مقصود نہ ہو اور مسند سببی بھی نہ ہو تو مسند مفرد ہوگا جیسے زید قائم:۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ:۔ ذکر مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند فاء جزائیہ لام جارہ ما موصولہ مر فعل ہو فاعل مرجع ما موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر معطوف علیہ واو عاطفہ ان ناصبہ یتعین فعل کون فاعل مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند اسما خبر کون کی معطوف علیہ او عاطفہ فعلا معطوف:۔ واو عاطفہ اما شرطیہ افراد مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ فاء جزائیہ لام جارہ کون متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ غیر خبر کون کی مضاف سببی مضاف الیہ مع ظرف کون کی مضاف باقی مضاف الیہ۔

عبارت:....... وَالْمُرَادُ بِالسَّبَبِيِّ نَحْوُ: . زَيْدٌ اَبُوْهُ مُنْطَلِقٌ

ترجمہ:....... اور مراد مسند سببی سے زید ابوہ منطلق جیسا ہے:...... زید کا باپ کھڑا ہے:۔

تشریح:...... زید ابوہ منطلق میں ابوہ منطلق مسند ہے جملہ ہے اور سببی ہے کیونکہ ابو کی طرف منطلق کی نسبت ابو کے غیر کے سبب ہو رہی ہے اور وہ غیر زید ہے:۔ زید قائم میں قائم مسند ہے مفرد ہے اور غیر سببی ہے جملہ نہیں ہے اور زید منطلق ابوہ میں:۔ منطلق ابوہ مسند ہے مفرد ہے جملہ نہیں ہے کیونکہ ابوہ فاعل ہے منطلق کا اور منطلق جملہ نہیں ہے مسند جب جملہ ہوگا تو مسند مفرد نہیں ہوگا اگر مسند جملہ نہ ہوتو مفرد ہوگا جیسے زید منطلق ابوہ...... جاء نی رجل کریم ابوہ میں کریم ابوہ مسند نہیں ہے بلکہ صفت ہے رجل کی اور منطلق ابوہ جملہ نہیں ہے مفرد مسند ہے:......

ترکیب:...... واو عاطفہ المراد مبتدأ باء جارہ السببی متعلق المراد کے نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ زید مبتدأ:۔ ابو مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع زید منطلق خبر:۔ جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر زید کی:۔ زید مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:....... وَاَمَّا كَوْنُهٗ فِعْلاً فَلِتَقْيِيْدِهٖ بِاَحَدِ الْاَزْمِنَةِ الثَّلٰثَةِ عَلٰى اَخْصَرِ وَجْهٍ مَعَ اِفَادَةِ التَّجَدُّدِ:.

ترجمہ:...... اور لیکن مسند کا فعل ہونا پس اس مسند کو مقید کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے تین زمانوں میں سے ایک زمانہ کے ساتھ مختصر طریقہ پر تجدد کا فائدہ دینے کے ساتھ۔

تشریح:...... مسند اسم ہو تو مسند کو زمانہ کے ساتھ مقید کرنے میں اختصار نہ ہوگا جیسے زید قائم زمانہ کے ساتھ مقید نہیں ہے اور اگر زید قائم فی الزمان الماضی کہیں تو طویل ہو جائے گا اختصار نہ رہے گا اگر زید قام کہا تو اختصار ہے اور تین زمانوں میں سے ایک زمانہ کے ساتھ مقید بھی ہے تجدد کا فائدہ بھی ہے اسی طرح زید لیقوم:...... زید کھڑا ہوتا ہے زمانہ حال میں اس میں تجدد بھی ہے اور اختصار بھی ہے:...... اسی طرح زید سیقوم:...... زید ابھی کھڑا ہوگا زمانہ مستقبل میں اس میں تجدد بھی ہے اور اختصار بھی ہے زمانہ کے ساتھ مقید بھی ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ اما شرطیہ کون مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ فعلا خبر کون کی فاء جزائیہ لام جارہ تقیید متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند باء جارہ احد متعلق تقیید کے مضاف الا زمنۃ مضاف الیہ موصوف الثلٰثۃ صفت علی جارہ اخصر متعلق تقیید کے مضاف وجہ مضاف الیہ مع ظرف تقیید کی مضاف۔

عبارت:....... كَقَوْلِهٖ:. اَوَ كُلَّمَا وَ رَدَتْ عُكَاظَ قَبِيْلَةٌ x بَعَثُوْا اِلَيَّ عَرِيْفَهُمْ يَتَوَسَّمُ

ترجمہ:...... مثال تجدد کا فائدہ دینے کے ساتھ تین زمانوں میں سے ایک زمانہ کے ساتھ مسند کو مقید کرنے کی مثل اس کے کہنے کے ہے:۔ اور کیا جس وقت آتے ہیں قبیلے عکاظ میں تو بھیجتے ہیں وہ قبیلے میری طرف اپنے پہچان کرنے والے کو جو کہ بغور پہچانتا ہے مجھ کو۔

تشریح:...... مقام نخلہ اور مقام طائف کے درمیان عکاظ ایک جگہ ہے جہاں شروع ذی قعدہ سے 20 بیس تاریخ تک بازار لگتا تھا بڑے بڑے شعراء نقاب ڈال کر یہاں آتے تھے اور فخریہ اشعار کہتے تھے ظریف بن تمیم اس شعر کا شاعر نقاب نہیں ڈالتا تھا اس لیئے اس نے یتوسم کہا کہ مجھ کو بغور بار بار دیکھتا ہے:۔ یہاں بحث عریف ھم یتوسم کی ہے:۔ عریف مسند الیہ ہے مفعول بہ بعثوا کا اور ذوالحال ہے یتوسم مسند ہے حال ہے مسند الیہ اور مسند دونوں منصوب ہیں اب تک کی بحث میں مسند الیہ مبتدأ ہوتا تھا فاعل ہوتا تھا اور مسند فعل ہوتا تھا یا خبر ہوتی تھی مرفوع ہوتے تھے جبکہ یہ دونوں منصوب ہیں ذوالحال کو مسند الیہ اور حال کو مسند یہاں تسلیم کیا گیا ہے اگر یتوسم کی جگہ متوسم کہتے تو زمانہ کی قید نہ ہوتی اور تجدد کا فائدہ بھی نہ ہوتا کیونکہ اسم استمرار اور ثبوت کا فائدہ دیتا ہے جس میں زمانہ اور تجدد نہیں ہوتا۔

ترکیب:...... مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ جملہ اسمیہ ھمزہ استفہامیہ واو عاطفہ کلما ظرف بعثوا کی

مضاف:۔ وردت فعل عکاظ مفعول فیہ قبیلۃ فاعل جملہ فعلیہ مضاف الیہ:۔ بخوا فعل بفاعل الی جارہ (ی) متعلق بخوا کے عریف مضاف ھم مضاف الیہ مل کر مفعول بہ ذوالحال یتوسم فعل ھو فاعل مرجع عریف جملہ فعلیہ حال۔

عبارت:......وَاَمَّا كَوْنُهٗ اِسْمًا فَلِاِفَادَةِ عَدَمِهِمَا كَقَوْلِهٖ:. لَا يَاْلَفُ الدِّرْهَمُ الْمَضْرُوْبُ صُرَّتَنَا x لٰكِنْ يَمُرُّ عَلَيْهَا وَهُوَ مُنْطَلِقٌ:.

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کا اسم ہونا زمانہ اور تجدد کے نہ ہونے کا فائدہ دینے کے لیئے ہوتا ہے جیسے اس کا کہنا ہے نہیں محبت کرتے مہرزدہ درہم ہماری تھیلی سے لیکن وہ مہرزدہ درہم اس تھیلی سے گذر جاتے ہیں اور وہ مہرزدہ درہم چلتے رہتے ہیں۔

تشریح:......یہاں بحث ھو منطلق کی ہے ھو مسند الیہ ہے مبتدأ ہے اور منطلق مسند ہے خبر ہے منطلق اسم ہے اس لیئے اس میں زمانہ کی قید نہیں بلکہ ثبوت ہے اور تجدد بھی نہیں ہے بلکہ استمرار ہے یعنی وہ مہرزدہ درھم چلتے رہتے ہیں وھو منطلق کی طرح عمرو طویل اور زید قصیر میں بھی صفت کا ثبوت ہے اور زمانہ کا استمرار ہے یعنی چھوٹا ہونا یا لمبا ہونا ہر وقت ہے یہ نہیں کہ دن میں چھوٹا ہے اور رات کو لمبا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ کون مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مسند اسما خبر کون کی:۔ فاء جزائیہ لام جارہ افادۃ متعلق کائن کے خبر مضاف عدم مضاف الیہ مضاف ھما مضاف الیہ مرجع زمانہ اور تجدد:۔ جملہ شرطیہ مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ:۔ جملہ اسمیہ لایألف فعل الدرھم فاعل موصوف المضر وب صفت صرۃ مفعول بہ مضاف نا مضاف الیہ لکن حرف استدراک یمر فعل ھو فاعل مرجع الدرھم علیٰ جارہ ھا متعلق یمر کے مرجع صرۃ جملہ فعلیہ واو حالیہ ھو مبتدأ منطلق خبر جملہ اسمیہ حال۔

عبارت:......وَاَمَّا تَقْيِيْدُ الْفِعْلِ بِمَفْعُوْلٍ وَنَحْوِهٖ فَلِتَرْبِيَةِ الْفَائِدَةِ وَالْمُقَيَّدُ فِيْ كَانَ زَيْدٌ مُنْطَلِقًا هُوَ مُنْطَلِقًا لَا كَانَ وَاَمَّا تَرْكُهٗ فَلِمَانِعٍ مِنْهَا۔

ترجمہ:......اور لیکن فعل کو مقید کرنا مفعول اور مفعول جیسے کے ساتھ پس فائدہ بڑھانے کی وجہ سے ہوتا ہے اور کان زید مطلقا میں مقید مطلقا ہے کان نہیں ہے اور فائدے سے مقید کرنے کو چھوڑ دینا یعنی مفعول اور مفعول جیسے کے ساتھ مقید نہ کرنا کسی روکنے والے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

تشریح:......فعل یا شبہ فعل کو منصوبات میں سے کسی ایک کے ساتھ یا چند کے ساتھ مقید کرنا فائدہ بڑھانے کی وجہ سے ہوتا ہے فعل کی مثال حفظت القران میں نے قرآن حفظ کیا اور فائدہ بڑھانے کی مثال حفظت القران بمکۃ اور شبہ فعل کی مثال زید قائم اور فائدہ بڑھانے کی مثال زید قائم فی الدار امام الامیر ونحوہ سے مراد تمام منصوبات ہیں اور متعلقات ہیں:۔ کان زید مطلقا میں زید مسند الیہ ہے اور مطلقا مسند ہے مطلقا مقید ہے کان کے ساتھ کانِ مقید نہیں ہے مطلقا کے ساتھ:۔ فعل یا شبہ فعل کو مفعول وغیرہ کے ساتھ مقید نہ کرنا فائدہ سے کسی روکنے والے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے تشرب الھرۃ لبنا فھذہ الھرۃ خذ خذ تو یہاں نقصان سے بچنے کی وجہ سے خذ خذ پکڑ و پکڑو کہتے ہیں تا کہ دودھ بچ جائے نقصان نہ ہو:۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تقیید مبتدأ مضاف الفعل مضاف الیہ باء جارہ مفعول متعلق تقیید کے واو عاطفہ نحوہ معطوف مفعول پر فاء جزائیہ لام جارہ تربیۃ متعلق کائن کے خبر مضاف الفائدۃ مضاف الیہ واو عاطفہ المقید مبتدأ کان زید مطلقا متعلق المقید کے:......ھو مطلقا جملہ ہو کر خبر لا عاطفہ کان معطوف منطلقا کا:......واو عاطفہ اما شرطیہ ترک مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع تقیید فاء جزائیہ لام جارہ مانع متعلق کائن کے خبر من جارہ ھا متعلق مانع کے مرجع الفائدۃ جملہ شرطیہ۔

عبارت:......وَاَمَّا تَقْيِيْدُهٗ بِالشَّرْطِ فَلِاِعْتِبَارَاتٍ لَا تُعْرَفُ اِلَّا بِمَعْرِفَةِ مَا بَيْنَ اَدَوَاتِهٖ مِنَ التَّفْصِيْلِ وَقَدْ بُيِّنَ ذٰالِكَ فِيْ عِلْمِ النَّحْوِ.

ترجمہ:......اور لیکن مقید کرنا اس فعل کو شرط کے ساتھ پس اعتبارات کی وجہ سے ہوتا ہے نہیں پہچانے جاتے وہ اعتبارات مگر اس تفصیل کے پہچاننے

کے ساتھ جو تفصیل ان شرط کے حرفوں کے درمیان ہے اور تحقیق بیان کر دی گئی ہے وہ تفصیل نحو کے علم میں۔

تشریح:......ادوات شرط سے مراد۔ حروف شرط اور اسماء شرط ہیں جو کہ نحو کے علم میں گذر چکے ہیں ان حروف شرط اور اسماء شرط کے درمیان مختلف اعتبارات ہیں جن کی تفصیل بھی نحو کے علم میں گذر چکی ہے وہ تفصیل جاننا ضروری ہے بغیر اس تفصیل کے جانے ہوئے حروف شرط اور اسماء شرط کے اعتبارات کو جاننا مشکل ہے یہ بحث کافیہ میں موجود ہے وہاں دیکھیں کہ فعل کو شرط کے ساتھ مقید کرنے کے لیے کس حرف شرط کی یا کس اسم شرط کی کہاں ضرورت ہوتی ہے بحث مسند کی ہو رہی تھی اور فعل مسند ہوتا ہے اس لیے اب بحث فعل کی ہو رہی ہے جیسے ان تکرمنی اکرمک یا کلما کانت الشمس طالعة فالنہار موجود میں شرط اور جزاء ہیں:...... شرط میں یا جزاء میں مسند اور مسند الیہ ہوتے ہیں لیکن شرط یا جزاء مسند یا مسند الیہ نہیں ہوتے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تقیید مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ باء جارہ الشرط متعلق تقیید کے فاء جزائیہ لام جارہ اعتبارات متعلق کائن کے خبر جملہ شرطیہ لاتعرف فعل بشئی مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء بمعرفة مستثنیٰ مل کر متعلق لاتعریف کے جملہ فعلیہ صفت اعتبارات کی معرفة مضاف ما مضاف الیہ موصولہ ثبت فعل ھو فاعل مرجع ماجملہ فعلیہ صلہ بین ظرف ثبت کی مضاف ادوات مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع شرط من جارہ التفصیل متعلق ثبت کے:۔ واو عاطفہ قد حرف تحقیق بین فعل ذالک نائب فاعل مشارالیہ تفصیل فی جارہ علم متعلق بین کے مضاف النحو مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَلٰكِنْ لَابُدَّ مِنَ النَّظَرِ هٰهُنَا فِیْ اِنْ وَاِذَا لِلشَّرْطِ فِی الْاِسْتِقْبَالِ

ترجمہ:...... اور لیکن ضروری ہے یہاں دیکھنا ان میں اور اذا میں جو کہ مستقبل کی شرط کے لیے ہیں۔

تشریح:......ان اور اذا مستقبل کی شرط کے لیئے ہیں یہاں ان اور اذا میں غور کرنا ضروری ہے کیونکہ بعض اعتبارات ایسے ہیں جن اعتبارات کو نحویوں نے زیادہ اہمیت نہیں دی اور ان اعتبارات کے ذکر کو ضروری نہیں سمجھا ان اعتبارات میں سے ان اور اذا کے اعتبارات ہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ لکن حرف استدراک لانفی جنس کا بد اسم من جارہ النظر متعلق کائن کے خبر ھٰھنا ظرف النظر کی فی جارہ ان متعلق النظر کے معطوف علیہ اذا معطوف دونوں موصوف لام جارہ الشرط متعلق کائنین کے فی الاستقبال متعلق کائنین کے:۔ کائنین اپنے دونوں متعلق سے مل کر صفت۔

عبارت:......لٰكِنْ اَصْلَ اِنْ عَدَمُ الْجَزْمِ بِوُقُوْعِ الشَّرْطِ وَاَصْلَ اِذَا الْجَزْمُ وَلِذَالِكَ كَانَ النَّادِرُ مَوْقِعًا لِاِنْ وَغُلِّبَ لَفْظُ الْمَاضِیْ مَعَ اِذَا.

ترجمہ:......لیکن ان کا اصل جزم کا نہ ہونا ہے شرط کے واقع ہونے میں اور اذا کا اصل جزم ہے شرط کے واقع ہونے میں اسی وجہ سے نادر واقع ہوتا ہے ان اور غالب کیا گیا ہے ماضی کے لفظ کو اذا کے ساتھ۔

تشریح:......ان اور اذا دونوں مستقبل کی شر کے لیئے آتے ہیں ان غیر یقینی چیزوں کے لیئے آتا ہے جن چیزوں کا واقع ہونا نادر ہوتا ہے جیسے ان قرات قرات اگر تو پڑھے گا تو میں پڑھوں گا یہاں شرط کے واقع ہونے میں یقین نہیں ہے اسی لیئے ان کا استعمال کیا گیا ہے۔ اور اذا ان چیزوں کے لیئے آتا ہے جن چیزوں کا واقع ہونا یقینی ہوتا ہے اسی وجہ سے اذا کے ساتھ ماضی کا استعمال ہوتا ہے جو کہ کام کے واقع ہونے پر یقین کو ظاہر کرتا ہے جیسے اذا جئت اکرمت ک جب تو آئے گا تو میں تیری عزت کروں گا۔

ترکیب:......لکن حرف استدرک اصل اسم مضاف ان مضاف الیہ عدم خبر مضاف الجزم مضاف الیہ باء جارہ وقوع متعلق عدم کے مضاف الشرط مضاف الیہ واو عاطفہ اصل معطوف مضاف اذا مضاف الیہ الجزم معطوف عدم پر واو عاطفہ لام جارہ ذالک متعلق النادر کے مشارالیہ عدم الجزم کان فعل النادر اسم موقعا خبر لام جارہ ان متعلق النادر کے واو عاطفہ غلب فعل لفظ نائب فاعل مضاف الماضی مضاف الیہ مع ظرف غلب کی مضاف اذا مضاف الیہ۔

عبارت:......نَحْوُ فَإِذَا جَاءَ تْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَاهٰذِهٖ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ لِاَنَّ الْمُرَادَ الْحَسَنَةُ الْمُطْلَقَةُ وَلِهٰذَا عُرِّفَتْ تَعْرِيْفَ الْجِنْسِ وَالسَّيِّئَةُ نَادِرٌ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهَا وَلِهٰذَا نُكِّرَتْ.

ترجمہ:......جیسے جب آتی ہے ان کے پاس نیکی تو کہتے ہیں یہ نیکی ہمارے ہی لیے ہے اور اگر پہنچتی ہے ان کو کوئی برائی تو بدفعالی لیتے ہیں موسیٰ سے اور ان سے جو موسیٰ کے ساتھ ہیں کیونکہ الحسنۃ سے مراد مطلق نیکی ہے اسی وجہ سے معرفہ لایا گیا نیکی کو جنس کی تعریف کے ساتھ اور برائی نادر ہے نیکی کی نسبت اسی وجہ سے اس کو نکرہ لایا گیا۔

تشریح:......اذا مستقبل کے لیئے ہوتا ہے اور ماضی کا معنیٰ بھی اذا کے ساتھ مستقبل کا کرتے ہیں لیکن فعل ماضی لفظ کے اعتبار سے قطعا وقوع پر دلالت کرتا ہے اور اذا بھی یقین کے لیئے ہوتا ہے جو کہ قطعاً وقوع پر دلالت کرتا ہے اس وجہ سے دونوں میں مطابقت ہے الحسنۃ کو الف لام جنسی کے ساتھ معرفہ بنانے کی وجہ یہ ہے کہ جنس کا کثرت اور وسعت کی وجہ سے واقع ہونا ضروری ہے کیونکہ جنس اپنی تمام نوع میں ہوتی ہے اور یہ خلاف ہے نوع کے کہ ایک نوع دوسری نوع میں نہیں ہوتی۔ ان میں شرط کا وقوع یقینی نہیں اس لیئے ان کے ساتھ ماضی نہیں لاتے بلکہ مضارع لے کر آتے ہیں کہ وقوع یقینی نہیں ہے اور سیئۃ کو نکرہ لائے ہیں تا کہ تنوین تقلیل پر دلالت کرے پہلی بات تو یہ ہے کہ برائی نہیں پھنچتی اور اگر بالغرض محال کوئی مصیبت ان کو پھنچ جائے تو کہتے ہیں یہ نحوست موسیٰ اور موسیٰ کے ساتھیوں کی وجہ سے پھنچی ہے۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ۔ فاء عاطفہ اذا شرطیہ جاءت فعل ھم مفعول بہ الحسنۃ فاعل جملہ شرط۔ قالوا فعل بفاعل لام جارہ نا متعلق کائنۃ کے خبر ھذہ مبتدأ جملہ جزائیہ:۔ واو عاطفہ ان شرطیہ تصب فعل ھم مفعول بہ سیئۃ فاعل جملہ شرط یطیروا فعل بفاعل بموسیٰ متعلق یطیروا کے معطوف علیہ ومن ثبت ھو معہ معطوف لان متعلق غلب کے المراد اسم الحسنہ المطلقۃ خبر ان کی:...... لھذا متعلق عرفت کے ہی نائب فاعل مرجع الحسنۃ کے تعریف الجنس مفعول ثانی:۔ السیئۃ مبتدأ نادر خبر بالنسبۃ متعلق نادر کے الیھا متعلق النسبۃ کے لھذا متعلق نکرت کے ہی نائب فاعل مرجع السیئۃ۔

عبارت:......وَقَدْ تُسْتَعْمَلُ اِنْ فِي الْجَزْمِ تَجَاهُلاً اَوْلِعَدَمِ جَزْمِ الْمُخَاطِبِ كَقَوْلِكَ لِمَنْ يُّكَذِّبُكَ اِنْ صَدَقْتُ فَمَاذَا تفْعَلُ اَوْ تَنْزِيْلِهٖ مَنْزِلَةَ الْجَاهِلِ مُقْتَضَى الْعِلْمِ.

ترجمہ:......اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے ان کو یقین میں جاھل بن جانے کی وجہ سے اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے ان کو یقین میں مخاطب کو یقین نہ ہونے کی وجہ سے جیسے تیرا کہنا ہے اس شخص کو جو شخص جھٹلاتا ہے تجھ کو اگر میں سچ بولوں تو تو کیا کرے گا اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے ان کو یقین میں مخاطب کو جاھل کی جگہ اتار دینے کی وجہ سے علم کے تقاضے کے سبب۔

تشریح:......جان بوجھ کر جاھل بننے کی صورت میں ان کو یقین میں استعال کیا جاتا ہے جیسے گیٹ والے سے پوچھا جائے کہ صاحب ہے اور گیٹ والے کو معلوم ہے کہ صاحب دفتر میں ہے لیکن ڈر کی وجہ سے نہیں بتا تا کہ صاحب کی مرضی کے خلاف نہ ہو جائے تو کہتا ہے ان کان فیھا اخبرک:۔ صاحب اگر دفتر میں ہوئے تو میں بتاؤں گا متکلم کو یقین ہو اور مخاطب کو یقین نہ ہو تب بھی ان کو یقین میں استعال کیا جاتا ہے جیسے:۔ ان صدقت فماذا تفعل اگر میں سچ بولوں تو تو کیا کرے گا:...... عالم مخاطب کو جاھل مخاطب کی جگہ اتارنے کی وجہ سے بھی ان کو یقین میں استعال کیا جاتا ہے جیسے تیرا کہنا اس شخص کو جو تکلیف دیتا ہے اپنے باپ کو ان کان اباک فلا توذیہ اگر وہ تیرا باپ ہے پس تو اس کو تکلیف نہ دے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق تستعمل فعل ان نائب فاعل فی الجزم متعلق تستعمل کے تجاھلا مفعول لہ او عاطفہ لعدم متعلق تستعمل کے مضاف جزم مضاف الیہ مضاف المخاطب مضاف الیہ:۔ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر لمن یکذبک متعلق قول کے ان صدقت جملہ شرط فاء جزائیہ ماذا مفعول بہ تفعل فعل انت فاعل جملہ جزائیہ او عاطفہ تنزیل متعلق تستعمل کے مضاف (ہ) مضاف الیہ منزلۃ الجاھل مفعول فیہ تنزیل کا مقتضی العلم مفعول لہ تنزیل کا۔

عبارت:......اَوِ التَّوْبِيْخِ وَتَصْوِيْرِ اَنَّ الْمَقَامَ لِاشْتِمَالِهٖ عَلٰى مَايَقْلَعُ الشَّرْطَ عَنْ اَصْلِهٖ لَايَصْلَحُ اِلَّا لِفَرْضِهٖ كَمَا يُفْرَضُ الْمُحَالُ :. نَحْوُ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُسْرِفِيْنَ فِيْ مَنْ قَرَأَ اِنْ بِالْكَسْرِ

ترجمہ:......اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے ان کو یقین میں جھڑکنے کی وجہ سے اور اس بات کی تصویر بنانے کی وجہ سے کہ بیشک مقام اپنے مشتمل ہونے کی وجہ سے اس کلام پر جو کلام اکھیڑ دے شرط کو جڑ سے وہ مقام شرط کے لیئے درست نہیں مگر اس شرط کو فرض کر لینے کی وجہ سے جیسا کہ فرض کرلیا جاتا ہے محال کو:۔ جیسے کیا پس ہم ہٹالیں گے تم سے قران کو پھیر کر اگر ہو تم نافرمان قوم یہ ان شرطیہ اس کی پڑھائی میں ہے جس نے ان کو کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے:۔

تشریح:......ان کو اگر کسرہ کے ساتھ پڑھیں تو اس صورت میں یہ بحث ہے اور اگر اَن پڑھیں جیسا کہ قران میں ہے تو پھر کوئی بحث نہیں ہے:۔ کلام کا مقام ایسے کلام پر مشتمل ہو جس کلام کو شرط کی قطعاً ضرورت نہیں مگر شرط کو فرض کر لینے کی صورت کی تصویر بنانے کی یا جھڑکنے کی ضرورت ہو تو ان کو استعمال کیا جاتا ہے یقین میں توبیخ کے لیے اور تصویر بنانے کے لیے جیسے یہ آیت ہے کیا پس ہٹالیں گے ہم تم سے قران کو پھیر کر اگر ہو تم نافرمان قوم اگر توبیخ کے لیے شرط کو فرض نہ کریں تو کلام شرط کے لیئے درست نہیں ہے یعنی ہم ہرگز قران کو نہیں ہٹائیں گے یہاں شرط کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ قران کا نزول ان لوگوں سے مشروط نہیں ہے۔

ترکیب:......او عاطفہ التوبیخ معطوف ہے لعدم پر متعلق تستعمل کے واو عاطفہ تصویر معطوف ہے توبیخ پر تصویر مضاف ان مضاف الیہ المقام اسم لاشتمالہ متعلق لایصلح کے علیٰ مایقلع الشرط متعلق لاشتمالہ کے عن اصلہ متعلق یقلع کے لایصلح فعل اپنے ھو فاعل اور لسبب الا لفرضہ سے مل کر خبر ان کی کما یفرض المحال متعلق لفرضہ کے مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ افنضرب فعل اپنے نحن فاعل اور اپنے متعلق عنکم الذکر مفعول بہ ممیز سے ملکر جملہ فعلیہ۔

عبارت:......اَوْ تَغْلِيْبِ غَيْرِ الْمُتَّصِفِ بِهٖ عَلَى الْمُتَّصِفِ بِهٖ وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَحْتَمِلُهُمَا.

ترجمہ:......اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے ان کو یقین میں:۔ جو شرط کے ساتھ متصف نہیں اس کو غالب کرنے کی وجہ سے اس کے اوپر جو شرط کے ساتھ متصف ہے اور اس کا فرمان جو بلند برتر ہے:۔ اور اگر ہو تم شک میں اس کلام کے بارے میں جو کلام نازل کیا ہے ہم نے اپنے بندے پر:۔ یہ کلام احتمال رکھتا ہے توبیخ کا اور مقام کی تصویر بنانے کا۔

تشریح:......کچھ کفار تھے جن کو شک تھا کہ یہ کلام الٰہی ہے یا نہیں اور کچھ کفار کو شک نہیں تھا بلکہ یقین تھا کہ یہ کلام الٰہی ہے عناد اور دشمنی کی وجہ سے نہیں مانتے تھے جن کو شک نہیں تھا ان کو غالب کر کے سب کو غیر شک والا سمجھ کر کلام کیا گیا ہے:۔ یعنی غیر متصف بہ کو متصف بہ پر غالب کر دیا ان کو جزم میں استعمال کرنے کی وجہ سے:...... ورنہ جزم نہیں ہے:۔ یہ کلام توبیخ کا اور مقام کی تصویر بنانے کا احتمال رکھتا ہے کیونکہ دلائل اور شواھد اور معجزات کے بعد شک تو نہیں ہوسکتا بالفرض اگر شک تسلیم کرلیا جائے تو اس جیسی کوئی سورۃ لے آؤ:۔

ترکیب:......او عاطفہ تغلیب معطوف ہے لعدم پر متعلق تستعمل کے مضاف غیر مضاف الیہ مضاف المتصف بہ مضاف الیہ علی جارہ المتصف بہ متعلق تغلیب کے واو عاطفہ قول مبتدأ مضاف (ہ) مضاف الیہ ذوالحال تعالیٰ حال آیت مقولہ:۔ یحتملھما خبر:۔ واو عاطفہ ان شرطیہ کنتم فعل اسم فی جارہ ریب متعلق کائنین کے خبر من جارہ ما متعلق کائنین کے نزلنا فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ محذوف ہے علی جارہ عبد متعلق نزلنا کے مضاف نا مضاف الیہ

عبارت:......وَالتَّغْلِيْبُ بَابٌ وَاسِعٌ يَجْرِيْ فِيْ فُنُوْنٍ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ وَكَقَوْلِهٖ تَعَالٰى بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

تَجۡهَلُوۡنَ وَمِنۡهُ اَبَوَانِ وَنَحۡوُهٗ.

ترجمہ:......اور تغلیب کا باب بہت وسیع ہے یہ تغلیب کا باب کئی فنون میں جاری ہوتا ہے جیسے مالک کا فرمان:۔ اور وہ مریم فرمابردار تھی اور جیسے مالک کا فرمان بلکہ تم جاہل قوم ہو اور اس تغلیب سے ابوان ہے اور اس ابوان جیسا ہے۔

تشریح:......تغلیب کئی طرح سے ہوتی ہے:۔ کانت صیغہ واحد مؤنث غائب کا ہے اور القٰنتین صیغہ جمع مذکر ہے واحد مذکر قانت ہے مردوں کو غالب کر دیا گیا ہے عورتوں پر اس لیئے القٰنتین کہا ورنہ وکانت من القٰنتات ہوتا:۔ قوم باعتبار لفظ کے غائب ہے اور تجھلون صیغہ مخاطب کا ہے مخاطب کو غائب پر غالب کر دیا گیا ہے ورنہ یجھلون ہوتا:۔ ابوان سے مراد باپ اور ماں ہے اب کو ام پر غالب کر دیا گیا ہے اس لیئے ابوان کہہ دیا ہے ورنہ دو باپ تو کسی کے بھی نہیں ہوتے اسی طرح قمرین میں چاند کو سورج پر غالب کر دیا گیا ہے اور شمسین میں سورج کو چاند پر غالب کر دیا گیا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ التغلیب مبتدأ باب خبر موصوف واسع صفت یجری فعل ھو فاعل مرجع باب فی فنون متعلق یجری کے جملہ فعلیہ دوسری صفت مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر آیت مقولہ جملہ اسمیہ کانت فعل ھی اسم مرجع مریم من القٰنتین متعلق کائنۃ کے خبر جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ کقولہ تعالیٰ متعلق کائن کے خبر بل عاطفہ انتم مبتدأ قوم خبر موصوف تجھلون صفت:۔ منہ متعلق کائن کے خبر ابوان مبتدأ معطوف علیہ واو عاطفہ نحو معطوف مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع ابوان۔

عبارت:......وَلِكَوۡنِهِمَا لِتَعۡلِيۡقِ اَمۡرٍ بِغَيۡرِهٖ فِى الۡاِسۡتِقۡبَالِ كَانَ كُلٌّ مِنۡ جُمۡلَتَىۡ كُلٍّ مِّنۡهُمَا فِعۡلِيَّةً اِسۡتِقۡبَالِيَّةً وَلَا يُخَالِفُ ذَالِكَ لَفۡظًا اِلَّا لِنُكۡتَةٍ.

ترجمہ:......ان دونوں کے ہونے کی وجہ سے مستقبل میں ایک کام کو معلق کرنے کے لیے دوسرے کام کے ساتھ:۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کے دو جملوں میں سے ہوگا ہر ایک جملہ فعلیہ استقبالیہ:۔ اور نہیں مخالف ہوگا یہ ہر ایک جملہ اس فعلیہ استقبالیہ کے باعتبار لفظ کے مگر کسی نکتہ کی وجہ سے:۔

تشریح:......ان اور اذا مستقبل میں شرط کے ساتھ جزاء کو معلق کرنے کے لیے ہوتے ہیں مستقبل میں ان اور اذا کے جزاء اور شرط کو معلق کرنے کی وجہ سے ان کے دونوں جملے فعلیہ استقبالیہ ہوں گے یعنی جزاء اور شرط مستقبل میں ہوں گے اور اذا کے دونوں جملے فعلیہ استقبالیہ ہوں گے یعنی جزاء اور شرط مستقبل میں ہوں گے یہ چاروں جملے خلاف نہیں ہوں گے فعلیہ استقبالیہ کے باعتبار لفظ کے مگر کسی نکتہ کی وجہ سے۔

ترکیب:......باء جارہ غیر متعلق تعلیق مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع امر فی جارہ الاستقبال متعلق تعلیق کے:۔ تعلیق مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلق سے مل کر متعلق کون کے:۔ کون مضاف اپنے ھما مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر متعلق کان کے:۔ من جارہ ھما متعلق کائن کے صفت:۔ کل موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ جملتی مضاف متعلق کائن کے صفت:۔ کل موصوف اپنے صفت سے مل کر اسم کان کا فعلیہ خبر موصوف استقبالیہ صفت جملہ فعلیہ واو عاطفہ لایخالف فعل ھو فاعل مرجع کل:۔ ذالک مفعول بہ ممیز مشار الیہ فعلیہ استقبالیہ لفظا تمیز لشئی مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء لنکتہ مستثنیٰ مل کر متعلق لایخالف کے۔ جملہ فعلیہ

عبارت:......كَاِبۡرَازِ غَيۡرِ الۡحَاصِلِ فِىۡ مَعۡرِضِ الۡحَاصِلِ لِقُوَّةِ الۡاَسۡبَابِ اَوۡ كَوۡنِ مَاهُوَ لِلۡوُقُوۡعِ كَالۡوَاقِعِ اَوِ التَّفَاؤُلِ اَوۡاِظۡهَارِ الرَّغۡبَةِ فِىۡ وُقُوۡعِهٖ نَحۡوُ اِنۡ ظَفَرۡتُ بِحُسۡنِ الۡعَاقِبَةِ فَهُوَ الۡمَرَامُ.

ترجمہ:......جیسے غیر حاصل کو ظاہر کرنا ہے حاصل کی جگہ میں اسباب کی قوت کی وجہ سے یا اس کام کے ہونے کی وجہ سے جو کام واقع ہونے والا ہے واقع ہونے والے کے مانند یا نیک شگونی کی وجہ سے یا شرط کے واقع ہونے میں رغبت کو ظاہر کرنے کی وجہ سے جیسے اگر میں کامیاب ہو گیا اچھے انجام کے ساتھ پس وہی میرا مقصد ہے۔

تشریح:......ان اور اذا کا استعمال مستقبل کی بجائے فعل ماضی کے ساتھ نکتہ کی وجہ سے کیا جاتا ہے یعنی غیر حاصل کو حاصل کی

جگہ ظاہر کیا جاتا ہے اگر غیر حاصل چیز کے حصول کے اسباب تمام کے تمام مہیا ہوں تو کہتے ہیں ان اشترینا کان کذا اگر ہم خرید لیں تو اس طرح ہوگا یہاں ان کے ساتھ شرط اور جزاء میں اسباب کی قوت کی وجہ سے فعل ماضی ہے نکتہ یہ ہے کہ اسباب کی قوت کی وجہ سے غیر حاصل کو حاصل کی جگہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اگر ہم خریدتے تو ایسا ہو جاتا خریدنا اور ایسا ہونا حاصل نہیں ہے اس کو ظاہر کیا جا رہا ہے حاصل کی جگہ میں یعنی خرید لیا اور حاصل ہو گیا (۲) اور ان اور اذا کا استعمال فعل مستقبل کی بجائے فعل ماضی کے ساتھ نکتہ کی وجہ سے ہوتا ہے یعنی اس کام کے ہونے کی وجہ سے جو کام واقع ہونے والا ہے واقع ہونے والے کے مانند جیسے بیمار کا کہنا ہے ان مت کان کذا وکذا اگر میں مر گیا تو ایسا ایسا ہوگا یہاں بھی ان کے ساتھ شرط اور جزاء میں فعل ماضی ہے غیر حاصل کو حاصل کی جگہ میں ظاہر کرنے کی وجہ سے۔ (۳) ان ظفرت بحسن العاقبة فهو المرام میں متکلم کا صیغہ پڑھیں تو شرط کے واقع ہونے میں رغبت ہے اور اگر ظفرت کو مخاطب کا صیغہ پڑھیں تو نیک شگونی ہے اگر تو کامیاب ہو جائے اچھے انجام کے ساتھ پس وہی مقصد ہے ان کے ساتھ شرط اور جزاء میں ماضی ہے۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ کاف جارہ ابراز متعلق کائن کے غیر مضاف الیہ مضاف الحاصل مضاف الیہ فی جارہ معرض متعلق ابراز کے مضاف الیہ لام جارہ قوۃ متعلق ابراز کے مضاف الاسباب مضاف الیہ او عاطفہ کون متعلق ابراز کے مضاف ما مضاف الیہ موصولہ کان صلہ ھو اسم مرجع مالام جارہ الوقوع متعلق کائنا کے خبر کاف جارہ الواقع متعلق وقوع کے او عاطفہ التفاؤل متعلق ابراز کے او عاطفہ اظہار متعلق ابراز کے مضاف الحاصل مضاف الیہ فی جارہ وقوع متعلق اظہار کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع شرط مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ان ظفرت بحسن العاقبة الرغبة شرط فھو المرام جزاء:۔

عبارت:......فَاِنَّ الطَّالِبَ اِذَا عَظُمَتْ رَغْبَتُهُ فِيْ حُصُوْلِ اَمْرٍ يَكْثُرُ تَصَوُّرُهُ اِيَّاهُ فَرُبَمَا يُخَيَّلُ اِلَيْهِ حَاصِلاً وَعَلَيْهِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا.

ترجمہ:......پس بیشک جب طلب کرنے والے کی رغبت بڑھ جاتی ہے کسی کام کے حاصل ہونے میں تو زیادہ ہوجاتا ہے اس طلب کرنے والے کا تصور اس کام کا کبھی کبھی اس کام کے حاصل ہونے کا خیال ہوتا ہے اس طلب کرنے والے کو:۔ اور اسی پر ہے اگر وہ عورتیں ارادہ کرلیں پاک دامن ہونے کا۔

تشریح:...... غیر حاصل کے حاصل ہونے کا سبب کیا ہے اس کی علت یہ ہے کہ جب طلب کرنے والے کی رغبت بڑھ جاتی ہے کسی چیز کے حاصل ہونے کی تو اس چیز کا تصور زیادہ ہو جاتا ہے بسا اوقات خیال ہوتا ہے اس چیز کے حاصل ہونے کا اس صورت میں ان کے ساتھ ماضی کا استعمال ہوتا ہے شرط کے واقع ہونے میں رغبت کی وجہ سے تاکہ غیر حاصل کو ظاہر کیا جا سکے حاصل کی جگہ میں:۔ اور ان کا استعمال ماضی کے ساتھ پر یہ آیت ہے اگر وہ عورتیں ارادہ کرلیں پاک دامن ہونے کا:۔ غیر حاصل کو حاصل کی جگہ ظاہر کیا گیا ہے شرط کے واقع ہونے میں رغبت کی وجہ سے یعنی کمال رضا کی وجہ سے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ الطالب اسم ان کا باقی خبر ان کی:۔ اذا شرطیہ رغبتہ فاعل فی حصول امر متعلق عظمت کے جملہ شرط:۔ یکثر فعل تصور فاعل مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع طالب ایاہ مفعول بہ تصور کا جملہ معطوف علیہ فاء عاطفہ رب تقلیلیہ ما کافہ یخیل فعل ھو نائب فاعل ذوالحال مرجع امر الیہ متعلق یخیل کے مرجع طالب حاصلا حال جملہ معطوف مل کر جزاء:۔ شرط جزاء مل کر خبر ان کی:۔ علیہ متعلق کائن کے خبر آیت مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ اردن فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ شرط۔

عبارت:...... قَالَ السَّكَّاكِيُّ:. اَوْ لِلتَّعْرِيْضِ :. نَحْوُ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ

ترجمہ:......السکا کی نے کہا ہے ان اور اذا میں سے ہر ایک کے دو جملوں میں سے ہر ایک جملہ فعلیہ استقبالیہ ہوگا یہ جملہ فعلیہ استقبالیہ کے خلاف نہیں ہوگا مگر کسی نکتہ کی وجہ سے جیسے غیر حاصل کو ظاہر کرنا ہے حاصل کی جگہ میں بات ڈھالکر کہنے کی وجہ سے جیسے:۔ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے اعمال برباد ہو جائیں گے۔

تشریح:......غیر حاصل کو حاصل کی جگہ میں ظاہر کرنے کی وجہ سے ان کے ساتھ شرط میں فعل ماضی استعمال کیا گیا ہے تعریض کی وجہ سے کیونکہ یہاں جن سے خطاب ہے یعنی نبیؐ:۔ تو ان سے شرک کا وقوع قطعاً ممکن ہی نہیں اگر بالفرض محال تسلیم کرلیا جائے تو یقیناً اعمال برباد ہو جائیں گے یہ تعریض ہے کہ جن لوگوں نے مالک کے ساتھ شرک کیا ہے ان کے اعمال برباد ہونے میں کوئی شک نہیں ان کے اعمال برباد ہو چکے۔

ترکیب:......قال فعل السکا کی فاعل جملہ فعلیہ:۔ او عاطفہ لام جارہ التعریض متعلق ابراز کے:۔ ابراز اپنے دونوں متعلق اور مضاف الیہ سے مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ محذوف کی جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ محذوف نحو مضاف باقی مضاف الیہ مل کر خبر:۔ جملہ اسمیہ لام حرف تحقیق ان حرف شرط اشرکت فعل بفاعل جملہ شرط لیحبطن عملک جزاء۔

عبارت:......وَنَظِيْرُهُ فِي التَّعْرِيْضِ وَمَالِيَ لَا اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ اَيْ وَمَالَكُمْ لَاتَعْبُدُوْنَ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ بِدَلِيْلِ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ:۔

ترجمہ:......اور لئن اشرکت کی نظیر تعریض میں یہ آیت ہے:۔ اور کیا ہوگیا مجھ کو نہ عبادت کروں میں اس ذات کی جس ذات نے مجھ کو پیدا کیا یعنی کیا ہوگیا تم کو نہیں عبادت کرتے تم اس ذات کی جس ذات نے تم کو پیدا کیا یہ تفسیری جملہ والیہ ترجعون کی دلیل کی وجہ سے ہے:۔ اور اس کی طرف تم کو لوٹا دیا جائے گا۔

تشریح:......لئن الشرکت میں تعریض تھی لیکن ان کے ساتھ شرط میں ماضی تھی جو کہ غیر حاصل کو حاصل کی جگہ میں ظاہر کرنے کی وجہ سے تھی اور ومالی لااعبد الذی میں تعریض ہے لیکن غیر حاصل کو حاصل کی جگہ میں ظاہر کرنے کی وجہ سے نہیں ہے اور ان اور ماضی اور شرط کی بحث بھی نہیں ہے مقصد تعریض کو ثابت کرنے کے لیئے دوسری تعریض پیش کی ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ نظیرہ مبتدأ فی التعریض متعلق نظیرہ کے آیت خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ ما استفھامیہ مبتدأ لی متعلق کائن کے خبر جملہ استفھامیہ:۔ لااعبد فعل انا فاعل الذی مفعول بہ موصولہ فطر فعل ھو فاعل مرجع الذی نون وقایہ کا (ی) مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ جملہ مُفَسَّرْ:۔ ای حرف تفسیر ومالکم لاتعبدون الذی فطرکم مُفَسِّرْ مبتدأ باء جارہ دلیل متعلق کائن کے خبر مضاف والیہ ترجعون مضاف الیہ:۔ واو عاطفہ الی جارہ (ہ) متعلق ترجعون کے:۔ ترجعون اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَوَجْهُ حُسْنِهٖ اِسْمَاعُ الْمُخَاطَبِيْنَ الْحَقَّ عَلٰى وَجْهٍ لَايَزِيْدُ غَضَبَهُمْ وَهُوَ تَرْكُ التَّصْرِيْحِ بِنِسْبَتِهِمْ اِلَى الْبَاطِلِ۔

ترجمہ:......اور اس تعریض کے اچھا ہونے کی وجہ مخاطبین کو حق سنانا ہے ایک طریقہ پر جو طریقہ نہیں زیادہ کرتا ان کے غصہ کو اور وہ طریقہ باطل کی طرف ان کی نسبت کی صراحت کو چھوڑ دینا ہے۔

تشریح:......اگر کلام و مالکم لاتعبدون الذی فطرکم والیہ ترجعون ہوتا تو باطل کی نسبت مخاطبین کی طرف صراحتاً ہو جاتی جس سے ان کے غصہ میں مزید اضافہ ہوجاتا اور مخاطبین حق کو قبول کرنے کی طرف مائل نہ ہوتے جبکہ تعریض کا طریقہ مخاطبین کو حق سنانے کے لیئے بہترین طریقہ ہے کیونکہ اس طریقہ سے باطل کی نسبت مخاطبین کی طرف صراحتاً نہیں ہوتی۔

ترکیب:......واو عاطفہ وجہ مبتدأ مضاف حسن مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع تعریض اسماع خبر مضاف المخاطبین مضاف الیہ مفعول بہ الحق مفعول ثانی علی جارہ وجہ متعلق اسماع کے موصوف:۔ لایزید فعل ھو فاعل مرجع وجہ غضب مفعول بہ مضاف ھم مضاف الیہ مرجع مخاطبین جملہ فعلیہ صفت:۔ واو عاطفہ ھو مبتدأ ترک خبر مضاف التصریح مضاف الیہ باء جارہ نسبت متعلق ترک مضاف ھم مضاف الیہ مرجع مخاطبین الی جارہ الباطل متعلق ترک:۔ ترک اپنے مضاف الیہ اور دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔

عبارت:......وَيُعِيْنُ عَلٰى قُبُوْلِهٖ لِكَوْنِهٖ اَدْخَلَ فِيْ اِمْحَاضِ النُّصْحِ حَيْثُ لَايُرِيْدُ لَهُمْ اِلَّا مَايُرِيْدُ لِنَفْسِهٖ:۔

ترجمہ:...... اور وہ تعریض کا طریقہ مدد کرتا ہے اس حق کے قبول کرنے پر اپنے زیادہ داخل ہونے کی وجہ سے خالص نصیحت میں جہاں نہیں ارادہ کرتا وہ متکلم ان مخاطبین کے لیئے کسی چیز کا مگر اس چیز کا جس چیز کا وہ متکلم ارادہ کرتا ہے خود لیئے۔

تشریح:...... یہ تعریض کا طریقہ حق کے قبول کرنے میں مدد اس لیئے کرتا ہے کہ متکلم کا ارادہ مخاطبین کو ملامت کرنا نہیں ہوتا سوائے نصیحت کے جس کی وجہ سے یہ طریقہ خالص نصیحت میں زیادہ موثر ہوتا ہے کیونکہ متکلم ان مخاطبین کے لیئے اس چیز کا ارادہ کرتا ہے جس چیز کو متکلم خود کے لیئے چاہتا ہے یہ بات خیر خواہی پر دلالت کرتی ہے نہ کہ اپنے آپ کی برتری پر اور دوسرے کی حقارت پر۔

ترکیب:...... واو عاطفہ یعین فعل ھو فاعل مرجع وجہ علی قبولہ متعلق یعین کے مرجع الحق لکونہ متعلق یعین کے مرجع وجہ ادخل خبر کون فی امحاض النصح متعلق ادخل کے حیث ظرف ادخل کی مضاف باقی مضاف الیہ لا یرید فعل ھو فاعل مرجع متکلم لھم متعلق لا یرید کے شیأ مستثنیٰ منہ الا حرف استثناء ما مستثنیٰ مل کر مفعول بہ ما موصولہ یرید فعل ھو فاعل مرجع متکلم (ہ) مفعول بہ محذوف ہے مرجع ما لنفسہ متعلق لا یرید:۔ جملہ فعلیہ صلہ:۔

عبارت:...... وَلَوْ لِلشَّرْطِ فِی الْمَاضِیْ مَعَ الْقَطْعِ بِانْتِفَاءِ الشَّرْطِ فَیَلْزَمُ عَدَمُ الثُّبُوْتِ وَالْمُضِیُّ فِیْ جُمْلَتَیْهَا

ترجمہ:...... اور لو زمانہ ماضی میں شرط کے لیئے ہوتا ہے شرط کے قطعی طور پر نہ ہونے کے ساتھ پس لازم ہے فعل کا ثابت نہ ہونا اور فعل ماضی کا ہونا اس لو کے دونوں جملوں میں۔

تشریح:...... لو زمانہ ماضی میں شرط کے لیئے آتا ہے شرط کے نہ ہونے کے یقین ہونے کے ساتھ لو کے ذریعہ جزاء کو شرط کے ساتھ معلق کیا جاتا ہے اور شرط کے نہ ہونے کا یقین ہے تو جزاء بھی یقیناً نہیں واقع ہوگی جیسے:۔ **لو جئتنی لاکرمتک:** اگر تو میرے پاس آتا تو میں تیری عزت کرتا:۔ نہ تو آیا اور نہ میں نے عزت کی شرط اور جزاء دونوں کا ثبوت نہیں ہے اور شرط اور جزاء میں فعل ماضی ہے:۔ لو لامتناع الثانی لامتناع الاول لو دوسرے کے ممتنع ہونے کے لیئے ہوتا ہے پہلے کے ممتنع ہونے کی وجہ سے لو کئی معنی میں استعمال ہوتا ہے (۱) تمنیٰ کے لیے آتا ہے جیسے:...... **لو ان لنا کرۃ فنکون من المؤمنین:**...... کاش ہمارے لیے دنیا میں ایک دفعہ لوٹنا ہوتا پس ہم مؤمن ہو جاتے:...... (۲) ان مصدریہ کے معنیٰ میں بھی ہوتا ہے جیسے: **وَدّوا لو تدھن فیدھنون:**...... وہ کفار چاہتے ہیں آپ کی مداھنت کرنا پس وہ کفار بھی آپ کے لیے نرم ہو جائیں گے (۳) لو عرض کے لیے بھی آتا ہے جیسے:...... **لو تنزل بنا فتصیب خیرا:**...... اگر آپ آتے ہمارے پاس پس آپ پہنچتے بھلائی کو:...... (۴) لو ان وصلیہ کے معنیٰ میں بھی آتا ہے جیسے:...... **زید بخیل ولو کثر مالہ:**...... **لو کان فیھما الھۃ الا اللہ لفسدتا:**...... اس میں دو مذہب ہیں ایک یہ ہے کہ پہلا نہیں اس لیے دوسرا نہیں:...... دوسرا مذہب یہ ہے کہ دوسرا نہیں اس لیے پہلا نہیں۔

ترکیب:...... واو عاطفہ لو مبتدأ للشرط متعلق کائن کے فی الماضی متعلق کائن کے مع القطع ظرف کائن کی بانتفاء الشرط متعلق القطع کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق اور ظرف سے مل کر خبر لو مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔ فاء عاطفہ یلزم فعل عدم فاعل مضاف الثبوت مضاف الیہ واو عاطفہ المضی معطوف فی جملتیھا متعلق یلزم کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... فَدُخُوْلُهَا عَلَى الْمُضَارِعِ فِیْ نَحْوِ: لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ بِقَصْدِ اسْتِمْرَارِ الْفِعْلِ فِیْمَا مَضٰی وَقْتًا فَوَقْتًا:.

ترجمہ:...... پس مضارع پر لو کا داخل ہونا اس آیت جیسے میں وقتا فوقتا فعل کے استمرار کے ارادہ کرنے کی وجہ سے ہے اس وقت میں جو وقت گذر گیا اگر آپ صحابہ کی رائے اکثر معاملات میں مانتے رہتے تو صحابہ مشقت میں پڑ جاتے۔

تشریح:...... فعل مضارع فعل استمرار کا فائدہ دیتا ہے اس آیت میں فعل مضارع لو کے تحت فعل کے استمرار کے ارادہ کی وجہ سے ہے اگر فعل کے استمرار کا ارادہ نہ ہوتا تو لو کے ساتھ فعل ماضی کا ہونا ضروری تھا جیسے لو جئتنی لاکرمتک۔

ترکیب:...... فاء عاطفہ دخول مبتدأ مضاف ھا مضاف الیہ مرجع لو علی المضارع متعلق دخول کے فی نحو متعلق دخول کے مضاف باقی مضاف الیہ۔ باء جارہ قصد متعلق کائن کے خبر مضاف استمرار الفعل مضاف الیہ فی جارہ ما متعلق قصد کے موصولہ مضی صلہ وقتا مفعول فیہ قصد کا معطوف علیہ فاء عاطفہ وقتا معطوف۔ لو حرف شرط یطیع فعل ھو فاعل مرجع نبی کم مفعول بہ کثیر متعلق یطیع کے کثیر موصوف من الامر متعلق کائن کے صفت جملہ شرط لعنتم جملہ جزاء۔

عبارت:...... كَمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: . اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

ترجمہ:...... مثال اس استمرار کی مثل اس کے ہے جو اللہ تعالیٰ کے فرمان میں ہے:۔ اللہ ان کفار سے برابر استہزاء کرتے رہتے ہیں۔

تشریح:...... فعل مضارع مثبت تجدد کے ساتھ ثبوت کے استمرار کا فائدہ دیتا ہے:...... اور فعل مضارع منفی تجدد کے ساتھ نفی کے استمرار کا فائدہ دیتا ہے:...... آیت کا معنی ہے اللہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ان سے استہزاء کرتے رہتے ہیں اس آیت میں استہزاء بھی ہے اور تجدد بھی ہے یہ آیت مثال دینے کی وجہ سے پیش کی ہے تا کہ فعل مضارع سے استمرار ثابت کیا جاسکے بحث لو کی ہو رہی ہے جبکہ آیت میں لو نہیں ہے۔

ترکیب:...... مثالہ مبتدأ کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر ما موصولہ ثبت فعل ھو فاعل مرجع مافی جارہ قول متعلق ثبت کے مضاف (ہ) مضاف الیہ ذوالحال مرجع اللہ تعالیٰ حال آیت مقولہ ثبت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ اللہ مبتدأ یستھزیٔ فعل ھو فاعل مرجع اللہ باء جارہ ھم متعلق یستھزیٔ کے جملہ فعلیہ خبر۔

عبارت:...... وَنَحْوِ وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ لِتَنْزِيْلِهٖ مَنْزِلَةَ الْمَاضِيْ لِصُدُوْرِهٖ عَمَّنْ لَاخِلَافَ فِيْ اِخْبَارِهٖ

ترجمہ:...... اور اس لو کا داخل ہونا مضارع پر اس آیت جیسے میں مضارع کو ماضی کی جگہ اتار دینے کی وجہ سے ہے اس مضارع کے صادر ہونے کی وجہ سے اس ذات سے جس ذات کے خبر دینے میں کوئی اختلاف نہیں:۔ اور اگر آپ دیکھیں جب ان کفار کو کھڑا کیا جائے گا آگ پر۔

تشریح:...... ماضی کی جگہ مضارع کو لو کے ساتھ اس لیئے لے کر آئے تا کہ یہ ظاہر ہو جائے کہ کلام اس ذات سے صادر ہو رہا ہے جس ذات کے خبر دینے میں کوئی اختلاف نہیں ورنہ لو کے ساتھ ماضی لو رائیت ہوتی کیونکہ لو کے دونوں جملے ماضی کے ہوتے ہیں جیسے لو جئتنی لا کرمتک لیکن مضارع باعتبار تحقق اور وقوع کے بمنزلۃ ماضی کے ہے اور خبر کی صحت کا اتنا یقین ہے کہ گویا یہ زمانہ ماضی میں ہو چکا اس کے لیئے ماضی کی جگہ مضارع لائے اللہ تعالیٰ کے خبر دینے کی وجہ سے۔

ترکیب:...... فدخولھا علی المضارع فی نحو ولو تری مبتدأ لام جارہ تنزیل متعلق کائن کے خبر مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مضارع منزلۃ مفعول فیہ تنزیل کا مضاف الماضی مضاف الیہ لام جارہ صدور متعلق تنزیل کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع مضارع عن جارہ من متعلق صدور کے موصولہ لانفی جنس کا خلاف اسم فی اخبارہ متعلق کائن کے خبر جملہ صلہ:۔ لو حرف شرط تری فعل انت فاعل اذ ظرف مضاف باقی مضاف الیہ وقفوا فعل بنائب فاعل علی النار متعلق وقفوا کے جملہ شرط:۔

عبارت:...... كَمَا عُدِلَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: . رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا : . اَوْلِاسْتِحْضَارِ الصُّوْرَةِ

ترجمہ:...... مضارع کو ماضی سے بدلنے کی مثال مثل اس مضارع کے ہے جو مضارع ماضی سے بدلا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان میں اور کبھی کبھی

تمنا کریں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا۔ یا جو مضارع ماضی سے بدلا گیا ہے صورت کو حاضر کرنے کی وجہ سے۔

تشریح:...... رب پر جب ما کافہ داخل ہو تو رب کے بعد ماضی کا ہونا لازم ہے کیونکہ رب کے معنیٰ زمانہ ماضی میں تقلیل کے ہوتے ہیں لیکن یہاں ربما کے بعد فعل مضارع ہے اس فعل مضارع کو ماضی کی جگہ اتار دیا گیا ہے مخبر کے صادق ہونے کی وجہ سے کہ مخبر صادق کی خبر پر ایسا یقین ہے گویا کہ یہ ہو چکا ہے یہاں صرف بحث مضارع کو ماضی سے بدلنے کی ہے اس میں لو والی کوئی بحث نہیں ہے۔

ترکیب:...... مثالہ مبتدأ کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر ما موصولہ عدل صلہ ھو نائب فاعل مرجع ما فی قولہ تعالیٰ متعلق عدل کے آیت مقولہ او عاطفہ لام جارہ استحضار متعلق عدل کے مضاف الصورۃ مضاف الیہ:۔ رب تقلیلیہ ما کافہ یود فعل الذین فاعل موصول کفروا فعل بفاعل جملہ فعلیہ صلہ۔

عبارت:...... كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَتُثِيْرُ سَحَابًا اِسْتِحْضَارًا لِتِلْكَ الصُّوْرَةِ الْبَدِيْعَةِ الدَّالَّةِ عَلَى الْقُدْرَةِ الْبَاهِرَةِ.

ترجمہ:...... مثال مضارع کو ماضی سے بدلنے کی مثل اس کے ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس عجیب صورۃ کو حاضر کرنے کی وجہ سے فرمایا جو صورت دلالت کرتی ہے غالب قدرت پر:۔ پس ہوائیں اڑاتی ہیں بادلوں کو۔

تشریح:...... اللہ الذی ارسل الریاح فتثیر سحابا میں ارسل ماضی استعمال کیا گیا ہے اس کا مقتضیٰ ظاہر یہ تھا کہ فعل ماضی کے ساتھ فاثارت سحابا ہوتا لیکن جو صورت اللہ تعالیٰ کی غالب قدرت پر دلالت کرتی ہے اس عجیب صورت کو حاضر کرنے کی وجہ سے ماضی کی بجائے مضارع کا استعمال کیا گیا ہے تاکہ قدرت کاملہ کا پوری طرح مشاہدہ ہو جائے کہ ہوائیں اڑاتی ہیں بادلوں کو اس انداز سے کہ بادل زمین پر نہیں گرتے اور بادل آسمان پر نہیں چڑھتے کبھی ملے ہوئے ہوتے ہیں کبھی جدا جدا کبھی تہ بہ تہ کبھی دوڑتے ہیں کبھی رک جاتے ہیں کبھی کالے کبھی سفید کبھی لال اس عجیب صورت کی وجہ سے ماضی کی جگہ مضارع استعمال کیا گیا ہے تاکہ قدرت کاملہ کی صحیح عکاسی ہو سکے یہ صورت حال فعل ماضی سے ظاہر نہیں ہوتی۔

ترکیب:...... مثالہ مبتدأ کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر موصولہ قال فعل اللہ فاعل ذوالحال تعالیٰ حال (ہ) مفعول بہ محذوف مرجع ما آیت مقولہ استحضارا مفعول لہ قال کا لام جارہ تلک موصوف متعلق استحضارا کے الصورۃ صفت البدیعۃ صفت الدالۃ صفت علیٰ جارہ القدرۃ متعلق الدالۃ کے موصوف الباھرۃ صفت قال فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ تثیر فعل ھی فاعل سحابا مفعول بہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا تَنْكِيْرُهٗ فَلِاِرَادَةِ عَدَمِ الْحَصْرِ وَالْعَهْدِ كَقَوْلِكَ :. زَيْدٌ كَاتِبٌ وَّعَمْرٌو شَاعِرٌ اَوْ لِلتَّفْخِيْمِ نَحْوُ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ اَوْ لِلتَّحْقِيْرِ

ترجمہ:...... اور لیکن اس مسند کو نکرہ کرنا حصر اور معین کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے تیرا کہنا ہے زید کاتب زید کاتب ہے اور عمرو شاعر عمرو شاعر ہے یا مسند کو نکرہ کرنا مسند کی شان کی عظمت کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے متقین کے لیے یہ عظیم ہدایت ہے:...... یا مسند کو نکرہ کرنا مسند کو حقیر کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے مازید شیئا زید کوئی چیز نہیں ہے۔

تشریح:...... مسند کو نکرہ لانے کی وجہ یہ ہے کہ مسند منحصر نہیں ہے مسند الیہ میں اور مسند معین بھی نہیں ہے مسند الیہ کے لیئے یہ دونوں باتیں جب نہ ہوں تو مسند نکرہ ہوتا ہے جیسے زید کاتب اور عمرو شاعر یہ اس وقت کہا جائے گا جب متکلم کا مقصد صرف نثر اور شاعری کی خبر دینا ہو اور نثر کو زید میں منحصر نہ کرے اور شاعری کو عمرو میں منحصر نہ کرے اور کبھی مسند کی عظمت شان کی وجہ سے

مسند کو نکرہ لاتے ہیں جیسے ھدی للمتقین میں ھدی مسند ہے ذالک کا اور نکرہ ہے اور کبھی مسند کی حقارت کی وجہ سے مسند کو نکرہ لاتے ہیں جیسے ما زید شیئا زید کوئی چیز نہیں اس میں شیئا مسند ہے اور نکرہ ہے حقارت کی وجہ سے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تنکیرہ مبتدأ فاء جزائیہ لام جارہ ارادۃ متعلق کائن کے خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ شرطیہ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر باقی مقولہ جملہ اسمیہ زید مبتدأ کاتب خبر جملہ اسمیہ۔ واو عاطفہ عمرو مبتدأ شاعر خبر جملہ اسمیہ۔ او عاطفہ للتفخیم معطوف ہے فلا رادۃ پر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ۔ ھدی خبر ذالک کی للمتقین متعلق ھدی کے او عاطفہ للتحقیر معطوف ہے فلا رادۃ پر متعلق کائن کے خبر جملہ شرطیہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا تَخۡصِیۡصُهٗ بِالۡاِضَافَةِ اَوِالۡوَصۡفِ فَلِکَوۡنِ الۡفَائِدَةِ اَتَمَّ وَاَمَّا تَرۡکُهٗ فَظَاهِرٌ مِّمَّا سَبَقَ.

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کو خاص کرنا اضافت کے ساتھ یا وصف کے ساتھ پس فائدہ کے زیادہ پورا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اور لیکن اس تخصیص کو چھوڑ دینا اس قاعدہ کی وجہ سے ہوتا ہے جو قاعدہ پہلے گذر چکا ہے فلما نع منھا:۔

تشریح:......زید غلام میں مسند غلام عام ہے اس مسند میں تخصیص نہیں ہے جب زید غلام رجل کہا تو اس مسند میں رجل کے ساتھ تخصیص ہے کہ غلام مرد کا ہے عورت کا نہیں یا زید غلام قریش کہا تو اس میں قریش کے ساتھ مسند کی تخصیص ہوگئی اور زید رجل میں مسند کی تخصیص نہیں ہے جب زید رجل عالم کہا تو عالم کے ساتھ مسند رجل مخصوص ہوگیا فائدہ بڑھانا مقصود نہ ہو تو تخصیص کی ضرورت نہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تخصیصہ مبتدأ بالاضافۃ متعلق تخصیص کے معطوف علیہ او عاطفہ الوصف معطوف:۔ فاء جزائیہ لام جارہ کون متعلق کائن کے خبر مضاف الفائدۃ مضاف الیہ اتم خبر کون کی واو عاطفہ اما شرطیہ ترکہ مبتدأ فاء جزائیہ ظاہر خبر من جارہ ما متعلق ظاہر کے ما موصولہ سبق فعل ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ۔

عبارت:......وَاَمَّا تَعۡرِیۡفُهٗ فَلِاِفَادَةِ السَّامِعِ حُکۡمًا عَلٰی اَمۡرٍ مَّعۡلُوۡمٍ لَّهٗ بِاِحۡدٰی طُرُقِ التَّعۡرِیۡفِ بِاٰخَرَ مِثۡلِهٖ اَوۡ لَازِمَ حُکۡمٍ کَذَالِکَ نَحۡوُ زَیۡدٌ اَخُوۡکَ وَ عَمۡرُوۡنِ الۡمُنۡطَلِقُ بِاِعۡتِبَارِ تَعۡرِیۡفِ الۡعَهۡدِ اَوِالۡجِنۡسِ وَعَکۡسُهُمَا.

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کو معرفہ بنانا سامع کو فائدہ دینے کی وجہ سے ہوتا ہے ایک کام کے حکم کا جو کام سامع کو معلوم ہے فائدہ دینا ہوتا ہے تعریف کے طریقوں میں سے ایک طریقے کے ساتھ اس معلوم جیسے ایک دوسرے کام کا:۔ یا حکم کے لازم کا فائدہ دینا ہوتا ہے اسی طرح جیسے زید تیرا بھائی ہے اور عمرو جانے والا ہے:۔ فائدہ دینا ہوتا ہے معین کی تعریف کے اعتبار سے یا جنس کی تعریف کے اعتبار سے اور یہ دونوں الٹ ہوتے ہیں۔

تشریح:......مسند کو معرفہ بنانے کی وجہ ایک یہ ہے کہ سامع کو فائدہ دینا ہوتا ہے ایک معلوم کام کے ساتھ اس جیسے ایک دوسرے کام کا تعریف کے طریقوں میں سے ایک طریقہ کے ساتھ جیسے زید اخوک زید تیرا بھائی ہے:۔ حکم بھائی ہونا ہے امر معلوم لہ زید ہے باخر مثلہ اخوک ہے باحدی طرق التعریف زید معرفہ علم ہے اور اخوک معرفہ اضافت ہے سامع کو زید کا معلوم ہے لیکن سامع کو یہ معلوم نہیں کہ زید میرا بھائی ہے تو زید جیسے ایک دوسرے کام یعنی اخوک سے سامع کو فائدہ دیا جارہا ہے اضافت معرفہ کے ساتھ بھائی ہونے کا:۔ لازم حکم کا معنیٰ ہے کہ متکلم یہ بتانا چاہتا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ زید تیرا بھائی ہے:۔ عمرو المنطلق میں الف لام عہد خارجی جب ہوگا جب سامع عمرو کو بھی جانتا ہو اور یہ بھی جانتا ہو کہ ایک شخص جانے والا ہے مگر یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کون ہے تو متکلم سامع سے کہے عمرو المنطلق عمرو جانے والا ہے اس صورت میں الف لام عہد خارجی ہوگا اگر سامع صرف یہ جانتا ہے کہ ایک شخص جانے والا ہے اور یہ معلوم نہیں کہ وہ کون ہے تو اس صورت میں الف لام جنسی ہوگا جیسے عمرو المنطلق میں عمرو کو نہیں جانتا:۔ یہ دونوں الٹ ہوتے ہیں جیسے اخوک زید اور المنطلق عمرو

ہے۔ سامع کو جو معلوم ہے اس کو مبتدأ بنائیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تعریفہ مبتدأ فلا فادۃ السامع متعلق کائن کے خبر حکما مفعول بہ علی امر متعلق افادۃ کے موصوف۔ معلوم صفت لہ متعلق معلوم کے مرجع سامع باحدی طرق التعریف متعلق افادۃ کے باخر مثلہ متعلق افادۃ کے او عاطفہ لازم حکم معطوف ہے حکما پر کذالک متعلق افادۃ کے مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ زید مبتدأ اخوک خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ عمرو مبتدأ المنطلق خبر جملہ اسمیہ:۔ باعتبار تعریف العہد او الجنس متعلق افادۃ کے واو عاطفہ ھما مبتدأ عکسھما خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَالثَّانِيْ قَدْ يُفِيْدُ قَصْرَ الْجِنْسِ عَلٰى شَيْئٍ تَحْقِيْقًا نَحْوُ زَيْدُ ن الْاَمِيْرُ اَوْ مُبَالَغَةً لِكَمَالِهٖ فِيْهِ نَحْوُ عَمْرُو ن الشُّجَاعُ.

ترجمہ:......اور دوسرا کبھی فائدہ دیتا ہے جنس کی قصر کا ایک چیز پر از روئے حقیقت کے جیسے زید ہی امیر ہے اور دوسرا کبھی فائدہ دیتا ہے جنس کی قصر کا ایک چیز پر از روئے مبالغہ کے اس چیز کے پورا ہونے کی وجہ سے اس جنس میں جیسے عمرو الشجاع کہ عمرو ہی بہادر ہے۔

تشریح:......الثانی سے مراد باعتبار تعریف الجنس ہے:۔ جب مسند میں الف لام جنسی ہو تو کبھی الف لام جنس قصر کا فائدہ دیتا ہے جیسے زید الامیر:۔ زید ہی امیر ہے علاقہ میں اور کوئی امیر نہیں اور کبھی الف لام جنسی فائدہ دیتا ہے قصر جنس کا از روئے مبالغہ کے جیسے عمرو الشجاع کہ عمرو ہی بہادر ہے یعنی بہادر دوسرے بھی ہیں لیکن کامل بہادر عمرو ہی ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ الثانی مبتدأ قد حرف تحقیق یفید فعل ھو فاعل ممیز مرجع الثانی قصر مفعول بہ الجنس مضاف الیہ علی جارہ شئی متعلق قصر کے تحقیقا تمیز جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف زید الامیر مضاف الیہ:۔ جملہ اسمیہ زید مبتدأ الامیر خبر جملہ اسمیہ او عاطفہ مبالغۃ معطوف ہے تحقیقا پر لام جارہ کمال متعلق یفید کے مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع شئی فیہ متعلق کمال کے مرجع جنس جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف عمرو الشجاع مضاف الیہ عمرو مبتدأ الشجاع خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَقِيْلَ الْاِسْمُ مُتَعَيِّنٌ لِلْاِبْتِدَاءِ لِدَلَالَتِهٖ عَلَى الذَّاتِ وَالصِّفَةُ لِلْخَبْرِيَّةِ لِدَلَالَتِهَا عَلٰى اَمْرٍ نَسَبِيٍّ:.

ترجمہ:......اور کہا گیا ہے اسم معین ہے ابتداء کے لیئے ذات پر اپنی دلالت کی وجہ سے اور صفت معین ہے خبر کے لیئے نسبت والے کام پر اپنی دلالت کی وجہ سے۔

تشریح:......پہلے وعکسھما میں یہ بات تھی کہ عمرو المنطلق میں مبتدأ عمرو ہے اور المنطلق عمرو میں مبتدأ المنطلق ہے یہاں اس کا رد ہے کہ اسم معین ہے ابتداء کے لیئے ذات پر اپنی دلالت کی وجہ سے اور صفت معین ہے خبر کے لیئے نسبت والے کام پر اپنی دلالت کی وجہ سے اسم مؤخر ہو یا مقدم جملہ میں وہ مبتدأ ہی ہوگا اور صفت جملے میں مقدم ہو یا مؤخر وہ صفت خبر ہی ہوگی پس زید المنطلق کہیں یا المنطلق زید کہیں ہر حال میں زید مبتدأ اور المنطلق خبر ہوگی یہ بات زیادہ درست نہیں ہے مبتداء وہ ہی ہوگا جو مقدم ہوگا رد آگے آرہا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قیل فعل باقی نائب فاعل:۔ الاسم مبتدأ متعین خبر للابتداء متعلق متعین کے لدلالتہ متعلق متعین کے علی الذات متعلق لدلالتہ کے جملہ اسمیہ واو عاطفہ الصفۃ مبتدأ متعینۃ خبر محذوف ہے للخبریۃ متعلق متعینۃ کے لدلالتھا متعلق متعینۃ کے علی امر نسبی متعلق لدلالتھا کے جملہ اسمیہ۔

عبارت:......

وَرُدَّ بِاَنَّ الْمَعْنَى الشَّخْصُ الَّذِيْ لَهُ الصِّفَةُ صَاحِبُ الْاِسْمِ

ترجمہ:......اسم مبتدأ کے لیئے ہوتا ہے اور صفت خبر کے لیئے ہوتی ہے یہ بات رد کر دی گئی ہے اس بات کے ساتھ کہ معنیٰ یہ ہے کہ جس شخص کے لیئے صفت ہے وہ شخص اسم والا ہے۔

تشریح:......اسم مبتدأ ہوتا ہے اور خبر صفت ہوتی ہے اس بات کو رد کر دیا گیا ہے اس معنیٰ کے ساتھ کہ وہ شخص جس کے لیئے صفت ہے وہ شخص اسم والا ہے یعنی زید ہے مطلب یہ ہے کہ صفت دال ہے ذات پر تو صفت تاویل کے ساتھ اسم ہوئی جب

صفت اسم ہوئی تو پھر ابتداء میں بھی آسکتی ہے ابتداء کے لیئے اسم کا خاصہ نہ رہا صفت کا اسم ہونا تاویلی ہے صریح نہیں ہے اس لیئے قاعدہ یہ ہی ہے کہ اسم معین ہے ابتداء کے لیئے ذات پر دلالت کرنے کی وجہ سے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ردفعل ھو نائب فاعل مرجع الاسم متعین للابتداء والصفۃ للخبر یہ باء جارہ المعنی اسم ان کا:۔ الشخص موصوف الذی موصولہ تثبت فعل لہ متعلق تثبت کے مرجع الذی الصفۃ فاعل:۔ تثبت فعل اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ صلہ ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدا:۔ صاحب الاسم خبر:۔ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ان کی:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر متعلق رد کے۔

عبارت:......وَاَمَّا كَوْنُهُ جُمْلَةً فَلِلتَّقَوِّیْ اَوْ لِكَوْنِهٖ سَبَبِيًا كَمَا مَرَّ وَاِسْمِيَّتُهَا وَفِعْلِيَّتُهَا وَ شَرْطِيَّتُهَا كَمَا مَرَّ وَظَرْفِيَّتُهَا لِلْاِخْتِصَارِ الْفِعْلِيَّةِ اِذْ هِیَ مُقَدَّرَةٌ بِالْفِعْلِ عَلَى الْاَصَحِّ.

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کا جملہ ہونا مضبوطی کی وجہ سے ہوتا ہے یا اس مسند کے سببی ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسا کہ گذرا اور اس جملہ کا جملہ اسمیہ ہونا یا جملہ فعلیہ ہونا یا جملہ شرطیہ ہونا ان قواعد کی وجہ سے ہے جو گذر گئے اور اس جملہ کا جملہ ظرفیہ ہونا جملہ فعلیہ کے اختصار کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ وہ ظرف مقدر ہوتی ہے۔ فعل کے ساتھ صحیح طریقہ پر۔

تشریح:......مسند کو جملہ دو وجہ سے بناتے ہیں ایک وجہ حکم کی مضبوطی جس کی وجہ سے مسند کو جملہ بناتے ہیں جیسے زید قام پکی بات ہے زید کھڑا ہوا:...... اس میں قام جملہ ہے مسند ہے اور دوسری وجہ مسند کا سببی ہونا ہے جس کی وجہ سے مسند کو جملہ بناتے ہیں جیسے زید ابوہ قائم اس میں ابوہ قائم جملہ ہے مسند ہے پھر مسند جملہ یا تو فعلیہ ہوگا جیسے زید قام کہ اس میں قام جملہ ہے مسند ہے فعلیہ ہے جس میں تجدد ہے اور حدوث ہے اور زمانہ ہے یا مسند جملہ اسمیہ ہوگا جیسے زید ابوہ قائم کہ اس میں ابوہ قائم جملہ ہے مسند ہے اسمیہ ہے اس میں دوام ہے اور ثبوت ہے:...... وشرطیتها کما مر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جملہ شرطیہ ان مختلف اعتبارات کے لیے ہوتا ہے جو اعتبارات ادوات شرط سے حاصل ہوتے ہیں:......فی الدار رجل میں فی الدار مسند ہے ظرف ہے جملہ ہے جملہ فعلیہ کو مختصر کرنے کی وجہ سے فی الدار متعلق صحیح طریقہ پر فعل مقدر کے ہے جیسے استقرا فی الدار رجل ہے بعض متعلق اسم کے کرتے ہیں قائم فی الدار رجل اس وقت مسند اسمیہ ہوگا جملہ نہیں ہوگا۔

ترکیب:......وا وعاطفہ اما شرطیہ کونہ مبتدأ جملۃ خبر کون کی:۔ فللتقوی متعلق کائن کے خبر معطوف علیہ او عاطفہ لکونہ سبیا معطوف مثالہ مبتدأ کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر موصولہ مر فعل ھو فاعل مرجع ما جملہ صلہ:۔ اسمیتها مبتدأ معطوف علیہ باقی معطوف کما مر متعلق کائن کے خبر واو عاطفہ ظرفیتها مبتدأ لاختصار الفعلیۃ متعلق کائنۃ کے خبر اذ ظرف کائنۃ کی مضاف الیہ ھی مبتدأ مقدرۃ خبر بالفعل اور علی الاصح متعلق مقدرۃ کے۔

عبارت:...... وَاَمَّا تَاخِيْرُهٗ فَلِاَنَّ ذِكْرَ الْمُسْنَدِ اِلَيْهِ اَهَمُّ كَمَا مَرَّ

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کو مؤخر کرنا پس بیشک مسند الیہ کے ذکر کے اھم ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے مثال اس کی مثل اس کے ہے جو گذر چکا ہے مسند الیہ کی بحث میں۔

تشریح:......ضرورت کے مطابق مسند:...... مسند الیہ سے پہلے بھی آتا ہے اور بعد میں بھی آتا ہے ان ضرورتوں میں سے ایک ضرورت مسند کے ذکر سے پہلے مسند الیہ کا ذکر کرنا ہے مسند الیہ کے ذکر کے اھم ہونے کی وجہ سے جیسا کہ مسند الیہ کی بحث میں گذر چکا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ تاخیرہ مبتدأ فاء جزائیہ لان ذکر المسند الیہ متعلق کائن کے خبر مبتدأ کی اھم خبر ان کی کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر موصولہ مر فعل ھو فاعل مرجع ما جملہ صلہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا تَقْدِيْمُهٗ فَلِتَخْصِيْصِهٖ بِالْمُسْنَدِ اِلَيْهِ نَحْوُ: لَافِيْهَا غَوْلٌ :. اَیْ بِخِلَافِ خُمُوْرِ الدُّنْيَا

ترجمہ:......اور لیکن اس مسند کو مقدم کرنا پس اس مسند کو مسند الیہ کے ساتھ خاص کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے اس شراب میں نشہ نہیں ہوگا یہ شراب دنیا کی شراب کے خلاف ہے۔

تشریح:...... صرف جنت کی شراب ہے جس میں طبیعت پر گرانی نہیں ہوگی۔ سر نہیں چکرائے گا۔ حواس باختہ نہیں ہوں گے دیوانگی نہیں ہوگی یہ خباثتیں دنیا کی شراب میں ہیں ان اوصاف کی وجہ سے جنت کی شراب دنیا کی شراب کے خلاف ہے کیونکہ جنت کی شراب میں سرور ہوگا لطف ہوگا باذوق ہوگی یہاں فیھا مقدم کیا گیا ہے تاکہ یہ خبر یعنی مسند خاص ہو جائے مبتدأ مؤخر یعنی مسند الیہ مؤخر کے ساتھ یعنی تخصیص مسند الیہ پر مسند کی تقدیم کی وجہ ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ اما شرطیہ تقدیمہ مبتدأ فللتخصیصہ متعلق کائن کے خبر بالمسند الیہ متعلق فللتخصیصہ کے جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ مؤخر مضاف باقی مضاف الیہ۔ لابمعنی لیس کے فی جارہ ھا متعلق کائنا کے خبر غول اسم جملہ مفسَّر ای حرف تفسیر ھی مبتدأ مرجع شراب جنت باء جارہ خلاف متعلق کائنۃ خبر مضاف باقی مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَلِهٰذَا لَمْ يُقَدَّمِ الظَّرْفُ فِيْ لَارَيْبَ فِيْهِ لِئَلَّا يُفِيْدَ ثُبُوْتَ الرَّيْبِ فِيْ سَائِرِ كُتُبِ اللّٰهِ تَعَالٰى:

ترجمہ:...... اور مسند الیہ کے ساتھ مسند کی تخصیص کی وجہ سے مقدم نہیں کیا گیا ظرف کو لاریب فیہ میں تاکہ نہ فائدہ دے دے وہ تقدیم شک کے ثبوت کا اللہ تعالیٰ کی باقی کتابوں میں۔

تشریح:...... یہاں مسند کو ظرف کہا ہے کیونکہ لاریب فیہ میں ریب مسند الیہ ہے اور فیہ مسند ہے لاریب فیہ کا معنیٰ ہے کہ قرآن کے کلام الٰہی ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے یہاں یہ بحث نہیں ہے کہ دوسری کتابوں میں شک ہے یا نہیں ہے ہاں اگر لافیہ ریب ہوتا تو پھر یہ بحث تھی کہ صرف قرآن کے کلام الٰہی کے ہونے میں کوئی شک نہیں اور باقی میں شک ہے کیونکہ تقدیم تخصیص کا فائدہ دیتی ہے یہاں تقدیم مسند کی نہیں ہے اس لیئے مسند کی تخصیص بھی نہیں ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ لھذا متعلق لم یقدم کے مشارالیہ تقدیم کی تخصیص لم یقدم فعل الظرف نائب فاعل فی جارہ لاریب فیہ متعلق لم یقدم کے لام جارہ ان ناصبہ لانفی کا (اصل ل ان لاہے) یفید فعل ھو فاعل مرجع تقدیم ثبوت مفعول بہ مضاف الریب مضاف الیہ فی جارہ سائر متعلق ثبوت کے مضاف کتب مضاف الیہ مضاف اللہ مضاف الیہ ذوالحال تعالیٰ حال جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... اَوِ التَّنْبِيْهِ مِنْ اَوَّلِ الْاَمْرِ عَلٰى اَنَّهٗ خَبَرٌ لَانَعْتٌ كَقَوْلِهٖ: لَهٗ هِمَمٌ لَا مُنْتَهٰى لِكِبَارِهَا (قالہ حسان)

ترجمہ:...... اور لیکن اس مسند کو مقدم کرنا کام کے شروع سے تنبیہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے اس بات پر کہ بیشک وہ مسند خبر ہے نعت نہیں ہے جیسے اس کا کہنا ہے:۔ اس کی ہمتیں ہیں نہیں کوئی انتہاء ان ہمتوں میں سے بڑی بڑی ہمتوں کی × آپ کی چھوٹی سی ہمت بھی زمانہ کی ہمتوں سے بڑی ہے۔

تشریح:...... نبی کریمؐ کی چھوٹی سی ہمت بھی دنیا کے بڑے بڑے بہادروں کی ہمت سے عظیم ترین ہے اور آپ کی بڑی بڑی ہمتوں کی بڑائی کی تو کوئی انتہاء ہی نہیں:۔ یہاں لہ کو مقدم کیا ھمم پر تاکہ کلام کے شروع سے ہی یہ بات معلوم ہو جائے کہ لہ خبر ہے اور ھمم مبتدأ ہے کیونکہ صفت موصوف پر مقدم نہیں ہوسکتی اگر ھمم لہ ہوتا تو موصوف صفت ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی اور خبر کا احتمال ختم ہوجاتا مسند کو مسند الیہ پر مقدم کرنا اس بات پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے ہے کہ یہ خبر ہے صفت نہیں ہے شعر کا دوسرا مصرعہ:۔ وھمتہ الصغریٰ اجل من الدھر ہے۔

ترکیب:...... او عاطفہ التنبیہ معطوف ہے تخصیص پر من اول الامر متعلق التنبیہ کے علی انہ خبر لانعت متعلق التنبیہ کے مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ لہ متعلق کائنۃ کے خبر ھمم مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ لانفی جنس کا منتھی اسم لکبارھا متعلق کائنۃ کے خبر جملہ اسمیہ مدح حسانؓ بن ثابت فی مدح رسول اللہ۔

عبارت:...... اَوِ التَّفَاؤُلِ اَوِ التَّشْوِيْقِ اِلٰى ذِكْرِ الْمُسْنَدِ اِلَيْهِ كَقَوْلِهٖ: ثَلٰثَةٌ تُشْرِقُ الدُّنْيَا بِبَهْجَتِهَا × شَمْسُ الضُّحٰى وَاَبُوْ اِسْحَاقَ وَالْقَمَرُ:

ترجمہ:...... یا اس مسند کو مقدم کیا جاتا ہے نیک شگونی کے لیئے یا مسند الیہ کے ذکر کی طرف شوق دلانے کے لیے جیسے تین چیزیں روشن کرتی ہیں

دنیا کو اپنی خوبصورتی سے سورج اور ابو اسحاق اور چاند۔

تشریح:...... نیک شگونی کی وجہ سے مسند کو مقدم کرنے کی مثال **سعدت بغرة وجهک الایام x تزینت ببقاء ک الایام** بے سعادت مند ہوگیا زمانہ تیرے چہرے کے جمال سے x آراستہ ہوگیا زمانہ تیری زندگی سے اس شعر میں سعدت مسند ہے جس کو نیک شگونی کی وجہ سے مقدم کیا ہے ورنہ الایام سعدت بغرة وجهک ہوتا اور مسند الیہ کے ذکر کی طرف شوق دلانے کے لیے مسند کو مقدم کرنا مذکورہ شعر ہے کہ تین چیزیں ہیں جو دنیا کو روشن کرتی ہیں اپنی خوبصورتی سے تو شوق پیدا ہوا کہ وہ کون سی تین چیزیں ہیں شوق کے بعد بتایا گیا کہ سورج ہے اور ابو اسحاق ہے اور چاند ہے اگر مسند کو مقدم نہ کرتے تو شوق پیدا نہ ہوتا۔

ترکیب:...... او عاطفہ التفاؤل معطوف او عاطفہ التشویق معطوف ہیں للتخصیص پر الی جارہ ذکر متعلق التشویق کے مضاف المسند الیہ مضاف الیہ مثالہ مبتدا کقول متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔ ثلاثۃ موصوف تشرق فعل ھی فاعل مرجع ثلاثۃ الدنیا مفعول بہ باء جارہ ببهجة متعلق تشرق کے مضاف ھا مضاف الیہ تشرق فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر خبر۔ شمس الضحیٰ مبتدا باقی معطوف ہیں۔

عبارت:...... **تنبيهٌ: وكثيرٌ مِمَّا ذُكِرَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَالَّذِي قَبْلَهُ غَيْرُ مُخْتَصٍّ بِهِمَا كَالذِّكْرِ وَالْحَذْفِ وَغَيْرِهِمَا.**

ترجمہ:...... یہ تنبیہ ہے جو قواعد ذکر کیے گئے ہیں اس باب میں اور اس باب میں جو باب اس باب سے پہلے تھا ان قواعد کو خاص نہیں کیا گیا ان دو بابوں کے ساتھ جیسے ذکر ہے اور حذف ہے اور وہ جو ان دونوں کے علاوہ ہے۔

تشریح:...... مثال میں ذکر اور حذف کا بیان ہے اور غیر سے اشارہ کر دیا دوسری چیزوں کی طرف جیسے تعریف ہے اور تنکیر ہے تقدیم ہے اور تاخیر ہے اطلاق ہے اور تقیید ہے بدل کل ہے بدل بعض ہے بدل اشتمال ہے تاکید ہے عطف بیان ہے عطف ہے ادوات شرط ہیں ضمیر فصل ہے اور موصوف وغیرہ ہیں اب تک تین باب گذر چکے ہیں:...... **احوال الاسناد الخبری:...... احوال المسند الیہ:...... احوال المسند:......** مصنف نے دو بابوں کا ذکر کیا ہے تیسرے باب کا ذکر نہیں کیا احوال الاسناد الخبری میں صرف اسناد کے بارے میں بحث تھی جو کہ بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے۔

ترکیب:...... ھذا مبتدا محذوف تنبیہ خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ کثیر موصوف من جارہ ما متعلق کائن کے صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدا ما موصولہ ذکر جملہ صلہ ھو نائب فاعل مرجع ما فی ھذا الباب متعلق ذکر کے واو عاطفہ الذی موصولہ قبل ظرف ثبت کے مضاف (ہ) مضاف الیہ ثبت فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ صلہ۔ موصول صلہ مل کر متعلق ذکر کے غیر خبر مضاف مختص مضاف الیہ بھما متعلق مختص کے مثالہ مبتدا باقی متعلق کائن کے خبر۔

عبارت:...... **وَالْفَطِنُ إِذَا اتْقَنَ اِعْتِبَارَ ذٰلِكَ فِيهِمَا لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ اِعْتِبَارُهُ فِيْ غَيْرِهِمَا.**

ترجمہ:...... اور سمجھ دار آدمی جب ماہر ہو جائے ان بابوں میں مذکورہ چیزوں کے اعتبار کرنے کا تو ان دو بابوں کے علاوہ میں ان چیزوں کا اعتبار کرنا اس پر مخفی نہیں رہتا اس لیے اس کو چھوڑ دیا۔

تشریح:...... یہ اعتبارات مسند اور مسند الیہ کے علاوہ مفاعیل میں بھی جاری ہوتے ہیں جب سمجھ دار آدمی سمجھ لے ان کو ان دو بابوں میں تو ان کو دو بابوں کے علاوہ میں بھی آسانی سے سمجھ سکے گا دیگر متعلقات فعل کا بھی اعتبار کرنا اس پر مخفی نہیں رہے گا اگر یہاں نہیں سمجھا تو دوسرے بابوں میں ان کا سمجھنا دشوار ہوگا۔

ترکیب:...... واو عاطفہ الفطن مبتدا اذا شرطیہ اتقن فعل ھو فاعل مرجع الفطن اعتبار مفعول بہ مضاف ذالک مضاف الیہ فی جارہ ھما متعلق اتقن کے جملہ فعلیہ شرط۔ لا یخفی فعل علی جارہ (ہ) متعلق لا یخفی کے مرجع الفطن اعتبار فاعل مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع ذالک فی جارہ غیر متعلق لا یخفی کے مضاف ھما مضاف الیہ جملہ فعلیہ جزاء:۔ شرط جزاء مل کر خبر مبتدا کی:۔

(ھذہ احوال متعلقات الفعل)

احوال متعلقات الفعل

(یہ فعل کے متعلقات کی حالتیں ہیں)

عبارت:......اَلْفِعْلُ مَعَ الْمَفْعُوْلِ كَالْفِعْلِ مَعَ الْفَاعِلِ فِیْ اَنَّ الْغَرَضَ مِنْ ذِكْرِهٖ مَعَهٗ اِفَادَةُ تَلَبُّسِهٖ بِهٖ لَا اِفَادَةُ وُقُوْعِهٖ مُطْلَقًا:۔

ترجمہ:......فعل مفعول کے ساتھ ایسے ہوتا ہے جیسے فعل فاعل کے ساتھ ہوتا ہے اس بات میں کہ بیشک غرض اس فعل کے ذکر سے اس مفعول کے ساتھ اس فعل کے ملنے کا فائدہ دینا ہوتا ہے:......بغیر قید کے اس فعل کے واقع ہونے کا فائدہ دینا نہیں ہوتا۔

تشریح:...... اس باب میں تین قسم کے نکات بیان کیے گئے ہیں:...... (۱) مفعول بہ کے حذف کے نکات (۲) مفعول بہ کو فعل پر مقدم کرنے کے نکات (۳) فعل کے بعض معمولات کو بعض پر مقدم کرنے کے نکات مندرجہ بالا تنبیہ کے تحت اس بات کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے کہ بہت سے اعتبارات سابقہ متعلقات فعل میں جاری ہوں گے اور بعض کی تفصیل ذکر کی جائے گی جیسے حذف ہے مقدم کرنا ہے وغیرہ:...... فاعل کے ساتھ فعل کا تعلق جس طرح ہوتا ہے اسی طرح مفعول کے ساتھ فعل کا تعلق ہوتا ہے فاعل کے ساتھ فعل کے ملنے سے فعل کا صادر ہونا ہوتا ہے اور مفعول کے ساتھ فعل کے ملنے سے فعل کا واقع ہونا ہوتا ہے مثبت یا منفی فعل کا مطلق فائدہ دینا مقصود نہیں ہوتا۔

ترکیب:......الفعل مبتدأ مع المفعول اور کالفعل اور مع الفاعل ظرف اور فی ان الغرض متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ الغرض اسم ان کا من ذکرہ متعلق الغرض کے معہ ظرف الغرض کی:۔ افادۃ تلبسہ خبر ان کی بہ متعلق تلبسہ کے لاعاطفہ افادۃ وقوعہ معطوف پہلے افادۃ پر مطلقا حال وقوعہ کی ضمیر سے۔

عبارت:......فَاِذَا لَمْ يُذْكَرْ مَعَهٗ فَالْغَرَضُ اِنْ كَانَ اِثْبَاتُهٗ لِفَاعِلِهٖ اَوْ نَفْيُهٗ عَنْهُ مُطْلَقًا نُزِّلَ مَنْزِلَةَ اللَّازِمِ وَلَمْ يُقَدَّرْ لَهٗ مَفْعُوْلٌ لِاَنَّ الْمُقَدَّرَةَ كَالْمَذْكُوْرِ:۔

ترجمہ:......پس جب نہ ذکر کیا جائے فعل کو مفعول کے ساتھ غرض اگر ہے اس فعل کو ثابت کرنا اس فعل کے فاعل کے لیئے یا اس فعل کی نفی کرنا اس فاعل سے بغیر قید کے تو اتار دیا جائے گا اس فعل کو فعل لازم کی جگہ میں اور نہیں مقدر کیا جائے گا اس فعل کے لیئے کوئی مفعول کیونکہ مقدر مذکور کے مانند ہوتا ہے۔

تشریح:......فعل کے ساتھ صرف فاعل ہو تو سامع یہ ہی سمجھتا ہے کہ فاعل کے ساتھ فعل کا ذکر صرف فعل کے واقع ہونے کی خبر دینا ہے یا تو فاعل کے لیے اس فعل کو ثابت کرنا ہے یا فاعل سے اس فعل کی نفی کرنا ہے۔ بغیر کسی قید کے یعنی عموم کا اعتبار کیئے بغیر کہ اس کے تمام افراد مراد ہوں یا خصوص کا اعتبار کیئے بغیر کہ اس کے بعض افراد مراد ہوں تو ایسے فعل کو فعل لازم کی جگہ اتار دیتے ہیں اور مفعول کو مقدر نہیں کرتے کیونکہ مقدر مذکور کے مانند ہوتا ہے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ اذا شرطیہ لم یذکر فعل ھو نائب فاعل مرجع فعل معہ ظرف مرجع مفعول جملہ فعلیہ شرط فا جزائیہ الغرض مبتدأ باقی خبر جملہ اسمیہ۔ ان شرطیہ کان فعل اثباتہ فاعل لفاعلہ متعلق اثبات کے او عاطفہ نفیہ معطوف اثباتہ پر عنہ متعلق نفیہ کے مرجع فاعل مطلقا حال کان کے فاعل سے جملہ فعلیہ شرط نزل فعل ھو نائب فاعل مرجع فعل منزلۃ اللازم مفعول فیہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ واو عاطفہ لم یقدر فعل لہ متعلق لم یقدر کے مرجع فعل مفعول نائب فاعل لان المقدر کائن کالمذکور متعلق لم یقدر کے جملہ فعلیہ معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزاء:۔

عبارت:......وَهُوَ ضَرْبَانِ لِاَنَّهٗ اِمَّا اَنْ يُّجْعَلَ الْفِعْلُ مُطْلَقًا كِنَايَةً عَنْهُ مُتَعَلِّقًا بِمَفْعُوْلٍ مَخْصُوْصٍ دَلَّتْ عَلَيْهِ قَرِيْنَةٌ اَوْلَا (اوان لایجعل الفعل مطلقا کنایۃ عنہ متعلقا بمفعول مخصوص دلت علیہ قرینۃ)

ترجمہ:......اور فعل کو فعل لازم کی جگہ اتارنا دو قسم کا ہے کیونکہ یا تو کر دیا جائے گا بغیر قید کے فعل کو کنایۃ اس فعل سے جو فعل متعلق ہوتا ہے مخصوص مفعول کے ساتھ دلالت کرے گا اس پر کوئی قرینہ یا نہیں کیا جائے گا فعل کو بغیر کسی قید کے کنایہ اس فعل سے جو فعل متعلق ہوتا ہے مخصوص مفعول کے ساتھ دلالت کرے اس پر کوئی قرینہ۔

تشریح:......فعل متعدی کو فعل لازم کی جگہ اتارنے کی دو قسمیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ فعل کو بغیر کسی قید کے یعنی عموم کا اعتبار کیئے بغیر کہ اس کے تمام افراد مراد ہوں یا خصوص کا اعتبار کیئے بغیر کہ اس کے بعض افراد مراد ہوں کنایہ کر دیا جاتا ہے اس فعل سے جو فعل مخصوص مفعول کے ساتھ متعلق ہوتا ہے کنایہ یہ ہے کہ وہ فعل بولا جائے جو مفعول کے ساتھ متعلق نہیں ہوتا اور مراد وہ فعل لیا جائے جو مفعول کے ساتھ متعلق ہوتا ہے اس بات پر کوئی قرینہ دلالت کرے یا فعل کو کنایہ نہ کیا جائے اس فعل سے جو فعل متعلق ہوتا ہے مخصوص مفعول کے ساتھ۔

ترکیب:......واو عاطفہ ھو مبتدأ مرجع نزل ضربان خبر اما عاطفہ ان ناصبہ یجعل فعل الفعل نائب فاعل ذوالحال مطلقا حال کنایۃ مفعول ثانی عنہ متعلق کنایۃ کے مرجع فعل (ہ) ذوالحال متعلقا حال بمفعول متعلق متعلقا موصوف مخصوص صفت دلت فعل علیہ متعلق دلت کے مرجع مفعول قرینۃ فاعل جملہ فعلیہ آگے یہ ہی جملہ منفی ہے۔

عبارت:...... اَلثَّانِیْ (او ان لایجعل الفعل مطلقا کنایۃ عنہ متعلقا بمفعول مخصوص دلت علیہ قرینۃ) کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَایَعْلَمُوْنَ:۔

ترجمہ:...... دوسری قسم جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے آپ فرما دیجئے کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے۔

تشریح:......یہاں مفعول بہ علم ہے جو کہ مذکور نہیں کیونکہ فعل عَلِمَ متعدی ہے اس کو فعل لازم کی جگہ میں اتار لیا گیا ہے اور کوئی مفعول بھی مقدر نہیں ہے اور نہ ہی کنایہ کیا ہے مطلق علم سے اس علم کی طرف جو علم کسی قرینہ سے متعلق ہو مفعول کے ساتھ اس آیت میں جاھلوں کی مذمت کرنا مقصود ہے کہ وہ عالم دین جو دین کا عالم ہے اور وہ جاھل دین جو دین سے جاھل ہے کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں یعلمون میں مفعول نسیا منسیا ہے۔

ترکیب:......الثانی مبتدأ کقولہ تعالیٰ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ آیت مقولہ:۔قل فعل انت فاعل باقی مقولہ جملہ انشائیہ ھل استفھامیہ یستوی فعل الذین موصولہ یعلمون فعل جملہ فعلیہ صلہ:۔موصول صلہ مل کر معطوف علیہ والذین لایعلمون معطوف مل کر فاعل یستوی کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... اَلسَّکَّاکِیْ ثُمَّ اِذَا کَانَ الْمَقَامُ خِطَابِیًّا لَا اِسْتِدْ لَالِیًّا اَفَادَ ذَالِکَ مَعَ التَّعْمِیْمِ دَفْعًا لِلتَّحَکُّمِ۔

ترجمہ:...... سکاکی نے کہا ہے پھر جب مقام خطابی ہو استدلالی نہ ہو تو فائدہ دے گا یہ مقام تعمیم کے ساتھ حکم کو ھٹانیکا کا۔

تشریح:......جب غرض اصل فعل کو ثابت کرنا ہو یا اصل فعل کی نفی کرنی ہو اور اس فعل کو فعل لازم کی جگہ اتارا گیا ہو اور اس فعل لازم سے فعل متعدی کا کنایہ بھی نہ کیا گیا ہو اور مقام خطابی ہو یعنی اس میں محض ظن کافی ہو جیسے یعلمون مقام خطابی ہے کہ اس میں محض ظن کافی ہے (استدلالی میں برہان کے ساتھ ساتھ یقین کی ضرورت ہوتی ہے) تو اس یعلمون میں تعمیم کے ساتھ ساتھ مطلق فعل کا ثبوت ہوگا فاعل کے لیے یا مطلق فعل کی نفی ہوگی فاعل سے

ترکیب:......قال السکا کی جملہ فعلیہ:۔ثم عاطفہ اذا شرطیہ کان فعل المقام اسم خطابیا خبر معطوف علیہ لا عاطفہ استدلالیا معطوف جملہ شرط افاد فعل ذالک فاعل مع ظرف افاد کی مضاف التعمیم مضاف الیہ دفعا مفعول بہ افاد کا لام جارہ التحکم متعلق دفعا کے:...... افاد فعل اپنے فاعل ظرف اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء۔

عبارت:......وَالْاَوَّلُ کَقَوْلِ الْبُحْتَرِیْ فِی الْمُعْتَزِّ بِاللّٰہِ :. شَجْوُ حُسَّادِہٖ وَغَیْظُ عِدَاہُ x اَنْ یَّرٰی مُبْصِرٌ وَّیَسْمَعَ

وَاعٍ:. اَیْ اَنْ یَّکُوْنَ ذُوْ رُؤْیَةٍ وَّذُوْسَمْعٍ فَیُدْرِکَ بِالْبَصَرِ مَحَاسِنَهٗ وَبِالسَّمْعِ اَخْبَارَهُ الظَّاهِرَةَ الدَّالَّةَ عَلٰی اِسْتِحْقَاقِهِ الْاِمَامَةَ دُوْنَ غَیْرِهٖ فَلَا یَجِدُوْا اِلٰی مُنَازَعَتِهٖ سَبِیْلاً.

ترجمہ:......اور پہلا والا فعل بحتری کا کہنا ہے معتز باللہ کے بارے میں:۔ اس معتز باللہ کے حاسدوں کا رنج اور اس کے دشمنوں کا غم یہ ہے یہ کہ دیکھتا ہے کوئی دیکھنے والا اور سنتا ہے کوئی دھیان کرنے والا یعنی یہ کہ ہو کوئی دیکھنے والا اور یہ کہ ہو کوئی سننے والا پس دیکھ کر جان لے وہ اس کی اچھائیوں کو اور سن کر جان لے وہ اس کی باتوں کو جو ظاہر ہیں جو دلالت کرتی ہیں اس کی امامت کے استحقاق پر اور کے بغیر پس وہ حاسد اور دشمن نہیں پاتے کوئی راستہ اس سے جھگڑنے کا۔

تشریح:......اور اول یہ ہے یہ کہ فعل کو مطلق کنایہ کر دیا جاتا ہے اس فعل سے جو فعل متعلق ہوتا ہے مخصوص مفعول کے ساتھ یعنی فعل مطلق بول کر فعل مقید مراد لیا جائے شعر میں رؤیت مطلق اور سماع مطلق بول کر کنایہ ہے رؤیت مقید اور سماع مقید سے یعنی وہ رؤیت اور وہ سماع مراد ہے جو متعلق ہے مخصوص مفعول محاسن اور اخبار کے ساتھ متکلم نے ان کے درمیان لزوم فرض کر لیا ہے یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ دیکھنے کی صلاحیت ہو اور محاسن کو نہ دیکھے اور سن کی صلاحیت ہو اور اخبار نہ سنے:۔ بحتری خلافت عباسہ کے مشہور شعراء میں سے ایک شاعر ہے معتز باللہ عباسی حکمرانوں میں سے ایک حاکم ہے اور مستعین باللہ معتز باللہ کا بھائی ہے جو کہ امامت اور خلافت پر لڑتا جھگڑتا رہتا تھا بحتری نے مستعین پر چوٹ کرتے ہوئے یہ شعر کہا اور یری کو اور یسمع کو فعل لازم کی جگہ اتارا کنایہ کرتے ہوئے اس یریٰ اور یسمع سے جو یہاں متعدی ہوتے مخصوص مفعول محاسن اور اخبار کے ساتھ یری کی تفسیر ذورؤیۃ سے اور یسمع کی تفسیر ذوسمع سے کرنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ یری لازم سے کنایہ ہے اس یری کا جو یری متعدی ہے محاسن کے ساتھ اور یسمع لازم سے کنایہ ہے اس یسمع کا جو یسمع متعدی ہے اخبارہ الظاہرہ کے ساتھ

ترکیب:......واو عاطفہ الاول مبتدأ کقول البحتری متعلق کائن کے خبر فی المعتز باللہ متعلق قول کے باقی مقولہ:۔ شجو حسادہ مبتدأ معطوف علیہ واو عاطفہ غیظ عداہ معطوف:۔ ان یری مبصر ویسمع واع خبر مُفَسَّرُ باقی مُفَسِّرُ ای حرف تفسیر ان یکون فعل:۔ ذو رؤیۃ معطوف علیہ واو عاطفہ ذوسمع معطوف مل کر فاعل فاء عاطفہ یدرک فعل ھو فاعل مرجع ذو بالبصر متعلق یدرک کے محاسنہ مفعول بہ واو عاطفہ بالسمع متعلق یدرک کے اخبارہ مفعول بہ موصوف الظاہرۃ صفت الدالۃ صفت علی استحقاقہ متعلق الدالۃ کے الامامۃ مفعول بہ استحقاق کا دون غیرہ ظرف استحقاق کی فاء عاطفہ لایجدوا فعل بفاعل الی منازعتہ متعلق یجدوا کے سبیلا مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاِلَّا (وان لم یکن الغرض اثبات الفعل لفاعلہ ونفیہ عنہ مطلقا بل الغرض اثباتہ وتعلقہ بمن وقع علیہ الفعل) وَجَبَ التَّقْدِیْرُ بِحَسْبِ الْقَرَائِنِ.

ترجمہ:......اور اگر فاعل کے لیے فعل کو ثابت کرنے کی غرض نہ ہو یا فاعل سے فعل کی نفی کرنے کی غرض نہ ہو بلکہ غرض فعل کو ثابت کرنے کی ہو یا فعل کو متعلق کرنے کی ہو اس کے ساتھ جس پر فعل واقع ہے تو قرائن کے مطابق مفعول کا مقدر کرنا واجب ہے۔

تشریح:......فعل متعدی کے ساتھ مفعول کے مذکور نہ ہونے کی صورت میں ایک قسم پہلے بیان ہو چکی ہے جس کی دو قسمیں تھیں ایک بغیر کنایہ کے اور ایک کنایہ کے ساتھ یہ فعل متعدی کے ساتھ مفعول مذکور نہ ہونے کی دوسری قسم ہے جس میں قرائن کے مطابق مفعول کا مقدر ماننا واجب ہے۔

عبارت:......ثُمَّ الْحَذْفُ اِمَّا لِلْبَیَانِ بَعْدَ الْاِبْهَامِ کَمَا فِیْ فِعْلِ الْمَشِیَّةِ مَالَمْ یَکُنْ تَعَلُّقُهٗ بِهٖ غَرِیْبًا نَحْوُ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰکُمْ اَجْمَعِیْنَ بِخِلَافِ وَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَبْکِیَ دَمًا لَبَکَیْتُهٗ:.

ترجمہ:......پھر مفعول کا حذف یا تو ابہام کے بعد مفعول کے بیان کی وجہ سے ہوگا۔ جیسا کہ مشیت کے فعل میں ہے جب تک نہ ہو اس فعل کا تعلق اس مفعول کے ساتھ غریب جیسے پس اگر چاہتا وہ تو تحقیق ہدایت دے دیتا تم سب کو یہ خلاف ہے اس کے اور اگر چاہوں میں یہ کہ روؤں میں خون تو تحقیق رو دیتا میں خون:۔

تشریح:...... ابہام کے بعد مفعول کا حذف مفعول کے بیان کی وجہ سے ہوتا ہے تاکہ مفعول سامع کے دل و دماغ میں اثر اور مضبوط ہو جائے کیونکہ اخفا کے بعد اظہار ایسے ہے جیسے طلب کے بعد حصول فلوشاء کا مفعول محذوف ہے جائے کی وجہ سے اصل فلو شاء هدایتکم لهدلکم اجمعین ہے۔اس شاء کے ساتھ هدایة کا تعلق غریب نہیں ہے لهدلکم جبکہ ابکی دما میں ابکی کا تعلق دما کے ساتھ غریب ہے کیونکہ ابکی کے ساتھ عادتاً آنسو ہوتے ہیں اس غریب ہونے کی وجہ سے دما کو محذوف نہیں کیا بلکہ ظاہر کر دیا اور جزاء میں بھی مفعول ظاہر ہے ولو شئت ان ابکی دما لبیکته میں کوئی مفعول محذوف نہیں ہے اگر حذف کرتے تو عبارت:...... ولوشئت ان ابکی لبیکته:...... ہوتی لیکن دما کا تعلق لبیکته کے ساتھ غریب ہے اس لیے دما کو حذف نہیں کیا بلکہ ظاہر کر دیا۔

ترکیب:......ثم عاطفه الحذف مبتدأ اما عاطفه للبیان متعلق کائن کے بعد الابهام ظرف کائن کی مالم یکن ظرف کائن کی خبر جملہ اسمیہ تعلقہ اسم مرجع فعل بہ متعلق تعلقه کے مرجع مفعول غریب خبر جملہ مضاف الیہ ما کا فاء عاطفہ لوحرف شرط شاء فعل ہو فاعل مرجع اللہ هدایتکم مفعول بہ جملہ شرط لهدلکم اجمعین جملہ جزاء هذا مبتدأ بخلاف متعلق کائن کے خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ واو عاطفہ لوحرف شرط شئت فعل بفاعل ان ناصبہ ابکی فعل انا فاعل دما مفعول بہ جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول بہ شئت کا جملہ شرطیہ لبکیته فعل فاعل مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء۔

عبارت:......وَاَمَّا قَوْلُهٗ فَلَمْ یُبْقِ مِنِّی الشَّوْقُ غَیْرَ تَفَکُّرِیْ فَلَوْ شِئْتُ اَنْ اَبْکِیَ بَکَیْتُ تَفَکُّرًا فَلَیْسَ مِنْهُ لِاَنَّ الْمُرَادَ بِالْاَوَّلِ الْبُکَاءُ الْحَقِیْقِیُّ:.

ترجمہ:......اور لیکن اس شاعر کا کہنا پس نہیں ہے للبیان بعد الابہام سے کیونکہ مراد پہلے والے سے حقیقی رونا ہے:۔ پس نہیں باقی چھوڑا مجھ کو شوق نے سوائے میرے فکر کے پس اگر چاہتا میں یہ کہ روؤں میں تو رو دیتا میں فکر۔

تشریح:...... شئت میں فاعل بھی ہے اور ان ابکی مفعول بہ بھی ہے اس لیئے شئت کی بحث نہیں ہے اس مقام پر بحث ابکی کے مفعول کی ہے کہ آیا تفکرا محذوف ہے دوسرے تفکر کی وجہ سے یا نہیں مصنف کہتے ہیں فلس منه کہ یہ شعر حذف مفعول للبیان بعد الابهام سے نہیں ہے کیونکہ ابکی کے رونے سے مراد حقیقی رونا ہے تفکرا رونا نہیں ہے اس لیئے تفکرا ابکی کے رونے کا بیان نہیں ہوسکتا جس کی وجہ سے ابکی میں نہ مفعول محذوف ہے نہ مقدر بلکہ ابکی اپنے فاعل سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ شئت کا ہے جملہ شرط بکیت تفکرا جملہ جزاء ہے:...... یہ بات کسی حد تک درست معلوم ہوتی ہے کہ بکیت تفکرا کی وجہ سے ان ابکی میں تفکرا محذوف نہیں ہے لیکن یہ بات تو مانی ہوئی ہے کہ بکی فعل متعدی ہے آخر اس کا مفعول کون ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ غیر تفکری سے فکر کے علاوہ ہر ایک چیز کی نفی کر رہا ہے جب نفی کر رہا ہے اور فعل متعدی ہے تو سوائے تفکر کے اور کیا ہوسکتا ہے اس لیے ان ابکی کا مفعول تفکرا محذوف ہے اگرچہ بکیت تفکرا کی وجہ سے نہیں ہے لیکن ماقبل کی وجہ سے ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ قولہ مبتدأ فاء جزائیہ لیس فعل ہواسم مرجع قولہ منه متعلق کائنا کے خبر مرجع الحذف للبیان بعد الابهام بالاول متعلق المراد کے البکاء الحقیقی خبر انّ کی جملہ متعلق لیس کے لیس اپنے اسم خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ شرطیہ:۔ فلم یبق فعل منی متعلق یبق کے الشوق فاعل غیر تفکری مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔ فلوشئت فعل بفاعل ان ناصبہ ابکی فعل انا فاعل جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول بہ شئت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ شرط بکیت تفکرا جملہ جزاء:۔

عبارت:......وَاَمَّا لِدَفْعِ تَوَهُّمِ اِرَادَةِ غَیْرِ الْمُرَادِ اِبْتِدَاءً کَقَوْلِهٖ:. کَمْ ذُدْتَّ عَنِّیْ مِنْ تَحَامُلِ حَادِثٍ وَسَوْرَةِ اَیَّامٍ حَزَزْنَ اِلَی الْعَظْمِ اِذْ لَوْ ذُکِرَ اللَّحْمُ لَرُبَّمَا تُوُهِّمَ قَبْلَ ذِکْرِ مَا بَعْدَهٗ اَنَّ الْحَزَّ لَمْ یَنْتَهِ اِلَی الْعَظْمِ.

ترجمہ:...... یا ابتداء میں مفعول کو حذف کر دیا جاتا ہے مراد کے علاوہ کے ارادے کے وہم کو ہٹانے کے لیے جیسے اس کا کہنا ہے:۔ کتنی ہٹائیں تو نے مجھ سے زمانہ کی مشکلات اور دنوں کی سختیاں جنھوں نے کاٹ کھایا ہڈی تک اگر ذکر کر دیا جاتا گوشت کو اس ہڈی کے ذکر سے پہلے جو ہڈی اس گوشت کے بعد ہے تو وہم ہوسکتا تھا اس بات کا کہ بیشک کاٹنا نہیں پہنچا ہڈی تک۔

تشریح:...... اگر عبارت اس طرح ہوتی حززن اللحم الی العظم کاٹ کھایا گوشت کو ہڈی تک تو اس وقت شروع شروع میں غیر مرادی معنیٰ سمجھے جاتے اور ابتداً میں یہ وھم ہو جاتا کہ کاٹنا ہڈی تک نہیں پہنچا اس کی وجہ سے اللحم مفعول بہ کو حذف کر دیا گیا ہے تا کہ کلام ابتداء میں مرادی معنیٰ کے خلاف نہ ہو جائے عبارت میں تقدیم و تاخیر ہے اصل عبارت اس طرح ہے: اذلو ذکر اللحم قبل ذکر ما بعدہ لربما توھم ان الحزلم ینتہ الی العظم۔

ترکیب:...... واو عاطفہ اما برائے تاکید الحذف مبتدأ لدفع متعلق کائن کے خبر مضاف ابتداء مفعول فیہ دفع کا جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ کم ممیز من تحامل حادث معطوف علیہ واو عاطفہ سورۃ ایام معطوف موصوف حززن الی العظم صفت ممیز تمیز مل کر مفعول زدت کا متعلق ذوت کے:۔ ذوت فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ مقولہ اذ ظرف توھم کی مضاف باقی مضاف الیہ لو حرف شرط ذکر فعل اللحم نائب فاعل قبل ظرف ذکر کی مضاف ذکر مضاف الیہ مضاف ما مضاف الیہ موصولہ ثبت صلہ فعل ھو فاعل مرجع مابعد ظرف مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع اللحم جملہ شرط لام حرف تحقیق رب حرف تقلیل ما کافہ توھم فعل ان الحزلم ینتہ الی العظم نائب فاعل جملہ جزائیہ:۔

عبارت:...... وَاِمَّا لِاَنَّهٗ اُرِيْدَ ذِكْرُهٗ ثَانِيًا عَلٰى وَجْهٍ يَتَضَمَّنُ اِيْقَاعَ الْفِعْلِ عَلٰى صَرِيْحِ لَفْظِهٖ اِظْهَارًا لِكَمَالِ الْعِنَايَةِ بِوُقُوْعِهٖ عَلَيْهِ.

ترجمہ:...... یا مفعول بہ کو حذف کر دیا جاتا ہے اس لیئے کہ اس مفعول بہ کے ذکر کا ارادہ کیا جاتا ہے دوسری مرتبہ ایک طریقہ پر جو طریقہ متضمن ہوتا ہے فعل کو واقع کرنے کا اس مفعول بہ کے صریح لفظ پر پوری توجہ کو ظاہر کرنے کی وجہ سے اس فعل کے واقع ہونے کی وجہ سے اس مفعول بہ پر۔

تشریح:...... مفعول بہ کے حذف کرنے کی وجہ ایک یہ بھی ہے کہ اس مفعول بہ کا ذکر دوسری مرتبہ کرنے کا ارادہ ہوتا ہے مفعول بہ کے صریح لفظ پر وجہ اس کی یہ ہے کہ اس طریقہ سے مفعول بہ کے اوپر فعل کے واقع ہونے کی وجہ سے پوری توجہ کا اظہار ہو جاتا ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ اما برائے تاکید الحذف مبتدأ لانہ متعلق کائن کے خبر (ہ) اسم ان کا ارید فعل ذکرہ نائب فاعل ثانیا حال علی وجہ متعلق ذکر کے موصوف یتضمن صفت فعل ھو فاعل مرجع وجہ ایقاع الفعل مفعول بہ علی صریح لفظہ متعلق ایقاع کے اظھارا مفعول لہ ایقاع کا لکمال العنایۃ متعلق اظھارا کے بوقوعہ متعلق اظھارا کے مرجع فعل علیہ متعلق وقوع کے مرجع مفعول بہ۔

عبارت:...... كَقَوْلِهٖ قَدْ طَلَبْنَا فَلَمْ نَجِدْلَكَ فِي السُّوْدَدِ x دِوَالْمَجْدِ وَالْمَكَارِمِ مِثْلاً وَيَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ السَّبَبُ تَرْكَ مُوَاجَهَةِ الْمَمْدُوْحِ بِطَلَبِ مِثْلٍ لَّهٗ.

ترجمہ:...... دوسرے کے ذکر کی وجہ سے پہلے مفعول کو حذف کرنے کی مثال مثل اس کے کہنے کے ہے:۔ تحقیق طلب کیا ہم نے پس نہیں پایا ہم نے تیرا مثل سرداری میں بزرگی میں اور اخلاق میں اور جائز ہے یہ کہ ہونہ پانے کا سبب ممدوح کے روبرو ممدوح جیسے کے طلب کرنے کا چھوڑ دینا۔

تشریح:...... اگر قد طلبنا کے ساتھ مثلا کا ذکر کر دیتے تو فلم نجد کے ساتھ ضمیر لاتے فلم نجدہ اس صورت میں فعل نجد ضمیر پر واقع ہوتا اور ضمیر مفعول کی طرف راجع ہوتی جس کی وجہ سے پوری توجہ پر اظہار نہ ہوتا متکلم کا مقصد ختم ہو جاتا صراحۃ لفظ مفعول پر فعل واقع نہ ہونے کی وجہ سے اور مفعول کے حذف کا دوسرا سبب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ممدوح جیسے کا طلب کرنا ممدوح کے روبرو ترک کرنا ہو یہ کہ وہ ناراض نہ ہو جائے۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ قد حرف تحقیق طلبنا جملہ فعلیہ معطوف علیہ فاء عاطفہ لم نجد فعل نحن فاعل مثلاً مفعول بہ لک اور فی السودد اور المجد اور المکارم متعلق نجد کے جملہ فعلیہ معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مقولہ واو عاطفہ یجوز فعل ان یکون فاعل السوب اسم یکون کا ترک خبر یکون کی بطالب مثل متعلق ترک کے لہ متعلق بطالب کے مرجع ممدوح۔ جملہ فعلیہ بتأ ویل مصدر فاعل یجوز کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاِمَّا لِلتَّعْمِيْمِ مَعَ الْاِخْتِصَارِ كَقَوْلِكَ قَدْ كَانَ مِنْكَ مَا يُوْلِمُ اَیْ كُلَّ اَحَدٍ وَعَلَيْهِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ.

ترجمہ:......اور مفعول کو حذف کر دیا جاتا ہے اختصار کے ساتھ عام کرنے کی وجہ سے جیسے تیرا کہنا ہے تحقیق تیری وہ خصلتیں ہیں جو تکلیف دیتی ہیں یعنی ہر ایک کو اور اس تعمیم مع الاختصار پر ہے اللہ بلاتا ہے جنت کی طرف:۔

تشریح:......مفعول میں عموم پیدا کرنے کی وجہ سے مفعول میں مبالغہ پیدا کرنا ہوتا ہے تا کہ فعل کے فائدے یا نقصان سے کسی کے بچنے کی صورت باقی نہ رہے اور کلام میں اختصار بھی ہو جائے اس لیئے تعمیم مع الاختصار کی وجہ سے مفعول کو حذف کر دیتے ہیں جیسے قد کان منک ما یولم میں کل احد مفعول محذوف ہے اور اس محذوف کی وجہ سے مفعول میں عموم پیدا ہوگیا ہے اور کلام میں اختصار۔ اسی طرح واللہ یدعوا الی دار السلام ہے کہ یہاں بھی کل عبد محذوف ہے تعمیم مع الاختصار کی وجہ سے۔

ترکیب:......الحذف مبتدأ للتعمیم متعلق کائن کے مع الاختصار ظرف کائن کی خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ باقی مقولہ قد حرف تحقیق کان فعل منک متعلق کائنا کے خبر مایولم اسم کان کا ای حرف تفسیر کل احد مفعول بہ یولم کا جملہ فعلیہ صلہ واو عاطفہ علیہ متعلق کائن کے خبر آیت مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ اللہ مبتدأ یدعوا فعل ھو فاعل مرجع اللہ کل عبد مفعول بہ محذوف ہے الی دار السلام متعلق یدعوا کے جملہ فعلیہ خبر مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مبتدأ کائن علیہ خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا لِمُجَرَّدِ الْاِخْتِصَارِ نَحْوُ اَصْغَيْتُ اِلَيْهِ اَیْ اُذُنِیْ وَعَلَيْهِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ اَیْ ذَاتَكَ:.

ترجمہ:......یا مفعول کو صرف اختصار کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے لگائے میں نے اس کی طرف یعنی کان اور صرف اختصار پر ہے اللہ کے فرمان میں موسیٰ کا کہنا:۔ اے میرے رب دیکھا تو مجھ کو یعنی اپنی ذات:...... میں دیکھو تیری طرف۔

تشریح:......عموم یا خصوص کا اعتبار کیئے بغیر مفعول کو حذف کر دیا جاتا ہے صرف اختصار کی وجہ سے جیسے اصغیت الیہ ہے کہ اذنی مفعول محذوف ہے اختصار کی وجہ یہ ہے کہ اصغیت کا معنی کان لگانا ہے اس لیئے اذن کا حذف صرف اختصار کی وجہ سے ہوگا کیونکہ فعل میں کان کا معنیٰ موجود ہے اور اسی طرح ارنی کا مفعول محذوف ہے ذاتک قرینۃ اس پر انظر الیک ہے یہاں بھی صرف اختصار کی وجہ سے مفعول محذوف ہے ذاتک۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما برائے تاکید الحذف مبتدأ لمجرد الاختصار متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ اصغیت فعل بفاعل الیہ متعلق اصغیت کے ای حرف تفسیر اذنی مفعول بہ جملہ فعلیہ واو عاطفہ علیہ متعلق کائن کے خبر قولہ تعالیٰ مبتدأ باقی مقولہ جملہ اسمیہ:۔ رب مناویٰ باقی نداء مل کر مفعول بہ ادعوا کا ادعوا فعل اپنے انا فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ انشائیہ:۔ ارنی فعل انت فاعل نون وقایہ کا (ی) مفعول بہ ای حرف تفسیر ذاتک مفعول بہ جملہ انشائیہ انظر فعل انا فاعل الیک متعلق انظر کے جملہ فعلیہ جواب امر۔

عبارت:......وَاِمَّا لِلرِّعَايَةِ عَلَى الْفَاصِلَةِ نَحْوُ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى وَاِمَّا لِاسْتِهْجَانِ ذِكْرِهٖ كَقَوْلِ عَائِشَةَ مَا رَاَيْتُ مِنْهُ وَلَا رَاٰی مِنِّیْ اَیِ الْعَوْرَةَ وَاِمَّا لِنُكْتَةٍ اُخْرٰى:.

ترجمہ:......یا مفعول کو حذف کر دیا جاتا ہے فاصلہ کی رعایت کی وجہ سے جیسے نہیں چھوڑا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ وہ ناراض ہوا یا مفعول کو حذف

کر دیا جاتا ہے مفعول کے ذکر کے قبیح ہونے کی وجہ سے جیسے عائشہؓ کا کہنا ہے نہیں دیکھا میں نے آپ کا اور نہیں دیکھی آپ نے میری یعنی شرمگاہ۔

تشریح:......فاصلہ کیا ہے (ومنه السجع قيل هو تواطؤ الفاصلتين من النثر على حرف واحد هو في النثر كالقافية في الشعر) قرآن میں فاصلہ کہتے ہیں نثر میں سجع کہتے ہیں اور شعر میں قافیہ کہتے ہیں اگر دو کلموں میں موافقت ہو آخری ایک حرف پر یہاں قلٰک سے کاف مفعول کو حذف کر دیا گیا ہے الضحی سجی قلٰی کے وزن کی وجہ سے یعنی فاصلہ کی رعایت کی وجہ سے اور مفعول کو مفعول کے ذکر کے قبیح ہونے کی وجہ سے بھی حذف کر دیا جاتا ہے جیسے ولارای منی اور مارایت منہ میں مفعول محذوف ہے العورۃ اس کا ذکر قبیح ہے کلام کا مقصد بغیر مفعول کے پورا ہو رہا ہے پھر مزید قبیح ذکر کی ضرورت نہیں اور مفعول محذوف ان کے علاوہ کسی اور نکتہ کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما برائے تاکید الحذف مبتدأ للرعایۃ متعلق کائن کے خبر علی الفاصلۃ متعلق للرعایۃ کے جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ ما نافیہ ودع فعل ک مفعول بہ۔ ربک فاعل جملہ فعلیہ وما قلی جملہ فعلیہ الحذف مبتدأ لاستھجان متعلق کائن کے خبر مضاف جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقول عائشہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ باقی مقولہ مارایت فعل بفاعل منہ متعلق جملہ فعلیہ العورۃ مُفَسِّرُ ہے مفعول محذوف کا۔

عبارت:......وَتَقْدِيْمُ مَفْعُوْلِهٖ وَنَحْوِهٖ عَلَيْهِ لِرَدِّ الْخَطَاءِ فِي التَّعْيِيْنِ كَقَوْلِكَ زَيْدًا عَرَفْتُ لِمَنِ اعْتَقَدَ اَنَّكَ عَرَفْتَ اِنْسَانًا وَاَنَّهٗ غَيْرُ زَيْدٍ وَتَقُوْلُ لِتَاكِيْدِهٖ لَاغَيْرَهٗ :.

ترجمہ:......فعل پر اس فعل کے مفعول کو مقدم کرنا یا مفعول جیسے کو فعل پر مقدم کرنا تعیین میں غلطی کے رد کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے زید ہی کو پہچانا میں نے تیرا کہنا اس شخص کو جو اعتقاد رکھتا ہے کہ تو نے زید کے علاوہ کسی اور انسان کو پہچانا ہے اور تو کہہ سکتا ہے اس کی تاکید کے لیئے لاغیرہ۔

تشریح:......اگر مخاطب کو مفعول کے معین کرنے میں غلطی لگ سکتی ہو یعنی مخاطب کو اعتقاد ہو کہ تو نے زید کے علاوہ کسی اور انسان کو پہچانا ہے تو اس صورت میں فعل پر مفعول کو مقدم کر دینا چاہیے جیسے زیدا عرفتُ مزید اس کی تاکید کے لیئے زیدا عرفت لاغیرہ کہہ دینا چاہیئے اگر عرفتُ زیدا کہیں تو امکان ہے کہ زید کے علاوہ کو پہچانا ہو جس کو پہچانا ہے وہ زید نہ ہو کوئی اور انسان ہو۔

ترکیب:......واو عاطفہ تقدیم مبتدأ مضاف مفعولہ معطوف علیہ واو عاطفہ نحوہ معطوف مل کر مضاف الیہ علیہ متعلق تقدیم کے لرد الخطاء متعلق کائن کے خبر فی التعیین متعلق رد کے جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ زیدا عرفت مقولہ لمن متعلق قول کے موصولہ اعتقد صلہ ھو فاعل مرجع من:۔ انک عرفت انسانا جملہ مفعول بہ:۔ انسانا ذوالحال:۔ وانہ غیر زید جملہ حال:۔ واو عاطفہ تقول فعل انت فاعل لتاکیدہ متعلق تقول کے لاغیرہ مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَلِهٰذَا لَا يُقَالُ :. مَازَيْدًا ضَرَبْتُ وَلَاغَيْرَهٗ :. وَلَا مَازَيْدًا ضَرَبْتُ وَلٰكِنْ اَكْرَمْتُهٗ.

ترجمہ:......اس مفعول کی تعیین میں غلطی کی رد کی وجہ سے نہیں کہا جائے گا:۔ زید کو تو میں نے نہیں مارا اور نہ زید کے غیر کو:۔ اور اسی وجہ سے نہیں کہا جائے گا۔ زید کو تو میں نے نہیں مارا لیکن عزت کی میں نے زید کی:۔

تشریح:......زید مفعول کی تقدیم تخصیص کا فائدہ دے رہی ہے کہ ضرب زید پر واقع نہیں ہوئی بلکہ زید کے غیر پر واقع ہوئی ہے جب لاغیرہ کہا تو لاغیرہ کی وجہ سے تخصیص زید کے ساتھ خاص نہ رہی اسی طرح مازیدا ضربت ولکن اکرمتہ نہیں کہہ سکتے کیونکہ لکن استدراک کے لیئے ہوتا ہے اور یہاں استدراک فعل کے لیئے ہے جو وہم پہلے فعل کا ہوا تھا دوسرے فعل سے پہلے فعل کا وہم ختم ہوگیا لیکن یہاں مفعول کی تقدیم کی وجہ سے غلطی کا رد مفعول میں ہونا چاہیے تھا کیونکہ مخاطب کو غلطی مفعول کی

تعیین میں ہے نہ کہ فعل کی تعیین میں مفعول کی تقدیم کی وجہ سے دونوں جملے غلط ہیں پہلے میں تخصیص نہ رہی دوسرے میں رد مفعول میں نہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ لھذا متعلق لایقال کے باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ ما نافیہ زیدا معطوف علیہ واو عاطفہ لا زائدہ غیرہ معطوف مل کر مفعول بہ ضربت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ:۔ واو عاطفہ لا زائدہ ما نافیہ زیدا مفعول بہ ضربت فعل بفاعل جملہ فعلیہ معطوف علیہ:۔ واو عاطفہ لکن حرف استدراک اکرمتہ فعل بفاعل مفعول بہ جملہ فعلیہ معطوف:۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر پھر معطوف:۔ ہو کر مقولہ۔

عبارت:...... **وَاَمَّا نَحْوُ زَيْدًا عَرَفْتُهٗ فَتَاكِيْدٌ اِنْ قُدِّرَ الْمُفَسَّرُ قَبْلَ الْمَنْصُوْبِ وَاِلَّا فَتَخْصِيْصٌ.**

ترجمہ:......اور لیکن زیدا عرفتہ جیسا پس تاکید ہے اگر منصوب سے پہلے مقدر کیا جائے مُفَسَّرُ کو اور اگر منصوب سے پہلے مُفَسَّرُ کو مقدر نہ کیا جائے تو:۔ تخصیص ہے۔

تشریح:......زیدا عرفتہ میں عرفتہ زیدا میں عمل نہیں کرتا (ہ) ضمیر کی وجہ سے اب رہا معاملہ تاکید کا تو اکیلا زیدا تاکید نہیں بنتا منصوب سے پہلے مُفَسَّرُ کو مقدر کرنے پر عبارت ایسے ہوگی عرفت زیدا عرفتہ تو عرفت زیدا جملہ مؤکد یعنی مُفَسَّرُ اور عرفتہ جملہ تاکید یعنی مُفَسِّرُ ہے اگر منصوب سے پہلے مُفَسَّرُ کو مقدر نہ کریں تو عبادت ایسے ہوگی زیدا عرفت عرفتہ کیونکہ عرفتہ زیدا میں عمل نہیں کرسکتا عرفتہ اس صورت میں بھی تاکید ہوگا یعنی مُفَسِّرُ ہوگا اور زیدا عرفت مؤکد ہوگا یعنی مُفَسَّرُ ہوگا زیدا عرفت عرفتہ میں تضاد ہے ایک میں تخصیص ہوگی اور ایک میں نہیں اس لیے زیدا عرفتہ اصل میں:...... عرفت زیدا عرفتہ ہے پہلا مؤکد دوسرا تاکید۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ نحو مبتدأ مضاف زیدا عرفتہ مضاف الیہ فاء جزائیہ تاکید خبر جملہ شرطیہ دال بر جزاء ان حرف شرط قدر فعل الْمُفَسَّرُ نائب فاعل قبل ظرف قدر کی مضاف المنصوب مضاف الیہ جملہ شرط والا (وان لم یقدر الْمُفَسَّرُ قبل المنصوب فھو) تخصیص ھو مبتدأ تخصیص خبر جملہ جزائیہ۔

عبارت:...... **وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَلَا يُفِيْدُ اِلَّا التَّخْصِيْصَ وَكَذَالِكَ قَوْلُكَ بِزَيْدٍ مَرَرْتُ.**

ترجمہ:......واما ثمود فھدینٰھم پس نہیں فائدہ دیتا سوائے تخصیص کے اور اسی طرح تیرا کہنا ہے بزید مررت اور لیکن یقیناً ثمود کو پس ھدایت دی ہم نے:۔ زید ہی کے پاس سے میں گذرا۔

تشریح:......اما تفصیل کے لیئے ہوتا ہے اور اما کے بعد جو اسم ہوتا ہے اس اسم کا عامل فعل لازمی طور پر محذوف ہوتا ہے اگر اما کے بعد والا اسم فاء کے بعد والے کا معمول ہو تو تخصیص ہوگی جیسے اما یوم الجمعة فزید منطلق جمعہ ہی کے دن زید جائے گا یعنی اور کسی دن نہیں جائے گا یوم معمول ہے منطلق کا اور اگر اما کے بعد والا اسم فاء کے بعد والے اسم کا معمول نہ بنے تو تاکید ہوگی جیسے اماثمود فھدینٰھم ہے ھدینا عمل کر رہا ہے ضمیر میں اس لیئے فاء سے پہلے والے ثمود میں عمل نہیں کرسکتا۔ جس کی وجہ سے اما ثمود فھدینا ہوگا مؤکد فھدینٰھم ہوگا تاکید معنیٰ ہوگا یقیناً ثمود کو ہم نے ہدایت دی یہ معنی نہیں ہوگا صرف ثمود کو ہم نے ہدایت دی باقی کسی کو نہیں دی۔ اما ثمود فھدینٰھم کو کہتے ہیں کہ یہ اصل میں اما ثمود فھدینا فھدینٰھم ہے ایک میں مفعول مقدم ہے اور ایک میں مفعول مؤخر ہے اس صورت میں مقدر جملہ میں تخصیص ہوگی اور مذکر جملہ میں تخصیص نہیں ہوگی یہ بات دلالت کرتی ہے کہ مقدر غلط مانا گیا:...... اما ثمود میں ثمود مبتداء ہے فھدینا ھم جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ ہو کر مؤکد فھدینٰھم جملہ فعلیہ تاکید:......

ترکیب:......واما ثمود فھدینٰھم مبتدأ فاء عاطفہ لایفید فعل ھو فاعل مرجع واما ثمود فھدینٰھم شیئا مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء التخصیص مستثنیٰ مل کر مفعول بہ:۔ لایفید فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ واو عاطفہ کاف جارہ ذالک متعلق کائن کے خبر

قولک مبتدأ بزید مررت مقولہ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:۔۔۔۔۔ وَالتَّخْصِيْصُ لَازِمٌ لِلتَّقْدِيْمِ غَالِبًا وَلِهٰذَا يُقَالُ فِيْ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَاِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ مَعْنَاهُ نَخُصُّکَ بِالْعِبَادَةِ وَالْاِسْتِعَانَةِ وَفِيْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ مَعْنَاهُ اِلَيْهِ لَا اِلٰى غَيْرِهٖ۔

ترجمہ:۔۔۔۔۔اور تقدیم کو اکثر طور پر تخصیص لازم ہے اس تخصیص کی وجہ سے کہا جاتا ہے ایاک نعبدو ایاک نستعین کہ اس کا معنی ہے ہم خاص کرتے ہیں تجھ کو عبادت میں اور مدد چاہنے میں اور اس تخصیص کی وجہ سے کہا جاتا ہے لالی اللہ تحشرون میں کہ اس کا معنی ہے اللہ ہی طرف دوسرے کی طرف نہیں۔

تشریح:۔۔۔۔۔ترتیب یہ ہے کہ پہلے فعل ہوتا ہے پھر فاعل ہوتا ہے پھر مفعول ہوتا ہے پھر متعلق ہوتا ہے جیسے ضرب زید عمرا فی الدار ہے زید کو مقدم کریں زید ضرب عمرا فی الدار یقیناً زید نے مارا اس میں تقوی حکم ہے بحث ما انا قلت دیکھیں اور عمرا ضرب زید فی الدار زید نے عمرو ہی کو مارا گھر میں اس میں تخصیص ہے اور فی الدار ضرب زید عمرا گھر ہی میں زید نے عمرو کو مارا اس میں بھی تخصیص ہے یہ اکثر طور پر ہوتا ہے قاعدہ کلیہ نہیں ہے اسی طرح نعبدک و نستعینک تھا مفعول کو جب مقدم کیا تخصیص ہوگئی اسی طرح تحشرون الی اللہ تھا مجرور کو جب مقدم کیا تو تخصیص ہوگئی یعنی اللہ ہی کی طرف تم کو جمع کیا جائے گا کسی دوسرے کی طرف نہیں ثم الجحیم صلوہ قاعدہ کلیہ نہ ہونے کی دلیل ہے۔

ترکیب:۔۔۔۔۔واو عاطفہ التخصیص مبتدأ لازم خبر للتقدیم متعلق لازم کے غالبا حال التخصیص سے جملہ اسمیہ واو عاطفہ لھذا متعلق یقال کے فی جارہ ایاک نعبدو ایاک نستعین متعلق یقال کے معناہ نخصک بالعبادۃ والاستعانۃ نائب فاعل واو عاطفہ فی جارہ لالی اللہ تحشرون متعلق یقال کے معناہ الیہ لا الی غیرہ نائب فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:۔۔۔۔۔ وَيُفِيْدُ فِي الْجَمِيْعِ وَرَاءَ التَّخْصِيْصِ اِهْتِمَامًا بِالْمُقَدَّمِ وَلِهٰذَا يُقَدَّرُ فِيْ بِسْمِ اللّٰهِ مُؤَخَّرًا۔

ترجمہ:۔۔۔۔۔اور وہ تقدیم فائدہ دے گی تخصیص کی تمام صورتوں میں تخصیص کے علاوہ مقدم کے اہم ہونے کا اسی مقدم کے اہم ہونے کی وجہ سے بسم اللہ میں فعل کو مؤخر مقدر کیا جاتا ہے۔

تشریح:۔۔۔۔۔مفعول یا مفعول کے علاوہ کو جب مقدم کرتے ہیں تو یہ تقدیم تخصیص کی تمام صورتوں میں تخصیص کا فائدہ دینے کے ساتھ مقدم کے اہم ہونے کا فائدہ بھی دیتی ہے اسی مقدم کے اہم ہونے کی وجہ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم میں فعل مقدر کیا جاتا ہے مؤخر ہونے کی حالت میں تاکہ بسم اللہ کا اہم ہونا ثابت ہوجائے۔

ترکیب:۔۔۔۔۔واو عاطفہ یفید فعل ہو فاعل مرجع تقدیم فی جارہ الجمیع متعلق یفید کے وراء ظرف یفید کی مضاف التخصیص مضاف الیہ اہتماما مفعول بہ باء جارہ المقدم متعلق اہتماما کے جملہ فعلیہ واو عاطفہ لام جارہ ھذا متعلق یقدر کے ھو نائب فاعل ذوالحال مرجع فعل فی جارہ بسم اللہ متعلق یقدر کے مؤخر حال جملہ فعلیہ۔

عبارت:۔۔۔۔۔ وَاُوْرِدَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ وَاُجِيْبَ بِاَنَّ الْاَهَمَّ فِيْهِ الْقِرَاءَةُ وَبِاَنَّهٗ مُتَعَلِّقٌ بِاِقْرَأِ الثَّانِيْ وَمَعْنَى الْاَوَّلِ اَوْجِدِ الْقِرَاءَةَ۔

ترجمہ:۔۔۔۔۔اور اس اسم بسم اللہ پر وارد کیا گیا ہے اقراء باسم ربک کو اور جواب دیا گیا ہے اس بات کے ساتھ کہ بیشک اہم اس اقراء میں پڑھنا ہے اور جواب دیا گیا ہے اس بات کے ساتھ کہ بیشک یہ باسم ربک متعلق ہے دوسرے اقراء کے اور پہلے اقراء کا معنی ہے کہ آپ ابتداء کریں۔

تشریح:۔۔۔۔۔تم نے یہ بات کہی کہ تقدیم تخصیص کا فائدہ دیتی ہے اور اہم ہونے کا فائدہ دیتی ہے تو اقراء باسم ربک میں مقدم اقراء ہے تو باسم ربک اہم نہ ہوا حالانکہ باسم ربک اہم ہے اور یہ بات بھی تسلیم شدہ ہے کہ قرآن تمام کلام عرب میں فصیح ہے تو جب یہاں مقدم نہیں کیا گیا باسم ربک کو تو یہ تقدیم کی دلیل درست نہ رہی اس بات کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس کلام میں

اہم قراۃ ہے اس لیئے اقراء کو مقدم کیا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے یہ کہ باسم ربک متعلق ہے دوسرے اقراء کے اور پہلے اقرأ کا معنی ہے کہ آپ پڑھنے کی ابتداء کریں تیسرا جواب غالبا کا ہے **والتخصیص لازم للتقدیم غالبا۔**

ترکیب:......واو عاطفہ اور دفعل:۔ اقرأ باسم ربک نائب فاعل جملہ فعلیہ واو عاطفہ اجیب فعل الاھم اسم فیہ متعلق الاھم کے القراءۃ خبران کی جملہ اسمیہ نائب فاعل واو عاطفہ (ہ) اسم متعلق خبر باء جارہ اقرأ الثانی متعلق:۔ متعلق کے جملہ اسمیہ نائب فاعل واو عاطفہ معنی الاول اسم ان کا او جد القراۃ جملہ ہو کر خبران کی جملہ اسمیہ نائب فاعل:۔ اجیب اپنے تینوں نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......**وَتَقْدِيْمُ بَعْضِ مَعْمُوْلَاتِهٖ عَلٰى بَعْضٍ إِمَّا لِاَنَّ اَصْلَهُ التَّقْدِيْمُ وَلَا مُقْتَضِىَ لِلْعُدُوْلِ عَنْهُ كَالْفَاعِلِ فِىْ نَحْوِ ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا وَالْمَفْعُوْلِ الْاَوَّلِ فِىْ نَحْوِ اَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا اَوْلِاَنَّ ذِكْرَهٗ اَهَمُّ كَقَوْلِكَ قَتَلَ الْخَارِجِىَّ فُلَانٌ.**

ترجمہ:......اور اس فعل کے بعض مفعول کو بعض پر مقدم کرنا یا تو اس لیئے ہوگا کہ وہ بعض اصل میں مقدم ہوتا ہے اور کوئی تقاضہ کرنے والا نہیں ہوتا اس تقدیم سے لوٹنے کا جیسے فاعل ہے ضرب زید عمرا میں اور جیسے مفعول اول ہے **اعطیت زیدا درھما** میں یا مقدم اس لیئے ہوتا ہے کہ اس بعض کا ذکر کرنا اہم ہوتا ہے جیسے تیرا کہنا ہے **قتل خارجی فلان** قتل کر دیا خارجی کو فلان نے:۔

تشریح:......فعل کے جب کئی معمولات ہوں تو اس صورت میں بعض معمول بعض پر مقدم ہوتا ہے اور بعض مؤخر ہوتا ہے اس تقدیم کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس بعض معمول کا مقدم ہونا اس کے مقام کی وجہ سے ہوگا کہ اصل میں وہ مقدم ہی ہوتا ہے جیسے ضرب زید عمرا میں فعل کے ساتھ اپنے ملنے کی وجہ سے فاعل مفعول پر مقدم ہے اور جیسے **اعطیت زیدا درھما** ہے کہ زید مقدم ہے درھما پر فاعلیت کی وجہ سے۔ زید میں لینے کی صلاحیت ہے درھم میں لینے کی صلاحیت نہیں یا جیسے **قتل الخارجی فلان** کہ مفعول فاعل پر مقدم ہے متکلم کے مقصد کی وجہ سے کہ غرض مقتول کی خبر دینا ہے تا کہ لوگ خوش ہو جائیں اس بات کی ضرورت نہیں کہ کس نے مارا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ تقدیم مبتدأ مضاف علیٰ بعض متعلق تقدیم کے:۔ اما عاطفہ لان متعلق کائن کے خبر اصلہ اسم التقدیم خبر واو عاطفہ لانفی جنس مقتضی اسم للعدول متعلق کائن کے خبر عنہ متعلق عدول کے جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کا لفاعل موصوف متعلق کائن کے خبر فی جارہ نحو ضرب زید عمرا متعلق الکائن کے صفت واو عاطفہ المفعول الاول فی نحو اعطیت زید ادرھما معطوف او عاطفہ لان ذکرہ اھم معطوف لان اصلہ پر مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر قتل الخارجی فلان مقولہ۔

عبارت:......**اَوْلِاَنَّ فِى التَّاخِيْرِ اِخْلَالًا بِبَيَانِ الْمَعْنٰى نَحْوُ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗ فَاِنَّهٗ لَوْ اُخِّرَ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ لَتُوُهِّمَ اَنَّهٗ مِنْ صِلَةِ يَكْتُمُ فَلَمْ يُفْهَمْ مِنْهُ اَنَّهٗ كَانَ مِنْهُمْ.**

ترجمہ:......فعل کا بعض معمول بعض پر مقدم اس لیئے ہوتا ہے کہ پیچھے کرنے میں معنیٰ کے بیان کرنے میں خلل واقع ہوتا ہے جیسے:۔ اور کہا فرعون والوں میں سے ایک مؤمن آدمی نے جو چھپا رہا تھا اپنے ایمان کو پس بیشک اگر مؤخر کر دیا جاتا من ال فرعون کو تو تحقیق وھم ہوتا اس بات کا کہ من ال فرعون ملا ہوا ہے یکتم کے ساتھ پس نہیں سمجھی جاتی اس آیت سے یہ بات کہ بیشک وہ آدمی فرعون والوں میں سے تھا۔

تشریح:......رجل کی یہاں تین صفتیں بیان ہوئی ہیں۔ (۱) مؤمن (۲) من ال فرعون (۳) یکتم ایمانہ قال فعل ہے اور اس قال کے یہ معمولات ہیں اگر معمول من ال فرعون کو مؤخر کر دیتے معمول یکتم ایمانہ سے تو وھم اس بات کا ہو جاتا کہ من ال فرعون یکتم سے ملا ہوا ہے اور اس صورت میں اس آیت سے یہ بات نہیں سمجھی جاتی کہ وہ آدمی فرعون والوں میں سے ہے بلکہ یہ بات سمجھی جاتی کہ وہ آدمی اپنے ایمان کو فرعون والوں سے چھپا رہا تھا اور یہ متکلم کے کلام کے خلاف ہے معنیٰ کے بیان کرنے میں خلل آنے کی وجہ سے من ال فرعون کو یکتم ایمانہ سے مقدم کر دیا تا کہ خلل ختم ہو جائے اور یہ بات سمجھی جائے کہ

وہ فرعون والوں میں سے تھا اسرائیلی نہیں تھا۔

ترکیب:......او عاطفہ تقدیم بعض معمولاتہ علیٰ بعض مبتدأ لان متعلق کائن خبر جملہ اسمیہ فی التاخیر متعلق اخلالا کے اسم ان کا بیان المعنی متعلق کائن کے خبر ان کی جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ فاء تفسیریہ (ہ) اسم ان کا لو حرف شرط اخر فعل من ال فرعون نائب فاعل جملہ فعلیہ شرط لام حرف تحقیق توہم فعل انہ نائب فاعل (ہ) اسم مرجع من ال فرعون من جارہ صلۃ متعلق کائن کے خبر مضاف یکتم مضاف الیہ جملہ معطوف علیہ منہ متعلق فلم یفھم کے انہ کان منھم نائب فاعل یفھم کا جملہ فعلیہ۔

اَوْ بِالتَّنَاسُبِ كَرِعَايَةِ الْفَاصِلَةِ نَحْوُ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى

عبارت:......

ترجمہ:......بعض معمول پر بعض معمول کو مقدم کیا جاتا ہے تناسب میں خلل واقع ہونے کی وجہ سے:...... جیسے فاصلہ کی رعایت ہے:......پس موسیٰ نے خوف کو اپنے دل میں چھپالیا۔

تشریح:......فعل کے بعد فاعل ہوتا ہے پھر مفعول ہوتا ہے پھر متعلق ہوتا ہے جیسے فاو جس موسیٰ خیفۃ فی نفسہ ہے جب موسیٰ کو مؤخر کیا الف مقصورہ پر وزن کو قائم رکھنے کی وجہ سے تو فاو جس خیفۃ فی نفسہ موسیٰ ہوگیا اس سے کسرہ کے بعد ضمہ ثقیل ہے فی نفسہ کا کسرہ اور موسیٰ کا ضمہ اس وجہ سے فی نفسہ کو مقدم کیا تو فاوجس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ ہوگیا:۔ موسیٰ کو پہلے رکھنے میں تناسب نہ رہتا اور خیفۃ کو پہلے رکھنے میں ثقل ہو جاتا۔

ترکیب:......او عاطفہ تقدیم بعض معمولاتہ علیٰ بعض مبتدأ لان فی التاخیر اخلالا بالتناسب متعلق کائن خبر:۔ فی التاخیر متعلق اخلالا کے اسم ان کا بالتناسب متعلق کائن کے خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ کاف جارہ رعایۃ متعلق کائن کے خبر مضاف الفاصلۃ مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ:۔ جملہ اسمیہ فاء عاطفہ اوجس فعل فی نفسہ متعلق اوجس کے خیفۃ مفعول بہ موسیٰ فاعل جملہ فعلیہ:۔

☆☆☆☆☆

(هذا باب القصر) **القصر** (یہ قصر کا باب ہے)

عبارت:......وَهُوَ حَقِيْقِيٌّ وَغَيْرُ حَقِيْقِيٍّ وَكُلٌّ مِّنْهُمَا نَوْعَانِ قَصْرُ الْمَوْصُوْفِ عَلَى الصِّفَةِ وَقَصْرُ الصِّفَةِ عَلَى الْمَوْصُوْفِ وَالْمُرَادُ الْمَعْنَوِيَّةُ لَاالنَّعْتُ.

ترجمہ:......اور وہ قصر حقیقی ہوتا ہے اور غیر حقیقی ہوتا ہے ان دونوں میں سے ہرایک کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) قصر موصوف علی صفت (۲) قصر صفت علی موصوف اور صفت سے مراد خبر ہے صفت نہیں ہے۔

تشریح:......علم معانی کے آٹھ باب ہیں جن میں سے چار بیان ہو چکے ہیں۔ (۱) احوال الاسناد الخبری (۲) احوال المسند الیہ (۳) احوال المسند (۴) احوال متعلقات الفعل:...... اور قصر پانچواں باب ہے:۔ قصر کہتے ہیں لغوی اعتبار سے بند کرنے کو:۔ محفوظ کرنے کو اور اصطلاحی طور پر کہتے ہیں ایک چیز کو ایک چیز کے ساتھ خاص کرنے کو مخصوص طریقے کے ساتھ پھر قصر کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی اور ایک غیر حقیقی:۔ قصر حقیقی یہ ہے کہ شیئ مقصور سوائے مقصور علیہ کے کسی بھی شیئ میں نہ پائی جائے جیسے مازید الا کاتب زید مقصور ہے کاتب مقصور علیہ یہ مثال قصر موصوف علی الصفۃ کی ہے مافی الدار الازید:۔ فی الدار مقصور ہے او زید مقصور علیہ ہے یہ مثال قصر صفت علی الموصوف کی ہے قصر حقیقی ما اور الا کے ساتھ ہوتا ہے اور انما کے ساتھ ہوتا ہے اور تقدیم میں ہوتا ہے عطف میں نہیں ہوتا قصر غیر حقیقی یہ ہے کہ شیئ مقصور:۔ مقصور علیہ کے علاوہ میں بھی پائی جائے جیسے زید کاتب لاعمرو تو مقصور علیہ زید ہے اور مقصور کتابت ہے:...... کتابت عمرو میں پائی جاسکتی ہے اس لیے زید کاتب لاعمرو:...... قصر غیر حقیقی ہے:...... صفت سے مراد خبر ہے جیسے زید کاتب میں کاتب خبر ہے:...... صفت سے صفت مراد نہیں ہے جیسے زید الکاتب یا رجل عالم میں الکاتب اور عالم خبر نہیں ہیں بلکہ صفت ہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ ھو مبتدأ حقیقی خبر واو عاطفہ غیر حقیقی معطوف واو عاطفہ کل موصوف منھما متعلق کائن کے صفت مل کر مبتدأ نوعان خبر جملہ اسمیہ احدھما مبتدأ قصر الموصوف خبر علی الصفۃ متعلق قصر کے جملہ اسمیہ:۔ ثانیھما مبتدأ قصر الصفۃ خبر علی الموصوف متعلق قصر کے جملہ اسمیہ واو عاطفہ المراد مبتدأ المعنویۃ خبر معطوف علیہ لاعاطفہ النعت معطوف۔

عبارت:......وَالْاَوَّلُ مِنَ الْحَقِيْقِيِّ نَحْوُ مَازَيْدٌ اِلَّا كَاتِبٌ اِذَا اُرِيْدَ اَنَّهُ لَايَتَّصِفُ بِغَيْرِهَا وَهُوَلَا يَكَادُ يُوْجَدُ لِتَعَذُّرِ الْاِحَاطَةِ بِصِفَاتِ الشَّيْئِ.

ترجمہ:......اور پہلا والا حقیقی یعنی قصر موصوف علی الصفۃ مازید کاتب جیسا ہے جب ارادہ کرلیا جائے کہ بیشک وہ زید متصف نہیں ہے اس صفت کے علاوہ کسی صفت کے ساتھ اور قصر کی یہ قسم قریب قریب نہیں پائی جاتی چیز کی صفات کے احاطہ کے مشکل ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:...... مازید الا کاتب میں زید مقصور ہے اور کاتب مقصور علیہ ہے زید مقصور کسی شیئ میں نہیں پایا جاتا صرف مقصور علیہ کتابت میں پایا جاتا ہے اس لیئے یہ قصر موصوف علی الصفۃ حقیقی ہے جب ارادہ کرلیا جائے اس بات کا کہ بیشک زید کاتب کے علاوہ اور کسی شیئ کے ساتھ متصف نہیں ہے اور یہ قسم قریب قریب نہیں پائی جاتی چیز کی صفات کے احاطہ کے مشکل ہونے کی وجہ سے کہ زید صرف کاتب ہی ہے اور کچھ نہیں ہے ایسا ہونا مشکل ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ الاول موصوف من الحقیقی متعلق الکائن کے صفت مل کر مبتدأ نحو خبر مضاف مازید الا کاتب مضاف الیہ جملہ دال بر جزاء:۔ (مازید الا کاتب) شیئا مستثنیٰ منہ کاتب مستثنیٰ مل کر خبر ما مشابہ لیس کے:۔ اذا شرطیہ ارید فعل انہ نائب فاعل (ہ) اسم لایتصف بغیرھا خبر جملہ شرط واو حالیہ ھو مبتدأ لایکاد فعل مقاربہ ھو اسم یوجد خبر ھو فاعل لام جارہ تعذر متعلق یوجد کے مضاف الاحاطۃ مضاف الیہ باء جارہ صفات متعلق الاحاطہ کے

مضاف الشئ مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَالثَّانِیْ کَثِیْرٌ نَحْوُ مَافِی الدَّارِ اِلَّا زَیْدٌ وَقَدْ یُقْصَدُ بِهِ الْمُبَالَغَةُ لِعَدَمِ الْاِعْتِدَادِ بِغَیْرِ الْمَذْکُوْرِ.

ترجمہ:......اور دوسری قسم بہت زیادہ ہے مافی الدار الازید جیسا اور کبھی ارادہ کیا جاتا ہے اس دوسری قسم کے ساتھ مبالغہ کا مذکور کے علاوہ کو شمار نہ کرنے کی وجہ سے۔

تشریح:......مافی الدار الا زید میں فی الدار مقصور ہے اور زید مقصور علیہ ہے فی الدار مقصور کسی شئی میں نہیں پایا جاتا صرف مقصور علیہ زید میں پایا جاتا ہے اس لیئے یہ قصر صفت علی الموصوف حقیقی ہے اور کبھی کبھی اس دوسری قسم کے ساتھ ارادہ کیا جاتا ہے مبالغہ کا مذکور کے علاوہ کو شمار نہ کرنے کی وجہ سے جیسے مافی الدار الازید گھر میں کوئی نہیں نہ چھپکلی نہ مکھی نہ مچھر سوائے زید کے۔

ترکیب:......واو عاطفہ الثانی مبتدأ کثیر خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف مافی الدار الازید مضاف الیہ جملہ اسمیہ (مافی الدار الازید) ما مشابہ لیس کے فی الدار متعلق کائنا کے خبر شیئی مستثنیٰ منہ زید مستثنیٰ مل کر اسم جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ قد حرف تحقیق یقصد فعل بہ متعلق یقصد کے المبالغۃ نائب فاعل لام جارہ عدم متعلق یقصد کے مضاف الاعتداد مضاف الیہ باء جارہ غیر متعلق الاعتداد کے مضاف المذکور مضاف الیہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَالْاَوَّلُ مِنْ غَیْرِ الْحَقِیْقِیِّ تَخْصِیْصُ اَمْرٍ بِصِفَةٍ دُوْنَ اُخْریٰ اَوْمَکَانَهَا وَالثَّانِیْ تَخْصِیْصُ صِفَةٍ بِاَمْرٍ دُوْنَ اٰخَرَ اَوْمَکَانَهٗ فَکُلٌّ مِّنْهُمَا ضَرْبَانِ.

ترجمہ:......اور پہلی قسم غیر حقیقی ایک کام کو خاص کرنا ہے ایک صفت کے ساتھ دوسری صفت کے علاوہ یا دوسری صفت کی جگہ میں اور دوسری قسم غیر حقیقی ایک صفت کو خاص کرنا ہے ایک کام کے ساتھ دوسرے کام کے علاوہ یا دوسرے کام کی جگہ میں پس ان دونوں میں سے ہرایک کی دوقسمیں ہیں۔

تشریح:......الاول:۔ قصر موصوف علی الصفۃ غیر حقیقی یہ ہے کہ ایک کام کو خاص کیا جائے ایک صفت کے ساتھ دوسری صفت کے علاوہ جیسے:۔ زید شاعر لا کاتب زید مقصور ہے اور شاعر مقصور علیہ ہے یا دوسری صفت کی جگہ میں جیسے مازید کاتب بل شاعر زید مقصور ہے اور شاعر مقصور علیہ ہے الثانی:۔ قصر صفت علی الموصوف غیر حقیقی یہ ہے کہ ایک صفت کو خاص کیا جائے ایک کام کے ساتھ دوسرے کام کے علاوہ جیسے زید شاعر لا عمرو شاعر مقصور ہے زید مقصور علیہ یا دوسرے کام کی جگہ جیسے ماعمرو شاعر بل زید شاعر مقصور ہے زید مقصور علیہ پہلی قسم دون اخری:۔ دون اخر دوسری قسم مکانھا:۔ مکانہ ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ الاول موصوف من غیر الحقیقی متعلق الکائن کے صفت مل کر مبتدأ:۔ تخصیص خبر مضاف امر مضاف الیہ بصفۃ متعلق تخصیص کے دون ظرف تخصیص کی مضاف اخریٰ مضاف الیہ او عاطفہ مکان ظرف تخصیص کی مضاف (ھا) مضاف الیہ۔

عبارت:......وَالْمُخَاطَبُ بِالْاَوَّلِ مِنْ ضَرْبَیْ کُلٍّ مَنْ یَّعْتَقِدُ الشِّرْکَةَ وَیُسَمّٰی هٰذَا قَصْرَ اِفْرَادٍ. وَبِالثَّانِیْ مَنْ یَّعْتَقِدُ الْعَکْسَ وَیُسَمّٰی هٰذَا قَصْرَ قَلْبٍ اَوْ تَسَاوَیَا عِنْدَهٗ وَیُسَمّٰی هٰذَا قَصْرَ تَعْیِیْنٍ.

ترجمہ:......ہرایک کی دوقسموں میں سے پہلی قسم کے ساتھ مخاطب وہ ہوتا ہے جو اعتقاد رکھتا ہے شرکت کا اور نام رکھا جاتا ہے اس قصر کا قصر افراد اور ہرایک کی دوقسموں میں سے دوسری قسم کے ساتھ مخاطب وہ ہوتا ہے جو اعتقاد رکھتا ہے الٹ کا اور نام رکھا جاتا ہے اس قصر کا قصر قلب یا دونوں صفتیں یا دونوں موصوف برابر ہوں گے اس مخاطب کے نزدیک یعنی جو مخاطب اعتقاد رکھتا ہے اپنے نزدیک برابر کا تو نام رکھا جاتا ہے اس قصر کا قصر تعیین۔

تشریح:......قصر افراد:...... قصر موصوف علی الصفۃ دون اخریٰ زید شاعر لا کاتب:...... قصر صفت علی الموصوف دون اخر زید شاعر لا عمرو میں مخاطب وہ ہوگا جو اعتقاد رکھے گا شرکت کا:...... زید شاعر بھی ہے اور کاتب بھی ہے:...... زید بھی شاعر ہے اور عمرو بھی

شاعر ہے تو زید کو خاص کیا ایک صفت کے ساتھ دوسری صفت کے علاوہ جیسے زید شاعر لا کاتب:......اسی طرح شاعر صفت کو خاص کریں گے ایک کام کے ساتھ جیسے زید شاعر لا عمرو اس قصر کا نام رکھا جاتا ہے قصر افراد:...... قصر قلب:......قصر موصوف علی الصفۃ مکانھا:...... ما زید شاعر بل کاتب:...... قصر صفت علی الموصوف مکانہ ما زید شاعر بل عمرو میں مخاطب وہ ہوگا جو اعتقاد رکھے گا الٹ کا یعنی زید شاعر ہے کاتب نہیں ہے:......شاعر زید ہے عمرو نہیں ہے:......قصر افراد میں مخاطب کا اعتقاد یہ ہے کہ زید شاعر بھی ہے اور کاتب بھی ہے:...... شاعر زید بھی ہے اور عمرو بھی ہے:......قصر قلب میں مخاطب کا اعتقاد الٹ ہوتا ہے کہ زید شاعر ہے کاتب نہیں ہے شاعر زید ہے عمرو نہیں ہے:......قصر تعیین میں نہ الٹ ہوتا ہے اور نہ شرکت ہوتی ہے بلکہ دونوں برابر ہوتے ہیں اگر مخاطب کے نزدیک دونوں برابر ہوں تو متکلم ایسے مخاطب سے:...... زید شاعر لا کاتب:...... زید شاعر لا عمرو:...... ما زید شاعر بل کاتب:...... ما زید شاعر بل عمرو کہہ سکتا ہے:......قصر افراد ان صفتوں میں ہوتا ہے جو صفتیں ایک دوسرے کے مخالف نہ ہوں جیسے زید کاتب لا شاعر اور جو صفتیں ایک دوسرے کے مخالف ہوں ان میں قصر افراد نہیں ہوتا جیسے زید قائم لا قاعد:......

ترکیب:......من جارہ ضربی مضاف کل مضاف الیہ مل کر متعلق الکائن کے صفت:۔ الاول موصوف اپنی صفت سے مل کر متعلق مخاطب کے مبتدأ من یعتقد الشرکۃ خبر جملہ اسمیہ:۔یسمی فعل ھذا نائب فاعل قصر افراد مفعول ثانی جملہ فعلیہ:۔ المخاطب بالثانی من ضربی کل مبتدأ من یعتقد العکس خبر جملہ اسمیہ:۔ ویسمی ھذا قصر قلب جملہ فعلیہ:۔ تساویا فعل الف فاعل عندہ ظرف تساویا کی مرجع مقصور علیہ اور مقابل جملہ فعلیہ

عبارت:......وَشَرْطُ قَصْرِ الْمَوْصُوْفِ عَلَى الصِّفَةِ اِفْرَادًا عَدَمُ تَنَافِي الْوَصْفَيْنِ وَقَلْبًا تَحَقُّقُ تَنَافِيْ هِمَا وَقَصْرُ التَّعْيِيْنِ اَعَمُّ وَلِلْقَصْرِ طُرُقٌ مِنْهَا الْعَطْفُ.

ترجمہ:......اور موصوف علی الصفۃ افراد میں ہونے کی شرط دو صفتوں کا ایک دوسرے کے مخالف نہ ہونا ہے اور قصر موصوف علی الصفۃ قلب میں دو صفتوں کا ایک دوسرے کے مخالف ہونا ہے اور تعیین کا قصر عام ہے اور قصر کرنے کے کئی طریقے ہیں ان قصر کے طریقوں میں سے ایک طریقہ عطف کا ہے۔

تشریح:......قصر موصوف علی الصفۃ افراد میں دو صفتیں ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہوں گی جیسے زید شاعر لا کاتب:۔ شاعر ہونا کاتب ہونا بیک وقت زید میں ہوسکتا ہے۔ اور قصر موصوف علی الصفۃ قلب میں دو صفتیں ایک دوسرے کے مخالف ہوتی ہیں خواہ حقیقتا ہوں جیسے زید قائم لا قاعد:۔ کھڑا ہونا اور بیٹھنا بیک وقت زید میں نہیں ہوسکتا خواہ اعتقادا ہوں جیسے زید شاعر لا کاتب جبکہ مخاطب کا اعتقاد یہ ہو کہ زید کاتب ہے شاعر نہیں ہے مخاطب متردد زید قائم لا قاعد میں بھی ہوسکتا ہے اور زید شاعر لا کاتب میں بھی ہوسکتا ہے اس لیئے قصر تعیین افراد میں اور قلب میں ہوسکتا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ شرط قصر الموصوف مبتدأ علی الصفۃ متعلق قصر کے:۔ قصر ممیز افراد تمیز عدم تنافی الوصفین خبر جملہ اسمیہ قصر ممیز قلبا تمیز:۔تحقق تنافی ھما خبر معطوف:۔ قصر التعیین مبتدأ اعم خبر جملہ اسمیہ للقصر متعلق کائن کے خبر طرق مبتدأ جملہ اسمیہ منھا متعلق کائن کے خبر العطف مبتدأ۔

عبارت:......كَقَوْلِكَ فِيْ قَصْرِهِ اِفْرَادًا:. زَيْدٌ شَاعِرٌ لَا كَاتِبٌ:. اَوْ مَا زَيْدٌ كَاتِبًا بَلْ شَاعِرٌ:. وَقَلْبًا زَيْدٌ قَائِمٌ لَا قَاعِدٌ:. اَوْ مَا زَيْدٌ قَائِمًا بَلْ قَاعِدٌ:. وَفِيْ قَصْرِهَا:. زَيْدٌ شَاعِرٌ لَا عَمْرٌو:. اَوْ مَا زَيْدٌ شَاعِرًا بَلْ عَمْرٌو:.

ترجمہ:......مثال عطف کی مثل تیرے کہنے کے ہے موصوف کے قصر کے افراد میں زید شاعر ہے کاتب نہیں ہے:۔ زید کاتب نہیں ہے بلکہ شاعر ہے اور موصوف کے قصر کے قلب میں زید کھڑا ہے بیٹھا نہیں ہے:۔ زید کھڑا نہیں ہے بلکہ بیٹھا ہے اور اس صفت کے قصر کے افراد میں:۔ زید شاعر ہے عمرو نہیں ہے یا زید شاعر نہیں ہے بلکہ عمرو شاعر ہے:۔

تشریح:...... زید شاعر لا کاتب یہ مثال قصر افراد کی ہے زید مقصور ہے شاعر مقصور علیہ:...... مازید کاتبا بل شاعر یہ مثال قصر قلب کی ہے زید مقصور ہے شاعر مقصور علیہ:...... زید قائم لا قاعد:...... یہ مثال قلب کی ہے زید مقصور ہے قائم مقصور علیہ ہے:...... ما زید قائما بل قاعد یہ مثال قلب کی ہے زید مقصور ہے قاعد مقصور علیہ ہے زید شاعر لا عمرو یہ مثال قصر افراد کی ہے شاعر مقصور ہے زید مقصور علیہ ہے:...... ما زید شاعرا بل عمرو یہ مثال قصر قلب کی ہے شاعر مقصور ہے عمرو مقصور علیہ ہے۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ فی قصرہ متعلق قول کے قصر ممیز افراد اتمیز باقی چھے جملے مقولہ ہیں قول کے زید مبتدا شاعر خبر معطوف علیہ لا عاطفہ کاتب معطوف مامشابہ لیس کے زید اسم کاتبا خبر معطوف علیہ بل عاطفہ شاعر معطوف:۔ وفی قصرھا متعلق قول کے۔

عبارت:......وَمِنْهَا النَّفْيُ وَالْاِسْتِثْنَاءُ كَقَوْلِكَ فِي قَصْرِهِ مَازَيْدٌ اِلَّا شَاعِرٌ وَقَلْبًا مَازَيْدٌ اِلَّا قَائِمٌ وَفِي قَصْرِهَا مَا شَاعِرٌ اِلَّا زَيْدٌ:۔

ترجمہ:......اور ان قصر کے طریقوں میں سے ایک قصر کا طریقہ نفی اور استثناء کا طریقہ ہے جیسے تیرا کہنا ہے قصر موصوف علی الصفۃ میں :نہیں ہے زید کچھ بھی سوائے شاعر کے اور قلب کے اعتبار سے :نہیں ہے زید کسی حالت میں سوائے کھڑے ہونے کے اور قصر صفت علی الموصوف میں نہیں ہے شاعر کوئی سوائے زید کے۔

تشریح:...... یہاں مصنفؒ نے منها النفی والاستثناء کہا ہے منها الاستثناء نہیں کہا کیونکہ منها الاستثناء سے مثبت استثناء بھی ہوسکتا ہے جیسے جاء نی القوم الا زیدا اور اس مثبت استثناء سے قصر حاصل نہیں ہوتا نفی اور استثناء سے قصر حاصل ہوتا ہے اس لیئے منها النفی والاستثناء کہا ما زید الا شاعر:...... یہ مثال قصر موصوف علی الصفۃ افراد کی ہے زید مقصور ہے اور شاعر مقصور علیہ ہے:...... مازید الا قائم یہ مثال قصر موصوف علی الصفۃ قلبا کی ہے زید مقصور ہے اور قائم مقصور علیہ ہے:...... ما شاعر الا زید یہ مثال قصر صفت علی الموصوف افراد کی ہے شاعر مقصور ہے زید مقصور علیہ:...... ما قائم الا زید یہ مثال قصر صفت علی الموصوف قلب کی ہے قائم مقصور ہے زید مقصور علیہ:......

ترکیب:......واو عاطفہ منها متعلق کائنان کے خبر النفی مبتدأ الاستثناء معطوف جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر فی قصرہ متعلق قول کے باقی مقولہ جملہ اسمیہ ما مشابہ لیس کے زید اسم شیئا مستثنیٰ منہ الا حرف استثناء شاعر مستثنیٰ مل کر خبر جملہ اسمیہ فی قصرھا متعلق قول کے:۔

عبارت:......وَمِنْهَا اِنَّمَا كَقَوْلِكَ فِي قَصْرِهِ اِنَّمَا زَيْدٌ كَاتِبٌ وَاِنَّمَا زَيْدٌ قَائِمٌ وَفِي قَصْرِهَا اِنَّمَا قَائِمٌ زَيْدٌ لِتَضَمُّنِهِ مَعْنٰى مَا وَاِلَّا لِقَوْلِ الْمُفَسِّرِيْنَ.

ترجمہ:......اور ان قصر کے طریقوں میں سے ایک قصر کا طریقہ انما کا ہے جیسے تیرا کہنا ہے قصر موصوف علی الصفۃ میں صرف زید کاتب ہے صرف زید کھڑا ہے اور جیسے تیرا کہنا ہے قصر صفت علی الموصوف میں صرف کھڑا ہونے والا زید ہے:۔ ان قصر کے طریقوں میں سے ایک قصر کا طریقہ انما کا ہے اس انما کے متضمن ہونے کی وجہ سے ما اور الا کے معنی کو:۔ مفسرین کے کہنے کی وجہ سے:۔

تشریح:......انما کو قصر کے طریقوں میں شمار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ انما متضمن ہے ما اور الا کے معنی کو اور ما اور الا استثناء کے ساتھ قصر کے لیئے ہوتے ہیں جب ما اور الا میں قصر ہے تو انما میں بھی قصر ہے انما زید کاتب:...... یہ مثال قصر موصوف علی الصفۃ افراد کی ہے زید مقصور ہے کاتب مقصور علیہ ہے انما زید قائم یہ مثال قصر موصوف علی الصفۃ قلبا کی ہے زید مقصور ہے قائم مقصور علیہ ہے:...... انما کاتب زید یہ مثال قصر صفت علی الموصوف افراد کی ہے کاتب مقصور ہے زید مقصور

علیہ ہے:۔۔۔۔۔ انما قائم زید یہ مثال قصر صفت علی الموصوف قلب کی ہے قائم مقصور ہے زید مقصور علیہ ہے۔

ترکیب:۔۔۔۔۔ واو عاطفہ منھا متعلق کائن کے لام جارہ تضمن متعلق کائن کے مضاف (ہ) مضاف الیہ معنی مفعول بہ مضاف ما مضاف الیہ واو عطف الاعطوف لام جارہ قول متعلق تضمن کے مضاف المفسرین مضاف الیہ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر انما مبتدأ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ فی قصرہ متعلق قول کے باقی مقولہ فی قصرھا متعلق قول کے:۔ انما زید کاتب انما کلمہ حصر زید مبتدأ کاتب خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:۔۔۔۔۔ **اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ بِالنَّصْبِ مَعْنَاهُ :. مَاحَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا الْمَيْتَةَ وَهُوَ الْمُطَابِقُ لِقِرَاْءَةِ الرَّفْعِ**

ترجمہ:۔۔۔۔۔ مفسرین کے کہنے کی وجہ سے:۔ انما حرم علیکم المیتۃ نصب کے ساتھ ہے:۔ اس کا معنی ہے نہیں حرام کیا اس نے تم پر مگر مردار اور یہ نصب والی قرأۃ رفع والی قرأۃ کے مطابق ہے۔

تشریح:۔۔۔۔۔ ایک قرأۃ:۔ **اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ** ہے:۔ صرف حرام کر دیا اللہ نے تم پر مردار مفسرین کہتے ہیں کہ انما کا معنی:۔ **مَاحَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا الْمَيْتَةَ** ہے نہیں حرام کیا اللہ نے تم پر کچھ بھی سوائے مردار کے:۔ حرم فعل ھو فاعل مرجع اللہ علی جارہ کم متعلق حرم کے شیئا مستثنیٰ منہ المیتہ مستثنیٰ مل کر مفعول بہ:۔ حرم فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ:۔ دوسری قراءۃ:۔ **اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ**:۔ بیشک وہ چیز جس چیز کو حرام کیا ہے اللہ نے تم پر وہ ہر ایک قسم کا مردار ہے ان حرف مشبہ بالفعل ما موصولہ حرم فعل (ہ) مفعول بہ مرجع ما ھو فاعل مرجع اللہ علی جارہ کم متعلق حرم کے حرم فعل اپنے مفعول بہ فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر اسم ان کا المیتۃ خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔ جملہ اسمیہ میں المیتۃ معرف باللام جنسی ہے مرفوع ہے جس سے قصر کا فائدہ ہو رہا ہے۔ اور قرأت اول میں ما اور الا کے معنی میں ہونے کی وجہ سے قصر کا فائدہ ہو رہا ہے اس لیئے قرأتوں میں قصر کی مطابقت ہے جس کی وجہ سے کہا قصر میں نصب والی قرأۃ رفع والی قرأۃ کے مطابق ہے رفع والی قرأۃ المیتۃ مرفوع ہے اور انما میں ما موصولہ ہے۔

ترکیب:۔۔۔۔۔ انما حرم علیکم المیتۃ مبتدأ بالنصب متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ معناہ مبتدأ ماحرم علیکم الا المیتۃ خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ ھو مبتدأ مرجع نصب والی قرأۃ المطابق خبر لام جارہ قرأۃ متعلق المطابق کے مضاف الرفع مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:۔۔۔۔۔ **وَلِقَوْلِ النُّحَاةِ اِنَّمَا لِاِثْبَاتِ مَا يُذْكَرُ بَعْدَهُ وَنَفْيِ مَا سِوَاهُ وَلِصِحَّةِ انْفِصَالِ الضَّمِيْرِ مَعَهُ قَالَ الْفَرَزْدَقُ :. اَنَا الذَّائِدُ الْحَامِي الذِّمَارَ وَاِنَّمَا x يُدَافِعُ عَنْ اَحْسَابِهِمْ اَنَا اَوْ مِثْلِيْ**

ترجمہ:۔۔۔۔۔ ان قصر کے طریقوں میں سے ایک طریقہ انما کے قصر کا طریقہ ہے نحویوں کے کہنے کی وجہ سے انما ثابت کرنے کے لیئے ہوتا ہے اس چیز کو جو چیز اس انما کے بعد ذکر کی جاتی ہے اور انما اس چیز کی نفی کے لیے ہوتا ہے جو چیز اس مذکورہ چیز کے علاوہ ہے اور قصر کے طریقوں میں سے ایک طریقہ انما کے قصر کا طریقہ ہے:۔ انما کے ساتھ ضمیر منفصل کے صحیح ہونے کی وجہ سے:۔ فرزدق نے کہا:۔ میں ہوں ہٹانے والا حفاظت کرنے والا عہد کی صرف ہٹاتا ہے ان برائیوں کو میں اور مرا جیسا۔

تشریح:۔۔۔۔۔ قصر کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے انما کے قصر کا طریقہ ہے انما قصر کے لیئے کیوں ہوتا ہے اس کی تین وجہ ہیں۔ (۱) ۔ ایک وجہ یہ ہے کہ انما متضمن ہوتا ہے ما اور الا کے معنی کو جیسے انما حرم علیکم المیتۃ کا معنی ہے ماحرم علیکم الا المیتۃ اس لیئے انما قصر کے لیئے ہوتا ہے۔ (۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ انما اس چیز کے ثابت کے لیئے ہوتا ہے جو چیز انما کے بعد ہے اور اس چیز کے علاوہ کی نفی کے لیئے ہوتا ہے اس لیئے انما قصر کے لیئے ہوتا ہے (۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ انما کے ساتھ ضمیر منفصل صحیح ہوتی ہے جیسے انما یدافع عن احسابھم انا

او مثلی میں یدافع صیغہ واحد مذکر غائب کا ہے اور ضمیر انا منفصل واحد متکلم کی ہے کہ انما اور الا کے معنیٰ میں ہے جیسے مایدافع عن احسابھم الا انا او مثلی اس صورت میں مستثنیٰ منہ محذوف ہے احد یعنی ما یدافع عن احسابھم احد الا انا او مثل یہ تین دلیلیں ہیں کہ انما ما اور الا کے معنیٰ میں ہوتا ہے جس کی وجہ سے انما کے ساتھ قصر ہوتا ہے۔

ترکیب:......منھا انما کا جو کائن ہے اس کائن کے متعلق لقول النحاۃ اور لصحۃ انفصال ہے اور یہ خبر ہے انما مبتدأ کی مع ظرف ہے لصحۃ کی جملہ اسمیہ:۔ انما مبتدأ لام جارہ اثبات متعلق کائن کے خبر مضاف ما مضاف الیہ موصولہ یذکر صلہ ھو نائب فاعل مرجع ما بعد ظرف یذکر کی مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع انما واو عاطفہ نفی معطوف اثبات کا مضاف ما مضاف الیہ مستثنیٰ منہ سوا حرف استثناء (ہ) مستثنیٰ مرجع ما یذکر بعدہ:۔ انا مبتدأ الذائد خبر الحامی خبر الذمار مفعول بہ انما کلمہ حصر یدافع فعل عن احسابھم متعلق یدافع کے انا فاعل معطوف علیہ او عاطفہ مثلی معطوف۔

عبارت:...... وَمِنْهَا التَّقْدِيمُ كَقَوْلِكَ فِيْ قَصْرِهٖ تَمِيْمِيٌّ أَنَا وَفِيْ قَصْرِهَا أَنَا كَفَيْتُ مُهِمَّكَ.

ترجمہ:......ان قصر کے طریقوں میں سے قصر کا ایک طریقہ تقدیم کا ہے جیسے تیرا کہنا ہے قصر موصوف علی الصفۃ میں:۔ میں ہی تمیمی ہوں اور جیسے تیرا کہنا ہے قصر صفت علی الموصوف میں میں نے ہی کفایت کی تیری مھم میں (افراد و قلبا و تعیینا بحسب اعتقاد المخاطب)

تشریح:......ان قصر کے طریقوں میں سے قصر کا ایک طریقہ تقدیم کا ہے جو چیز مرتبہ کے اعتبار سے مؤخر ہوتی ہے اس چیز کو مقدم کر دیا جائے جیسے خبر کو مبتدأ پر مقدم کر دیا جائے تمیمی انا:۔ تمیمی خبر ہے اور انا مبتدأ ہے خبر کی تقدیم سے قصر ہوگیا میں ہی تمیمی ہوں ایسے ہی انا کفیت مھمک ہے کہ انا فاعل معنوی ہے فعل پر مقدم ہے جس کی وجہ سے فعل منحصر ہوگیا ہے فاعل میں میں نے ہی کفایت کی تیری مھم میں اسی طرح للہ مافی السموٰت ومافی الارض ہے کہ جارہ مجرور مؤخر ہوتے ہیں لیکن یہاں مقدم ہیں جس کی وجہ سے قصر ہوگیا ہے اللہ ہی کے لیئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ منھا متعلق کائن کے خبر التقدیم مبتدأ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ فی قصرہ متعلق قول کے تمیمی انا مقولہ قول کا وفی قصرھا متعلق قول کے باقی مقولہ:۔ انا مبتدأ کفیت فعل بفاعل مھم مفعول بہ مضاف ک مضاف الیہ جملہ فعلیہ خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَهٰذِهِ الطُّرُقُ الْأَرْبَعَةُ تَخْتَلِفُ مِنْ وُجُوْهٍ فَدَلَالَةُ الرَّابِعِ بِالْفَحْوٰى وَالْبَاقِيَةِ بِالْوَضْعِ وَالْأَصْلُ فِي الْأَوَّلِ النَّصُّ عَلَى الْمُثْبَتِ وَالْمَنْفِيِّ كَمَا مَرَّ:.

ترجمہ:......اور یہ چار طریقے مختلف ہوتے ہیں کئی طریقوں سے پس قصر پر چوتھے کی دلالت مفھوم پر ہوتی ہے اور قصر پر عطف اور ما۔ الا اور انما کی دلالت وضع کی وجہ سے ہوتی ہے:......عطف میں صراحت مثبت اور منفی پر ہوتی ہے جیسا کہ گذر چکا ہے۔

تشریح:......اگرچہ عطف اور ما۔ الا اور انما اور تقدیم کے چاروں طریقے قصر پر دلالت کرتے ہیں لیکن دلالت کرنے میں فرق ہے جیسا کہ تقدیم کی دلالت قصر پر ہوتی ہے لیکن کلام کے مفھوم پر ہوتی ہے جس کو ذوق سلیم والا ہی سمجھ سکتا ہے اور باقی تین کی دلالت وضع کی وجہ سے ہوتی ہے جس کے لیئے ان کو وضع کیا گیا ہے وضع کی وضاحت یہ ہے کہ عطف میں صراحت ہوتی ہے مثبت کلام پر اور منفی کلام پر جیسا کہ زید شاعر لا کاتب اور ما زید کاتبا بل شاعر ہے۔ لا عاطفہ سے شاعر کا اثبات اور کاتب کی نفی ہے بل عاطفہ سے کاتب کی نفی اور شاعر کا اثبات ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ الطرق موصوف الاربعۃ صفت ملکر صفت ھذہ کی ہو کر مبتدأ تختلف فعل ہی فاعل مرجع الطرق من وجوہ متعلق تختلف کے جملہ فعلیہ خبر فاء عاطفہ دلدلۃ الرابع مبتدأ بالفحویٰ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ دلالۃ الباقیۃ مبتدأ بالوضع متعلق کائنۃ کے خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ فی الاول متعلق الاصل کے مبتدأ النص خبر علی المثبت متعلق النص کے المنفی معطوف جملہ اسمیہ۔

عبارت:......فَلَا یُتْرَکُ اِلَّا لِکَرَاهَةِ الْاِطْنَابِ کَمَا اِذَا قِیْلَ زَیْدٌ یَعْلَمُ النَّحْوَ وَالتَّصْرِیْفَ وَالْعَرُوْضَ اَوْ زَیْدٌ یَعْلَمُ النَّحْوَ وَعَمْرٌو وَبَکْرٌ فَتَقُوْلُ فِیْهِمَا زَیْدٌ یَعْلَمُ النَّحْوَ لَاغَیْرُ/ لَاغَیْرُ اَوْ نَحْوَهٗ وَفِی الْبَاقِیَةِ النَّصُّ عَلَی الْمُثْبَتِ فَقَطْ.

ترجمہ:......پس نہیں چھوڑا جائے گا اس صراحت کو مگر لمبائی کی کراہیت کی وجہ سے جیسا کہ جب کہا جائے زید جانتا ہے نحو کو صرف کو عروض کو یا زید جانتا ہے نحو کو اور عمرو اور بکر جانتے ہیں نحو کو مسند الیہ کے قصر میں اور مسند کے قصر میں زید جانتا ہے نحو کو غیر کو نہیں جانتا یا غیر نہیں جانتا یا اس جیسا کہے گا اور باقی میں صراحت مثبت پر ہوتی ہے:...... (اذا نصصت المثبت فی الباقی شرط فانه عن النص علی غیر المثبت جزاء)

تشریح:......عطف میں صراحت ہوتی ہے مثبت پر اور منفی پر اس صراحت کو نہیں چھوڑا جاتا مگر لمبائی کی کراہیت کی وجہ سے اگر صراحت کریں تو کلام لمبا ہوجائے جیسے زید یعلم النحو والتصریف والعروض کو جب منفی کریں تو کافی ہے زید یعلم النحو لا غیرُ اسی طرح مسند الیہ کو بھی قصر کرتے ہیں زید وعمرو وبکر وخالد یعلم النحو کو جب منفی کریں تو کافی ہے زید یعلم النحو لا غیرُ:۔ ما۔ الا اور انما میں صراحت صرف مثبت پر ہوتی ہے۔

ترکیب:......فلا یترک فعل ھو نائب فاعل مرجع النص لشئی مستثنیٰ منہ لکراهة الاطناب مستثنیٰ مل کر متعلق یترک کے جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ کاف جارہ ما زائدہ متعلق کائن کے خبر مضاف اذا مضاف الیہ مضاف باقی مضاف الیہ متعلق کائن کے خبر باقی مقولہ:۔ زید مبتدأ یعلم فعل ھو فاعل مرجع زید النحو التصریف العروض مفعول بہ جملہ فعلیہ خبر او عاطفہ زید مبتدأ یعلم فعل ھو فاعل مرجع زید معطوف علیہ النحو مفعول بہ عمرو اور بکر معطوف جملہ فعلیہ خبر:۔ جملہ اسمیہ فاء عاطفہ تقول فعل انت فاعل فیهما متعلق تقول مرجع مسند الیہ اور مسند باقی نحوہ تک مقولہ جملہ فعلیہ فی الباقیہ متعلق کائن کے خبر علی المثبت متعلق النص کے مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَالنَّفْیُ بِلَا لَا یُجَامِعُ الثَّانِیَ لِاَنَّ شَرْطَ الْمَنْفِیِّ بِلَا اَنْ لَّا یَکُوْنَ مَنْفِیًّا قَبْلَهَا بِغَیْرِهَا وَیُجَامِعُ الْاَخِیْرَیْنِ.

ترجمہ:......اور نفی لا والی نہیں جمع کرتی دوسرے کو یعنی ما۔ الا والے قصر کو کیونکہ لا والی نفی کی شرط یہ ہے یہ کہ لا والی نفی نہ ہو نفی اس لا سے پہلے اس لا کے بغیر اور جمع کرتی ہے وہ لا والی نفی پچھلے دو کو انما کو اور تقدیم کو۔

تشریح:......قصر کی دلالتوں میں فرق ہونے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ چوتھا طریقہ تقدیم والا جو ہے وہ یہ ہے کہ قصر مفہوم کلام سے سمجھی جاتی ہے جس کو باذوق آدمی ذوق سلیم سے سمجھتا ہے اور قصر کی دلالتوں میں فرق ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ قصر کا جو طریقہ عطف والا ہے اس میں مثبت اور منفی دونوں میں صراحت ہوتی ہے اور قصر کی دلالتوں میں فرق ہونے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ عطف کے قصر میں نفی لا عاطفہ سے ہوتی ہے جیسے زید شاعر لا کاتب یہ نفی ما۔ الا کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی جیسے ما زید الا قائم لا قاعد درست نہیں کیونکہ ما زید الا قائم میں قاعد کی نفی ہو چکی ہے پھر لا سے نفی کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا اور قصر کی دلالتوں میں فرق ہونے کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ نفی لا عاطفہ والی انما کے ساتھ اور تقدیم کے ساتھ جمع ہوتی ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ النفی مبتدأ بلا متعلق النفی کے لا یجامع فعل ھو فاعل مرجع النفی بلا الثانی مفعول بہ جملہ فعلیہ خبر لان متعلق لا یجامع کے شرط المنفی بلا اسم باقی خبر:۔ ان لا یکون فعل ھو اسم مرجع المنفی بلا منفیا خبر قبلها ظرف منفیا مرجع المنفی بلا بغیرها متعلق منفیا کے مرجع المنفی بلا یجامع فعل ھو فاعل مرجع المنفی بلا الاخیرین مفعول بہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:......فَیُقَالُ اِنَّمَا اَنَا تَمِیْمِیٌّ لَا قَیْسِیٌّ وَهُوَ یَاْتِیْنِیْ لَا عَمْرٌو لِاَنَّ النَّفْیَ فِیْهِمَا غَیْرُ مُصَرَّحٍ بِهٖ کَمَا یُقَالُ اِمْتَنَعَ زَیْدٌ عَنِ الْمَجِیْءِ لَا عَمْرٌو.

ترجمہ:......پس کہا جائے گا صرف میں تمیمی ہوں قیسی نہیں ہوں اور کہا جائے گا بیشک وہ آتا ہے میرے پاس عمرو نہیں آتا لا عاطفہ کی نفی جمع کرتی ہے ان دونوں کو کیونکہ ان دونوں میں نفی کی صراحت نہیں ہے یہ ایسے ہے جیسے کہا جائے رک گیا زید آنے سے عمرو نہیں رکا آنے سے:۔

تشریح:......انما انا تمیمی لاقیسی میں انما کی وجہ سے قصر ہے جس کی وجہ سے ضمنا نفی ہوگئی ہے تمیمی کے علاوہ سے صراحتا نفی نہیں ہوئی اس لیئے لاقیسی کہنا درست ہے۔ اسی طرح دھویا تینی لاعمرو کہنا درست ہے:۔ انا سعیت فی حاجتک لاغیری سے بحث ما انا قلت میں دیکھیں انا سعیت میں دوسرے کی کوشش کی نفی ہوگئی ہے ضمنا لیکن صراحتانفی نہیں ہوئی اس لیئے لاغیری کہنا درست ہے اسی طرح امتنع زیدعن المجیی لاعمرو ہے کہ زید کے آنے کی نفی ہوگئی ہے ضمنا لیکن صراحتانہیں ہوئی جس کی وجہ سے لاعمرو کہنا درست ہے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ یقال فعل باقی مقولہ:۔ انما کلمہ حصر انا مبتدأ تمیمی خبر معطوف علیہ لاعاطفہ قیسیّ معطوف جملہ اسمیہ ہو مبتدأ معطوف علیہ یاتینی جملہ خبر لاعاطفہ عمرو معطوف لان متعلق یجامع الاخیرین کے النفی اسم فیھما متعلق النفی کے غیر خبر مضاف مصرح مضاف الیہ بہ متعلق مصرح کے مرجع النفی مثالہ مبتدأ کاف جارہ مازائدہ مضاف متعلق کائن کے خبر باقی مضاف الیہ یقال فعل باقی مقولہ امتنع فعل زید فاعل عن المجیی متعلق امتنع کے لاعاطفہ عمرو معطوف زید کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:......اَلسَّکَّاکِیُّ شَرْطُ مُجَامَعَتِهِ الثَّالِثُ اَنْ لَّایَکُوْنَ الْوَصْفُ مُخْتَصًّا بِالْمَوْصُوْفِ نَحْوُ اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ.

ترجمہ:......سکاکی نے کہا ہے کہ لاوالی نفی کے جمع کرنے کی شرط تیسرے کو یہ ہے یہ کہ وصف کو خاص نہ کیا گیا ہو موصوف کے ساتھ جیسے صرف قبول وہ لوگ کرتے ہیں جو لوگ سنتے ہیں۔

تشریح:...... النفی بلا یعنی لاوالی نفی انما کے ساتھ اس وقت ہوگی جب قصر صفت علی الموصوف میں صفت موصوف کے ساتھ خاص نہ ہو جیسے انما یستجیب الذین یسمعون میں ہے:...... الذین موصول یسمعون جملہ صلہ مل کر فاعل یستجیب کا:...... یہ یستجیب صفت ہے:...... الذین یسمعون موصوف ہے انما سے یستجیب کا قصر کیا جا رہا ہے اور یہ صفت موصوف کے ساتھ خاص ہے اس لیے مزید نفی کی ضرورت نہیں جیسے انما یستجیب الذین یسمعون لا الذین لایسمعون:...... بلکہ یہ صفت دوسروں میں بھی ہو جیسے انما انا تمیمی لاقیسیّ میں تمیمی دوسرے بھی ہیں اس لیئے اس جملہ میں انما کے ساتھ لاقیسیّ درست ہے اور انما یقوم زید لاعمرو میں یقوم صفت زید کے ساتھ خاص نہیں ہے اس لیے لاعمرو ٹھیک ہے۔

ترکیب:......قال فعل السکاکی فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ شرط مبتدأ مضاف مجامعۃ مضاف الیہ مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع النفی بلا الثالث مفعول بہ مجامعۃ کا باقی خبر جملہ اسمیہ:۔ ان ناصبہ لایکون فعل الوصف اسم مختصا خبر بالموصوف متعلق مختصا کے جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ انما کلمہ حصر یستجیب فعل الذین فاعل موصولہ یسمعون جملہ فعلیہ صلہ۔

عبارت:......وَقَالَ عَبْدُالْقَاهِرِ لَاتَحْسُنُ فِی الْمُخْتَصِّ كَمَا تَحْسُنُ فِیْ غَیْرِهٖ وَهٰذَا اَقْرَبُ

ترجمہ:......اور کہا عبدالقاھر نے اچھا نہیں ہے النفی بلا کو انما کے ساتھ جمع کرنا اس میں جس میں صفت کو خاص کیا گیا ہو موصوف کے ساتھ جیسا کہ اچھا ہے اس کے غیر میں اور یہ زیادہ درست ہے۔

تشریح:......عبدالقاھر جرجانی کا کہنا ہے کہ النفی بلا کو انما کے ساتھ جمع کرنا اچھا نہیں ہے اس صفت میں جس صفت کو موصوف کے ساتھ خاص کیا گیا ہو جیسے انما یستجیب الذین یسمعون میں صفت۔ یستجیب کو خاص کر دیا گیا ہے موصوف الذین یسمعون کے ساتھ اس میں لاالذین لایسمعون کو جمع نہیں کر سکتے اور جس میں صفت کو موصوف کے ساتھ خاص نہ کیا گیا ہو تو اس میں النفی بلا کو انما کے ساتھ جمع کر سکتے ہیں جیسے انما انا تمیمی لاقیسیّ۔

ترکیب:......قال فعل عبدالقاھر فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ لاتحسن فعل ھی فاعل مرجع النفی بلا فی المختص متعلق لاتحسن کے جملہ فعلیہ کاف جارہ

باقی مضاف الیہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ محذوف کی: جملہ اسمیہ محسن فعل ھی فاعل مرجع الظی بلانی غیرہ متعلق محسن کے مرجع المحص جملہ فعلیہ:۔

وَاَصْلُ الثَّانِیْ اَنْ یَّکُوْنَ مَا اسْتُعْمِلَ لَهٗ مِمَّا یَجْهَلُهُ الْمُخَاطَبُ وَیُنْکِرُهٗ بِخِلَافِ الثَّالِثِ.

عبارت:......

ترجمہ:......اور دوسرے کا یعنی ما۔ الا کا اصل یہ ہے کہ جس حکم کے لیئے استعمال کیا گیا ہے اس دوسرے کو یعنی ما۔ الا کو وہ حکم اس حکم میں سے ہو جس حکم کو مخاطب نہیں جانتا اور جس حکم کا مخاطب انکاری ہو اور یہ بات تیسرے کے خلاف ہے یعنی انما کے۔

تشریح:......قصر کے چار طریقوں کے درمیان اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ما۔ الا اس حکم کے لیئے ہوتے ہیں جس حکم کو مخاطب نہیں جانتا اور مخاطب اس حکم کا منکر ہوتا ہے یہ بات تیسرے کے خلاف ہے یعنی انما کے کہ انما کا مخاطب حکم کو تو جانتا ہے قصر کو نہیں جانتا اور حکم کا منکر نہیں ہوتا مگر قصر کا منکر ہوتا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اصل الثانی مبتدأ ان یکون خبر فعل ما فاعل موصولہ موصوف استعمل صلہ ھو نائب فاعل مرجع الثانی لہ متعلق استعمل کے مرجع ما متعلق الکائن کے صفت ماموصولہ یجھل صلہ فعل (ہ) مفعول بہ مرجع ما المخاطب فاعل مما ینکرہ المخاطب معطوف ھذا مبتدأ بخلاف الثالث متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

كَقَوْلِكَ لِصَاحِبِكَ وَقَدْ رَأَيْتَ شَبْحًا مِّنْ بَعِيْدٍ مَا هُوَ اِلَّا زَيْدٌ اِذَا اعْتَقَدَهٗ غَيْرَهٗ مُصِرًّا.

عبارت:......

ترجمہ:......مثال اس حکم کی مثل تیرے کہنے کے ہے اپنے ساتھی کو اس حال میں کہ تو دیکھے کوئی وجود دور سے:۔ نہیں ہے وہ مگر زید جب اعتقاد رکھتا ہو تیرا ساتھی اس وجود کا زید کے علاوہ کا اصرار کرتے ہوئے۔

تشریح:......تجھ کو اور تیرے ساتھی کو دور سے کوئی شخص نظر آ رہا ہے تیرے ساتھی کا گمان ہے کہ وہ شخص زید نہیں ہے زید کے علاوہ اور کوئی شخص ہے اور اس اعتقاد پر وہ پختہ ہے اس صورت میں کلام کو قصر ثانی پر کرنا ہوگا ماھو الا زید:۔ زید ایک حکم ہے جس کو مخاطب ساتھی نہیں جانتا اور انکاری ہے اور مصر ہے اپنے اعتقاد پر اس لیئے قصر ما۔ الا سے کیا جائے گا پہلے نفی ہر ایک کی پھر اثبات زید کا۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ کاف جارہ قول متعلق کائن کے خبر مضاف ک مضاف الیہ ذوالحال لصاحبک متعلق قول کے واو حالیہ قد حرف تحقیق رایت فعل بفاعل شبحا مفعول بہ من بعید متعلق رایت کے جملہ فعلیہ حال:۔ ما مشابہ لیس کے ھو اسم شیئا مستثنیٰ منہ زید مستثنیٰ مل کر خبر جملہ اسمیہ اذا ظرف قول کی مضاف باقی مضاف الیہ اعتقد فعل ھو فاعل ذوالحال مرجع صاحب (ہ) مفعول بہ مرجع شبحا غیر مفعول ثانی مضاف (ہ) مضاف الیہ مرجع زید مصرا حال۔

عبارت:......وَقَدْ يُنَزَّلُ الْمَعْلُوْمُ مَنْزِلَةَ الْمَجْهُوْلِ لِاعْتِبَارٍ مُنَاسِبٍ فَيُسْتَعْمَلُ لَهُ الثَّانِيْ اِفْرَادًا نَحْوُ وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اَيْ مَقْصُوْرٌ عَلَى الرِّسَالَةِ لَا يَتَعَدَّاهَا اِلَى التَّبَرُّءِ مِنَ الْهَلَاكِ نُزِّلَ اِسْتِعْظَامُهُمْ هَلَاكَهٗ مَنْزِلَةَ اِنْكَارِهِمْ اِيَّاهُ.

ترجمہ:......اور کبھی اتار دیا جاتا ہے معلوم کو مجھول کی جگہ میں مناسب اعتبار کی وجہ سے پس استعمال کیا جاتا ہے اس معلوم کے لیے قصر کے دوسرے طریقے کو افراد میں جیسے نہیں ہیں محمد مگر رسول یعنی مقصور ہیں آپ رسالت پر نہیں تجاوز کر سکتے آپ اس رسالت سے:۔ وصال سے بچنے کی طرف اتار دیا گیا ہے آپ کے وصال کے ان کے بڑا جاننے کو اس وصال سے ان کے انکار کی جگہ میں۔

تشریح:......متکلم اللہ ہے مخاطب صحابہ ہیں صحابہ کو معلوم تھا کہ آپ رسول ہیں لیکن وصال کو ناممکن خیال کرتے تھے جس کی وجہ سے رسول معلوم چیز کو نامعلوم چیز کی جگہ میں اتار دیا گیا ہے اس لیئے ما۔ الا کا استعمال کیا ہے کہ مخاطب جانتا نہیں ہے کہ رسول کا وصال ہوتا ہے اور وصال کا انکاری بھی ہے:۔ افراد اس لیئے ہے کہ مخاطب کے اعتقاد میں دو چیزیں ہیں ایک یہ کہ آپ رسول ہیں دوسرے یہ کہ آپ کا وصال ناممکن ہے جب رسول کا اثبات کیا تو دوسرے کی نفی ہوگئی کہ وصال نہیں ہوسکتا

لیکن جب وصال ہوا تو دو چیزوں میں سے ایک رہ گئی جس کی وجہ سے افراد ہوگیا یہ معلوم کو مجھول کی جگہ میں اتارنا مناسب اعتبار کی وجہ سے ہے حقیقتاً نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق ینزل فعل المعلوم نائب فاعل منزلۃ المجھول مفعول فیہ ینزل کا لاعتبار مناسب متعلق ینزل جملہ فعلیہ فاء عاطفہ یستعمل فعل لہ متعلق یستعمل کے مرجع معلوم الثانی نائب فاعل ذوالحال افراد حال جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ ما مشابہ بلیس کے محمد اسم شیأ مستثنیٰ منہ رسول مستثنیٰ مل کر خبر جملہ اسمیہ ای حرف تفسیر علی الرسالۃ متعلق مقصور کے خبر ھو مبتدأ محذوف کی لا یتعداھا دوسری خبر مرجع الرسالۃ التبرء متعلق لا یتعدا کے من الھلاک متعلق الی التبرء کے جملہ فعلیہ:۔ نزل فعل استعظام نائب فاعل مضاف ھم مضاف الیہ ھلاک مفعول بہ استعظام کا معتزلۃ انکارھم مفعول فیہ نزل کا ایاہ مفعول بہ انکار کا۔

عبارت:......اَوْ قَلْبًا نَحْوُ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا لِاِعْتِقَادِ الْقَائِلِیْنَ بِاَنَّ الرَّسُوْلَ لَایَکُوْنُ بَشَرًا مَّعَ اِصْرَارِ الْمُخَاطِبِیْنَ عَلٰی دَعْوَی الرِّسَالَۃِ.

ترجمہ:......اور کبھی اتارا جاتا ہے معلوم کو مجھول کی جگہ میں مناسب اعتبار کی وجہ سے پس استعمال کیا جاتا ہے اس معلوم کے لیئے قصر کے دوسرے طریقے کو قلب میں جیسے نہیں ہو تم مگر بشر ہمارے جیسے قلب ہے قائلین کے اعتقاد کی وجہ سے کہ بیشک رسول بشر نہیں ہوتا قلب ہے رسالت کے دعوی پر مخاطبین رسولوں کے اصرار کے ساتھ۔

تشریح:...... ان انتم الا بشر مثلنا کے متکلم کفار ہیں اور ان کفار کا اعتقاد ہے کہ رسول بشر نہیں ہوتا اور تم بشر ہو ہمارے جیسے اس لیئے تم رسول نہیں ہو یعنی رسول اور بشر ایک دوسرے کی ضد ہیں قائلین کے اعتقاد میں اس لیئے قلب ہے رسالت کے دعوی پر مخاطبین رسولوں کے اصرار کی وجہ سے کہ ہم رسول ہیں کفار نے بشر معلوم چیز کو مجھول چیز کی جگہ اتار دیا کفار بتانا چاہتے ہیں رسولوں کو کہ تم کو معلوم نہیں کہ تم بشر ہو اور بشر رسول نہیں ہوتا۔

ترکیب:......او عاطفہ قلبا حال ہے الثانی سے مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ:۔ ان نافیہ انتم مبتدأ بشر خبر موصوف مثلنا صفت لاعتقاد القائلین متعلق قلبا کے بان الرسول متعلق اعتقاد کے الرسول اسم ان کا لایکون خبر ان کی فعل ھو اسم مرجع الرسول بشرا خبر مع ظرف قلبا کی مضاف باقی مضاف الیہ علی دعوی الرسالۃ متعلق اصرار کے۔

عبارت:...... وَقَوْلُهُمْ اِنْ نَحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ مِنْ بَابِ مُجَارَاةِ الْخَصْمِ لِیُعْثَرَ حَیْثُ یُرَادُ تَبْکِیْتُهٗ لَا لِتَسْلِیْمِ اِنْتِفَاءِ الرِّسَالَۃِ.

ترجمہ:......اور ان رسولوں کا کہنا: نہیں ہیں ہم مگر بشر تمہارے جیسے یہ مخالف کے ساتھ ساتھ چلنے کے باب سے ہے تا کہ گرا دیا جائے اس مخالف کو وہاں جہاں اس مخالف کو ڈانٹنا ہوتا ہے نہیں ہے یہ رسالت کے نہ ہونیکو تسلیم کرنے کے لیئے۔

تشریح:......کفار نے کہا ان انتم الا بشر مثلنا اور رسولوں نے کہا ان نحن الا بشر مثلکم تو گویا رسولوں نے تسلیم کرلیا کہ ہم تمہارے جیسے بشر ہیں اور رسول نہیں ہیں اس بات کا جواب یہ ہے کہ رسولوں کا یہ کہنا ان نحن الا بشر مثلکم رسالت کی نفی کے لیئے نہیں ہے بلکہ یہ مخالف کے ساتھ ساتھ چلنے کے باب سے ہے تا کہ مخالف کو گرا دیا جائے وہاں جہاں اس مخالف کو ڈانٹنا ہوتا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قول مضاف ھم مضاف الیہ ان نحن الا بشر مثلکم مقولہ مل کر مبتدأ من باب مجاراۃ الخصم متعلق کائن کے یعثر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ ان نافیہ نحن مبتدأ شیئ مستثنیٰ منہ بشر مستثنیٰ مل کر خبر بشر موصوف مثلکم صفت:۔ یعثر فعل ھو نائب فاعل مرجع خصم حیث ظرف یعثر کی مضاف باقی مضاف الیہ۔

عبارت:...... وَكَقَوْلِكَ اِنَّمَا هُوَ اَخُوْكَ لِمَنْ یَّعْلَمُ ذٰلِكَ وَیُقِرُّ بِهٖ وَاَنْتَ تُرِیْدُ اَنْ تُرَقِّقَهٗ عَلَیْهِ.

ترجمہ:......جیسے تیرا کہنا ہے وہ تو تیرا بھائی ہے:۔ تیرا کہنا اس شخص کو جو جانتا ہے اس بات کو کہ وہ میرا بھائی ہے اور وہ اس بات کا اقراری بھی

ہے اور تو چاہتا ہے یہ کہ نرم کر دے تو اس جاننے والے کو اس بھائی پر:۔

تشریح:...... بحث یہاں ما۔ الا کی ہو رہی ہے اور کقولک انما ھو اخوک کا عطف کقولک لصاحبک پر ہے جس کی وجہ سے معلوم کو مجھول کی جگہ میں اتارنے کی یہ مثال ہے کہ مخاطب کو معلوم ہے کہ وہ میرا بھائی ہے جس کو میں مار رہا ہوں اور اس بات کا اقراری بھی ہے لیکن عمل مقتضی ظاہر کے خلاف ہے اس لیئے اس کو جاھل کی جگہ میں اتار دیا گیا ہے متکلم چاہتا ہے کہ اس کو اس بھائی پر نرم کر دے اور تکلیف دینے سے باز آ جائے۔ یہ بات یاد رہے کہ انما ھواخوک میں ما۔ الا کا قاعدہ نہیں ہے صرف معلوم کو مجھول کی جگہ میں اتارنے کی وجہ سے یہ مثال دی ہے جیسا کہ آگے انما کا قاعدہ آ رہا ہے۔

ترکیب:......وقد ینزل المعلوم منزلۃ المجھول لاعتبار مناسب:۔ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر انما ھواخوک مقولہ لمن متعلق قول کے موصولہ صلہ فعل ھو فاعل مرجع من ذالک مفعول بہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ ویقر بہ معطوف مل کر صلہ انت مبتدأ ترید فعل انت فاعل ان ناصبہ ترقق فعل انت فاعل (ہ) مفعول بہ مرجع من علیہ متعلق ترقق کے مرجع اخو۔ جملہ فعلیہ خبر۔ انت مبتدأ کی جملہ اسمیہ بعلم

عبارت:...... وَقَدْ يُنَزَّلُ الْمَجْهُوْلُ مَنْزِلَةَ الْمَعْلُوْمِ لِادِّعَاءِ ظُهُوْرِهٖ فَيُسْتَعْمَلُ لَهُ الثَّالِثُ نَحْوُ اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ.

ترجمہ:......اور کبھی اتارا جاتا ہے مجھول کو معلوم کی جگہ میں اس مجھول کے ظاہر ہونے کے دعویٰ کرنے کی وجہ سے پس استعمال کیا جاتا ہے اس مجھول کے لیئے قصر کے تیسرے طریقے کو جیسے یہود کا کہنا ہے ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔

تشریح:...... یہود کا مصلح ہونا کسی کو بھی معلوم نہ تھا یعنی مجھول چیز ہے اس مجھول کو معلوم چیز کی جگہ میں اتار دیا گیا ہے کہ ہمارا مصلح ہونا تو بالکل ظاہر ہے اس کے لیئے یہود نے انما کا استعمال کیا ہے کہ آپ لوگوں کو پتہ نہیں کہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں یعنی یہود کا انما نحن مصلحون کہنا اس لیئے ہے کہ یہ بات تو بالکل واضح ہے حیرت ہے کہ آپ کو معلوم نہیں مجھول چیز کو ایسا ظاہر کر رہے ہیں جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ یہ شریر بڑے صالح ہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق ینزل فعل المجھول نائب فاعل منزلۃ المعلوم مفعول فیہ لادعاء ظھورہ متعلق ینزل کے جملہ فعلیہ:۔ فاء عاطفہ یستعمل فعل لہ متعلق یستعمل کے مرجع مجھول الثالث نائب فاعل جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ انما کلمہ حصر نحن مبتدأ مصلحون خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَلِذٰلِكَ جَآءَ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ لِلرَّدِّ عَلَيْهِمْ مُؤَكَّدًا بِمَا تَرٰى وَمَزِيَّةُ اِنَّمَا عَلَى الْعَطْفِ اَنَّهٗ يُعْقَلُ مِنْهَا الْحُكْمَانِ مَعًا:۔

ترجمہ:......مجھول کو معلوم کی جگہ اتارنے کی وجہ سے آیا ہے:۔ خبردار بیشک حقیقت میں وہی ہیں فسادی:۔ آیا ہے ان پر رد کرنے کی وجہ سے مؤکد کیا ہوا ان تاکیدوں کے ساتھ جن تاکیدوں کو تو دیکھ رہا ہے اور انما کی خوبی عطف پر یہ ہے کہ انما سے سمجھیں جاتے ہیں دو حکم ایک ساتھ مثبت اور منفی:۔

تشریح:...... (۱) جملہ اسمیہ لایا گیا ثبوت پر دلالت کرنے کے لیئے (۲) خبر کو معرف باللام لایا گیا حصر پر دلالت کرنے کے لیے۔ (۳) ضمیر فصل لائی گئی تاکید حصر کے لیئے۔ (۴) کلام کو حرف تنبیہ سے شروع کیا گیا کلام کے مضمون کے اہم ہونے کی وجہ سے (۵) پھر ان کی تاکید لائی گئی کلام کی پختگی کے لیئے (۶) پھر توبیخ کے لیئے ولکن لایشعرون کو لایا گیا یعنی۔ اے یہود تمہیں تو کوئی جانتا بھی نہیں کہ تم شریف النفس ہو اپنی خباثتوں کو اصلاح قرار دیتے ہو خبردار بیشک حقیقت یہ ہے کہ تم ہی شریر النفس ہو جس کی وجہ سے فساد ہی فساد ہے ہوش کرو باز آ جاؤ:۔ دوسری بات یہ ہے کہ انما کی خوبی عطف پر یہ ہے کہ انما سے دو حکم ایک ساتھ سمجھیں جاتے ہیں ایک یہ کہ مذکور کے لیئے اثبات اور ساتھ ساتھ ماعدا کے لیے نفی ہوتی ہے یہ بات عطف کے خلاف ہے کہ اس میں پہلے اثبات پھر نفی ہوتی ہے جیسے زید قائم لا قاعد یا الٹ جیسے ما زید قائما بل قاعد۔

ترکیب:......لذلک متعلق جاء کے جاء فعل الا اسم ھم المفسدون فاعل ذوالحال للرد متعلق جاء کے علیھم متعلق للرد مؤکدا حال بما تری متعلق مؤکدا کے جملہ فعلیہ مزیۃ مضاف انما مضاف الیہ علی العطف متعلق مزیۃ کے مبتدأ الله خبر(ہ) اسم ان کا محلل خبر ان کی منھا متعلق یعقل کے الحکمان نائب فاعل معا ظرف جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاَحْسَنُ مَوَاقِعِهَا التَّعْرِيْضُ نَحْوُ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ فَاِنَّهٗ تَعْرِيْضٌ بِاَنَّ الْكُفَّارَ مِنْ فَرْطِ جَهْلِهِمْ كَالْبَهَائِمِ فَطَمْعُ النَّظْرِ مِنْهُمْ كَطَمْعِهٖ مِنْهَا.

ترجمہ:......اس انما کے واقع ہونے کی جگہوں میں بہترین واقع ہونے کی جگہ اشارہ کرنا ہے جیسے صرف نصیحت حاصل کرتے ہیں عقل والے بے شک وہ اشارہ ہے اس بات پر بیشک کفار اپنی جہالت جذبہ کی وجہ سے چوپاؤں کے مانند ہیں پس ان کفار سے غور وفکر کی امید رکھنا ایسے ہے جیسے ان چوپاؤں سے غور وفکر کی امید رکھنا ہے۔

تشریح:......تعریض یہ ہے صرف نصیحت حاصل کرتے ہیں عقل والے اس سے مفہوم مخالف خود بخود سمجھ میں آتا ہے کہ جو نصیحت حاصل نہیں کرتے وہ عقل والے نہیں ہیں اگرچہ یہ مفہوم لفظوں میں نہیں ہے یہ بہترین طریقہ ہے کہ بات لفظوں میں موجود نہ ہو اور سمجھی جائے جیسے مصنف نے آیت کا مفہوم بیان کیا ہے کہ بیشک یہ اشارہ ہے اس بات پر کہ کفار اپنے جہالت کے جذبہ کی وجہ سے چوپاؤں کے مانند ہیں پس ان کفار سے غور وفکر کی امید کرنا ایسے ہے جیسے ان چوپاؤں سے غور وفکر کی امید کرنا ہے اس میں آپ کو تسلی بھی ہے اگرچہ لفظوں میں موجود نہیں کہ آپ ان کی وجہ سے فکر مند نہ ہوں پریشان نہ ہوں ان میں عقل نہیں ہے یہ تو حیوان ہیں۔

ترکیب:......احسن مواقعھا مبتدأ التعریض خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ انما کلمہ حصر یتذکر فعل اولوا الالباب فاعل جملہ فعلیہ فاء تفسیریہ (ہ) اسم مرجع آیت تعریض خبر بان متعلق تعریض کے الکفار اسم من فرط جھلھم متعلق کائن کا لبھائم متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ فطمع النظر مبتدأ منھم متعلق طمع کے کطمعہ متعلق کائن کے خبر منھا متعلق کطمعہ کے۔

عبارت:......ثُمَّ الْقَصْرُ كَمَا يَقَعُ بَيْنَ الْمُبْتَدَاِ وَالْخَبَرِ عَلٰى مَا مَرَّ يَقَعُ بَيْنَ الْفِعْلِ وَالْفَاعِلِ وَغَيْرِهِمَا.

ترجمہ:......پھر قصر جیسا واقع ہوتا ہے مبتدأ اور خبر کے درمیان اس کلام پر جو کلام گذر چکا ہے اسی طرح واقع ہوتا ہے وہ قصر فعل کے اور فاعل کے درمیان اور اس فعل اور فاعل کے علاوہ کے درمیان۔

تشریح:......مبتدأ اور خبر کے قصر کی مثال زید شاعر لا کاتب فعل اور فاعل کے قصر کی مثال ما قام الا زید فاعل اور مفعول کے قصر کی مثال ما ضرب زید الا عمرا مفعول اور فاعل کے قصر کی مثال ما ضرب عمرا الا زید مفعول اور مفعول کے قصر کی مثال ما اعطیت زیدا الا درھما ابتک قصر کی جو مثالیں مذکور ہوئی تھیں وہ مبتدأ اور خبر کی تھیں یہاں مزید قصر کی مثالیں بیان کر دی گئی ہیں۔

ترکیب:......ثم عاطفہ القصر مبتدأ کاف جارہ ما متعلق کائن کے خبر موصولہ یقع فعل صلہ بین المبتدأ والخبر ظرف یقع کی علی ما مر متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر مل کر جملہ اسمیہ یقع فعل ھو فاعل مرجع قصر بین الفعل والفاعل ظرف یقع کی معطوف علیہ وغیرھما معطوف

عبارت:......فَفِي الْاِسْتِثْنَاءِ يُؤَخَّرُ الْمَقْصُوْرُ عَلَيْهِ مَعَ اَدَاةِ الْاِسْتِثْنَاءِ وَقَلَّ تَقْدِيْمُهُمَا بِحَالِهِمَا نَحْوُ مَاضَرَبَ اِلَّا عَمْرًا زَيْدٌ وَمَا ضَرَبَ اِلَّا زَيْدٌ عَمْرًا لِاسْتِلْزَامِهٖ قَصْرَ الصِّفَةِ قَبْلَ تَمَامِهَا.

ترجمہ:......پس استثناء میں مؤخر کیا جائے گا مقصور علیہ کو استثناء کے حرف کے ساتھ اور بہت کم ہے مقصور علیہ اور حرف استثناء کو مقدم کرنا ان دونوں کی حالت کے ساتھ جیسے نہیں مارا مگر عمرو کو زید نے اور نہیں مارا مگر زید نے عمرو کو بہت کم ہے اس تقدیم کے لازم آنے کی وجہ سے صفت کے قصر کو صفت کے پورا ہونے سے پہلے۔

تشریح:......ماضرب زید الاعمرا میں زید مقصور اور عمرا مقصور علیہ ہے زید نے کسی اور کو نہیں مارا عمرو کو کسی اور نے مارا ہے یا نہیں اس کی بحث نہیں ماضرب عمرا الازید مقصور عمرا ہے اور زید مقصور علیہ ہے عمرو کو کسی اور نے نہیں مارا سوائے زید کے :۔زید نے کسی اور کو مارا ہے یا نہیں مارا اس کی بحث نہیں :۔ حرف استثناء اور مقصور علیہ کو مقدم کرنا کم ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ اس تقدیم سے صفت کے پورا ہوئے بغیر صفت کا قصر ہے جیسے ماضرب الازید عمرا میں ماضرب عمرا مل کر مقصور ہے اور الا زید مقصور علیہ ہے اس لیئے الا زید کو مقصور کے درمیان لانا کم ہے اسی طرح ماضرب الاعمرا زید کو ماضرب زید مقصور ہے الاعمرا مقصور علیہ ہے مقصور کے درمیان مقصور علیہ کو لانا کم ہے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ فی الاستثناء متعلق یؤخر کے یؤخر فعل المقصور علیہ نائب فاعل مع اداۃ الاستثناء ظرف یؤخر کی جملہ فعلیہ واو عاطفہ قل فعل تقدیمھما فاعل بحالھما متعلق تقدیم کے لاستلزامہ متعلق قل کے قصر الصفۃ مفعول بہ استلزام کا قبل تمامھا ظرف استلزام کی جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ ماضرب فعل زید فاعل احدا مستثنیٰ منہ عمرا مستثنیٰ مل کر مفعول بہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَوَجْهُ الْجَمِيعِ اَنَّ النَّفْىَ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ الْمُفَرَّغِ يَتَوَجَّهُ اِلٰى مُقَدَّرٍ هُوَ مُسْتَثْنٰى مِنْهُ عَامٍ مُنَاسِبٍ لِلْمُسْتَثْنٰى فِي جِنْسِهٖ وَ صِفَتِهٖ فَاِذَا اُوْجِبَ مِنْهُ شَىْءٌ بِالَّا جَاءَ الْقَصْرُ.

ترجمہ:......اور تمام کے قصر کی وجہ یہ ہے کہ نفی استثناء مفرغ میں پھرتی ہے مقدر کی طرف وہ مقدر مستثنیٰ منہ ہوتا ہے وہ مقدر مستثنیٰ سے عام ہوتا ہے وہ مقدر مستثنیٰ کی جنس میں اور مستثنیٰ کی صفت میں اور مستثنیٰ کے مناسب ہوتا ہے پس جب ثابت کی جائے اس مقدر سے کوئی چیز الا کے ساتھ تو قصر آجائے گی۔

تشریح:......ماضرب زید الاعمرا۔ ماضرب عمرا الازید۔ ماضرب الازید عمرا۔ ماضرب الاعمرا زید جن کے نیچے لائن ہے وہ مقصور علیہ ہیں اور باقی ہر ایک مقصور ہے ان تمام میں قصر کی وجہ یہ ہے کہ کلام مثبت نہیں ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے نفی مقدر کی طرف پھرتی ہے اور وہ مقدر مستثنیٰ منہ ہے مستثنیٰ سے عام ہے اور اگر مستثنیٰ فاعل بنے یا مفعول بنے یا مجرور بنے تو مستثنیٰ منہ بھی اسی طرح سے ہوگا اور اس مستثنیٰ منہ مقدر سے جب ثابت کیا جائے کسی چیز کو الا کے ساتھ تو قصر آجائے گی۔

ترکیب:......واو عاطفہ: ...... وجہ الجمیع مبتدأ باقی خبر جملہ اسمیہ النفی اسم فی الاستثناء المفرغ متعلق النفی کے یتوجہ خبر ان کی الی مقدر متعلق یتوجہ کے ھو مستثنیٰ منہ جملہ اسمیہ: ...... عام صفت مناسب صفت للمستثنیٰ متعلق مناسب کے فی جنسہ متعلق مناسب کے فی صفتہ متعلق مناسب کے جملہ فعلیہ فاء عاطفہ اذا شرطیہ اوجب فعل منہ متعلق اوجب کے مرجع مقدر شیئی نائب فاعل بالا متعلق اوجب کے جملہ شرط جاء القصر جملہ جزاء۔

عبارت:......وَفِيْ اِنَّمَا يُؤَخَّرُ الْمَقْصُوْرُ عَلَيْهِ وَلَا يَجُوْزُ تَقْدِيْمُهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ لِلْاِلْتِبَاسِ وَغَيْرُ كَالَّا فِيْ اِفَادَةِ الْقَصْرَيْنِ وَفِيْ اِمْتِنَاعِ مُجَامَعَةِ لَا الْعَاطِفَةِ.

ترجمہ:......اور انما میں مقصور علیہ کو مؤخر کیا جاتا ہے اور التباس کی وجہ سے جائز نہیں مقصور علیہ کو مقدم کرنا مقصور علیہ کے علاوہ پر اور غیر الا کے مانند ہے قصر موصوف علی الصفۃ اور قصر صفت علی الموصوف کے فائدہ دینے میں اور لا عاطفہ کے جمع کرنے کے ممتنع ہونے میں :۔

تشریح:......انما ضرب زید عمرا صرف زید نے عمرو کو مارا ہے اس میں انما ضرب زید مقصور ہے اور عمرا مقصور علیہ ہے زید نے کسی اور کو نہیں مارا عمرو کو کسی اور نے مارا ہے یا نہیں اس کی بحث نہیں انما ضرب عمرا زید صرف عمرو کو زید نے مارا ہے انما ضرب عمرا مقصور ہے اور زید مقصور علیہ ہے انما میں جو بھی مؤخر ہوگا وہی مقصور علیہ ہوگا اس لیئے مقدم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا:۔ اور غیر الا کے مانند ہے قصر موصوف علی الصفۃ اور قصر صفت علی الموصوف کے فائدہ دینے میں قصر حقیقی:...... لَا اِلٰهَ غَيْرُ

اللہ:...... اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں:...... مَا خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ غَیْرُ مُحَمَّدٍ:...... کوئی آخری نبی نہیں ہے سوائے محمد کے:...... مَا ضَرَبَ زَیْدٌ اِلَّا عَمْرًا:...... مَا ضَرَبَ زَیْدٌ غَیْرُ عَمْرٍو:...... مَا ضَرَبَ عَمْرًا غَیْرُ زَیْدٍ:...... غیر الا کے مانند ہے لا عاطفہ کے جمع کرنے کے ممتنع ہونے میں جیسے ما زید کاتبا الا شاعر لا مصور صحیح نہیں ہے اسی طرح ما زید کاتبا الا شاعر غیر مصور بھی صحیح نہیں ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ فی انما متعلق ہو کر کے ہو کر فعل المقصور علیہ نائب فاعل جملہ فعلیہ لا یجوز فعل تقدیمہ فاعل علی غیرہ متعلق تقدیم کے لو التباس متعلق لا یجوز کے جملہ فعلیہ:۔ غیر مبتدأ کالا اور فی افادۃ القصرین متعلق کائن کے فی امتناع مجامعۃ لا العاطفۃ متعلق کائن کے کائن اپنے تینوں متعلق سے مل کر خبر جملہ اسمیہ۔

☆☆☆☆☆

الانشاء

(ھذا باب الانشاء)

(یہ انشاء کا باب ہے)

عبارت:......اِنْ کَانَ طَلَبًا اِسْتَدْعٰی مَطْلُوْبًا غَیْرَ حَاصِلٍ وَقْتَ الطَّلَبِ وَاَنْوَاعُہٗ کَثِیْرَۃٌ مِنْھَا التَّمَنِّیْ وَاللَّفْظُ الْمَوْضُوْعُ لَہٗ لَیْتَ وَلَا یُشْتَرَطُ اِمْکَانُ الْمُتَمَنّٰی تَقُوْلُ لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ.

ترجمہ:......انشاء اگر طلبی ہے تو چاہے گا مطلوب کو جو کہ طلب کے وقت حاصل نہیں ہے اور اس انشاء کی بہت سی قسمیں ہیں ان قسموں میں سے تمنی ہے او وہ لفظ جس لفظ کو وضع کیا گیا ہے اس تمنی کے لیئے وہ لیت ہے اور شرط نہیں متمنی کے ہونے کی تم کہو گے کاش جوانی لوٹ آئے۔

تشریح:......کلام خبر ہو یا انشاء کلام میں ایک ایسی نسبت ہوتی ہے جو کلام سے سمجھی جاتی ہے جیسے اضرب میں نسبت کلامیہ طلب ضرب ہے اور زید قائم میں نسبت کلامیہ زید کے لیئے ثبوت قیام ہے جو کلام نسبت کلامیہ پر مشتمل ہو وہ کلام انشاء ہے اور جو کلام نسبت کلامیہ کے ساتھ نسبت خارجیہ پر بھی مشتمل ہو وہ کلام خبر ہے اگر نسبت خارجیہ نسبت کلامیہ کے مطابق ہو تو خبر سچی ہے اگر نسبت خارجیہ نسبت کلامیہ کے مطابق نہ ہو تو خبر جھوٹی ہے انشاء وہ کلام ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے اور خبر وہ کلام ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہتے ہیں انشاء غیر طلبی سے مراد افعال مقاربہ ہیں افعال مدح اور ذم ہیں اور عقود ہے اور قسم وغیرہ ہیں انشاء طلبی مطلوب کو طلب کرے گا جو کہ طلب کے وقت حاصل نہیں ہوگا اور انشاء کی بہت سی قسمیں ہیں ان قسموں میں سے ایک تمنی ہے تمنی کے لیئے لیت کو وضع کیا گیا ہے اور جس چیز کی تمنا کی جائے اس کا ہونا شرط نہیں ہے جیسے لیت الشباب یعود میں تمنا کے وقت جوانی حاصل نہیں ہے اور بوڑھے کو حاصل ہوگی بھی نہیں۔

ترکیب:......ان شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع انشاء طلبا خبر جملہ شرط استدعی فعل ھو فاعل مرجع انشاء مطلوبا مفعول بہ موصوف غیر حاصل صفت وقت الطلب ظرف حاصل کی جملہ فعلیہ جزاء انواعہ مبتدأ کثیرۃ خبر جملہ اسمیہ منھا متعلق کائن کے خبر التمنی مبتدأ جملہ اسمیہ واو عاطفہ اللفظ موصوف ال موصولہ موضوع کا ھو نائب فاعل مرجع ال لہ متعلق موضوع کے مرجع التمنی موضوع اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدأ لیت خبر:۔ جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ لایشترط فعل امکان المتمنی نائب فاعل جملہ فعلیہ الشباب اسم لیت کا یعود خبر جملہ مقولہ تقول فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَقَدْ یُتَمَنّٰی بِھَلْ نَحْوُ ھَلْ لِیْ مِنْ شَفِیْعٍ حَیْثُ یَعْلَمُ اَنْ لَّا شَفِیْعَ لَہٗ وَبِلَوْ نَحْوُ لَوْ تَاْتِیْنِیْ فَتُحَدِّثَنِیْ بِالنَّصَبِ.

ترجمہ:......اور کبھی تمنا کی جاتی ہے ھل سے جیسے کیا میرا کوئی شفیع ہے جہاں جانتا ہے وہ یہ کہ اس کا کوئی شفیع نہیں اور کبھی تمنا کی جاتی ہے لو سے جیسے اگر تو آتا میرے پاس پس یہ کہ تو باتیں کرتا میرے ساتھ یہ نصب کے ساتھ ہے۔

تشریح:......اور کبھی لفظ ھل کے ساتھ تمنیٰ کی جاتی ہے جیسے:...... ھل لی من شفیع:...... کیا میرے لیے کوئی شفارشی ہے:...... جب متکلم کو معلوم ہو کہ اس کا کوئی شفارشی نہیں:...... ھل کے ذریعہ تمنیٰ کرنے میں اور ھل کے لیے لیت سے معنیٰ عدول کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ تمنیٰ کے حصول میں متکلم کو کمال درجہ کی رغبت ہوتی ہے جس کی وجہ سے متمنیٰ کو ممکن صورت میں ظاہر کرتا ہے:...... اور کبھی لفظ لو کے ساتھ تمنیٰ کی جاتی ہے جیسے:...... لَوْ تَاْتِیْنِیْ فَتُحَدِّثَنِیْ:...... اگر آپ میرے پاس آتے پس آپ مجھ سے باتیں کرتے:...... تاتی مضارع مجزوم ہے یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے جیسے دَعَوَیَدْعُوْ اور اَتَی یَاْتِیْ:...... دَعَا یَدْعُوْ اور اَتَا یَاْتِیْ ہوتا ہے یعنی تاتی مجروم لو کی وجہ سے نہیں ہے بحوالہ سورت حجرات آیت سات:...... لَوْ یُطِیْعُکُمْ فِیْ کَثِیْرٍ

لوفلظی عامل نہیں تو فتحدثنی میں ث منصوب کیوں ہے ث منصوب
مِنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ:...... مضارع مجزوم نہیں ہے جب لو کو فتحدثنی میں ث منصوب ہے یعنی فاء سے پہلے مجازاً تمنی
لیے ہے کہ لومجازاً تمنّیٰ کے معنیٰ میں مستعمل ہے جس کی وجہ سے
موجود ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق بمعنیٰ فعل بھل نائب فاعل جملہ فعلیہ یعلم فعل ھو فاعل مرجع متمنی شفیع اسم لہ متعلق کائن کے خبر مرجع تمنی جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ یعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مضاف الیہ حیث مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ظرف بمعنیٰ کی جملہ فعلیہ لی متعلق کائن کے خبر من زائدہ شفیع مبتدأ جملہ اسمیہ لوتاتینی شرط فتحدثنی جزاء ھذا کائن بالعصب جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... قَالَ السَّكَّاكِيُّ كَانَّ حُرُوْفَ التَّنْدِيْمِ وَالتَّحْضِيْضِ نَحْوُ هَلَّا وَاَلَّا بِقَلْبِ الْهَاءِ هَمْزَةً وَلَوْلَا وَلَوْمَا مَاخُوْذَةٌ مِّنْهُمَا مُرَكَّبَتَيْنِ مَعَ لَا وَمَا الْمَزِيْدَتَيْنِ لِتَضْمِيْنِهِمَا مَعْنَى التَّمَنِّيْ.

ترجمہ:......سکاکی نے کہا ہے گویا کہ حروف تندیم اور حروف تخصیص بنائے گئے ہیں ھل سے اور لو سے ھل اور لو کے متضمن ہونے کی وجہ سے تمنی کے معنی کو مرکب کیا گیا ہے ھل کو اور لو کو لا کے ساتھ اور ما کے ساتھ اس حال میں کہ لا اور ما کو زیادہ کیا گیا ہے جیسے ھلا ہے اور ھاء کو ھمزہ سے بدل کر الا ہے اور لولا ہے اور لوما ہے۔

تشریح:......حروف ندامت اور حروف ابھارنے والے ھلا اور ھاء کو بدل کر ھمزہ سے الا اور لولا اور لوما یہ چار حرف ہیں یہ چاروں ھل سے اور لو سے بنائے گئے ہیں ھل میں لا کو زیادہ کیا ھلا ہوگیا اور ھاء کو ھمزہ سے بدلا الا ہوگیا ایک لولا ہے اور ایک لوما ہے مرکبتین حال ہے ھل سے اور لو سے جو کہ درست نہیں کیونکہ لو تو مرکب ہے ما کے ساتھ اور ھل مرکب نہیں ما کے ساتھ حروف تندیم اور تخصیص کو ھل سے اور لو سے بنانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ھل اور لو متضمن ہیں تمنّیٰ کے معنی کو۔

ترکیب:......قال فعل السکا کی فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ :حروف التندیم والتخصیص اسم کانّ کا ماخوذۃ خبر کانّ کی جملہ اسمیہ منھما ذوالحال متعلق ماخوذۃ مرجع ھل اور لو مرکبتین حال مع لا و ما ظرف مرکبتین کی المزیدتین حال ما اور لا سے لتضمینھما متعلق ماخوذۃ کے مرجع ھل اور لو معنی التمنی مفعول بہ تضمین کا جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... لِيَتَوَلَّدَ مِنْهُ فِي الْمَاضِيْ التَّنْدِيْمُ نَحْوُ هَلَّا اَكْرَمْتَ زَيْدًا وَالْمُضَارِعِ التَّحْضِيْضُ نَحْوُ هَلَّا تَقُوْمُ:

ترجمہ:......حروف تندیم اور حروف تحضیض کو ھل سے اور لو سے اس لیئے بنایا گیا ہے تاکہ پیدا ہو جائے تمنی کے معنی سے ماضی میں ندامت اور مضارع میں رغبت جیسے تو نے زید کی عزت کیوں نہیں کی اور مضارع کی مثال جیسے تو کھڑا کیوں نہیں ہوتا۔

تشریح:......ھلا اکرمت زیدا:۔ الا اکرمت زیدا:۔ لولا اکرمت زیدا:۔ لوما اکرمت زیدا کا معنی یہ ہے کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو نے زید کی عزت نہیں کی تجھ کو شرم آنی چاہیے یہ حروف اگر ماضی میں مستعمل ہوں تو مخاطب کو شرمندہ کرنا مقصود ہوتا ہے اور اگر مضارع میں مستعمل ہوں تو رغبت دلانا اور ابھارنا مقصود ہوتا ہے یعنی کر لے دیر نہ کر جیسے ھلا تقوم:۔ الاتقوم:۔ لولا تقوم:۔ لوما تقوم تو کھڑا کیوں نہیں ہوتا یعنی کھڑا ہو جا۔ تندیم اور تخصیص کے معنی بھی قریب قریب تمنی کے معنی کے قریب ہیں جس کی وجہ سے حروف تخصیص کو اور حروف تندیم کو ھل سے اور لو سے بنایا گیا ہے۔

ترکیب:......لیتولد اصل میں لان یتولد ہے متعلق ماخوذۃ کے منہ متعلق لیتولد کے مرجع معنی التمنی فی الماضی متعلق لیتولد کے التندیم فاعل المضارع معطوف الماضی پر اور التحضیض معطوف ہے التندیم پر لیتولد فعل اپنے تینوں متعلق اور دونوں فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ ھلا حرف تندیم اکرمت فعل بفاعل زیدا مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَقَدْ يُتَمَنّٰى بِلَعَلَّ فَيُعْطٰى لَهٗ حُكْمُ لَيْتَ نَحْوُ لَعَلِّيْ اَحُجُّ فَاَزُوْرَكَ بِالنَّصْبِ لِبُعْدِ الْمَرْجُوِّ عَنِ الْحُصُوْلِ:

ترجمہ:......اور کبھی تمنا کی جاتی ہے لعل کے ساتھ پس دیا جاتا ہے اس لعل کو لیت کا حکم امید کیے ہوئے کے حصول سے دوری کی وجہ سے جیسے کاش میں حج کرتا پس میں تیری زیارت کرتا یہ از ور نصب کے ساتھ ہے۔

تشریح:......اور کبھی امید کردہ چیز کا حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا جس کی وجہ سے لعل کو لیت کا حکم دے دیتے ہیں اور تمنی کی وجہ سے مضارع منصوب ہوتا ہے امید کردہ چیز حج ہے جو کہ متکلم کے لیئے ممکن نہیں ہے اس لیئے لعل کو لیت کا حکم دے دیا تا کہ حج کا مشکل ہونا ظاہر ہو جائے اور از ور مضارع تمنیٰ کی وجہ سے منصوب ہے ورنہ منصوب نہ ہوتا مرفوع ہوتا۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق یتمنی فعل بلعل نائب فاعل جملہ فعلیہ فاء عاطفہ یعطیٰ فعل لہ متعلق یعطیٰ کے مرجع لعل حکم لیت نائب فاعل لبعد المرجو متعلق یعطیٰ کے عن الحصول متعلق المرجو کے جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ (ی) اسم احج خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهَا الْإِسْتِفْهَامُ وَالْأَلْفَاظُ الْمَوْضُوعَةُ لَهُ:. اَلْهَمْزَةُ. وَهَلْ وَمَا وَمَنْ وَاَيٌّ وَكَمْ وَكَيْفَ وَاَيْنَ وَاَنّٰى وَمَتٰى وَاَيَّانَ.

ترجمہ:......اور اس انشاء کی قسموں میں سے ایک قسم استفہام کی ہے اور وہ الفاظ جن الفاظ کو وضع کیا گیا ہے استفہام کے لیئے وہ ھمزہ ہے اور ھل ہے اور ما ہے اور من ہے اور ای ہے اور کم ہے اور کیف ہے اور این ہے اور انّٰی ہے اور متیٰ ہے اور ایَّانَ ہے۔

تشریح:......انشاء کی قسموں میں سے ایک قسم استفہام کی ہے اور استفہام کے لیئے گیارہ لفظ ہیں اور ان گیارہ لفظوں کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ایک قسم وہ ہے جس کو استعمال کیا جاتا ہے طلب تصور کے لیئے اور طلب تصدیق کے لیئے (۲) دوسری قسم وہ ہے جس کو استعمال کیا جاتا ہے طلب تصدیق کے لیئے اور وہ قسم ھل ہے (۳) تیسری قسم وہ ہے جس کو استعمال کیا جاتا طلب تصور کے لیئے اور وہ قسم ما۔ من ۔ ای۔ کم ۔ کیف۔ این۔ انّٰی۔ متیٰ۔ ایان ہیں۔

ترکیب:......واو استینافیہ منہا متعلق کائن کے خبر مرجع انواع:...... الاستفھام مبتداء جملہ اسمیہ:...... لہ متعلق موضوعۃ کے مرجع استفھام موضوعۃ اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ:۔ ال موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر مبتدأ باقی گیارہ خبریں جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......فَالْهَمْزَةُ لِطَلَبِ التَّصْدِيقِ كَقَوْلِكَ اَقَامَ زَيْدٌ وَاَزَيْدٌ قَائِمٌ اَوِ التَّصَوُّرِ كَقَوْلِكَ اَدِبْسٌ فِي الْإِنَاءِ اَمْ عَسَلٌ وَاَفِي الْخَابِيَةِ دِبْسُكَ اَمْ فِي الزِّقِّ وَلِهٰذَا لَمْ يَقْبُحْ اَزَيْدٌ قَامَ وَ اَعَمْراً عَرَفْتَ.

ترجمہ:......پس ھمزہ طلب تصدیق کے لیئے ہوتا ہے جیسے تیرا کہنا ہے کیا کھڑا ہوا زید اور کیا زید کھڑا ہے یا ھمزہ طلب تصور کے لیئے ہوتا ہے جیسے تیرا کہنا ہے برتن میں شیرہ ہے یا شھد اور تیرا شیرہ مٹکے میں ہے یا مشکیزہ میں ہے اس طلب تصور کی وجہ سے قبیح نہیں کیا زید کھڑا ہے کیا عمرو ہی کو پہچانا تو نے۔

تشریح:......اقام زید میں قام جملہ ہے نسبت تامہ ہے اس لیئے سوال تصدیق کا ہے ازید قائم میں قائم جملہ نہیں نسبت تامہ بھی نہیں ہے:...... زید کے ساتھ مل کر جملہ ہے نسبت تامہ ہے اس لیئے سوال تصدیق کا ہے ادبس فی الاناء ام عسل میں فی الاناء متعلق ثبت کے ہے اور یہ مسند ہے۔ جملہ ہے دبس اور عسل مسند الیہ جملہ کا جزء ہے اس لیئے سوال تصور کا ہے افی الخابیۃ دبسک ام فی الزق میں دبسک مسند الیہ ہے سوال جار مجرور کا ہے۔ جو کہ جملہ کا جزو ہے اس لیئے سوال تصور کا ہے ازید قام میں قام جملہ ہے نسبت تامہ ہے زید جزو ہے اس لیئے سوال تصور کا ہے اعمرا عرفت میں عرفت جملہ ہے نسبت تامہ ہے عمرا جزو ہے اس لیئے سوال تصور کا ہے۔

ترکیب:......فالھمزۃ مبتدأ لطلب التصدیق متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ قام فعل زید فاعل

جملہ فعلیہ:۔ زید مبتدأ قائم خبر جملہ اسمیہ:۔ التصور معطوف ہے التصدیق پر:۔ مثالہ مبتدأ کقولک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ دبس معطوف علیہ گبل معطوف مل کر مبتدأ فی الانائ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ فی الخابیۃ معطوف علیہ فی الزق معطوف مل کر متعلق کائن کے خبر دبسک مبتدأ جملہ اسمیہ لھذا متعلق لم یقبح کے دونوں جملے فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَالْمَسْئُوْلُ عَنْهُ بِهَا هُوَ مَا يَلِيهَا كَالْفِعْلِ فِيْ اَضَرَبْتَ زَيْدًا وَالْفَاعِلِ فِيْ ااَنْتَ ضَرَبْتَ زَيْدًا وَالْمَفْعُوْلِ فِيْ اَزَيْدًا ضَرَبْتَ.

ترجمہ:......اور ھمزہ سے جس کے متعلق سوال کیا جاتا ہے وہ وہ ہے جو ملا ہوا ہے ھمزہ سے جیسے فعل ملا ہوا ہے ھمزہ سے اضربت زیدا میں اور جیسے فاعل ملا ہوا ہے ھمزہ سے اانت ضربت زیدا میں اور جیسے مفعول ملا ہوا ہے ازیدا ضربت میں۔

تشریح:......اضربت زیدا میں سوال اس بات کا ہے کہ مارا ہے یا نہیں یا دھمکی وغیرہ دے کر چھوڑ دیا اور اانت ضربت زیدا میں سوال اس بات کا ہے کہ تو نے مارا ہے یا کسی اور نے متکلم کو یہ تو پتہ ہے کہ زید کو کسی نے مارا ہے مگر یہ پتہ نہیں کہ کس نے مارا ہے اس لیئے فاعل کی تعیین چاہتا ہے اور ازیدا ضربت میں سوال اس بات کا ہے کہ زید کو تو نے مارا ہے یا کسی اور کو متکلم کو پتہ ہے کہ مخاطب نے کسی کو مارا ہے مگر یہ پتہ نہیں کہ وہ زید ہی ہے اس لیئے مفعول کی تعیین چاہتا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ال موصولہ عنہ نائب فاعل مرجع ال بھا متعلق مسئول کے مرجع ھمزہ مسئول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ: موصول صلہ مل کر مبتدأ:۔ ھو مبتدأ ما موصولہ یلی فعل ھو فاعل مرجع ما ھا مفعول بہ مرجع ھمزہ جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ کالفعل موصوف فی اضربت زیدا متعلق الکائن کے صفت:۔ موصوف صفت مل کر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ معطوف علیہ باقی معطوف۔

عبارت:...... وَهَلْ لِطَلَبِ التَّصْدِيْقِ فَحَسْبُ نَحْوُ هَلْ قَامَ زَيْدٌ وَهَلْ عَمْرٌو قَاعِدٌ وَلِهٰذَا اِمْتَنَعَ هَلْ زَيْدٌ قَامَ اَمْ عَمْرٌو.

ترجمہ:......اور ھل صرف طلب تصدیق کے لیئے ہوتا ہے جیسے کیا زید کھڑا ہوا اور کیا عمرو بیٹھا ہے اور اسی طلب تصدیق کی وجہ سے ممتنع ہے ھل زید قام ام عمرو۔

تشریح:......ھل صرف تصدیق کے سوال کے لیئے آتا ہے یعنی نسبت تامہ کے سوال کے لیئے آتا ہے اس کی دو مثالیں دیں ہیں ایک ھل قام زید اور دوسری ھل عمرو قاعد پہلی فعل کی ہے دوسری اسم کی ہے اسم کی مثال دینے کی وجہ یہ ہے کہ قاعد میں نسبت تامہ نہیں ہے زید کے ساتھ مل کر نسبت تامہ حاصل ہوتی ہے یعنی تصدیق حاصل ہوتی ہے:۔ اس لیئے ھل زید قاعد سوال تصدیق کے لیئے ہوگا نسبت میں دونوں کے ایک ہو جانے کی وجہ سے ھل زید قام ام عمرو ممتنع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ زید مفرد ہے جزو ہے اس لیئے سوال تصور کے لیئے ہے تصدیق کے لیئے نہیں ہے کیونکہ تصدیق تو حاصل ہے ام متصلہ سے صرف تعیین مقصود ہے کہ کھڑا ہونے والا زید ہے یا عمرو اس صورت میں سوال تصدیق کا نہیں بلکہ تصور کا ہے اس لیئے ھل زید قام ام عمرو ممتنع ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ھل مبتدأ لطلب التصدیق متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ حسب خبر ہے ھو مبتدأ محذوف کی جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ قام فعل زید فاعل جملہ فعلیہ:۔ عمرو مبتدأ قاعد خبر جملہ اسمیہ:۔ لھذا متعلق امتنع کے ھل زید قام ام عمرو فاعل جملہ فعلیہ:۔ زید معطوف علیہ عمرو معطوف مل کر مبتدأ قام فعل ھو فاعل جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ خبر مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَقَبُحَ هَلْ زَيْدًا ضَرَبْتَ لِاَنَّ التَّقْدِيْمَ يَسْتَدْعِيْ حُصُوْلَ التَّصْدِيْقِ بِنَفْسِ الْفِعْلِ دُوْنَ هَلْ زَيْدًا ضَرَبْتَهُ لِجَوَازِ تَقْدِيْرِ الْمُفَسَّرِ قَبْلَ زَيْدًا.

ترجمہ:......اور قبیح ہے ھل زیدا ضربت کیونکہ فعل کے ساتھ زیدا کی تقدیم چاہتی ہے تصدیق کے حاصل ہونے کو علاوہ ھل زیدا ضربتہ کے زید سے پہلے مُفَسَّر کے مقدر کرنے کے جائز ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:......(۱) ھل زید قام ام عمرو ممتنع (۲) ھل زیدا ضربت قبیح (۳) ھل زیدا ضربتہ جائز:۔ ھل زید قام ام عمرو ممتنع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ زید کی تقدیم فعل کے ساتھ دلالت کرتی ہے کہ تصدیق حاصل ہے یعنی یہ معلوم ہے کہ کوئی کھڑا ہے یہ نہیں کہ زید کھڑا ہے یا عمرو دو میں سے ایک کی تعیین مطلوب ہے اور یہ ایک جزو ہے جملہ نہیں ہے اس لیئے سوال تصور کے لیئے ہوگا اور ھل کے ساتھ سوال تصور کے لیئے ممتنع ہے:۔ ھل زیدا ضربت کے قبیح ہونے کی وجہ یہ ہے کہ زیدا سے پہلے فعل محذوف نہیں مانا جاسکتا ہے اس لیئے قبیح ہے کیونکہ زیدا معمول ہے ضربت کا زیدا کا دوسرا عامل نکالنا بغیر دلیل کے قباحت سے خالی نہیں۔ ھل زیدا ضربتہ جائز اس لیئے ہے کہ ضربت ضمیر (ہ) میں عمل کررہا ہے اور زیدا سے اعراض کررہا ہے اس لیئے زیدا سے پہلے ضربت نکالنا جائز ہے اس صورت میں ھل فعل پر داخل ہوگا اور سوال تصدیق کے لیئے ہوگا جو کہ جائز ہے:۔

ترکیب:......واو عاطفہ قبح فعل ھل زیدا ضربت فاعل لان متعلق قبح کے التقدیم اسم یستدعی خبر فعل ھو فاعل مرجع التقدیم حصول التصدیق مفعول بہ بنفس الفعل متعلق تقدیم کے دون ظرف قبح کی مضاف ھل زیدا ضربتہ مضاف الیہ لجواز تقدیر المُفَسِّرِ متعلق دون کے قبل ظرف جواز کی مضاف زیدا مضاف الیہ:۔

عبارت:......وَجَعَلَ السَّكَّاكِيُّ قُبْحَ هَلْ رَجُلٌ عَرَفَ لِذٰلِكَ وَيَلْزَمُهُ اَلَّا يَقْبُحَ هَلْ زَيْدٌ عَرَفَ وَعَلَّلَ غَيْرُهُ قُبْحَهُمَا بِاَنَّ هَلْ بِمَعْنٰى قَدْ فِي الْاَصْلِ وَتُرِكَتِ الْهَمْزَةُ قَبْلَهَا لِكَثْرَةِ وُقُوْعِهَا فِي الْاِسْتِفْهَامِ.

ترجمہ:......کیونکہ فعل کے ساتھ تقدیم چاہتی ہے تصدیق کے حصول کو اس وجہ سے سکاکی نے بنایا ہے ھل رجل عرف کو قبیح اور لازم آتا ہے اس سکاکی کو یہ کہ قبیح نہ ہو ھل زید عرف اور علت بیان کی ہے اس سکاکی کے علاوہ نے ان دونوں کے قبیح ہونے کی اس بات کے ساتھ کہ بیشک ھل اصل میں قد کے معنیٰ میں ہے اور ھل سے پہلے جو ھمزہ تھا اس کو گرا دیا گیا ہے استفہام میں اس ھل کے کثرت سے واقع ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:......سکاکی کے نزدیک ھل رجل عرف اصل میں ھل عرف رجل ہے تخصیص کی وجہ سے رجل کو مقدم کر دیا گیا ہے اصل کا خیال کرتے ہوئے ھل رجل عرف ہوسکتا ہے لیکن قبیح ہے کیونکہ تصدیق تو حاصل ہے سوال تصور کا ہے اور ھل سے تصور کا سوال جائز نہیں اس لیئے اصل کا خیال قبیح ہے:۔ ھل زید عرف کے قبیح نہ ہونے کو قزوینی صاحب کی طرف سے لازم کرنا درست نہیں کیونکہ یہ بالاتفاق ممتنع ہے:۔ اور سکاکی کے علاوہ نے ھل رجل عرف اور ھل زید عرف کے قبیح ہونے کی جو علت بیان کی ہے کہ ھل اصل میں قد کے معنیٰ میں ہے اور قد اسم پر داخل نہیں ہوتا اس لیئے ھل کا اسم رجل اور اسم زید پر داخل ہونا بھی قبیح ہے تو یہ بات درست نہیں کیونکہ طلب تصدیق جہاں ہوگی وہاں ھل استفہامیہ کا داخل ہونا درست ہوگا جیسے ھل قام زید اور ھل زید قائم اس کو قبیح قرار دینا اسم کی وجہ سے درست نہیں۔

ترکیب:......واو عاطفہ جعل فعل السکاکی فاعل قبح مفعول بہ مضاف ھل رجل عرف مضاف الیہ لذالک متعلق جعل کے (مشارالیہ لان التقدم یستدعی حصول التصدیق بنفس الفعل) واو عاطفہ یلزم فعل (ہ) مفعول بہ مرجع سکاکی ان لافاعل جملہ فعلیہ یقبح فعل ھل زید عرف فاعل جملہ فعلیہ:۔ واو عاطفہ علل فعل غیرہ فاعل قبحھما مفعول بہ بان متعلق علل کے ھل اسم ان کا بمعنی قد اور فی الاصل متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ ترکت فعل الھمزۃ نائب فاعل قبلھا ظرف ترکت کی لکثرۃ وقوعھا متعلق ترکت کے فی الاستفھام متعلق وقوع کے جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَهِيَ تَخْصِيْصُ الْمُضَارِعِ بِالْاِسْتِقْبَالِ فَلَا يَصِحُّ هَلْ تَضْرِبُ زَيْدًا وَهُوَ اَخُوْكَ كَمَا يَصِحُّ اَتَضْرِبُ زَيْدًا وَهُوَ اَخُوْكَ:۔

ترجمہ:......اور ھل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے پس صحیح نہیں ہے کیا تو مارے گا زید کو حالانکہ وہ تیرا بھائی ہے۔ جیسا کہ صحیح ہے کیا

تو مارتا ہے زید کو حالانکہ وہ تیرا بھائی ہے۔

تشریح:...... ھل نے تضرب مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیا جس کا معنی ہے کیا تو مارے گا اور وھواخوک جملہ حالیہ ہے جس کا معنی ہے حالانکہ وہ تیرا بھائی ہے اس صورت میں زمانہ میں مناسبت نہ رہی اس لیئے اس مقام پر ھل صحیح نہیں ہے بلکہ اتضرب زیدا وھو اخوک صحیح ہے جس کا معنی ہے کیا تو مارتا ہے زید کو حالانکہ وہ تیرا بھائی ہے ھمزہ نے مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص نہیں کیا اس لیئے صحیح ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ ھی مبتدأ بالاستقبال متعلق تخصیص کے خبر جملہ اسمیہ:۔ فاء عاطفہ لایصح فعل ھل تضرب زیدا وھو اخوک فاعل کاف جارہ ما زائدہ مضاف باقی مضاف الیہ متعلق لایصح کے:۔ لایصح فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ:۔ تضرب فعل انت فاعل ذوالحال زیدا مفعول بہ ھو مبتدأ اخوک خبر جملہ حالیہ تضرب فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... وَلِاخْتِصَاصِ التَّصْدِيْقِ بِهَا وَ تَخْصِيْصِهَا الْمُضَارِعَ بِالْاِسْتِقْبَالِ كَانَ لَهَا مَزِيْدُ اِخْتِصَاصٍ بِمَا كَوْنُهُ زَمَانِيًّا اَظْهَرُ كَالْفِعْلِ:۔

ترجمہ:...... ھل کے ساتھ تصدیق کے خاص ہونے کی وجہ سے اور مستقبل کے ساتھ اس ھل کے مضارع کو خاص کرنے کی وجہ سے ہوگا اس ھل کے لیئے زیادہ خاص ہونا اس کے ساتھ جس کا زمانہ والا ہونا ہوگا زیادہ ظاہر جیسے فعل۔

تشریح:...... ھل کے ساتھ تصدیق کے خاص ہونے کی وجہ سے ھل کا زمانے والے کے ساتھ زیادہ خاص ہونا اس وجہ سے ہے کہ تصدیق کا معنی ہے ثبوت کا یا نفی کا حکم لگانا اور یہ حکم لگانا دلالت کرتا ہے حدوث پر اور حدوث فعل میں ہوتا ہے اس لیئے ھل فعل کے ساتھ زیادہ خاص ہے دوسری دلیل ھل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے مضارع فعل ہے اور مستقبل زمانہ ہے اور زمانہ فعل میں پایا جاتا ہے اس لیئے ھل فعل کے ساتھ زیادہ خاص ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ بھا متعلق اختصاص اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر متعلق کائنا کے بالاستقبال متعلق تخصیص کے:۔ تخصیص مضاف اپنے مضاف الیہ مفعول بہ اور متعلق سے ملکر متعلق کائنا کے کان فعل لھا متعلق کائنا کے مرجع ھل:۔ کائنا اپنے تینوں متعلق سے مل کر خبر کان کی:۔ باء جارہ ما موصولہ کون مضاف اپنے (ہ) مضاف الیہ اور خبر سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مبتدأ اظھر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر متعلق مزید کے:۔ مزید مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر اسم کان کا:۔ کان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کالفعل متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَلِهٰذَا كَانَ فَهَلْ اَنْتُمْ شَاكِرُوْنَ اَدَلَّ عَلٰى طَلَبِ الشُّكْرِ مِنْ فَهَلْ تَشْكُرُوْنَ وَفَهَلْ اَنْتُمْ تَشْكُرُوْنَ لِاَنَّ اِبْرَازَ مَا سَيَتَجَدَّدُ فِيْ مَعْرِضِ الثَّابِتِ اَدَلُّ عَلٰى كَمَالِ الْعِنَايَةِ بِحُصُوْلِهٖ:۔

ترجمہ:...... فعل کے ساتھ ھل کے زیادہ خاص ہونے کی وجہ سے فھل انتم شاکرون زیادہ دلالت کرتا ہے۔ شکر کے طلب پر فھل تشکرون اور فھل انتم تشکرون سے کیونکہ جو چیز عنقریب ہونے والی ہے اس چیز کو ظاہر کرنا ہونے والی چیز کی جگہ میں یہ زیادہ دلالت کرتا ہے پوری توجہ پر اس چیز کے حاصل ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:...... فعل کے ساتھ ھل کے زیادہ خاص ہونے کی وجہ سے فھل انتم شاکروں زیادہ دلالت کرتا ہے شکر کے طلب پر فھل تشکرون اور فھل انتم تشکرون سے کیونکہ ھل مضارع کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے جس کی وجہ سے شکر کا حصول آئندہ زمانہ کے ساتھ مقید ہو جاتا ہے جبکہ ھل انتم شاکرون میں ھل جملہ اسمیہ پر داخل ہے اور جملہ اسمیہ کسی زمانہ کے ساتھ مقید نہیں ہے بلکہ وہ ایسے امر پر دلالت کرتا ہے جو فی الحال ثابت ہو یعنی جو چیز عنقریب ہونے والی ہے اس چیز کو ظاہر کرنا ہونے والی چیز کی جگہ میں یہ زیادہ دلالت کرتا ہے پوری توجہ پر اس چیز کے حاصل ہونے کی وجہ سے:۔ فھل انتم تشکرون میں بغیر تاویل کے گذارہ نہیں اس لیئے مثال درست نہیں کیونکہ تشکرون سے شکر کی تصدیق حاصل ہے اور انتم تشکرون میں موجود ہے پھر انتم تصور کا

سوال کرنا هل سے کیا معنی رکھتا ہے دوسری بات یہ ہے **فهل انتم شاکرون** قرآن میں ہے اور **فهل تشکرون** اور **فهل انتم**
تشکرون یہ دونوں مثالیں قرآن میں نہیں ہیں تیسری بات یہ ہے ان دونوں مثالوں میں صیغے مستقبل کے ہیں جبکہ **فهل انتم**
شاکرون جملہ اسمیہ حصول شکر پر حال میں دلالت کرتا ہے اس لیے **فهل انتم شاکرون** میں حصول کی طرف رغبت زیادہ ہے۔

ترکیب:......واد عاطفہ لھذا متعلق کان کے فهل انتم شاکرون اسم کان کا ادل خبر کان کی علیٰ طلب الشکر متعلق ادل کے فهل تشکرون متعلق ادل
کے معطوف علیہ فهل انتم تشکرون معطوف لان متعلق ادل کے ابراز اسم ان کا مضاف ما مضاف الیہ موصولہ سیتجدد صلہ فعل ھو فاعل مرجع مانی
معرض الثابت متعلق سیتجدد کے ادل خبر ان کی علیٰ کمال العنایۃ متعلق ادل کے بحصولہ متعلق ادل کے:۔

عبارت:......**وَمِنْ اَفَاَنْتُمْ شَاكِرُوْنَ وَاِنْ كَانَ لِلثُّبُوْتِ لِاَنَّ هَلْ اَدْعٰى لِلْفِعْلِ مِنَ الْهَمْزَةِ فَتَرْكُهٗ مَعَهَا اَدَلُّ عَلٰى ذَالِكَ وَلِهٰذَا لَا يَحْسُنُ هَلْ زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ اِلَّا مِنَ الْبَلِيْغِ:.**

ترجمہ:......اگرچہ افانتم شاکرون ثبوت کے لیئے ہے لیکن فعل کے ساتھ ھل کے زیادہ خاص ہونے کی وجہ سے فهل انتم شاکرون زیادہ دلالت کرتا
ہے طلب شکر پر افاتم شاکرون سے:۔ کیونکہ ھل زیادہ دعویٰ کرتا ہے فعل کا ھمزہ سے پس فعل حذف کر دینا ھل سے زیادہ دلالت کرتا ہے پوری توجہ
پر اس چیز کے حاصل ہونے کی وجہ سے:۔ ھمزہ سے ھل کا فعل کا زیادہ دعویٰ کرنے کی وجہ سے اچھا نہیں ہے کسی سے بھی ھل زید منطلق مگر بلیغ سے۔

تشریح:......افاتم شاکرون اور فهل انتم شاکرون دونوں جملے اسمیہ ہیں لیکن **فهل انتم شاکرون طلب شکر پر زیادہ دلالت کرتا ہے**
کیونکہ ھمزہ فعل کا اتنا مطالبہ نہیں کرتا جتنا ھل فعل کا مطالبہ کرتا ہے لہٰذا ھل سے فعل کو حذف کرنے سے آئندہ ہونے والی چیز
کے حصول کی طرف پوری توجہ ہو جاتی ہے اس چیز کے بروقت حاصل ہونے کی وجہ سے اگرچہ ھمزہ بھی ثبوت کے لیئے ہے لیکن
ھل کے مقابلہ میں ھمزہ فعل کا کم مطالبہ کرتا ہے:۔ ھل زید منطلق غیر بلیغ سے بیوقوفی کی وجہ سے صادر ہوگا کیونکہ ھل فعل کا
تقاضہ کرتا ہے اور بلیغ سے کسی نکتہ کی وجہ سے صادر ہوگا کہ جو چیز عنقریب ہونے والی ہے اس کو ظاہر کرنا اس چیز کی جگہ میں جو
چیز حال میں موجود ہے:......

ترکیب:......عطف کی وجہ سے یہ عبارت محذوف ہے:۔ لھذا کان فهل انتم شاکرون ادل علیٰ طلب الشکر:۔ من جارہ افانتم شاکرون مجرور ہے
متعلق ادل کے ادل اپنے تینوں متعلق سے مل کر خبر کان کی:۔ ھل اسم ان کا ادعی خبر ان کی للفعل متعلق ادعی کے من الھمزۃ
متعلق ادل کے لان متعلق ادل کے ادل خبر کان کی واو حالیہ ان وصیلہ کان فعل ھو اسم الثبوت متعلق کائنا کے خبر جملہ فعلیہ:۔ ترکہ مبتدأ معھا
متعلق ادعی کے جملہ اسمیہ:۔ متعلق ادل کے ادل خبر علیٰ ذالک متعلق ادل کے جملہ اسمیہ:۔ لھذا متعلق لایحسن کے ھل زید منطلق فاعل من احد مستثنیٰ منہ من البلیغ مستثنیٰ مل کر
ظرف ترک کی ادل خبر علیٰ ذالک متعلق ادل کے جملہ اسمیہ
متعلق لایحسن کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:......**وَهِيَ قِسْمَانِ بَسِيْطَةٌ وَهِيَ الَّتِيْ يُطْلَبُ بِهَا وُجُوْدُ الشَّيْئِ كَقَوْلِنَا هَلِ الْحَرَكَةُ مَوْجُوْدَةٌ وَمُرَكَّبَةٌ وَهِيَ الَّتِيْ يُطْلَبُ بِهَا وُجُوْدُ شَيْئٍ لِشَيْئٍ كَقَوْلِنَا هَلِ الْحَرَكَةُ دَائِمَةٌ:.**

ترجمہ:...... اور وہ ھل دو قسم کا ہوتا ہے ایک بسیطۃ اور وہ بسیطۃ وہ ہے جس سے طلب کیا جاتا ہے چیز کے ہونے کو جیسے ہمارا کہنا ہے کیا حرکت
موجود ہے اور ایک مرکبہ اور وہ مرکبہ وہ ہے جس سے طلب کیا جاتا ہے ایک چیز کے ہونے کو ایک چیز کے لیئے جیسے ہمارا کہنا ہے کیا حرکت
ہمیشہ رہتی ہے۔

تشریح:......ھل بسیطۃ وہ ہے جس کے ذریعہ سے چیز کے ہونے کو طلب کیا جاتا ہے جیسے ھل الحرکۃ موجودۃ کیا حرکت موجود
ہے سائل کا مقصد یہ ہے کہ حرکت خارج میں موجود ہے یا خارج میں موجود نہیں ہے ھل چونکہ تصدیق کے لیئے آتا ہے اس
لیئے ھل بسیطۃ کے ذریعہ شیئ کے ہونے کی تصدیق طلب کی جاتی ہے اور دوسرا ھل مرکبہ ہے ھل مرکبہ وہ ہے جس ھل

کے ذریعہ طلب کیا جاتا ہے چیز کے ہونے کو چیز کے لیئے جیسے هل الحركة دالمة کیا حرکت ہمیشہ رہتی ہے:۔ هل بسیطه سے مبتدأ کے ہونے کا سوال ہوتا ہے جیسے هل الحركة موجودة کیا حرکت موجود ہے اور هل مرکبہ سے خبر کے ہونے کا سوال ہوتا ہے جیسے هل الحركة دالمة کیا حرکت ہمیشہ رہتی ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ هی مبتدأ قسمان خبر جملہ اسمیہ احدھما مبتدأ بسیطة خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ هی مبتدأ التی موصولہ یطلب فعل بها متعلق یطلب وجود الشیء نائب فاعل جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقولنا متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ الحرکۃ مبتدأ موجودة خبر جملہ اسمیہ ثانیهما مبتدأ مرکبۃ خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَالْبَاقِيَةُ لِطَلَبِ التَّصَوُّرِ فَقَطْ قِيْلَ فَيُطْلَبُ بِمَا شَرَحُ الْاِسْمِ كَقَوْلِنَا مَا الْعُنْقَاءُ اَوْ مَاهِيَّةُ الْمُسَمّٰى كَقَوْلِنَا مَاالْحَرَكَةُ.

ترجمہ:...... اور باقی حرف استفہام تصور کے طلب کے لیئے ہوتے ہیں صرف:۔ کہا گیا ہے پس ما سے طلب کیا جاتا ہے اسم کی وضاحت کو جیسے ہمارا کہنا ہے عنقاء کیا چیز ہے یا ما سے طلب کیا جاتا ہے مسمی کی ماهیة کو جیسے ہمارا کہنا ہے حرکت کیا چیز ہے۔

تشریح:...... باقی نو حرف طلب تصور کے لیئے ہیں لیکن تصورات مختلف ہیں جیسے متیٰ مطلق زمانہ کے لیئے آتا ہے متیٰ ذھب وہ کب گیا اور متیٰ تذھب تو کب جائے گا۔ اور ایان زمانہ مستقبل کے لیئے آتا ہے جیسے ایان یوم الدین قیامت کب ہوگی ما سے اسم کی وضاحت طلب کی جاتی ہے جیسے ماالعقاء عنقاء کیا چیز ہے یعنی کس چیز کا نام ہے:۔ اصحاب الرس کے زمانہ میں ایک پرندہ تھا جس میں کثیر رنگ ہوتے تھے اب اصحاب الرس بھی ناپید ہیں اور پرندہ بھی ناپید ہے اور کبھی ما سے مسمیٰ کی ماهیة طلب کی جاتی ہے جیسے ماالحرکۃ حرکت کیا چیز ہے یہ معلوم نہیں کر رہا ہے کہ کس چیز کا نام ہے بلکہ یہ پوچھ رہا ہے کہ چیز کیا ہے۔

ترکیب...... واو عاطفہ الباقیۃ مبتدأ لطلب التصور متعلق کائنة کے خبر جملہ اسمیہ:۔ اذا سالت من الباقیۃ لطلب التصور (شرط) فانۃ (جزاء) قیل فعل باقی نائب فاعل جملہ فعلیہ:۔ فاء عاطفہ یطلب فعل بما متعلق یطلب کے شرح الاسم معطوف علیہ اوعاطفہ ماھیہ المسمیٰ معطوف مل کر نائب فاعل جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کقولنا متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مامبتدأ العقاء خبر جملہ استفھامیہ:۔

عبارت:...... وَتَقَعُ هَلِ الْبَسِيْطَةُ فِي التَّرْتِيْبِ بَيْنَهُمَا وَبِمَنِ الْعَارِضُ الْمُشَخَّصُ لِذِي الْعِلْمِ كَقَوْلِنَا مَنْ فِي الدَّارِ.

ترجمہ:......اور هل بسیطہ واقع ہوتا ہے ترتیب میں جو ترتیب واقع ہے اسم کی شرح اور ماهیة مسمیٰ کے درمیان اور سوال کیا جاتا ہے من کے ساتھ اس وصف کا جس وصف کو خاص کیا گیا ہے ذوی العقول کے لیئے جیسے ہمارا کہنا ہے گھر میں کون ہے۔

تشریح:......طبعی طور پر ایک غیر عالم سب سے پہلے اسم کی وضاحت طلب کرے گا اور یہ ما سے حاصل ہوگی جیسے ماالعقاء عنقاء کیا چیز ہے هی طائرۃ وہ ایک پرندہ ہے اس کے بعد یہ سوال کرے گا کہ یہ مفہوم خارج میں موجود ہے یا نہیں اس کے لیئے هل کا استعمال کرے گا جیسے هل العقاء موجودۃ کیا عنقاء موجود ہے جب ایک شخص کو اسم کی وضاحت حاصل ہوگئی پھر خارج میں اس کا ہونا بھی معلوم ہوگیا اب یہ شخص سوال کرے گا کہ عنقاء کی حقیقت کیا ہے یعنی اس کے اوصاف کیا ہیں جن کی وجہ سے وہ پرندہ دوسرے پرندوں سے ممتاز ہے اس کے لیئے ما کا استعمال ہوگا جیسے ماالعقاء اور یہ بات قرینہ سے معلوم ہوگی کہ یہ سوال حقیقت کے لیئے ہے یا یہ سوال وضاحت کے بارے میں ہے:...... وضاحت اور حقیقت کے درمیان هل کا استعمال آسانی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ سوال مفہوم خارج کے لیے ہے۔ اور من سے ایسے وصف کا سوال ہوتا ہے جس کو ذوی العقول کے لیئے خاص کیا گیا ہو جیسے من فی الدار گھر میں کون ہے جواب میں هی بنت یا هو خالد ہوگا بنت اور خالد وصف

خاص ہیں ذوی العقول کے لیئے اس لیئے من سے سوال کیا جائے گا:۔

ترکیب:...... واو عاطفہ تقع فعل ھل موصوف البسیطۃ صفت ملکر فاعل الترتیب موصوف بینھما متعلق الکائن صفت ملکر متعلق تقع کے جملہ فعلیہ:۔ واو عاطفہ من متعلق یطلب کے العارض موصوف المشخص اپنے لذی العلم سے ملکر صفت:۔ موصوف صفت ملکر نائب فاعل جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کقولنا متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ من مبتدأ فی الدار متعلق کائن کے خبر جملہ استفھامیہ۔

عبارت:...... وَقَالَ السَّكَّاكِيُّ يُسْئَلُ بِمَا عَنِ الْجِنْسِ تَقُوْلُ مَا عِنْدَكَ اَىْ اَىُّ اَجْنَاسِ الْاَشْيَاءِ عِنْدَكَ وَجَوَابُهٗ كِتَابٌ وَنَحْوُهٗ اَوْعَنِ الْوَصْفِ تَقُوْلُ مَا زَيْدٌ وَجَوَابُهُ الْكَرِيْمُ وَنَحْوُهٗ:۔

ترجمہ:...... اور السکاکی نے کہا ہے کہ سوال کیا جاتا ہے ما کے ساتھ جنس کے بارے میں تو کہے گا تیرے پاس کیا چیز ہے یعنی چیزوں کی جنسوں میں سے کون سی جنس تیرے پاس ہے اور اس کا جواب کتاب اور کتاب جیسا ہے اور ما سے سوال کیا جاتا ہے وصف کے بارے میں تو کہے گا زید کیا ہے اس کا جواب کریم ہے اور کریم جیسا ہے۔

تشریح:...... سکاکی نے کہا ہے کہ ما سے سوال جنس کے متعلق ہوتا ہے جب سوال ما سے کریں گے تو ہر ایک چیز جواب میں آسکتی ہے جیسے ماعندک تیرے پاس کیا ہے جواب میں عندی انسان بقرۃ شجرۃ حمار دینار شراب ثوب روضۃ وغیرہ آسکتا ہے لیکن یہ اس وقت ہے جب سوال مسند الیہ کے بارے میں ہو اگر سوال مسند کے بارے میں ہو تو پھر شرح اسم اور ماھیۃ المسمیٰ کے بارے میں سوال ہوگا جیسے ما العنقاء اور ماالحرکۃ اور مازید یہ متکلم کی حالت کے اعتبار سے ہوگا۔ (۱) اسم کی وضاحت مطلوب ہو (۲) خارج میں مفہوم مطلوب ہو (۳) حقیقت مطلوب ہو۔

ترکیب:...... واو عاطفہ قال فعل السکا کی فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ بما متعلق یسئل کے عن الجنس نائب فاعل یسئل کا جملہ فعلیہ ما استفھامیہ مبتدأ عندک ظرف کائن کی خبر جملہ مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر ای اجناس الاشیاء مبتدأ عندک ظرف کائن کی خبر جملہ مُفَسِّرْ مل کر مقولہ تقول فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ جوابہ مبتدأ کتاب خبر معطوف علیہ نحوہ معطوف جملہ اسمیہ یسئل بما عن الوصف جملہ فعلیہ تقول مازید جملہ فعلیہ جوابہ الکریم ونحوہ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَبِمَنْ عَنِ الْجِنْسِ مِنْ ذَوِى الْعِلْمِ تَقُوْلُ مَنْ جِبْرَئِيْلُ اَىِ الْبَشَرُ هُوَ اَمْ مَلَكٌ اَمْ جِنِّيٌّ وَفِيْهِ نَظَرٌ:

ترجمہ:...... اور سکاکی نے کہا ہے سوال کیا جاتا ہے من کے ساتھ ذوی العقول کی جنس کے بارے میں تم کہو گے جبرئیل کون ہے یعنی بشر ہے یا فرشتہ یا جن اور اس میں نظر ہے۔

تشریح:...... سکاکی نے کہا ہے کہ من سے ذوی العقول کی جنس کے بارے میں سوال ہوتا ہے جیسے من جبرئیل کہ جبرئیل کون ہے جواب اس کا ھو ملک ہے کہ وہ فرشتہ ہے مصنف کہتے ہیں کہ ہم یہ بات تسلیم نہیں کرتے بلکہ بات وہی ہے کہ من سے ایسے وصف کا سوال ہوتا ہے جس وصف کو خاص کیا گیا ہو ذوی العقول کے ساتھ جیسے من جبرئیل کہ جبرئیل کون ہے اس کا جواب ھو ملک یجئی الوحی وہ ایک فرشتہ ہے جو وحی لاتا ہے مصنف کی دلیل من فی الدار ہے اور اس میں سوال وصف کا ہے اور سکاکی کی دلیل من جبرئیل ہے یہ سوال جنس کے بارے میں ہے پہلے میں من جار مجرور پر داخل ہے اور دوسرے میں مَنْ اسم پر داخل ہے جس کی وجہ سے سوال مختلف ہے اس لیے جواب بھی مختلف ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ بمن متعلق یسئل کے الجنس موصوف من ذوی العلم متعلق الکائن کے صفت:۔ موصوف صفت مل کر نائب فاعل جملہ فعلیہ من مبتدأ جبرئیل خبر جملہ مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر البشر مبتدأ معطوف علیہ ھو خبر ملک معطوف جنّیٌ معطوف مل کر مُفَسِّرْ مل کر مقولہ جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... وَبِاَىٍّ عَمَّا يُمَيِّزُبِهٖ اَحَدُ الْمُتَشَارِكَيْنِ فِىْ اَمْرٍ يَعُمُّهُمَا نَحْوُ اَىُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا اَىْ نَحْنُ اَمْ

اَصۡحَابُ مُحَمَّدٍ.

ترجمہ:...... اور سوال کیا جاتا ہے اَیٌّ سے اس چیز کے بارے میں جس چیز کے ذریعہ جدا کر دیا جائے دو مشترک چیزوں میں سے ایک چیز کو جو دو چیزیں شریک ہوں ایک کام میں جو کام عام ہو ان دونوں چیزوں سے جیسے دو فریقوں میں سے کون سا فریق زیادہ اچھا ہے از روئے مقام کے ہم یا اصحاب محمدؐ:۔

تشریح:...... اَیٌّ سے سوال کیا جا رہا ہے خیر کے بارے میں خیر سے الگ کیا جا رہا ہے کفار کو اور اصحاب محمدؐ کو یہ کفار اور اصحاب محمدؐ شریک ہیں خیر میں اور خیر عام ہے ان دونوں فریقوں کو جب دو فریق ایک کام میں شریک ہوں جو کام ان دونوں کو عام ہو تو اس کام سے دو فریقوں میں سے ایک فریق کو جدا کرنے کے لیئے اَیٌّ سے سوال کرتے ہیں جیسے ای الفریقین خیر مقاما:۔ دو فریقوں میں سے کون سا فریق زیادہ بہتر ہے از روئے مقام کے۔

ترکیب...... واو عاطفہ بای متعلق یسئل کے عن جارہ ما موصولہ یمیز فعل بہ متعلق یمیز کے مرجع ما: امر موصوف یعم فعل ھو فاعل مرجع امر مفعول بہ مرجع المتشارکین جملہ فعلیہ صفت:۔ موصوف صفت مل کر متعلق المتشارکین کے احد مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر نائب فاعل یمیز فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر نائب فاعل یسئل فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ:۔ ای مضاف الفریقین مضاف الیہ مل کر مبتدأ خیر ممیز مقاما تمیز ملکر خبر جملہ اسمیہ نحن مبتدأ خیر خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَبِكَمْ عَنِ الْعَدَدِ نَحْوُ سَلْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ وَبِكَيْفَ عَنِ الْحَالِ وَبِاَيْنَ عَنِ الْمَكَانِ وَبِمَتٰى عَنِ الزَّمَانِ.

ترجمہ:...... اور سوال کیا جاتا ہے کم سے عدد کے بارے میں جیسے آپ پوچھیں بنی اسرائیل سے کتنی کھلی نشانیاں دی ہیں ہم نے ان کو اور سوال کیا جاتا ہے کیف سے حال کا اور سوال کیا جاتا ہے این سے جگہ کا اور سوال کیا جاتا ہے متٰی سے زمانہ کا۔

تشریح:...... اصل میں کم اٰیة بینة ہے من زائدہ ہے اور یہ مفعول بہ ہے اٰتینا کا سوال نشانیوں کی تعداد کے بارے میں ہے کہ آپ بنی اسرائیل سے پوچھیں ان نشانیوں کی تعداد کتنی ہے جو ہم نے ان کو دی تھیں اور کیف سے حال کے بارے میں سوال ہوتا ہے جیسے کیف حالک تیرا کیا حال ہے۔ اور این سے جگہ کے بارے میں سوال ہوتا ہے جیسے این ذھب وہ کس جگہ گیا این یذھب وہ کس جگہ جائے گا اور متٰی سے زمانہ کے بارے میں سوال ہوتا ہے جیسے متٰی ذھب وہ کس وقت گیا متٰی یذھب وہ کس وقت جائے گا۔

ترکیب...... بکم متعلق یسئل کے عن العدد نائب فاعل یسئل کا جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ سل فعل انت فاعل بنی اسرائیل مفعول بہ کم ممیز من ایة بینة تمیز مل کر مفعول بہ اٰتینا کا ھم مفعول بہ اٰتینا کا جملہ فعلیہ ہو کر مفعول ثانی سل کا:۔ سل فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ انشائیہ بکیف عن الحال معطوف ہے بکم عن العدد پر۔

عبارت:...... وَبِاَيَّانَ عَنِ الْمُسْتَقْبِلِ قِيْلَ وَيُسْتَعْمَلُ فِيْ مَوَاضِعِ التَّفْخِيْمِ مِثْلُ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ.

ترجمہ:...... اور سوال کیا جاتا ہے ایان کے ساتھ مستقبل کے بارے میں کہا گیا ہے کہ استعمال کیا جاتا ہے ایان کو شان کی جگہوں میں جیسے کب ہوگا قیامت کا دن۔

تشریح:...... ایان سے سوال کیا جاتا ہے مستقبل کے بارے میں کہا گیا ہے اور استعمال کیا جاتا ہے ایان کو امور عظیمہ میں جیسے ایان مرساھا وہ کشتی کب رکے گی اور ایان یوم الدین قیامت کا دن کب ہوگا اس لیئے ایان تقوم کہ تو کب کھڑا ہوگا کہنا درست نہیں:۔ یہ بات قیل والی ہے اس لیئے اس کی زیادہ اہمیت نہیں ہے:۔ یعنی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔

ترکیب...... بایان متعلق یسئل کے عن المستقبل نائب فاعل یسئل کا جملہ فعلیہ:۔ قیل فعل واو عاطفہ یستعمل فعل ھو نائب فاعل مرجع ایان فی مواضع التفخیم متعلق یستعمل کے جملہ فعلیہ ہو کر نائب فاعل جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ مثل خبر مضاف باقی مضاف الیہ ایان مبتدأ یوم مضاف

الدین مضاف الیہ ملکر خبر جملہ مضاف الیہ۔ مثالہ مبتدا الی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَاَنّٰی تُسْتَعْمَلُ تَارَةً بِمَعْنٰی كَيْفَ نَحْوُ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ وَاُخْرٰی بِمَعْنٰی مِنْ اَيْنَ نَحْوُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا:

ترجمہ:...... اور انّٰی کبھی استعمال کیا جاتا ہے کیف کے معنی میں جیسے پس آؤ تم اپنی کھیتی میں جس طرح تم چاہو اور کبھی انّٰی استعمال کیا جاتا ہے من این کے معنی میں جیسے کہاں سے آیا ہے تیرے پاس۔

تشریح:...... انّٰی جب کیف کے معنی میں ہوگا تو انّٰی کے بعد فعل ہوگا جیسے فاتوا حرثکم انّٰی شئتم پس آؤ تم اپنی کھیتی میں جس طرح تم چاہو اور مضارع کی مثال انّٰی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا بستی والوں کے مرنے کے بعد اللہ کس طرح زندہ کرے گا ان مرنے والوں کو اور انّٰی کبھی من این کے معنی میں ہوتا ہے؟ جیسے انّٰی لک ھذا یہ کہاں سے آیا تیرے پاس۔

ترکیب:...... واو عاطفہ انّٰی مبتدا تستعمل فعل ھی نائب فاعل مرجع انّٰی تارۃ مفعول فیہ بمعنی کیف متعلق تستعمل کے جملہ فعلیہ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ فاتوا فعل امر واو فاعل حرثکم مفعول بہ انّٰی شئتم جملہ مفعول فیہ:۔ اخری معطوف ہے تارۃ پر:۔ انّٰی خبر اول لک متعلق کائن کے دوسری خبر ھذا مبتدا جملہ استفہامیہ مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... ثُمَّ اِنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ كَثِيْرًا مَّا تُسْتَعْمَلُ فِیْ غَيْرِ الْاِسْتِفْهَامِ كَالْاِسْتِبْطَاءِ نَحْوُ كَمْ دَعَوْتُكَ وَالتَّعَجُّبِ نَحْوُ مَالِیَ لَا اَرَی الْهُدْهُدَ وَالتَّنْبِيْهِ عَلَی الضَّلَالِ نَحْوُ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ:۔

ترجمہ:...... پھر بیشک یہ کلمات کبھی کبھی استعمال کیئے جاتے ہیں غیر استفہام میں جیسے تاخیر ظاہر کرنی ہے کم دعوتک کتنی دفعہ میں نے بلایا تجھ کو اور جیسے تعجب ہے کیا ہوگیا مجھ کو نہیں دیکھتا میں ھدھد کو اور جیسے گمراہی پر تنبیہ کرنی ہے:...... کہاں جارہے ہو تم۔

تشریح:...... کم استفھامیہ کبھی استبطاء دیر ظاہر کرنے کے لیئے آتا ہے جیسے کم دعوتک میں نے کتنی بار تجھ کو بلایا یہاں متکلم مخاطب سے تعداد معلوم نہیں کررہا ہے اور نہ مخاطب کو معلوم ہے کہ متکلم نے مجھے کتنی بار بلایا ہے بلکہ متکلم تاخیر ظاہر کررہا ہے کہ بار بار بلانے کے باوجود تو نہیں آیا اسی طرح ما استفھامیہ سے بجائے استفھام کے تعجب کیا جاتا ہے جیسے مالی لا اری الھدھد کیا ہوگیا مجھ کو نہیں دیکھتا میں ھدھد کو ظاہر بات ہے کہ کوئی عقلمند اپنے آپ سے سوال نہیں کرتا یہ کلام تعجب کے طور پر ہے اسی طرح این استفھامیہ سے گمراہی پر تنبیہ کی جاتی ہے جیسے فاین تذھبون تم کدھر جارہے ہو تو یہاں سوال مقصد نہیں کہ اللہ اپنی معلومات کے لیئے پوچھ رہا ہے کہ تم کدھر جارہے ہو بلکہ گمراہی پر تنبیہ کرنا مقصد ہے کہ جدھر تم جارہے ہو وہ ہلاکت ہے خیال کرو۔

ترکیب:...... ثم عاطفہ ھذہ الکلمات اسم ان کا کثیر ما مفعول فیہ غیر الاستفھام متعلق تستعمل کے ھی نائب فاعل مرجع ھذہ الکلمات تستعمل فعل اپنے مفعول فیہ متعلق اور نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر ان کی جملہ اسمیہ مثالہ مبتدا کالاستبطاء متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ کم ممیز مرۃ تمیز ملکر مفعول فیہ دعوتک فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ:۔ ما مبتدا لی متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ لا اری فعل انا فاعل الھدھد مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔ تذھبون فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... وَالْوَعِيْدِ كَقَوْلِكَ لِمَنْ يُّسِیْءُ الْاَدَبَ اَلَمْ اُؤَدِّبْ فُلَانًا اِذَا عَلِمَ ذٰلِكَ:۔ وَالْاَمْرِ نَحْوُ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ:۔

ترجمہ:...... جیسے کہ دھمکانا ہے مثل تیرے کہنے کے اس شخص کو جو خراب کرتا ہے ادب کو کیا نہیں سکھایا میں نے فلاں کو ادب جب جانتا ہو وہ اس بات کو اور جیسے کہ حکم کرنا ہے پس کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے۔

تشریح:...... وعید جیسے تیرا کہنا ہے اس مخاطب کو جو مخاطب جانتا ہے کہ متکلم مخاطب سے سوال نہیں کرسکتا کیونکہ مخاطب کو تو

معلوم ہے اس لیئے الم اؤدب فلانا وعید کے لیئے ہوگا کیا میں نے فلاں کو ادب نہیں سکھایا اور مخاطب بھی جانتا ہے کہ متکلم مجھ سے سوال نہیں کررہا ہے بلکہ دھمکا رہا ہے کہ تیری بھی مرمت ہوسکتی ہے اور جیسے امر ہے ھل استفھام کے لیئے ہوتا ہے لیکن یہاں استفہام کے لیئے نہیں ہے بلکہ حکم کے لیئے ہے جیسے فھل انتم مسلمون کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے اللہ کفار سے سوال نہیں کررہا ہے کہ کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے بلکہ حکم ہے کہ مسلمان ہو جاؤ یہ بہتر ہے تمہارے لیئے۔

ترکیب...... مثالہ مبتدأ الوعید متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ یسیئ فعل ہو فاعل مرجع من الادب مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ موصول صلہ ملکر متعلق قول کے ھمزہ استفہام اؤدب فعل انا فاعل فلانا مفعول بہ جملہ فعلیہ مقولہ اذا مضاف علم فعل ہو فاعل مرجع من ذالک مفعول بہ مشار الیہ ادب جملہ فعلیہ مضاف الیہ ظرف قول کی قول مضاف اپنے مضاف الیہ متعلق مقولہ اور ظرف سے مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ الامر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ انتم مبتدأ مسلمون خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَالتَّقْرِيْرِ بِاِيْلَاءِ الْمُقَرَّرِ بِهِ الْهَمْزَةَ كَمَا مَرَّ وَالْاِنْكَارُ كَذَالِكَ نَحْوُ اَغَيْرَاللّٰهِ تَدْعُوْنَ اَيِ الْاِنْكَارِ بِاِيْلَاءِ الْمُنْكَرِ بِهِ الْهَمْزَةَ:.

ترجمہ:......اور بیشک یہ کلمات کبھی کبھی استعمال کیئے جاتے ہیں غیر استفہام میں جیسے اقرار کرانا ہے ھمزہ کو اس سے ملانے کے ساتھ جس کا اقرار کرایا جارہا ہے جیسے گذرا اور انکار بھی اسی طرح ہے جیسے کیا اللہ کے علاوہ کو تم پکارتے ہو یعنی انکار کرانا ہے ھمزہ کو اس سے ملانے کے ساتھ جس کا انکار کرایا جارہا ہے۔

تشریح:......مخاطب سے جس چیز کا اقرار کرانا ہے وہ چیز ھمزہ سے ملی ہوئی ہوگی پس مخاطب سے فعل کا اقرار کرانا مقصود ہے تو فعل ھمزہ سے ملا ہوا ہونا چاہیے جیسے:۔ اضربت زیدا کیا تو نے مارا ہے زید کو یعنی مارا ہے یا نہیں اگر فاعل کا اقرار کرانا مقصود ہو تو فاعل ھمزہ سے ملا ہوا ہونا چاہیے جیسے اانت ضربت زیدا کیا تو نے مارا ہے زید کو یا کسی اور نے اگر مفعول کا اقرار کرانا مقصود ہو تو مفعول ھمزہ سے ملا ہوا ہونا چاہیے جیسے ازیدا ضربت کیا زید کو تو نے مارا ہے یا کسی اور کو اسی طرح انکار ہے اغیر اللّٰہِ تدعون کیا تم اللہ کے علاوہ کو پکارتے ہو یعنی علاوہ کو مت پکارو تین مثالوں میں ھمزہ اقراری ہے اضرب زید عمرا:......ازید ضرب عمرا:...... اعمرا ضرب زید:...... اور اغیر اللہ تدعون میں انکاری ہے۔

ترکیب:......ایلاء مضاف المقر ربہ مضاف الیہ الھمزہ مفعول بہ مل کر متعلق التقریر کے:۔ التقریر متعلق کائن کے خبر:۔ مثالہ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جمہ اسمیہ:۔ کاف جارہ ماموصولہ مر فعل ہو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ الانکار مبتدأ کذالک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ غیر اللہ مفعول بہ تدعون فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ بایلاء مضاف المنکر بہ مضاف الیہ الھمزہ مفعول بہ مل کر متعلق الانکار کے:۔ الانکار متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهُ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ اَيِ اللّٰهُ كَافٍ لِاَنَّ نَفْيَ النَّفْيِ اِثْبَاتٌ وَهٰذَا مُرَادُ مَنْ قَالَ اِنَّ الْهَمْزَةَ فِيْهِ لِلتَّقْرِيْرِ بِمَادَخَلَهُ النَّفْيُ لَا بِالنَّفْيِ.

ترجمہ:......اور اس انکار میں سے ہے کیا نہیں ہے اللہ کافی اپنے بندے کو یعنی اللہ کافی ہے کیونکہ نفی کی نفی اثبات ہوتا ہے اور یہ مراد اس شخص کی ہے جو کہتا ہے کہ بیشک ھمزہ اس میں ثابت کرنے کے لیے ہے اس چیز کو جس پر نفی داخل ہے نہیں ہے وہ ھمزہ نفی کے لیئے۔

تشریح:......منہ سے مراد ھمزہ انکاری ہے ہمزہ داخل ہے لیس پر:...... ھمزہ بھی انکاری لیس بھی انکاری:...... ھمزہ کی نفی نے لیس کی نفی کر دی جس کی وجہ سے اثبات ہو گیا معنیٰ ہوگا اللہ اپنے بندے کو کافی ہے یہ مراد اس کی ہے جس نے یہ بات کہی ہے کہ ھمزہ اس میں ثابت کرنے کے لیئے ہے اس چیز کو جس چیز پر نفی داخل ہے ھمزہ نفی کے لیئے نہیں ہے یہ بات صحیح نہیں ہے کہ ھمزہ نفی کے لیے نہیں ہے:...... لیس کی نفی اللہ پر داخل ہے جب ھمزہ انکاری کی نفی نے لیس کی نفی کی تو کلام مثبت

ہوگیا۔

ترکیب:...... منه متعلق کائن کے خبر باقی مبتداء جملہ اسمیہ:...... الیس اللہ بکاف عبدہ مفسّر اللہ کاف مفسّر لان نفی النفی اثبات متعلق کاف

بکاف باء زائد ہے متعلق کائنا کے خبر لیس کی عبدہ مفعول بہ ہے بکاف کا:...... ھذا مبتدأ مراد خبر مضاف من مضاف الیہ موصولہ قال صلہ ھو

کے...... فاعل مرجع من الھمزۃ اسم ان کا فیہ اور للتقریر متعلق کائنۃ کے خبر بما متعلق للتقریر کے موصولہ ؤمل صلہ (ہ) مفعول بہ مرجع ما:...... النفی

فاعل:...... لیست الھمزۃ بالنفی جملہ فعلیہ۔

وَلِإِنْكَارِ الْفِعْلِ صُوْرَةٌ أُخْرٰى وَهِيَ نَحْوُ: . أَزَيْدًا ضَرَبْتَ أَمْ عَمْرًا لِمَنْ يُّرَدِّدُ الضَّرْبَ بَيْنَهُمَا

عبارت:......

ترجمہ:......اور فعل کے انکار کی ایک اور صورت ہے اور وہ صورت جیسے کیا زید کو مارا تو نے یا عمرو کو یہ اس کے لیئے ہے جو پھیرتا ہے ضرب کو زید اور عمرو دونوں کے درمیان۔

تشریح:......ھمزہ زید پر داخل ہے اس صورت میں متکلم کے نزدیک فعل کی تصدیق ہے کہ ضرب واقع ہوئی ہے اس لیئے ضرب کا انکار نہیں ہوسکتا متکلم صرف مفعول کی تعیین چاہتا ہے کہ زید کو مارا ہے یا عمرو کو مارا ہے لیکن مخاطب اگر یہ جواب دے ماضربت احدا تو اس صورت میں فعل کی نفی ہو جائے گی لیکن یہ نفی ھمزہ سے نہیں ہوگی مخاطب کے جواب سے ہوگی اور جواب کی وجہ سے ضرب کے لیے متکلم کا اعتقاد غلط ثابت ہوگا:...... لیکن ایسا کم ہوتا ہے۔

ترکیب:......لانکار الفعل متعلق کائنۃ کے لمن یردد الضرب بینھما متعلق کائنۃ کے خبر صورۃ اخری مبتدأ جملہ اسمیہ ھی مبتدأ نحو خبر مضاف ازید اضربت ام عمرا مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......**وَالْإِنْكَارُ إِمَّا لِلتَّوْبِيْخِ اَیْ مَا كَانَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ نَحْوُ اَعَصَيْتَ رَبَّكَ اَوْلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ نَحْوُ اَتَعْصِيْ رَبَّكَ.**

ترجمہ:......اور انکار یا توبیخ کے لیئے ہوتا ہے یعنی نہیں ہونا چاہیے تھا اعصیت ربک کے جیسا:۔ کیا تو نے نافرمانی کی اپنے رب کی یا نہیں ہونا چاہیے اتعصی ربک کے جیسا:۔ کیا تو نافرمانی کرے گا اپنے رب کی:۔

تشریح:......استفہام انکاری کبھی توبیخ کے لیئے ہوتا ہے توبیخ کبھی زمانہ ماضی کے کام کے لیئے ہوتی ہے جیسے اعصیت ربک:۔ کیا تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی یہ سوال نہیں کہ نافرمانی کی ہے یا نہیں بلکہ معلوم ہے کہ اس نے نافرمانی کی ہے ڈانٹ کے لیئے کہہ رہا ہے اعصیت ربک کہ نافرمانی نہیں کرنی چاہیئے تھی اور کبھی توبیخ زمانہ مستقبل کے کام کے لیئے ہوتی ہے جیسے اتعصی ربک:۔ کیا تو اپنے رب کی نافرمانی کرے گا یہاں بھی سوال نہیں ہے بلکہ ڈانٹ ہے کہ ہرگز نہیں کرنا۔

ترکیب:......الانکار مبتدأ للتوبیخ متعلق کائن کے خبر جملہ مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر ما نا فیہ ہے کان مضارع پر داخل ہے یہ ماضی استمراری ہے:۔ اعصیت ربک مضاف الیہ نحو کا نحو فاعل ان یکون کا ان یکون فاعل ینبغی کا جملہ مُفَسِّرْ معطوف علیہ او عاطفہ اتعصی ربک مضاف الیہ نحو کا نحو فاعل ان یکون کا ان یکون فاعل لاینبغی کا جملہ مُفَسِّرْ:۔

عبارت:...... **اَوْ لِلتَّكْذِيْبِ اَیْ لَمْ يَكُنْ نَحْوُ اَفَاَصْفٰكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ اَوْ لَا يَكُوْنُ نَحْوُ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا.**

ترجمہ:......یا ھمزہ انکاری ہوتا ہے جھٹلانے کے لیئے یعنی نہیں ہوا افاصفکم ربکم بالبنین جیسا:۔ اے کفارِ مکہ کیا تمہارے رب نے چن لیا تم کو بیٹوں کے لیے یا نہیں ہوگا انلزمکموھا جیسا:۔ کیا لازم کر دیں گے ہم تم کو وہ ھدایت اے قوم نوح۔

تشریح:......ھمزہ استفھامیہ انکاری کبھی مخاطب کو جھٹلانے کے لیئے ہوتا ہے جیسا کہ مشرکین کا خیال تھا کہ فرشتہ اللہ کی بیٹیاں ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ بیٹیوں کے لیئے اللہ نے کفار مکہ کو چن لیا ہے اس کی تکذیب کرنے کے لیئے فرمایا افاصفکم

ربکم بالبنین:...... کیا تم کو چنلیا ہے تمہارے رب نے بیٹوں کے لیئے یعنی نہیں چنا اور مستقبل کی مثال الزمکموھا...... لازم کر دیں گے ہم تم کو وہ ہدایت اے قوم نوح یعنی نہیں کریں گے اس کی تکذیب کے لیئے همزہ استفہام انکاری کا استعمال کیا ہے۔

ترکیب:...... الانکار مبتدأ للتکذیب متعلق کائن کے خبر جملہ مفسَّر ای حرف تفسیر:۔ اا صفکم ربکم بالبنین مضاف الیہ نحو کا نحو فاعل لم یکن کا مفسِّر معطوف علیہ او عاطفہ الزمکموھا مضاف الیہ نحو کا نحو فاعل لایکون کا جملہ معطوف:۔ همزہ انکاری فاء تفریعیہ اصفیٰ فعل کم مفعول بہ ربکم بالبنین متعلق اصفی کے جملہ فعلیہ:۔ همزہ انکاری نلزم فعل کم مفعول بہ ھا مفعول ثانی جملہ فعلیہ:۔ ھا کی وجہ سے واو زائد کی ہے اور میم کو ضمہ کموہو گیا۔

عبارت:...... وَالتَّهَكُّم نَحْوُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَايَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا وَالتَّحْقِيْر نَحْوُ مَنْ هٰذَا

ترجمہ:...... ان کلمات استفہام کو کبھی کبھی استعمال کیا جاتا ہے غیر استفہام میں مثل مسخری کرنے کے جیسے کیا تیری نماز حکم کرتی ہے تجھ کو یہ کہ چھوڑ دیں ہم ان کو جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا یا جیسے حقیر کرنا یہ کون ہے۔

تشریح:...... کلمات استفهامیه کبھی کبھی غیر استفهام میں استعال ہوتے ہیں جیسے شعیب کے ساتھ مسخری کرنا:...... شعیب کی قوم نے کہا:...... کیا آپ کو آپ کی نماز حکم کرتی ہے کہ چھوڑ دیں ہم ان کو جن کی عبادت کرتے تھے ہمارے باپ دادا یہاں سوال نہیں ہے کہ چھوڑیں یا نہ چھوڑیں بلکہ مسخری کرنا مقصود ہے ایک نماز کی کہ اس فعل کی بھی کوئی حقیقت نہیں اور ایک شخصیت کی کہ آپ بھی ایسے ہی ہیں کوئی سنجیدگی نہیں یہ معنی همزہ استفہام انکاری سے پیدا ہوئے یا استفہام حقیر کرنے کے لیئے ہوتا ہے جیسے من ھذا یہ کون ہے اس کی کیا حقیقت ہے اس کی حیثیت تو مکھی کے برابر بھی نہیں یہ سوال نہیں ہے کہ میں جانتا نہیں تم مجھے بتا دو کہ یہ کون ہے۔

ترکیب:...... مثالہ مبتدأ التھکم متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ همزہ استفهامیہ برائے مذاق صلوتک مبتدأ ماموصولہ یعبد فعل (ہ) مفعول بہ اباؤنا فاعل جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر مفعول بہ:۔ نترک فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر مفعول بہ تامر فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول بہ سے مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ التحقیر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف من ھذا مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ من مبتدأ ھذا خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَالتَّهْوِيْلِ كَقِرَاَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ مَنْ فِرْعَوْنُ بِلَفْظِ الْاِسْتِفْهَامِ وَرَفْعِ فِرْعَوْنَ وَلِهٰذَا قَالَ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُسْرِفِيْنَ.

ترجمہ:...... کلمات استفهامیہ کبھی کبھی غیر استفہام میں استعال ہوتے ہیں جیسے هیبت بیٹھانا ہے مثل ابن عباس کی قراۃ کے (اور تحقیق نجات دی ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے کون تھا فرعون) استفہام کے لفظ کے ساتھ اور فرعون کے رفع کے ساتھ اسی استفہام کے لفظ کی وجہ سے اور فرعون کے رفع کی وجہ سے فرمایا بیشک وہ فرعون انتہائی سرکش تھا۔

تشریح:...... عام قراۃ مِنْ فِرْعَوْنَ ہے حرف جارہ اور فرعون کے فتحہ کے ساتھ اور یہ دوسری صفت ہے عذاب کی لیکن ابن عباس کی قراۃ میں استفہام من کے ساتھ ہے جو کہ مبتدأ ہے اور فرعون رفع کے ساتھ ہے جو کہ خبر ہے اور یہ استفہام هیبت بیٹھانے کے لیئے ہے نہ کہ سوال کے لیئے:۔ اللہ نے فرمایا تحقیق نجات دی ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے:۔ کون تھا فرعون:۔ پھر خود ہی فرمایا کہ وہ انتہائی سرکش تھا مَنْ لفظا استفہام ہے معناً هیبت کے لیئے ہے ابتک ما کی این کی ھل کی همزہ کی من کی بحث ہو چکی ہے آگے انّٰی کی ہے

ترکیب:...... مثالہ مبتدأ التھویل متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ کقراۃ ابن عباس متعلق کائن کے بلفظ الاستفہام متعلق کائن کے معطوف علیہ رفع فرعون معطوف کائن اپنے تینوں متعلق سے مل کر خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ لام اور قد حرف تحقیق نجینا فعل بفاعل بنی اسرائیل مفعول بہ من

متعلق ننجینا کے جملہ فعلیہ:۔ من مبتدأ فرعون خبر جملہ اسمیہ:۔ لھذا متعلق قال کے:۔ کان فعل ھو اسم مرجع فرعون من المسرفین متعلق عالیا کے خبر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر مقولہ:۔ قال فعل اپنے فاعل متعلق اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ:۔ العذاب المھین

عبارت:...... وَالْاِسْتِبْعَادِ نَحْوُ اَنّٰی لَهُمُ الذِّکْرٰی وَقَدْ جَآءَ هُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ.

ترجمہ:...... کلمات استفہام دوری ظاہر کرنے کے لیئے بھی ہوتے ہیں جیسے کہاں سے ہوگی ان کو نصیحت اور تحقیق آ گیا ان کے پاس رسول جو کھول کر بیان کرتا ہے پھر منہ موڑ لیا انہوں نے اس سے۔

تشریح:...... نصیحت نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان کے پاس رسول آ چکا ہے اور رسول بھی ایسا کہ جس کے کلام میں ابہام نہیں ہے اس کے بعد بھی اگر نہ مانیں پھر ان کی ہدایت کی کوئی صورت نہیں ہے اس دوری کو ظاہر کرنے کے لیئے انّٰی استفہامیہ کو استعمال کیا گیا ہے جو کہ یہاں سوال کے لیئے نہیں ہے کہ اللہ پوچھ رہا ہے کہ مجھ کو بتا دو وہ جگہ تا کہ وہاں سے تمہارے لیئے ہدایت لے آوٴں بلکہ دوری کے لیئے ہے کہ ہدایت آنے پر انہوں نے منہ موڑ لیا اس صورت میں ہدایت ان کو نہیں ہوگی۔

ترکیب:...... مثالہ مبتدأ الاستبعاد متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ انّٰی مبتدأ لھم متعلق الذکری کے خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ قد حرف تحقیق جاء فعل ھم مفعول بہ رسول موصوف مبین صفت مل کر فاعل جملہ فعلیہ ثم عاطفہ تولوا فعل بفاعل عنہ متعلق تولوا کے جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَمِنْهَا الْاَمْرُ:۔ وَالْاَظْهَرُ اَنَّ صِیْغَتَهٗ مِنَ الْمُقْتَرِنَةِ بِاللَّامِ نَحْوُ لِیَحْضُرْ زَیْدٌ وَغَیْرِهَا نَحْوُ اَکْرِمْ عَمْرًا وَ رُوَیْدَ بَکْرًا:۔ مَوْضُوْعَةٌ لِطَلَبِ الْفِعْلِ اِسْتِعْلَاءً لِتَبَادُرِ الْفَهْمِ عِنْدَ سِمَاعِهَا اِلٰی ذَالِکَ الْمَعْنٰی.

ترجمہ:...... اور اس انشاء کی قسموں میں سے امر ہے اور زیادہ ظاہر ہے یہ بات کہ بیشک اس امر کا صیغہ اس صیغہ میں سے ہوتا ہے جو صیغہ ملتا ہے لام کو جیسے ضرور حاضر ہو زید اور امر کا صیغہ اس صیغہ کے علاوہ بھی ہوتا ہے جو لام کو نہیں ملتا جیسے عزت کر تو عمرو کی اور چھوڑ دے تو بکر کو بیشک امر کا صیغہ بنایا گیا ہے فعل کی طلب کے لیئے بلندی کی حالت میں اس صیغہ کے سننے کے وقت معنیٰ کی طرف سمجھ کی جلدی کے لیئے۔

تشریح:...... امر کے موضوع لہ اور معنی حقیقی میں اختلاف کی وجہ سے الاظھر کہہ کر اختلاف سے کنارہ کشی کی ہے:۔ امر سے مراد کبھی تو کلام کی نوع ہوتی ہے جیسے ماضی مضارع امر نہی میں امر ہے اور کبھی امر سے مراد فعل یعنی کام ہوتا ہے جیسے وشاورھم فی الامر آپ کام میں ان سے مشورہ کرلیں یعنی فعل میں:...... اس لیئے امر کی جمع اوامر آتی ہے:۔ اور فعل کی صورت میں امر کی جمع امور آتی ہے لیحضر زید:۔ زید ضرور حاضر ہو یہ صیغہ مقترنۃ بالام ہے اور اکرم عمرا عزت کر تو عمرو کی یہ صیغہ لام کے بغیر ہے اور روید زیدا چھوڑ دے تو زید کو یہ صیغہ اسم فعل ہے:۔ لطلب الفعل سے خبر اور انشاء غیر طلبی اور نہی نکل گئی اور استعلاء سے دعا اور التماس نکل گی کیونکہ دعاء چھوٹے کی طرف سے ہوتی ہے اور التماس برابر والے کی طرف سے ہوتا ہے:۔ جس وقت امر کا صیغہ سنتا ہے تو معنیٰ کی طرف سمجھ جلدی سے متوجہ ہوتی ہے کیونکہ حکم کرنے والا اعلیٰ ہوتا ہے اور جس کو حکم کیا جائے وہ ادنیٰ ہوتا ہے۔

ترکیب:...... منھا متعلق کائن کے خبر الامر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ الاظھر مبتدأ صیغتہ اسم ان کا بالام متعلق المقترنۃ کے المقترنۃ معطوف علیہ غیرھا معطوف مل کر متعلق کائنۃ کے خبر:۔ لیحضر زید مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ اکرم عمرا مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ لطلب الفعل متعلق موضوعۃ استعلاء حال ہے موضوعۃ کی ضمیر سے:۔ لتبادر الفھم متعلق موضوعۃ کے عند ظرف لتبادر کی الی ذالک المعنی متعلق لتبادر کے موضوعۃ اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر ان کی ان اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَقَدْ تُسْتَعْمَلُ لِغَیْرِهٖ کَالْاِبَاحَةِ نَحْوُ جَالِسِ الْحَسَنَ اَوِبْنَ سِیْرِیْنَ وَالتَّهْدِیْدِ نَحْوُ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ

وَالتَّعْجِيْزِ نَحْوُ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِه.

ترجمہ:......اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے اس امر کے صیغہ کو اس امر کے علاوہ کے لیئے جیسے اختیار ہے بیٹھ جا تو حسن کے پاس یا ابن سیرین کے پاس اور جیسے دھمکانا ہے کرو تم جو تم چاہو اور جیسے عاجز کرنا ہے پس لے آؤ تم کوئی سورۃ مثل اس کے۔

تشریح:......امر کا صیغہ اباحت یعنی اختیار کے لیئے بھی آتا ہے جیسے جالس فعل امر ہے اور حکم نہیں ہے بلکہ اختیار ہے کہ بیٹھ یا نہ بیٹھ یا حسن بصری کے پاس بیٹھ یا ابن سرین کے پاس بیٹھ اور کبھی امر کا صیغہ دھمکانے کے لیئے آتا ہے جیسے کرو تم جو تم چاہو تو یہاں کرنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ دھمکی ہے کہ جو کچھ تم کرو گے تمہیں بتا دیا جائے گا اور کبھی عاجز کرنے کے لیئے آتا ہے جیسے فأتوا بسورۃ فعل امر ہے لیکن عاجز کرنے کے لیئے ہے کہ تم نہیں لا سکتے زور لگا کر دیکھ لو۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق تستعمل فعل ھی نائب فاعل مرجع صیغہ الامر لغیرہ متعلق تستعمل کے مرجع امر جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کالاباحۃ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ جالس فعل امر انت فاعل الحسن مفعول بہ معطوف علیہ او عاطفہ ابن سیرین معطوف جملہ فعلیہ:۔ اعملوا فعل بفاعل شئتم فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ جملہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مفعول بہ:۔ اعملو فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ:۔ من مثلہ متعلق کائنۃ کے صفت بسورۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر متعلق فأتوا کے فأتوا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَالتَّسْخِيْرِ نَحْوُ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ وَالْاِهَانَةِ نَحْوُ كُوْنُوْا حِجَارَةً وَالتَّسْوِيَةِ نَحْوُ فَاصْبِرُوْا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا وَالتَّمَنِّيْ نَحْوُ اَلَا اَيُّهَا اللَّيْلُ الطَّوِيْلُ اَلَا انْجَلِيْ

ترجمہ:......اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے اس امر کے صیغہ کو اس امر کے علاوہ میں جیسے مسخر کرنا ہے:...... ہو جاؤ تم ذلیل بندر اور جیسے توھین کرنی ہے ہو جاؤ تم پتھر اور جیسے برابر کرنا ہے صبر کرو تم یا صبر نہ کرو تم اور جیسے تمنا کرنی ہے خبردار اے لمبی رات خبردار روشن ہو جا۔

تشریح:......چیز پر مخاطب کو قدرت نہ ہونے میں تسخیر اور اہانت دونوں شامل ہیں لیکن تسخیر میں فعل حاصل ہوتا ہے جیسے کونوا قردۃ خاسئین اور اہانت میں فعل حاصل نہیں ہوتا جیسے کونوا حجارۃ او حدیدا اہانت میں صرف توہین کرنی مقصد ہوتی ہے کہ ہمیں تمہاری ضرورت نہیں:۔ تسویۃ وہاں ہوتا ہے جہاں مخاطب دو کاموں میں سے ایک کو بہتر سمجھتا ہے اس بہتر کو رد کرنے کے لیئے دونوں کو برابر کر دیتے ہیں جیسے صبر کرو تم یا صبر نہ کرو تم دونوں برابر ہیں کوئی فرق نہیں:۔ تمنی کہتے ہیں جس کام پر قدرت نہ ہو اس کام کو طلب کیا جائے جیسے اے لمبی رات روشن ہو جا:۔ جس تکلیف کی وجہ سے تمنا کر رہا ہے اس تکلیف کے دوران رات کے روشن ہونے کی امید نہیں۔ اور قدرت بھی نہیں الطویل صفت اللیل کی ہے اور مذکر ہے:...... انجلی صیغہ واحد مؤنث مخاطب کا ہے یہ صیغہ بغیر یاء کے ہونا چاہیے واحد مذکر مخاطب کی وجہ سے الا انجل:......

ترکیب:......واو عاطفہ مثالہ مبتدأ التسخیر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ:۔ کونوا قردۃ خاسئین مضاف الیہ نحو کا خبر جملہ اسمیہ:۔ کونوا فعل باسم قردۃ خبر ذوالحال خاسئین حال جملہ فعلیہ:۔ اصبروا فعل بفاعل جملہ فعلیہ:۔ ایھا موصوف:۔ اللیل موصوف الطویل صفت مل کر صفت موصوف صفت مل کر منادیٰ مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ انجلی فعل انت فاعل جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَالدُّعَاءِ نَحْوُ رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَالْاِلْتِمَاسِ كَقَوْلِكَ لِمَنْ يُّسَاوِيْكَ رُتْبَةً اِفْعَلْ بِدُوْنِ الْاِسْتِعْلَاءِ وَالتَّضَرُّعِ

ترجمہ:......اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے اس امر کے صیغہ کو اس امر کے علاوہ کے لیئے جیسے دعاء ہے اے میرے رب بخش دے تو مجھ کو اور جیسے التماس ہے بغیر بلندی کے اور بغیر عاجزی کے مثل تیرے کہنے کے اس شخص کو جو برابر ہے تیرے از روئے رتبہ کے:۔ کر تو۔

تشریح:......دعاء کے اندر فعل کی طلب میں عاجزی ہوتی ہے اور انکساری ہوتی ہے دعاء کرنے والا اکثر طور پر ادنیٰ ہی ہوتا ہے کیونکہ دعاء جو کرتا ہے اس کے اندر تضرع اور تذلیل پائی جاتی ہے جیسے اے میرے رب بخش دے تو مجھ کو اور التماس یہ

ہے یہ کہ اپنے برابر کے مرتبہ والے سے کہے کہ یہ کام کرلو یہ کلام اس انداز پر ہو کہ کلام میں نہ تو خوشامد ہو اور نہ ہی بڑائی ہو۔

ترکیب:......رب اغفرلی مضاف الیہ نحو کا نحو خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ رب مضاف (ی) مضاف الیہ محذوف مل کر منادی مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلہ فعل انت فاعل لی متعلق اغفر کے جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ الالتماس متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ یبادی فعل ھو فاعل ممیز مرجع من ک اغفر تمیز جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر متعلق قول کے افعل مقولہ بدون الاستعلاء متعلق قول کے التضرع معطوف:۔ قول مضاف مفعول بہ رتبۃ اپنے مضاف الیہ مقولہ اور دونوں متعلق سے مل کر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......ثُمَّ الْاَمْرُ قَالَ السَّکَّاکِیُّ حَقُّهُ الْفَوْرُ لِاَنَّهُ الظَّاهِرُ مِنَ الطَّلَبِ وَلِتَبَادُرِ الْفَهْمِ عِنْدَ الْاَمْرِ بِشَیْئٍ بَعْدَ الْاَمْرِ بِخِلَافِهٖ اِلٰی تَغْیِیْرِ الْاَوَّلِ دُوْنَ الْجَمْعِ وَاِرَادَةِ التَّرَاخِیْ وَفِیْهِ نَظَرٌ۔

ترجمہ:......پھر سکاکی نے کہا ہے امر کا حق فوراً ہے کیونکہ وہ امر طلب سے اور سمجھ کی جلدی کی وجہ سے فوراً ظاہر ہوتا ہے ایک حکم کے بعد ایک چیز کے حکم کے وقت...... بعد والا حکم پہلے والے حکم کے خلاف ہوتا ہے پہلے والے حکم کو بدلنے کے لیئے بغیر جمع کے اور بغیر ڈھیل کے ارادہ کے اور اس میں نظر ہے۔

تشریح:......امر میں تاخیر کا حکم نہیں ہوتا جیسے قم کھڑے ہو جاؤ فورا اور انصرفی کل امر جس وقت بھی کوئی معاملہ پیش آئے فوراً مدد کرتا خیر نہ کر یہ ہوسکتا ہے جس وقت حکم کیا جارہا ہے اس وقت معاملہ میں تاخیر کی وجہ سے مدد کرنے میں تاخیر ہوتو یہ تاخیر امر میں نہیں ہوگی کیونکہ امر اس وقت کا ہے جب معاملہ پیش آئے:۔ اور ایک شکل یہ ہے کہ ایک کام کا حکم کیا کچھ دیر کے بعد دوسرے کام کا حکم کیا جو پہلے کام کے مخالف ہے اس صورت میں ذہن منتقل ہوتا ہے کہ امر نے حکم بدل دیا اور دونوں کے جمع کرنے یا تاخیر کرنے کا حکم نہیں کیا جیسے پہلے کہے قم پھر کہے اجلس تو قم منسوخ ہو جائے گا اور اجلس امر ہوگا۔

ترکیب:......من الطلب متعلق الظاھر کے عند الامر ظرف لتبادر کی بشئی متعلق الامر کے بعد الامر ظرف لتبادر کی:۔ دون ظرف تغییر کی مضاف الجمع مضاف الیہ معطوف علیہ ارادۃ التراخی معطوف الی تغییر الاول متعلق لتبادر کے تبادر اپنے متعلق اور دونوں ظرف سے مل کر متعلق الظاھر کے الظاھر اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر متعلق الفور کے الفور خبر حقہ کی جملہ اسمیہ ہو کر پھر خبر الامر کی مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ (ھو کائن بخلافہ) جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهَا النَّهْیُ وَلَهٗ حَرْفٌ وَاحِدٌ وَهُوَ لَا الْجَازِمَةُ فِیْ نَحْوِ قَوْلِکَ لَاتَفْعَلْ وَهُوَ کَالْاَمْرِ فِی الْاِسْتِعْلَاءِ۔

ترجمہ:......اور اس انشاء کی قسموں میں سے نہی ہے اور اس نہی کے لیئے ایک حرف ہے اور وہ حرف لا جازمہ ہے تیرے کہنے جیسے میں نہ کر اور نہی:۔ امر کے مانند ہے بلند ہونے میں

تشریح:......نہی کہتے ہیں استعلاء کی حالت میں فعل سے رکنے کو طلب کرنا جو نہی کا حکم کررہا ہے وہ اعلیٰ ہونے کی حالت میں ہوگا اور جس کو نہی کا حکم کیا جارہا ہے وہ ادنیٰ ہونے کی حالت میں ہوگا اور اس نہی کے لیئے ایک حرف ہے اور وہ حرف لا جازمہ ہے جیسے لاتفعل نہ کر تو:۔ لا نفی کا بھی ہوتا ہے جس میں مضارع مجزوم نہیں ہوتا لیکن نہی کے لا میں مضارع مجزوم ہوتا ہے نہی کا حق بھی فوراً ہے جس میں تاخیر نہیں ہوتی جیسے لاتفعل نہ کر تو۔

ترکیب:......واو عاطفہ منھا متعلق کائن کے خبر النھی مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ واو عاطفہ لہ متعلق کائن خبر مرجع نہی حرف موصوف واحد صفت مل کر مبتدأ جملہ اسمیہ واو عاطفہ ھو مبتدأ لاموصوف الجازمۃ صفت مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ فی نحو قو لک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ لاتفعل جملہ فعلیہ مقولہ واو عاطفہ ھو مبتدأ کائن اپنے متعلق کالامر اور فی الاستعلاء سے مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَقَدْ يُسْتَعْمَلُ فِیْ غَیْرِ طَلَبِ الْکَفِّ اَوِالتَّرْکِ کَالتَّھْدِیْدِ کَقَوْلِکَ لِعَبْدٍ لَا یَمْتَثِلُ اَمْرَکَ لَا تَمْتَثِلْ اَمْرِیْ:.

ترجمہ:......اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے نہی کے صیغہ کو رکنے یا چھوڑنے کی طلب کے علاوہ میں جیسے دھمکانا ہے مثل تیر کہنے کے اس غلام کو جو نہیں کرتا تیرا کام: نہ کر تو میرا کام۔

تشریح:......غیر طلب الکف یا غیر طلب الترک:۔ رکنے کی طلب کے علاوہ میں یا چھوڑنے کے علاوہ میں بلندی کی حالت میں نہی کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے دھمکانا اس غلام کو جو تیرا کام نہیں کرتا نہ کر تو میرا کام پھر دیکھ تو اپنا انجام آقا غلام کو کام سے نہیں روک رہا ہے بلکہ دھمکا رہا ہے جب بلندی نہ ہو بلکہ عاجزی ہو تو دعاء کے طور پر نہی کا صیغہ استعمال ہوتا ہے جیسے ربنا لاتواخذنا اے ہمارے رب نہ پکڑ تو ہم کو اور جب برابری ہو تو التماس کے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے لاتعص ربک ایھا الاخ نافرمانی نہ کر اپنے رب کی اے بھائی۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق یستعمل فعل ھو نائب فاعل مرجع نہی فی غیر طلب الکف متعلق یستعمل کے او عاطفہ الترک معطوف الکف پر جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ کالتھدید متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ لایمتثل امرک جملہ صفت عبد موصوف سے ملکر متعلق قول کے لاتمتثل امری مقولہ:۔ قول مضاف اپنے مضاف الیہ متعلق اور مقولہ سے مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَھٰذِہِ الْاَرْبَعَۃُ یَجُوْزُ تَقْدِیْرُ الشَّرْطِ بَعْدَھَا کَقَوْلِکَ لَیْتَ لِیْ مَالًا اُنْفِقُہٗ اَیْ اِنْ اُرْزَقْہُ. وَاَیْنَ بَیْتُکَ اَزُرْکَ اَیْ اِنْ تُعَرِّفْنِیْہِ .: وَاَکْرِمْنِیْ اُکْرِمْکَ اَیْ اِنْ تُکْرِمْنِیْ.: وَلَا تَشْتِمْ یَکُنْ خَیْرًا لَّکَ اَیْ اِنْ لَّا تَشْتِمْ.:

ترجمہ:......تمنی استفہام امر نہی ان چاروں کے بعد جائز ہے شرط کا مقدر کرنا جیسے تیرا کہنا ہے:۔ کاش میرا مال ہوتا خرچ کرتا میں اس کو یعنی اگر مجھے مال دیا جاتا:۔ اور جیسے تیرا کہنا ہے کہاں ہے تیرا گھر میں زیارت کروں تیری یعنی اگر تو مجھے بتا دے وہ گھر اور جیسے عزت کر تو میری میں عزت کروں گا تیری یعنی اگر تو میری عزت کرے گا:۔ گالی نہ دے یہ بہتر ہوگا تیرے لیئے یعنی اگر تو گالی نہ دے۔

تشریح:...... لیت لی مالا یہ تمنیٰ ہے اس کے بعد شرط محذوف ہے:...... لَیْتَ لِیْ مَالًا اِنْ اُرْزَقْہُ اُنْفِقُہٗ:...... کاش میرے لیے مال ہوتا اگر مجھے مال دیا جاتا تو میں اس کو خرچ کرتا:...... این بیتک یہ استفہام ہے اس کے بعد شرط محذوف ہے اَیْنَ بَیْتُکَ اِنْ تُعَرِّفْنِیْہِ اَزُرْکَ:...... تیرا گھر کہاں ہے اگر تو مجھے اپنا گھر بتا دے تو میں تیری زیارت کروں گا:...... اکرمنی یہ امر ہے اس کے بعد شرط محذوف ہے:...... اَکْرِمْنِیْ اِنْ تُکْرِمْنِیْ اُکْرِمْکَ:...... لَا تَشْتِمْ یہ نہی ہے اس کے بعد شرط محذوف ہے لَاتَشْتِمْ اِنْ لَّاتَشْتِمْ یَکُنْ خَیْرًا لَّکَ:...... امر نہی استفہام تمنی کے جواب میں مضارع مجزوم ہوتا ہے کیونکہ امر نہی استفہام تمنی کے بعد ان شرطیہ مقدر ہوتا ہے یعنی پوری شرط محذوف ہوتی ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ھذہ موصوف الاربعۃ صفت مل کر مبتدأ:۔ تقدیر الشرط فاعل بعد ھا ظرف:۔ یجوز فعل اپنے فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ مالا اسم لیت کا لی متعلق کائن خبر جملہ اسمیہ انفقہ جواب تمنی جملہ فعلیہ مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر ان شرطیہ ارزقہ جملہ مُفَسِّرْ مل کر مقولہ قول کا:۔ این مبتدأ بیتک خبر جملہ اسمیہ ازرک جواب استفہام مل کر مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر ان شرطیہ تعرفنیہ جملہ مُفَسِّرْ:۔ مل کر مقولہ اکرمنی جملہ فعلیہ اکرمک جواب امر مل کر مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر ان شرطیہ تکرمنی جملہ مُفَسِّرْ مل کر مقولہ:۔ لاتشتم جملہ فعلیہ یکن خیرالک جواب نہی مل کر مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر ان شرطیہ لاتشتم جملہ مُفَسِّرْ مل کر مقولہ قول کا قول اپنے چاروں مقولوں سے ملکر متعلق کائن خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاَمَّا الْعَرْضُ کَقَوْلِکَ اَلَا تَنْزِلُ بِنَا تُصِبْ خَیْرًا اَیْ اِنْ تَنْزِلْ فَمُوَلَّدٌ مِّنَ الْاِسْتِفْھَامِ وَیَجُوْزُ فِیْ غَیْرِھَا بِقَرِیْنَۃٍ نَحْوُ فَاللّٰہُ ھُوَ الْوَلِیُّ اَیْ اِنْ اَرَادُوْا وَلِیًّا بِحَقٍّ:.

ترجمہ:......اور لیکن درخواست مثل تیرے کہنے کے ہے آپ کو ہمارا مہمان ہونا چاہیے یہ کہ آپ بھلائی کو پہنچیں یعنی اگر آپ آئیں پس یہ

درخواست استفہام سے پیدا ہوتی ہے اور جائز ہے تمنی استفہام امر نہی اور عرض کے علاوہ میں شرط کا مقدر کرنا قرینہ کی وجہ سے جیسے پس اللہ ہی مددگار ہے یعنی اگر وہ ارادہ کرلیں سچے مددگار کا۔

تشریح:...... تمنی استفہام امر نہی سے عرض کو الگ کر دیا حالانکہ عرض کا جواب مضارع بھی مجزوم ہوتا ہے شرط کے مقدر کرنے کی وجہ سے مصنف کے نزدیک عرض کوئی مستقل چیز نہیں ہے بلکہ استفہام سے پیدا ہوتی ہے اور استفہام کا ذکر پہلے گذر چکا ہے اس لیئے اس کو ذکر کرنے کی ضرورت نہ تھی لیکن یہاں فعل منفی پر ھمزہ انکاری داخل ہے جس کی وجہ سے اثبات ہوگیا ہے اور معنی ہوں گے:۔ آپ کو ہمارا مہمان ہونا چاہیئے:۔ اور اس میں طلب ہے جس کی وجہ سے عرض کے بعد بھی مضارع مجزوم ہوتا ہے شرط مقدر کرنے کی وجہ سے:۔ اور جائز ہے تمنی استفہام امر نہی اور عرض کے علاوہ میں شرط کا مقدر کرنا جیسے ام اتخذوا من دونہ اولیاء فاللہ ھو الولی میں فاء قرینہ ہے شرط کے مقدر کرنے پر یعنی ان ارادو ولیا بحق فاللہ ھوالولی:۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ العرض مبتدأ فاء جزائیہ من الاستفہام متعلق مولد کے خبر جملہ شرط:۔ ھمزہ استفہام انکاری لاتنزل فعل انت فاعل بنا متعلق جملہ فعلیہ تصب فعل انت فاعل خیرا مفعول بہ مل کر جواب عرض:۔ عرض اور جواب عرض مل کر مُفَسَّرُ ای حرف تفسیر ان شرطیہ تنزل فعل انت فاعل جملہ فعلیہ مُفَسِّرُ مل کر مقولہ:۔ قول متعلق کائن کے خبر مثالہ کی جملہ اسمیہ:۔ یجوز فعل فی غیرھا متعلق یجوز کے بقرینۃ متعلق یجوز کے جملہ فعلیہ:۔ فاللہ مبتدأ ھو ضمیر فصل الولی خبر جملہ جزاء ان ارادوا ولیا بحق شرط۔

عبارت:......وَمِنْهَا النِّدَاءُ وَقَدْ تُسْتَعْمَلُ صِيغَتُهُ فِيْ غَيْرِ مَعْنَاهُ كَالْاِغْرَاءِ فِيْ قَوْلِكَ لِمَنْ اَقْبَلَ عَلَيْكَ يَتَظَلَّمُ يَا مَظْلُوْمُ وَالْاِخْتِصَاصِ فِيْ قَوْلِهِمْ اَنَا اَفْعَلُ كَذَا اَيُّهَا الرَّجُلُ اَيْ مُتَخَصِّصًا مِّنْ بَيْنِ الرِّجَالِ.

ترجمہ:......اور اس انشاء کی قسموں میں سے نداء ہے اور کبھی استعمال کیا جاتا ہے اس نداء کے صیغہ کو اس نداء کے معنی کے علاوہ میں جیسے بھڑکانا ہے تیرے کہنے میں اے مظلوم کہنا ہے اس شخص کو جو آتا ہے تیرے پاس ظلم کی شکایت کرتے ہوئے اور کبھی نداء کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے اس نداء کے معنی کے علاوہ میں جیسے خاص کرنا ہے ان کے کہنے میں انا افعل کذا ایھا الرجل بیشک میں کرتا ہوں ایسا اے آدمی یعنی میں خاص ہوں لوگوں میں۔

تشریح:......متکلم نداء کے ذریعہ مخاطب کی توجہ طلب کرتا ہے لیکن نداء کا صیغہ کبھی مخاطب کی توجہ طلب کرنے کے علاوہ کے لیئے بھی استعمال ہوتا جیسے بھڑکانا ہے مثال کے طور پر ایک مظلوم شخص تیرے پاس آئے ظلم کی شکایت کرتے ہوئے اور تو کہے اے مظلوم تو یہاں توجہ طلب کرنا مقصود نہیں بلکہ اس کو ابھارنا ہے تاکہ جلتی پر تیل کا کام دے اور کبھی نداء اختصاص کے لیئے آتی ہے جیسے ایھا الرجل اصل یا ایھا الرجل ہے کوئی آدمی اپنے کو مخاطب کر کے توجہ طلب نہیں کرتا کیونکہ توجہ دوسرے کی طلب کی جاتی ہے اس لیئے نداء دوسرے کو ہوتی ہے لیکن یہاں خاص کرنا ہے یعنی میں خاص ہوں لوگوں میں ایسا کرنے پر:...... پورا جملہ:...... انا افعل کذا ایھا الرجل:...... ہے انا افعل کذا میں کوئی تخصیص نہیں ہے تقویٰ حکم ہے یقیناً میں ایسا کرتا ہوں:...... ایھا الرجل میں یاء حرف نداء محذوف ہے جو کہ قائم مقام ادعو کے ہے اور منادیٰ مفعول بہ ہے جملہ فعلیہ۔

ترکیب:......واو عاطفہ منھا متعلق کائن خبر النداء مبتدأ جملہ اسمیہ واو عاطفہ قد حرف تحقیق صیغتہ نائب فاعل فی غیر معناہ متعلق تستعمل کے جملہ فعلیہ مثالہ کائن کالاغراء جملہ اسمیہ:۔ فی قولک ہے متعلق کالاغراء کے لمن متعلق قول کے اقبل فعل ھو فاعل ذوالحال علیک متعلق اقبل کے یتظلم حال یا مظلوم مقولہ اقبل جملہ فعلیہ صلہ مثالہ کائن کالاختصاص جملہ اسمیہ فی قولھم متعلق الاختصاص کے انا مبتدأ افعل فعل انا فاعل کذا متعلق افعل کے جملہ فعلیہ خبر:۔ ایھا موصوف الرجل صفت ملکر منادیٰ مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ:۔ مُفَسَّرُ ای حرف تفسیر من بین الرجال متعلق متخصصا کے مفعول مطلق اخص کا جملہ مُفَسِّرُ:۔

عبارت:......ثُمَّ الْخَبَرُ قَدْ يَقَعُ مَوْقِعَ الْاِنْشَاءِ اِمَّا لِلتَّفَاؤُلِ اَوْ لِاِظْهَارِ الْحِرْصِ فِيْ وُقُوْعِهٖ وَالدُّعَاءُ بِصِيْغَةِ الْمَاضِيْ

مِنَ الْبَلِيْغِ يَحْتَمِلُهُمَا.

ترجمہ:...... پھر خبر کبھی واقع ہوتی ہے انشاء کی جگہ میں یا تو نیک شگونی کے لیئے ہوگی یا خبر کے واقع ہونے میں حرص کو ظاہر کرنے کی وجہ سے ہوگی اور دعاء ماضی کے صیغہ کے ساتھ بلیغ سے احتمال رکھتی ہے نیک شگونی کا اور حرص کو ظاہر کرنے کا خبر کے واقع ہونے میں۔

تشریح:...... انشاء کی جگہ میں خبر اس لیئے واقع ہوتی ہے تا کہ متکلم مخاطب کو کلام سے خوش کر دے جیسے وفقک اللہ للتقوی اللہ تجھ کو توفیق دے پرہیزگاری کی یہاں امر کی جگہ ماضی کا صیغہ استعمال کیا ہے تا کہ حصول تقویٰ کے لیئے مخاطب کو خوش کر دیا جائے۔ یا خبر واقع ہوتی ہے انشاء کی جگہ میں حرص کو ظاہر کرنے کی وجہ سے کیونکہ جب کسی چیز کی رغبت زیادہ ہو جاتی ہے تو یہ خیال ہونے لگتا ہے کہ وہ چیز حاصل ہوگئی ہے ایسی صورت میں امر کی جگہ ماضی کے صیغہ کو لاتے ہیں جیسے رزقنی اللہ لقاءک اللہ مجھ کو تیری ملاقات نصیب کرے:۔ اور دعاء بلیغ سے ماضی کے صیغہ کے ساتھ نیک شگونی اور حرص کو ظاہر کرنے کا احتمال رکھتی ہے غیر بلیغ کو یہ نکتہ حاصل نہیں ہوتا اس لیئے کلام مقتضیٰ ظاہر کے خلاف ہوگا وَفَّقَکَ اللّٰہُ لِلتَّقْوٰی:...... وفق صیغہ ماضی کا ہے خبر ہے دعاء کے لیے ہے نیک شگونی کے لیئے بھی ہو سکتا ہے انشاء کی جگہ میں واقع ہے اسی طرح رزقنی اللہ لقاء ک میں رزق ہے بلیغ سے دعاء اور خبر کے واقع ہونے میں حرص کو ظاہر کرنے کا احتمال ہے۔

ترکیب:...... ثم عاطفہ الخبر مبتدأ قد حرف تحقیق یقع فعل ہو فاعل مرجع خبر موقع الانشاء ظرف یقع کی للتفاؤل متعلق یقع کے فی قوۃ متعلق اظہار کے اظہار متعلق یقع کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر:۔ مبتدأ خبر مل کر جملہ اسمیہ:۔ بصیغۃ الماضی متعلق الدعاء کے من البلیغ متعلق الدعاء کے الدعاء مبتدأ یحتملھما خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... اَوْلِلْاِحْتِرَازِ عَنْ صُوْرَۃِ الْاَمْرِ اَوْلِحَمْلِ الْمُخَاطَبِ عَلَی الْمَطْلُوْبِ بِاَنْ یَّکُوْنَ مِمَّنْ لَّایُحِبُّ اَنْ یُّکَذِّبَ الطَّالِبَ:۔

ترجمہ:...... پھر خبر کبھی واقع ہوتی ہے انشاء کی جگہ میں امر کی صورت سے بچنے کے لیئے یا مطلوب پر مخاطب کو آمادہ کرنے کے لیئے اس بات کے ساتھ یہ کہ ہوتا ہے وہ مخاطب ان میں سے جو نہیں پسند کرتا اس بات کو یہ کہ جھٹلا دے وہ طالب کو۔

تشریح:...... مالک اپنے نوکر سے ناراض ہو کر منہ پھیر لے تو نوکر اپنے مالک سے انظر نہیں کہہ سکتا کیونکہ یہ بے ادبی ہے بلندی ہونے کی وجہ سے اس لیئے امر سے بچنے کی عرض سے کلام خبری کرے گا جیسے ینظر المولیٰ الیّ مجھ پر بھی آقا کی نظر پڑ جائے اسی طرح آنے پر آمادہ کرنے کے لیئے مخاطب کو تاتینی غدا کہا جائے گا کل تو تو میرے پاس آئے گا اگر کل نہیں آیا تو کلام جھوٹ ثابت ہوگا اور مخاطب نہیں چاہتا کہ متکلم جھوٹا ہو جائے اس لیئے اس کو ضرور آنا ہوگا اگر متکلم ائتنی کہتا تو آنا ضروری نہ تھا کیونکہ نہ آنے پر جھوٹ نہیں ہوتا۔

ترکیب:...... ثم الخبر قد یقع موقع الانشاء:۔ عن صورۃ الامر متعلق الاحتراز کے الاحتراز متعلق یقع کے علی المطلوب متعلق حمل کے لحمل المخاطب متعلق یقع کے یکذب فعل ہو فاعل مرجع من الطالب مفعول بہ جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مفعول بہ لایحب فعل اپنے ہو فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر متعلق بان یکون کے بان یکون فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر متعلق حمل کے۔ حمل متعلق یقع کے۔

عبارت:...... تَنْبِیْہٌ :. اَلْاِنْشَاءُ کَالْخَبَرِ فِیْ کَثِیْرٍ مِّمَّا ذُکِرَ فِی الْاَبْوَابِ الْخَمْسَۃِ فَلْیَعْتَبِرْہُ النَّاظِرُ:۔

ترجمہ:...... یہ تنبیہ ہے انشاء خبر کے مانند ہے اکثر ان چیزوں میں جو چیزیں ذکر کی گئیں ہیں پانچ باب میں پس چاہیے کہ ان چیزوں کا خیال رکھے سمجھدار۔

تشریح:...... چھے باب ذکر ہو چکے ہیں (۱) احوال الاسناد الخبری (۲) احوال المسند الیہ (۳) احوال المسند (۴) احوال متعلقات الفعل (۵) قصر (۶) انشاء:...... فی الابواب الخمسۃ سے مراد احوال الاسناد الخبری کے

علاوہ پانچ باب ہیں ان پانچ باب میں انشاء اکثر چیزوں میں خبر کے مانند ہوتا ہے:...... جس طرح خبر میں تاکید آتی ہے جاء زید زید اسی طرح انشاء میں بھی تاکید آتی ہے جیسے اضرب اضرب جس طرح خبر والے کلام میں مسند الیہ اور مسند دونوں ذکر کیے جاتے ہیں اسی طرح انشاء میں دونوں ذکر کیے جاتے ہیں جیسے هل زید قائم انشاء کی مثال ہے اور زید قائم خبر کی مثال ہے۔

ترکیب:...... علاوہ مبتدأ منعیہ خبر جملہ اسمیہ:۔ الانشاء مبتدأ کائنٌ ظرف متعلق کائن کے فی الابواب الخمسۃ متعلق ذکر کے:۔ ذکر فعل اپنے مرفوع نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ما موصولہ اپنے صلہ سے مل کر متعلق کائن کے صفت کثیر موصوف اپنی صفت سے مل کر متعلق کائن کے:۔ کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر:۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

☆☆☆☆☆

(هذا باب الفصل و الوصل) # الفصل و الوصل (یہ فصل اور وصل کا باب ہے)

عبارت:......اَلْوَصْلُ عَطْفُ بَعْضِ الْجُمَلِ عَلٰی بَعْضٍ وَالْفَصْلُ تَرْکُهٗ فَاِذَا اَتَتْ جُمْلَةٌ بَعْدَ الْجُمْلَةِ فَالْاُوْلٰی اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ لَهَا مَحَلٌّ مِنَ الْاِعْرَابِ اَوْلاَ.

ترجمہ:......وصل یہ ہے کہ عطف کیا جائے بعض جملوں کا بعض جملوں پر اور فصل یہ ہے یہ کہ اس عطف کو چھوڑ دیا جائے پس جب آئے جملہ جملہ کے بعد پس پہلے والے جملے کے لیئے یا تو ہوگی اعراب کی جگہ یا پہلے والے جملہ کے لیئے اعراب کی جگہ نہ ہوگی۔

تشریح:......وصل ملانے کو کہتے ہیں اور یہ ملانا یا تو مفرد کو مفرد کے ساتھ ہوگا جیسے زید عالم وحکیم و حافظ یہ مسند کی مثال ہے اور زید یعلم النحو وعمرو وبکر یہ مسند الیہ کی مثال ہے اور جملہ کا عطف جملہ پر جیسے زید قائم و خالد جالس اور جملوں کا عطف جملوں پر جیسے جاء زید وذھب خالد وجلس حامد ثم ذھب زید وجاء خالد وقام حامد محل اعراب کا مطلب یہ ہے کہ زید قائم میں قائم حالت رفعی میں ہے اور زید یعطی میں یعطی جملہ ہے اور حالت رفعی میں ہے جب عطف کریں گے تو زید یعطی ویمنع کہیں گے اور یمنع بھی حالت رفعی میں ہوگا)

ترکیب:......الوصل مبتدأ عطف بعض الجمل خبر علی بعض متعلق عطف کے جملہ اسمیہ۔ الفصل مبتدأ ترکہ خبر جملہ اسمیہ فاء عاطفہ اذا شرطیہ اتت فعل جملۃ فاعل بعد جملۃ ظرف جملہ فعلیہ شرط فاء جزائیہ الاولی مبتدأ اما عاطفہ ان ناصبہ یکون فعل لھا متعلق یکون کے محل فاعل موصوف من الاعراب متعلق کائن کے صفت جملہ فعلیہ خبر۔ اولا (او ان لا یکون لھا محل من الاعراب)

عبارت:...... وَعَلَی الْاَوَّلِ اِنْ قُصِدَ تَشْرِیْکُ الثَّانِیَةِ لَهَا فِیْ حُکْمِهٖ عُطِفَتْ عَلَیْهَا کَالْمُفْرَدِ

ترجمہ:......پہلے والے جملہ کی اعراب کی جگہ ہو اور ارادہ کرلیا جائے دوسرے جملہ کو شریک کرنے کا پہلے والے جملہ کے اعراب میں تو عطف کیا جائے گا دوسرے جملہ کا پہلے والے جملہ پر مفرد کے مانند۔

تشریح:...... اگر پہلے جملہ کے لیئے محل اعراب ہو یعنی معطوف علیہ کے لیئے اس صورت میں دوسرے جملہ کو یعنی معطوف کو شریک کریں پہلے والے جملہ کا یعنی معطوف علیہ کا اگر پہلا والا جملہ یعنی معطوف علیہ خبر ہے تو دوسرا جملہ بھی یعنی معطوف بھی خبر ہوگا: اگر پہلا والا جملہ موصوف ہے تو دوسرا جملہ بھی موصوف ہوگا اگر پہلا والا جملہ صفت ہے تو دوسرا جملہ بھی صفت ہوگا یعنی جو اعراب جس وجہ سے پہلے والے کا ہے دوسرے جملہ کا اعراب بھی اسی وجہ سے ہوگا یعنی معطوف معطوف علیہ کے حکم میں ہوگا۔

ترکیب:......واو عاطفہ علی الاول متعلق قصد کے تشریک الثانیہ نائب فاعل لھا متعلق تشریک کے مرجع پہلا والا جملہ فی حکمہ متعلق تشریک کے مرجع پہلے والے جملے کا اعراب جملہ فعلیہ شرط:۔ عطفت فعل ھی نائب فاعل مرجع دوسرا جملہ علیھا متعلق عطفت کے مرجع پہلا جملہ کالمفرد متعلق عطفت کے جملہ فعلیہ جزاء۔

عبارت:......فَشَرْطُ کَوْنِهٖ مَقْبُوْلاً بِالْوَاوِ وَنَحْوِهٖ اَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَهُمَا جِهَةٌ جَامِعَةٌ نَحْوُ زَیْدٌ یَکْتُبُ وَیَشْعُرُ اَوْ یُعْطِیْ وَیَمْنَعُ.

ترجمہ:......اس عطف کے مقبول ہونے کی شرط واو اور واو جیسے کے ساتھ یہ ہے یہ کہ ہو دونوں جملوں میں جامعہ جہت جیسے زید منثور کلام کرتا ہے اور منظوم کلام کرتا ہے اور زید دیتا ہے اور منع کرتا ہے۔

تشریح:......یکتب پہلا جملہ ہے اور اس کے اعراب کی جگہ بھی ہے یعنی یہ خبر واقع ہو رہا ہے حالت رفعی میں ہے اس یکتب

پر عطف کیا گیا ہے یشعر کا اس لیئے یشعر بھی خبر ہے اور حالت رفعی میں ہے اور یشعر یکتب کے اعراب میں شریک ہے
پر عطف واو اور واو جیسے کے ساتھ مقبول اس لیئے ہے کہ یکتب اور یشعر میں جامعہ جھت ہے اور وہ جامعہ جھت علم ہے اور
پر عطف اور یمنع بین جامعہ جھت مال ہے اور یہ دونوں بھی حالت رفعی میں ہیں کیونکہ خبر ہونے میں یمنع یعطی کے اعراب
یعطی میں شریک ہے۔

ترکیب:...... بالواو متعلق مقبولا کے نحو متعلق مقبولا کے مقبولا خبر کون کی:۔ کون مضاف اپنے مضاف الیہ اور خبر سے مل کر مضاف الیہ شرط کا شرط
مبتدأ ان ناصبہ بینھما متعلق کائنۃ کے خبر جھۃ موصوف جامعۃ صفت مل کر اسم جملہ فعلیہ خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف جملہ
اسمیہ:۔ زید مبتدأ یکتب جملہ فعلیہ خبر معطوف علیہ یشعر معطوف مل کر خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... **وَلِهٰذَا عِيبَ عَلٰى اَبِىْ تَمَامٍ فِىْ قَوْلِهٖ: لَا وَالَّذِىْ هُوَ عَالِمٌ اَنَّ النَّوٰى صَبِرٌ وَاَنَّ اَبَا الْحُسَيْنِ كَرِيْمٌ:۔**

ترجمہ:...... اس جامعہ جھت کی وجہ سے عیب لگایا گیا ہے ابو تمام پر اس کے کہنے میں:۔ نہیں قسم اس ذات کی جو جانتی ہے اس بات کو کہ جدائی
کڑوی ہے اور جانتی ہے کہ بیشک ابوالحسین سخی ہے۔

تشریح:...... جدائی کڑوی ہوتی ہے اور ابوالحسن سخی ہے ان دونوں جملوں میں عطف واو کے ذریعہ کیا گیا ہے لیکن اھل علم
نے اس عطف کو پسند نہیں کیا کیونکہ اس میں کوئی ایسی جھت نہیں جو دونوں میں مشترک ہو لیکن مؤمن کا کہنا ہے کہ سخاوت کا
ختم ہونا بھی کڑوا ہے اور سخاوت ابوالحسین کی تھی اور ابوالحسین بچھڑ گیا جس کا بچھڑنا بھی کڑوا ہے اس اعتبار سے کڑوا ھٹ
میں دونوں شریک ہیں اور یہ بات عطف کے لیئے کافی ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ لھذا متعلق عیب کے علی ابی تمام نائب فاعل فی قولہ متعلق عیب کے جملہ فعلیہ لا زائد واو قسمیہ النوی اسم ان کا صبر خبر ان کی
جملہ معطوف علیہ ابا الحسین اسم ان کا کریم خبر ان کی جملہ معطوف مل کر مفعول بہ عالم کا عالم خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مقسم بہ
اقسمت فعل اپنے فاعل اور مقسم بہ سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... وَاِلَّا (وان لم یقصد تشریک الثانیۃ للاولی فی حکم اعرابھا) **فُصِّلَتْ عَنْهَا نَحْوُ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ لَمْ يُعْطَفِ اللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ عَلٰى اِنَّا مَعَكُمْ لِاَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ مَقُوْلِهِمْ.**

ترجمہ:...... اور اگر شریک کرنے کا ارادہ نہ کیا گیا ہو دوسرے جملہ کو پہلے والے جملہ کے اعراب میں تو دوسرے جملہ کو الگ کر دیا جائے گا پہلے
جملہ سے جیسے:۔ اور جب کفار تنہائی میں ہوتے ہیں اپنے چودھریوں کے پاس تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں مسلمانوں سے تو صرف ہم مذاق
کرتے ہیں اور حالت یہ ہے کہ اللہ ان کفار سے وقتاً فوقتاً مذاق کرتا رہتا ہے نہیں عطف کیا گیا اللہ یستھزیٔ کو انا معکم پر کیونکہ اللہ یستھزیٔ نہیں ہے
ان کفار کی بات۔

تشریح:...... اگر دوسرے جملہ کو پہلے والے جملہ کے اعراب میں شریک کرنے کا ارادہ نہ ہو تو دوسرے جملہ کو الگ کر دیا جائے
گا پہلے والے جملہ سے جیسے انا معکم انما نحن مستھزئون پہلا جملہ ہے اور یہ قول کفار کا ہے اور اللہ یستھزیٔ بھم
دوسرا جملہ ہے اور یہ فرمان الٰہی ہے اس اللہ یستھزیٔ بھم کو نہیں عطف کیا گیا انا معکم پر عطف نہ کرنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ
اللہ یستھزیٔ بھم ان کفار کی بات نہیں ہے۔ اس لیئے ان میں جھۃ جامعہ نہیں ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ الا جملہ شرط فصلت عنھا جملہ جزاء:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ الی شیطینھم متعلق خلوا کے جملہ
شرط انا اصل میں اِنَّ نَا ہے ایک نون کو حذف کر دیا گیا ہے نا اسم ہے اِنَّ کا:...... اِنَّا ہو گیا معکم ظرف کائنون کی خبر جملہ اسمیہ مقولہ انما کلمہ حصر نحن
مبتدأ مستھزءون خبر جملہ اسمیہ مقولہ قالوا اپنے دونوں مقولوں سے مل کر جزاء:۔ اللہ مبتدأ بھم متعلق یستھزیٔ کے خبر جملہ اسمیہ لم یعطف فعل اللہ
یستھزیٔ نائب فاعل علی انا معکم متعلق لم یعطف کے:۔ من مقولھم متعلق کائنا کے خبر لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی ان اپنے

اسم اور خبر سے مل کر متعلق لم یعطف کے جملہ فعلیہ:-

عبارت:......وَعَلَى الثَّانِيْ اِنْ قُصِدَ رَبْطُهَا بِهَا عَلٰى مَعْنٰى عَاطِفٍ سِوَى الْوَاوِ عُطِفَتْ بِهٖ نَحْوُ دَخَلَ زَيْدٌ فَخَرَجَ عَمْرٌو اَوْثُمَّ خَرَجَ اِذَا قُصِدَ التَّعْقِيْبُ اَوِ الْمُهْلَةُ.

ترجمہ:......اگر پہلے والے جملہ کے لیئے محل اعراب نہ ہو اور ارادہ کرلیا جائے دوسرے جملہ کو پہلے والے جملہ کے ساتھ ملانے کا عاطف کے معنیٰ پر تو عطف کیا جائے گا دوسرے جملہ کا پہلے جملہ پر واو کے علاوہ کے ساتھ جیسے داخل ہوا زید پس نکلا عمرو یا پھر نکلا عمرو جب ارادہ کرلیا جائے پیچھے لانے کا یا مہلت کا۔

تشریح:......زید یکتب میں یکتب حالت رفعی میں ہے اور جب عطف کیا یشعر کا تو یشعر بھی حالت رفعی میں ہوگیا کیونکہ زید کی خبر ہے اور واو نے یکتب اور یشعر کو حالت رفعی میں جمع کردیا اس لیئے واو کے ساتھ عطف درست ہے وجہ یہ ہے کہ واو صرف جمع کے لیئے ہوتی ہے لیکن جمع نہ ہونے کی وجہ سے دخل زید وخرج عمرو نہیں کہہ سکتے:......الثانی:...... دوسری سے مراد یہ ہے کہ معطوف علیہ کے لیئے محل اعراب نہ ہو جب محل اعراب نہیں ہوگا تو جمع بھی نہیں ہوگا جب جمع نہیں ہوگا تو واو سے عطف بھی نہیں ہوگا واو کے علاوہ سے عطف ہوسکتا ہے جیسے دخل زید فخرج عمرو تعقیب کی وجہ سے فاء کے ذریعہ عطف ہوا ہے دخل زید ثم خرج عمرو مہلت کی وجہ سے ثم کے ذریعہ عطف ہوا ہے یہاں واو کے لیئے کوئی موقعہ نہیں ہے کہ واو سے عطف کیا جائے۔

ترکیب:......واو عاطفہ علی الثانی متعلق قصد کے بہا متعلق ربط کے عاطف مستثنیٰ منہ سوی حرف استثناء الواو مستثنیٰ ملکر مضاف الیہ معنی کا معنی متعلق ربط کے جملہ شرط:- عطفت فعل ھی نائب فاعل مرجع جملہ ثانی بہ متعلق عطفت کے مرجع عاطف جملہ جزاء مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ دخل زید فخرج عمرو معطوف علیہ یا ثم خرج عمرو دونوں جملیں دال بر جزاء اذا شرطیہ المھلۃ معطوف التعقیب کا التعقیب نائب فاعل جملہ شرط۔

عبارت:......وَاِلَّا (وان لم يقصد ربط الثانية بالاولى على معنىٰ عاطف سوى الواو) فَاِنْ كَانَ لِلْاُوْلٰى حُكْمٌ لَمْ يُقْصَدْ اِعْطَاءُهٗ لِلثَّانِيَةِ فَالْفَصْلُ نَحْوُ وَاِذَا خَلَوْا اَلْاٰيَةَ لَمْ يُعْطَفِ اللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ عَلٰى قَالُوْا لِئَلَّا يُشَارِكَهٗ فِي الْاِخْتِصَاصِ بِالظَّرْفِ لِمَا مَرَّ.

ترجمہ:......اور اگر ارادہ نہ کیا گیا ہو دوسرے جملہ کے ملانے کا پہلے جملہ کے ساتھ عاطف کے معنی پر سوائے واو کے پس اگر ہو کوئی حکم پہلے جملہ کے لیئے نہ ارادہ کیا گیا ہو اس حکم کے دینے کا دوسرے جملہ کو پس فصل ہوگا جیسے واذا خلوا آیت ہے نہیں عطف کیا گیا اللہ یستھزئ بھم کو قالوا پر تاکہ نہ شریک کرے وہ قالوا اس اللہ یستھزئ بھم کو ظرف کے ساتھ خاص ہونے میں بسبب اس قاعدہ کے جو قاعدہ گذر گیا۔

تشریح:......پہلے جملہ یعنی معطوف علیہ کے لیئے محل اعراب نہ ہو اس صورت میں دوسرے کلمہ کو ملانے کے لیئے پہلے والے کلمہ سے واو کے علاوہ عاطف کے ساتھ عطف کیا جائے گا اور اگر ارادہ نہ کیا گیا ہو دوسرے جملہ کو ملانے کا پہلے والے جملہ کے ساتھ تو اس کی دو شکلیں ہیں ایک یہ کہ: پہلے جملہ کے لیئے کوئی حکم ہو:- دوسرے جملہ کو یہ حکم دینے کا ارادہ نہ ہو تو اس صورت میں دوسرے جملہ کو پہلے جملہ سے الگ کردیا جائے گا جیسے اللہ یستھزئ بھم کو الگ کردیا گیا ہے یہاں حکم سے مراد حکم اعرابی نہیں ہے کیونکہ پہلا جملہ محل اعراب نہیں ہے۔ بلکہ حکم سے مراد ظرف کے ساتھ خاص ہونا ہے یا شرط کے ساتھ مقید ہونا ہے۔

ترکیب:......والا جملہ شرط:- فاء تفریعیہ ان شرطیہ للاولیٰ متعلق کائنا کے خبر حکم اسم کان کا جملہ فعلیہ:- لم یقصد فعل اعطاء ہ نائب فاعل للثانیۃ متعلق لم یقصد کے جملہ فعلیہ فاء جزائیہ الفصل مبتدأ کائن خبر جملہ جزائیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف واذا خلوا الایۃ مضاف الیہ جملہ اسمیہ لم یعطف فعل:- اللہ یستھزئ بھم نائب فاعل علی قالوا متعلق لم یعطف کے لما مر متعلق یشارک کے بالظرف متعلق اختصاص کے اختصاص متعلق یشارک کے

ترکیب فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور دونوں متعلق سے مل کر متعلق لم یعطف کے لم یعطف فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... وَاِلَّا (وان لم یکن للاولی حکم) فَاِنْ کَانَ بَیْنَهُمَا کَمَالُ الْاِنْقِطَاعِ بِلَا اِیْهَامٍ اَوْ کَمَالُ الْاِتِّصَالِ اَوْ شِبْهُ اَحَدِهِمَا فَکَذٰلِکَ وَاِلَّا (وان لم یکن بینهما کمال الانقطاع بلا ایهام ولاکمال الاتصال ولا شبه احدهما) فَالْوَصْلُ

ترجمہ:...... اور اگر نہ ہو پہلے جملے کے لیئے کوئی حکم پس اگر ہو دونوں جملوں کے درمیان پوری طرح انقطاع بغیر وھم ڈالے ہوئے یا پوری طرح اتصال یا ان دونوں میں سے ایک مشابہ ہو انقطاع کے یا اتصال کے پس اسی طرح فصل ہوگا اور اگر نہ ہو دونوں جملوں کے درمیان پوری طرح انقطاع بغیر وھم ڈالے ہوئے یا پوری طرح اتصال یا ان دونوں میں سے ایک مشابہ نہ ہو انقطاع کے اور نہ اتصال کے تو وصل ہوگا۔

تشریح:...... پہلی بات یہ ہے کہ پہلے جملہ کے لیئے حکم ہی نہ ہو اگر حکم ہو بھی تو دوسرے جملہ کو یعنی معطوف کو حکم دینے کا ارادہ نہ کیا گیا ہو ان دونوں صورتوں میں پہلے جملہ میں اور دوسرے جملہ میں پوری طرح انقطاع ہوگا بغیر وہم ڈالے ہوئے یا پوری طرح اتصال ہوگا یا انقطاع کے ساتھ یا اتصال کے ساتھ مشابہ جملہ ہوگا تو ان چاروں صورتوں میں فصل ہوگا اگر پوری طرح انقطاع نہ ہو یا پوری طرح اتصال نہ ہو یا انقطاع کے ساتھ یا اتصال کے ساتھ مشابہ جملہ نہ ہو تو وصل ہوگا۔

ترکیب:...... والا جملہ شرطیہ:۔ فاء تفریعہ ان شرطیہ کان فعل بینھما متعلق کائنا کے خبر کے بلا ابھام متعلق انقطاع کے کمال الانقطاع معطوف علیہ کمال الاتصال معطوف شبہ احدھما معطوف مل کر اسم کان کا جملہ فعلیہ شرط فاء جزائیہ کذالک متعلق کائن خبر ھو مبتدأ۔ جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... اَمَّا کَمَالُ الْاِنْقِطَاعِ فَلِاخْتِلَافِهِمَا خَبْرًا اَوْ اِنْشَاءً لَفْظًا وَمَعْنًی نَحْوُ: قَالَ رَائِدُهُمْ اَرْسُوْا نُزَاوِلُهَا اَوْ مَعْنًی فَقَطْ نَحْوُ مَاتَ فُلَانٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَوْ لِاَنَّهٗ لَاجَامِعَ بَیْنَهُمَا.

ترجمہ:...... لیکن پوری طرح انقطاع پس دونوں جملوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہوگا مختلف ہونا ہوگا از روئے خبر کے اور از روئے انشاء کے لفظا یا معنی جیسے کہا ان کے سردار نے پڑاؤ ڈالو تم لڑیں گے ہم وہ جنگ یا اختلاف معنی ہو صرف جیسے مرگیا فلاں رحم کرے اللہ اس پر یا پوری طرح انقطاع اس لیئے ہوگا کہ نہیں ہوگا کوئی جامع دونوں جملوں کے درمیان۔

تشریح:...... اَرْسُوْا اصل میں اَرْسِیُوْا ہے باب افعال کا امر یاء پر ضمہ ثقیل ہے ضمہ گر گیا یاء گر گئی اجتماع ساکنین کی وجہ سے واو کی مناسبت سے سین کو ضمہ دیا اَرْسُوْا ہو گیا یہ لفظا بھی انشاء ہے اور معنی بھی انشاء ہے نزاول مضارع ہے باب مفاعلہ کا یہ لفظا بھی خبر ہے اور معنی بھی خبر ہے اس لیئے ارسوا اور نزاول میں پوری طرح انقطاع ہے جس کی وجہ سے فصل کر دیا گیا ہے عطف نہیں ڈالا مات لفظا بھی خبر ہے اور معنی بھی خبر ہے رحمہ اللہ لفظا خبر ہے معنی انشاء ہے اس لیئے مات فلان اور رحمہ اللہ میں پوری طرح انقطاع ہے جس کی وجہ سے فصل کر دیا گیا ہے عطف نہیں کیا:۔

ترکیب:...... اما شرطیہ کمال الانقطاع مبتدأ فاء جزائیہ اختلاف ممیّز خبرا تمیز انشاء تمیز لفظا صفت معنی صفت دونوں کی اختلاف متعلق کائن کے خبر جملہ شرطیہ قال فعل رائدھم فاعل ارسوا فعل بفاعل جملہ فعلیہ مقولہ:۔ نزاولھا فعل فاعل مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ مقولہ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ فقط اصل میں:۔ (اذا اختلفتا معنی فانته) مات فعل فلان فاعل جملہ فعلیہ رحم فعل (ہ) مفعول بہ اللہ فاعل جملہ فعلیہ:۔ اما کمال الانقطاع مبتدأ لانہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ (ہ) اسم ان کا ضمیر شان لانفی جنس جامع اسم بینھما ظرف کائن کی خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... اَمَّا کَمَالُ الْاِتِّصَالِ فَلِکَوْنِ الثَّانِیَةِ مُؤَکِّدَةً لِلْاُوْلٰی لِدَفْعِ تَوَهُّمِ تَجَوُّزٍ اَوْغَلَطٍ نَحْوُ لَارَیْبَ فِیْهِ:

ترجمہ: ...... اور لیکن پوری طرح اتصال پس پہلے والے جملہ کو دوسرے جملہ کے مضبوط کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے غلط کے وھم کو ہٹانے کے لیئے یا جیسے لاریب فیہ ہے نہیں ہے کوئی شک اس میں۔
تجوز کے وھم کو ہٹانے کے لیئے

تشریح: ...... پوری طرح اتصال یعنی ایک جملہ کا دوسرے جملہ کے ساتھ ملنا تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ ہے کہ دوسرا جملہ پہلے جملہ کی تاکید واقع ہو خواہ تاکید معنوی ہو جیسے جاء زید نفسہ خواہ تاکید لفظی ہو جیسے جاء زید زید دوسرے یہ کہ دوسرا جملہ پہلے جملہ کا بدل واقع ہو جیسے جاء زید اخوک اور تیسرے یہ کہ دوسرا جملہ پہلے جملہ کا بیان واقع ہو جیسے جاء ابوحفص عمر:- پوری طرح ملنے کی وجہ سے زید اور نفسہ میں عطف نہیں ہے زید زید میں عطف نہیں ہے زید اخوک میں عطف نہیں ہے ابوحفص عمر میں عطف نہیں ہے۔

ترکیب: ...... اما شرطیہ کمال الاتصال مبتدأ الاولیٰ متعلق مؤکدۃ کے لدفع توھم تجوز متعلق مؤکدۃ کے غلط معطوف تجوز کا مؤکدۃ خبر کون کی کون متعلق کائن کے خبر جملہ شرطیہ مثالہ مبتدا نحو خبر مضاف لاریب فیہ۔ مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔

عبارت: ...... فَإِنَّهُ لَمَّا بُوْلِغَ فِيْ وَصْفِهٖ بِبُلُوْغِهِ الدَّرَجَةَ الْقُصْوٰى فِي الْكَمَالِ بِجَعْلِ الْمُبْتَدَأِ ذٰلِكَ وَتَعْرِيْفِ الْخَبَرِ بِاللَّامِ جَازَ اَنْ يَّتَوَهَّمَ السَّامِعُ قَبْلَ التَّأَمُّلِ اَنَّهُ مِمَّا يُرْمٰى بِهٖ جُزَافًا فَاُتْبِعَهُ نَفْيًا لِذٰلِكَ فَوِزَانُهُ وِزَانُ نَفْسِهٖ فِيْ جَاءَنِيْ زَيْدٌ نَفْسُهُ.

ترجمہ: ...... پس بیشک جب مبالغہ کیا گیا کتاب کے وصف میں اس کتاب کے پہنچنے کی وجہ سے کمال کے اندر انتہائی درجہ کو ذالک کو مبتدأ بنانے کی وجہ سے اور خبر کو لام کے ساتھ معرفہ بنانے کی وجہ سے تو جائز ہے یہ کہ سوچنے سے پہلے سامع وہم کرے اس بات کا کہ بیشک یہ خبر اس میں سے ہے جس کو کہہ دیا جاتا ہے ویسے ہی پس پیچھے لایا گیا لاریب فیہ کو اس ذالک الکتاب کے اس وھم کی نفی کے لیئے پس اس لاریب فیہ کا مرتبہ نفسہ کا مرتبہ ہے جو جاء نی زید نفسہ میں ہے۔

تشریح: ...... کمال کے اندر انتہائی درجہ کو اس کتاب کے پہنچنے کی وجہ سے جب مبالغہ کیا گیا اس کتاب کے وصف میں تو ذالک کو مبتدأ بنایا گیا جو کہ اسم اشارہ بعید کے لیئے ہے اور درجہ کمال پر اور بلندیئے مراتب پر اور اعلیٰ شان پر دلالت کرتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ خبر یعنی الکتاب کو معرفہ بنایا گیا لام کے ساتھ جو حصر پر دلالت کرتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کامل کتاب یہی ہے گویا کہ دوسری کتابیں اس کے مقابل ناقص ہیں اس صورت میں جائز ہے یہ بات یہ کہ سامع سوچنے سے پہلے ہی یہ گمان کرے کہ یہ جملہ بے سوچ سمجھے ایسے ہی کہہ دیا گیا ہے اس وھم کو ہٹانے کے لیئے جملہ لاریب فیہ لایا گیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ ذالک الکتاب بغیر سوچ سمجھے نہیں کہا گیا بلکہ یہ حقیقت ہے کہ اس کتاب کے کلام الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اور لاریب فیہ کا مرتبہ نفسہ کا مرتبہ ہے جو جاء نی زید نفسہ کے اندر ہے اس میں الکتاب مؤکد ہے اور لاریب فیہ تاکید ہے یعنی تاکید معنوی ہے اگرچہ مفہوم مختلف ہے لیکن ایک مفہوم سے دوسرا مفہوم ثابت ہوتا ہے۔

ترکیب: ...... فاء تفریعیہ (ہ) ضمیر شان اسم ان کا لما ظرف جاز کی مضاف باقی جملہ مضاف الیہ:۔ بولغ فعل فی وصفہ نائب فاعل مرجع الکتاب ببلوغہ متعلق بولغ کے مرجع الکتاب الدرجہ موصوف القصوىٰ صفت مل کر مفعول بہ بلوغ کا فی الکمال متعلق بلوغ کے بجعل المبتدأ متعلق بولغ کے ذالک مفعول بہ جعل کا باللام متعلق تعریف کے تعریف متعلق بولغ کے جملہ فعلیہ:۔ جاز فعل السامع فاعل یتوھم کا یتوھم فاعل جاز کا قبل التامل ظرف یتوھم کی انہ مفعول بہ یتوھم کا (ہ) اسم ان کا بہ نائب فاعل ذوالحال جزا فا حال جملہ فعلیہ صلہ: موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔ فاء تفریعیہ اتبع فعل ھو نائب فاعل ممیز مرجع لاریب فیہ (ہ) مفعول ثانی مرجع ذالک الکتاب نفیا تمیز لذالک متعلق اتبع کے جملہ فعلیہ:۔
فوزانہ مبتدأ وزان نفسہ خبر جملہ اسمیہ فی جاء نی زید نفسہ متعلق کائنۃ کے صفت۔

عبارت: ...... وَنَحْوُ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ فَاِنَّ مَعْنَاهُ اَنَّهُ فِي الْهِدَايَةِ بَالِغٌ دَرَجَةً لَا يُدْرَكُ كُنْهُهَا حَتّٰى كَاَنَّهُ هِدَايَةٌ مَحْضَةٌ وَهٰذَا مَعْنٰى ذٰلِكَ الْكِتَابُ لِاَنَّ مَعْنَاهُ كَمَا مَرَّ الْكِتَابُ الْكَامِلُ.

ترجمہ:......اور لیکن پورا اتصال پس پہلے والے جملہ کو دوسرے جملہ کے مضبوط کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے تجوز یا غلط کے وہم کو ہٹانے کے لیے جیسے ھدی للمتقین ہے پس بیشک اس ھدی للمتقن کا معنی ہے کہ وہ کتاب ھدایت میں پہنچی ہوئی ہے ایک درجہ کو نہیں جانی جاسکتی اس درجہ کی حقیقت گویا کہ وہ کتاب خالص ہدایت ہے اور یہ معنی ذالک الکتاب کا ہے کیونکہ اس ذالک الکتاب کا معنی ایسا ہے جیسا گذرا کامل کتاب۔

تشریح:......دو جملوں کا پوری طرح ملنا جس کی وجہ سے عطف نہیں ہوسکتا اس کی پہلی مثال لاریب فیہ ہے جو کہ تاکید معنوی ہے کہ مفہوم مختلف ہے لیکن ایک مفہوم سے دوسرا مفہوم ثابت ہوتا ہے ذالک الکتاب کا معنی الکتاب الکامل ہے اور یہ بات پہلے گذر چکی ہے بجعل المبتداء ذالک کی بحث میں تو گویا کہ ذالک الکتاب کا معنی ہے کہ یہ کتاب خالص ہدایت ہے اور ھدی للمتقین کا معنی ہے کہ وہ کتاب ہدایت میں ایک ایسے درجہ کو پہنچی ہوئی ہے جس کی حقیقت کو نہیں جانا جاسکتا اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ھدی للمتقین اور ذالک الکتاب کا ایک معنی ہے جس کی وجہ سے یہ تاکید لفظی ہے۔

ترکیب:......مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف ھدی للتمقین مضاف الیہ جملہ اسمیہ فاء تفریعہ معناہ اسم ان کا مرجع ھدی للمتقین انہ خبر جملہ اسمیہ (ہ) اسم ان کا مرجع الکتاب فی الھدایۃ متعلق بالغ کے حتیٰ کانہ ھدایۃ محفصۃ غاییت لا یدرک کی:...... لا یدرک فعل اپنے کنھما فاعل اور غایت سے مل کر جملہ فعلیہ صفت درجۃ موصوف مفعول بہ بالغ کا بالغ خبران کی جملہ اسمیہ ہو کر خبر ان کی:...... ھذا مبتدأ معنی خبر مضاف ذالک الکتاب مضاف الیہ لان متعلق کائن کے دوسری خبر معناہ اسم کما مر متعلق کائن کے خبر الکتاب الکامل دوسری خبر لان کی۔

عبارت:......وَالْمُرَادُ بِكَمَالِهِ كَمَالُهُ فِي الْهِدَايَةِ لِاَنَّ الْكُتُبَ السَّمَاوِيَّةَ بِحَسْبِهَا مُتَفَاوِتَةٌ فِيْ دَرَجَاتِ الْكَمَالِ فَوِزَانُهُ وِزَانُ زَيْدُ نِ الثَّانِيْ فِيْ جَاءَ نِيْ زَيْدٌ زَيْدٌ.

ترجمہ:......اور مراد اس کتاب کے پورا ہونے سے اس کتاب کا پورا ہونا ہے ہدایت میں کیونکہ آسمانی کتابیں اپنے مرتبہ کے اعتبار سے مختلف ہیں کمالات کے درجات میں اس ھدی للمتقین کا مرتبہ دوسرے زید کا مرتبہ ہے جو جاء نی زید زید میں دوسرا زید ہے۔

تشریح:......جب آپ نے کہا الکتاب الکامل کامل کتاب تو سوال یہ تھا کہ کس چیز میں کامل ہے تو جواب دیا گیا کہ ھدایۃ میں کامل ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ آسمانی کتابیں اپنے مرتبہ کے اعتبار سے درجات میں مختلف ہیں پس ھدی للمتقین کا معنی ہوا کہ یہ ایک عظیم ھدایت ہے جس کے درجہ کی حقیقت کو پہچاننا مشکل ہے تو گویا کہ ھدی للمتقین کا مرتبہ وہ ہوگا جو مرتبہ دوسرے زید کا ہے یعنی یہ تاکید لفظی ہے۔ اور لاریب فیہ تاکید معنوی ہے گویا کہ تاکید در تاکید ہے تاکید ہونے کی وجہ سے واو نہیں لائے بغیر واو کے ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین ہے اگر تاکید نہ ہوتی تو کلام ذالک الکتاب ولاریب فیہ وھدی للمتقین ہوتا۔

ترکیب:......بکمالہ متعلق المراد کے مبتدأ مرجع الکتاب کمالہ خبر فی الھدایۃ متعلق کمالہ کے لان متعلق کمالہ الکتب السماویۃ اسم ان کا بحسبھا متعلق متفاوتۃ کے مرجع الکتب السماویۃ فی درجات الکمال متعلق متفاوتۃ کے متفاوتۃ خبر ان کی جملہ اسمیہ فوزانہ مبتدأ وزان خبر مضاف زید مضاف الیہ موصوف الثانی صفت مل کر۔ موصوف فی جار نی زید زید متعلق الکائن کے صفت۔

عبارت:......اَوْلِكَوْنِهَا بَدَلاً مِنْهَا لِاَنَّهَا غَيْرُ وَافِيَةٍ بِتَمَامِ الْمُرَادِ اَوْ كَغَيْرِ الْوَافِيَةِ بِخِلَافِ الثَّانِيَةِ وَالْمَقَامُ يَقْتَضِيْ اِعْتِنَاءً بِشَانِهِ لِنُكْتَةٍ كَكَوْنِهِ مَطْلُوْباً فِيْ نَفْسِهِ اَوْ فَظِيْعًا اَوْ عَجِيْبًا اَوْ لَطِيْفًا نَحْوُ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ.

ترجمہ:......اور لیکن پوری طرح اتصال پہلے جملہ سے دوسرے جملہ کے بدل ہونے کی وجہ سے ہوگا کیونکہ وہ پہلا جملہ پوری مراد ادا کرنے سے قاصر ہے یا قاصر کے مانند ہے یہ دونوں باتیں خلاف ہیں دوسرے جملہ کے اور مقام چاہتا ہے کہ پوری مراد کو اہتمام کے ساتھ بیان کیا جائے اس مراد کی شان کی وجہ سے نکتہ کے سبب جیسے اس مراد کا مطلوب ہونا ہے فی نفسہ یا قبیح ہونا ہے فی نفسہ یا عجیب ہونا ہے فی نفسہ یا لطیف ہونا ہے فی نفسہ جیسے مدد کی اس

نے تمہاری ان چیزوں کے ساتھ جن کو تم جانتے ہو مدد کی اس نے تمہاری چوپاؤں کے ساتھ بیٹوں کے ساتھ باغوں کے ساتھ اور چشموں کے ساتھ۔

تشریح:...... امدکم بما تعلمون پہلا جملہ ہے جو کہ مراد کو پوری طرح ادا نہیں کر رہا ہے اور اس کام کی شان کی وجہ سے مقام چاہتا ہے کہ مراد کو اہتمام کے ساتھ بیان کیا جائے تا کہ معلوم ہو جائے کہ ماموصولہ سے کیا مراد ہے آیا وہ چیز فی نفسہ مطلوب ہے یافی نفسہ قبیح ہے یافی نفسہ عجیب ہے یافی نفسہ عمدہ ہے اس کے لیئے دوسرا جملہ لایا گیا ہے امدکم بما تعلمون جملہ مبدل منہ ہے اور امدکم بانعام وبنین وجنت وعیون بدل ہے۔ اس مبدل منہ اور بدل کی وجہ سے پوری طرح اتصال ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں کیا گیا۔

ترکیب:......کمال الاتصال مبتدأ منہا متعلق بدلا کے بتمام المراد اور کغیر الوافیۃ متعلق وافیۃ کے وافیۃ مضاف الیہ غیر کا غیر خبر ان کی ان اپنے اسم ھا اور خبر سے مل کر متعلق بدلا کے بدلا اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر کون کی کون اپنے اسم اور خبر سے مل کر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ ہو کر بخلاف الثانیۃ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ المقام مبتدأ: یقتضی فعل ھو فاعل مرجع مقام اعتناء مفعول بہ بشانہ متعلق یقتضی کے لنکتۃ متعلق یقتضی کے یقتضی جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ۔ مثالہ مبتدأ فی نفسہ متعلق مطلوبا کے معطوف علیہ باقی تینوں معطوف مل کر خبر کون کی کون متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......فَاِنَّ الْمُرَادَ التَّنْبِیْهُ عَلٰی نِعَمِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالثَّانِیْ اَوْفٰی بِتَادِیَتِهٖ لِدَلَالَتِهٖ عَلَیْهَا بِالتَّفْصِیْلِ مِنْ غَیْرِ اِحَالَةٍ عَلٰی عِلْمِ الْمُخَاطَبِیْنَ الْمُعَانِدِیْنَ :. فَوِزَانُهٗ وِزَانُ وَجْهُهٗ فِیْ اَعْجَبَنِیْ زَیْدٌ وَجْهُهٗ لِدُخُوْلِ الثَّانِیْ فِی الْاَوَّلِ

ترجمہ:......پس مراد پہلے جملہ سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر تنبیہ ہے اور دوسرا جملہ زیادہ پورا کر رہا ہے اس مراد کے ادا کرنے کو ان نعمتوں پر اپنی دلالت کی وجہ سے تفصیل کے ساتھ مخالف مخاطبین کے علم پر بغیر حوالہ کیئے ہوئے پس اس دوسرے امدکم کا مرتبہ وجھہ کا مرتبہ ہے جو وجھہ اعجبنی زید وجھہ کے اندر ہے اور یہ وجھہ کا مرتبہ دوسرے جملہ کے پہلے جملہ میں داخل ہونے کی وجہ سے ہے۔

تشریح:......ماموصولہ میں تمام چیزیں شامل ہیں اور اس پہلے جملہ سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر تنبیہ کی گئی ہے کہ اللہ نے تمہاری مدد کی ان چیزوں سے جن کو تم جانتے ہو پھر دوسرے جملہ سے اس کی تفصیل بیان کر دی مخالف مخاطبین کے علم پر ان چیزوں کو نہیں چھوڑا بلکہ خود بیان کر دیں کہ چوپائے ہیں بیٹے ہیں باغ ہیں چشمے ہیں اور یہ دوسرا جملہ امدکم کا پہلے جملہ میں داخل ہے کیونکہ پہلے جملہ میں زر اور زمین اور زن وغیرہ بھی شامل ہیں اس وجہ سے یہ بدل بعض ہے اور بدل بعض کی وجہ سے پوری طرح اتصال ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں کیا گیا۔

ترکیب:......فاء عاطفہ المراد اسم ان کا التنبیہ خبر علی نعم اللہ تعالیٰ متعلق تنبیہ کے جملہ اسمیہ واو عاطفہ الثانی مبتدأ اوفی خبر بتادیتہ متعلق اوفی کے مرجع مراد لدلالتہ متعلق اوفی کے مرجع الثانی علیہا متعلق دلالت کے مرجع نعم اللہ بالتفصیل متعلق دلالت کے من غیر احالۃ متعلق اوفی کے علی علم المخاطبین المعاندین متعلق احالۃ کے جملہ اسمیہ فوزنہ مبتدأ وزان خبر مضاف وجھہ مضاف الیہ موصوف فی اعجبنی زید وجھہ متعلق کائنۃ کے صفت فی الاول متعلق دخول کے دخول متعلق کائنۃ کے دوسری خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَالثَّانِیْ نَحْوُ:. اَقُوْلُ لَهٗ اِرْحَلْ لَاتُقِیْمَنَّ عِنْدَنَا x وَاِلَّا فَكُنْ فِی السِّرِّ وَالْجَهْرِ مُسْلِمًا:. فَاِنَّ الْمُرَادَ بِهٖ كَمَالُ اِظْهَارِ الْكَرَاهَةِ لِاِقَامَتِهٖ : وَقَوْلُهٗ لَا تُقِیْمَنَّ عِنْدَنَا اَوْفٰی بِتَادِیَتِهٖ لِدَلَالَتِهٖ عَلَیْهِ بِالْمُطَابَقَةِ مَعَ التَّاكِیْدِ.

ترجمہ:......اور دوسرا جملہ جیسے کہتا ہوں میں اس کو چلا جا نہ ٹھہر تو ہمارے پاس اور اگر تو نہیں جاتا پس ہو جا تو ظاہر میں اور باطن میں فرمانبردار پس بیشک مراد اس ارحل سے اس کے ٹھہرنے کی وجہ سے پوری کراھیت کو ظاہر کرنا ہے اور اس کا کہنا نہ ٹھہر تو ہمارے پاس یہ زیادہ اداء کرتا ہے اس مراد کے اداء کرنے کو اس کمال اظہار کراھیۃ پر اپنی دلالت کی وجہ سے مطابقت کے سبب تاکید کے ساتھ۔

تشریح:......عام طور پر لاتقیمن عندنا سے ٹھہرنے سے روکنا مقصود نہیں ہوتا بلکہ مخاطب کی موجودگی پر ناپسندیدگی کا اظہار

مقصود ہوتا ہے خواہ وہ جائے یا نہ جائے مطلب یہ ہے کہ ارحل لاتقیمن عندنا دونوں جملے مخاطب کے ٹھہرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کر رہے ہیں اس لیئے لاتقیمن مطابق ارحل کے ہے اور لاتقیمن میں نون تاکید کا بھی ہے جس کی وجہ سے لاتقیمن عندنا پوری طرح اداء کر رہا ہے اس مراد کے اداء کرنے کو کمال اظہار کراھۃ پر اپنی دلالت کی وجہ سے مطابقت کے سبب تاکید کے ساتھ۔

ترکیب:.....الثانی مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ۔ لہ متعلق اقول کے ارحل مبدل منہ لاتقیمن عندنا بدل اشتمال ملکر مقولہ اقول فعل فاعل متعلق اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ۔ والا (وان لم ترحل) جملہ شرطیہ فاء جزائیہ کن فعل امر انت اسم فی السر والجہر متعلق کن کے مسلما خبر جملہ جزائیہ۔ المراد اسم ان کامل متعلق مراد کے مرجع ارحل کمال الاظہار الکراھۃ خبر لاقامۃ متعلق الاظہار کے جملہ اسمیہ قول مضاف (ہ) مضاف الیہ لاتقیمن عندنا مقولہ ملکر مبتدأ اوفی اسم تفضیل ھو فاعل مرجع لاتقیمن عندنا بتادیۃ متعلق اوفی کے مرجع مراد علیہ متعلق دلالت کے مرجع کمال الاظہار الکراھۃ لدلالتہ متعلق اوفی کے مرجع لاتقیمن عندنا بالمطابقۃ متعلق اوفی کے مع التاکید ظرف اوفی کی۔

عبارت:.....فَوِزَانُهٗ وِزَانُ حُسْنُهَا فِیْ اَعْجَبَنِی الدَّارُ حُسْنُهَا لِاَنَّ عَدَمَ الْاِقَامَةِ مُغَایِرٌ لِلْاِرْتِحَالِ وَغَیْرُ دَاخِلٍ فِیْهِ مَعَ مَا بَیْنَهُمَا مِنَ الْمُلَابَسَةِ:۔

ترجمہ:.....پس اس لاتقیمن عندنا کا مرتبہ حسنھا کا مرتبہ ہے جو اعجبنی الدار حسنھا کے اندر ہے کیونکہ اقامت کا نہ ہونا غیر ہے کوچ کرنے کے اور عدم اقامت داخل نہیں ہے اس ارتحال میں اس تعلق کے ساتھ جو تعلق عدم اقامت اور ارتحال کے درمیان ہے۔

تشریح:.....کسی چیز کا امر اس چیز کی ضد کی نہی کو لازم ہوتا ہے جیسے ارتحال کا حکم اس ارتحال کی ضد اقامت کی نہی کو لازم ہے اس لیے ارحل اور عدم اقامت میں لزوم کی مناسبت پائی گئی اور عدم اقامت کا مفہوم غیر ہے ارتحال کے مفہوم کے اس لیئے عدم اقامت ارتحال کے لیے تاکید نہیں ہوسکتی اور عدم اقامت داخل نہیں ہے ارتحال میں اس لیئے عدم اقامت ارتحال کے لیے بدل بعض نہیں ہوسکتا:.....لیکن ارحل میں اور عدم اقامت میں لزوم کی مناسبت ہے اس لیئے ارحل کے لیئے عدم اقامت بدل اشتمال ہے اور لاتقیمن عندنا کا مرتبہ حسنھا کا مرتبہ ہے جو حسنھا اعجبنی الدار حسنھا کے اندر ہے یعنی اعجبنی الدار حسنھا میں حسنھا الدار کا حصہ نہیں ہے اس لیے بدل بعض نہیں ہے حسنھا کا تعلق ہے الدار کے ساتھ اس لیے حسنھا بدل اشتمال ہے اسی طرح ارحل کا لاتقیمن عندنا بدل اشتمال ہے:..... بدل اشتمال میں پوری طرح اتصال ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں ہے۔

ترکیب:.....فوزانہ مبتدأ وزان خبر مضاف حسنھا مضاف الیہ موصوف فی اعجبنی الدر حسنھا متعلق الکائنۃ کے صفت لان متعلق کائنۃ کے دوسری خبر عدم الاقامۃ اسم ان کا مغائر خبر ان کی للارتحال متعلق مغائر کے غیر داخل معطوف ہے مغائر پر فیہ متعلق داخل کے مع ظرف داخل کی مضاف ما مضاف الیہ موصولہ ثبت فعل ھو فاعل مرجع ما۔ بینھما ظرف ثبت کی مرجع عدم اقامت اور ارتحال من الملابسۃ متعلق ثبت کے جملہ فعلیہ صلہ:۔

عبارت:.....اَوْ بَیَانًا لَهَا لِخِفَائِهَا نَحْوُ فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطٰنُ قَالَ یٰاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّکَ عَلٰی شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْکٍ لَّایَبْلٰی فَاِنَّ وِزَانَهٗ وِزَانُ عُمَرَ فِیْ قَوْلِهٖ اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ۔

ترجمہ:.....اور لیکن پوری طرح اتصال پس پہلے والے جملہ کو دوسرے جملہ کے بیان کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے پہلے والے جملہ کے ہلکا ہونے کی وجہ سے جیسے پس وسوسہ ڈالا شیطان نے ادم کو کہا اس شیطان نے اے آدم کیا نہ بتاؤں میں تجھ کو ھمیشگی کا درخت اور نہ ختم ہونے والی بادشاہت پس بیشک اس یاآدم ھل ادلک علی شجرۃ الخلد وملک لایبلیٰ کا مرتبہ عمر کا مرتبہ ہے جو عمر اس کے کہنے میں ہے قسم کھائی اللہ کے ابوحفص نے جو کہ عمر ہے۔

تشریح:.....فوسوس الیہ الشیطن جملہ مبین ہے اور اس جملہ میں خفاء ہے یعنی پوشیدگی ہے کہ شیطان نے وسوسہ ڈالا مگر معلوم نہیں

کہ وہ وسوسہ کیا تھا دوسرے جملہ نے بیان کر دیا کہ شیطان نے جو وسوسہ ڈالا تھا وہ یہ تھا کہ آپ کو جس درخت سے روکا گیا ہے وہ درخت ایسا ہے کہ اگر آپ کھالیں تو آپ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور آپ کی بادشاہت کبھی ختم نہیں ہوگی یہ جملہ پہلے جملہ کا بیان ہے اور اس دوسرے جملہ کا مرتبہ ایسا ہے جیسا عمر کا مرتبہ اس کے کہنے میں:۔ قسم کھائی اللہ کی ابوحفص نے جو کہ عمر ہے تو ابوحفص ہیں اور عمر میں پوری طرح اتصال ہونے کی وجہ سے عطف نہیں ہے اسی طرح **فوسوس الیه الشیطن** مبین ہے اور قال یا ادم **هل ادلک علی الشجرة الخلد وملک لایبلیٰ** عطف بیان ہے اس میں بھی کمال اتصال ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں ہے۔

ترکیب:...... کمال الاتصال فلکون الثانیة بیانالھا لخفائھا:۔ لھا متعلق بیانا کے مرجع جملہ اولیٰ لخفائھا متعلق بیان کے مرجع جملہ اولیٰ بیانا خبر کون کی کون متعلق کائن کے خبر کمال الاتصال مبتدأ جملہ اسمیہ وسوس فعل الیه متعلق وسوس کے مرجع ادم الشیطن فاعل جملہ مبین ادم منادیٰ ادلک فعل انا فاعل ک مفعول بہ علی شجرة الخلد متعلق ادل کے ملک موصوف لایبلیٰ جملہ صفت ملکر جملہ فعلیہ نداء:۔ منادیٰ نداء ملکر مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ وزانہ اسم ان کا وزان خبر مضاف عمر مضاف الیہ موصوف فی قولہ متعلق الکائن کے صفت اقسم فعل باللہ متعلق اقسم کے ابوحفص مبین عمر عطف بیان۔

عبارت:...... **وَاَمَّا كَوْنُهَا كَالْمُنْقَطِعَةِ عَنْهَا فَلِكَوْنِ عَطْفِهَا عَلَيْهَا مُوْهِمًا لِعَطْفِهَا عَلٰى غَيْرِهَا وَيُسَمَّى الْفَصْلُ لِذَالِكَ قَطْعًا مِثَالُهُ وَتَظُنُّ سَلْمٰى اَنَّنِىْ اَبْغِىْ بِهَا x بَدَلًا اُرَاهَا فِى الضَّلَالِ تَهِيْمُ :. وَيَحْتَمِلُ الْاِسْتِيْنَافُ :.**

ترجمہ:...... اور لیکن اس دوسرے جملہ کا ہونا ایسے جیسے وہ کٹا ہوا ہے پہلے والے جملہ سے پہلے والے جملہ پر دوسرے جملہ کے عطف ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اس حال میں کہ وہ دوسرا جملہ اپنے عطف کی وجہ سے وہم ڈالتا ہے پہلے والے جملہ کے علاوہ پر اور اس وہم کی وجہ سے نام رکھا جاتا ہے اس فصل کا قطع مثال اس کی:۔ گمان کرتی ہے سلمیٰ کہ بیشک میں تلاش کرتا ہوں کسی اور کو اس کے علاوہ x میں خیال کرتا ہوں اس کو گمراہی میں حیران اراھا جملہ احتمال رکھتا ہے جملہ مستانفہ کا۔

تشریح:...... **تظن سلمیٰ اننی ابغی بھا x بدلا** معطوف علیہ **واراھا فی الضلال تھیم** معطوف ہے گمان کرتی ہے سلمیٰ میں تلاش کرتا ہوں اس کے علاوہ کسی اور کو اور میں خیال کرتا ہوں اس کو گمراہی میں حیران اور اگر **ابغی بھا بدلا** معطوف علیہ اور **اراھا** معطوف بنائیں یعنی گمان کرتی ہے سلمہ کہ میں تلاش کرتا ہوں اس کے علاوہ کسی اور کو اور گمان کرتی ہے سلمہ کہ میں خیال کرتا ہوں اس کو گمراہی میں حیران یعنی نہ میں تلاش کرتا ہوں اور نہ میں خیال رکھتا ہوں اور یہ مقصد کے خلاف ہے جب جملہ سے پہلے دو جملے ہوں اور عطف کی وجہ سے وہم مقصد کے خلاف ہو تو عطف نہ کریں اس کا نام قطع ہے امر مانع خارجی ہے ذاتی نہیں اس لیئے کمال الانقطاع نہیں ہے بلکہ شبہ کمال انقطاع ہے: **اراھا فی الضلال تھیم** یہ جملہ احتمال رکھتا ہے **مستانفہ** کا یعنی الگ نیا جملہ ہے:...... شبہ کمال انقطاع کی وجہ سے **تظن سلمیٰ اننی ابغی بھا بدلا** میں اور **اراھا فی الضلال تھیم** میں فصل ہے وصل نہیں ہے:...... اب تک فصل کی تین قسمیں بیان ہو چکی ہیں:...... (۱) کمال الانقطاع بلا ایہام (۲) کمال الاتصال (۳) شبہ کمال الانقطاع۔

ترکیب:...... عنھا متعلق منقطعۃ کے مرجع جملہ اولیٰ منقطعۃ متعلق کونھا کے مبتدأ مرجع جملہ ثانی فلکون عطفھا متعلق کائن کے خبر مرجع جملہ ثانی علیھا متعلق عطف کے مرجع جملہ اولیٰ موھما حال عطفھا کی ضمیر سے لعطفھا متعلق موھما کے مرجع جملہ ثانی علی غیرھا متعلق لعطفھا کے مرجع جملہ اولیٰ جملہ اسمیہ یسمّٰی فعل الفصل نائب فاعل لذالک متعلق یسمّٰی کے مشارالیہ وھم قطعا مفعول ثانی جملہ فعلیہ (ی) اسم ان کا ابغی بھا بدلا خبر جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ تظن کا جملہ فعلیہ ارافعل انا نائب فاعل ھا مفعول ثانی ذوالحال فی الضلال متعلق ارا کے تھیم حال جملہ فعلیہ **یحتمل** فعل ھو فاعل مرجع اراھا الاستیناف مفعول بہ جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... **وَاَمَّا كَوْنُهَا كَالْمُتَّصِلَةِ بِهَا فَلِكَوْنِهَا جَوَابَ السُّؤَالِ اِقْتَضَتْهُ الْاُوْلٰى فَتُنَزَّلُ مَنْزِلَتَهٗ فَيُفْصَلُ عَنْهَا كَمَا**

يُفَصَّلُ الْجَوَابُ عَنِ السُّوَالِ.

ترجمہ:.......اور لیکن دوسرے جملہ کا ہونا ایسے جیسے وہ دوسرا جملہ ملا ہوا ہے پہلے والے جملہ سے پس دوسرا جملہ سوال کا جواب ہونے کی وجہ سے ہوگا نہ کرے گا پہلا والا جملہ اس جواب کا پس اتار دیا جائے گا پہلے والے جملہ کو سوال کی جگہ میں پس الگ کر دیا جائے گا دوسرے جملہ کو پہلے والے جملہ سے جیسا کہ الگ کر دیا جاتا ہے جواب کو سوال سے۔

تشریح:.......یہ بحث شبہ کمال اتصال کی ہے جب دوسرا جملہ پہلے جملہ کا جواب واقع ہوتو پہلا جملہ اس صورت میں دوسرے جملہ کا سوال واقع ہوگا اور جواب سوال کے ساتھ مشابہ اتصال ہے پورا اتصال نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سوال کا متکلم الگ ہے اور جواب کا متکلم الگ ہے اور مشابہ اتصال ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سوال جواب کو لازم ہوتا ہے اور جواب سوال کو لازم ہوتا ہے۔

ترکیب:.......واو عاطفہ اما شرطیہ کون مبتدأ مضاف ھا مضاف الیہ مرجع جملہ ثانی کالمتصلۃ متعلق کون کے بھا متعلق المتصلۃ کے مرجع جملہ اولیٰ فاء جزائیہ لام جارہ کون متعلق کائن کے خبر مضاف ھا مضاف الیہ مرجع جملہ ثانی جواب السوال خبر کون کی جملہ شرطیہ:۔ اقتضت فعل (ہ) مفعول بہ مرجع جواب الاولیٰ فاعل جملہ فعلیہ فاء عاطفہ تنزل فعل ھی نائب فاعل مرجع جملہ اولیٰ منزلۃ ظرف (ہ) مرجع سوال جملہ فعلیہ فاء عاطفہ یفصل فعل ھو نائب فاعل مرجع جملہ ثانی عنھا متعلق یفصل کے مرجع جملہ اولیٰ کا ف جارہ ما زائدہ مضاف متعلق یفصل کے باقی جملہ مضاف الیہ۔

عبارت:.......اَلسَّكَّاكِيُّ فَتُنَزَّلُ مَنْزِلَةَ الْوَاقِعِ لِنُكْتَةٍ كَاِغْنَاءِ السَّامِعِ عَنْ اَنْ يَّسْاَلَ اَوْ اَنْ لَّا يُسْمَعَ مِنْهُ شَيْئٌ وَيُسَمَّى الْفَصْلُ لِذَالِكَ اِسْتِيْنَافًا وَكَذَا الثَّانِيَةُ.

ترجمہ:.......سکاکی نے کہا ہے پس اتار دیا جائے گا سوال کو سوال کے واقع ہونے کی جگہ میں کسی نکتہ کی وجہ سے جیسے سامع کو بے پرواہ کرنا ہے اس بات سے یہ کہ وہ سوال کرے یا یہ کہ نہ سنی جائے اس سامع سے کوئی بات اور اس اتار دینے کی وجہ سے فصل کا نام رکھا جاتا ہے استیناف اور اسی طرح دوسرا جملہ استیناف ہے۔

تشریح:.......فصل کی وجہ دو جملوں کے درمیان یہ ہے کہ پہلے جملہ کو سوال کی جگہ اتار دیا جائے اور سوال کو حذف کر دیا جائے اور جواب کی مناسبت سے جو حکم سوال کا ہو وہ حکم جملہ اولیٰ کو دے دیا جائے اور عطف کو ترک کر دیا جائے اور سکاکی کے نزدیک جملہ اولیٰ میں جو سوال ہے اس سوال کو سوال کے واقع ہونے کی جگہ میں اتارنے کی وجہ سے دو جملوں میں فصل واقع ہوتا ہے:۔ سوال کو یا جملہ کو سوال کے واقع ہونے کی جگہ میں اتارنے کی وجہ یہ ہے کہ سامع کو بے پرواہ کرنا ہوتا ہے اس بات سے یہ کہ سامع سے سوال کیا جائے یا یہ کہ نہ سنی جائے اس سامع سے کوئی بات:۔ سوال کے واقع ہونے کی جگہ میں اتارنے کی وجہ سے پہلا جملہ بھی مستانفہ ہوتا ہے اور دوسرا جملہ بھی مستانفہ ہوتا ہے۔

ترکیب:.......قال فعل السکا کی فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ فاء تفریعیہ تنزل فعل ھی نائب فاعل مرجع سوال منزلۃ الواقع ظرف لنکتۃ متعلق تنزل کے جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کاغناء السامع متعلق کائن کے خبر عن ان یسال متعلق اغناء کے ان لایسمع منہ شیئ معطوف ان یسال پر جملہ اسمیہ یسمّٰی فعل الفصل نائب فاعل لذالک متعلق یسمّٰی کے مشار الیہ تنزیل استینافا مفعول ثانی جملہ فعلیہ کذا متعلق کائنۃ خبر الثانیۃ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:.......وَهُوَ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَضْرُبٍ لِاَنَّ السُّوَّالَ اِمَّا عَنْ سَبَبِ الْحُكْمِ مُطْلَقًا نَحْوُ: قَالَ لِيْ كَيْفَ اَنْتَ قُلْتُ عَلِيْلٌ x سَهَرٌ دَائِمٌ وَ حُزْنٌ طَوِيْلٌ اَيْ مَابَالُكَ عَلِيْلًا اَوْ مَاسَبَبُ عِلَّتِكَ:.

ترجمہ:.......اور وہ استیناف تین قسم پر ہے کیونکہ سوال یا تو حکم کے سبب کے بارے میں ہوگا بغیر قید کے جیسے کہا اس نے مجھ کو کس طرح ہے تو تب میں نے کہا بیمار ہوں ہر وقت کی بیداری ہے اور ہمیشہ کا رنج ہے یعنی بیمار ہونے کی حالت میں تیرا کیا حال ہے یا تیری بیماری کا کیا سبب ہے۔

تشریح:.......کیف انت جملہ اولیٰ ہے اس کا متکلم اور ہے اور قلت علیل جملہ ثانی ہے اس کا متکلم اور ہے ان میں پوری طرح

اتصال نہیں ہے مشابہ اتصال ہے کہ سوال جواب کو لازم ہے اور جواب سوال کو لازم ہے:...... کیف انت سوال ہے علیل جواب ہے دونوں کو ملا کر:...... ماسبب علتک سوال کی جگہ میں اتار دیا گیا ہے اور:...... ماسبب علتک:......سوال کو حذف کر دیا گیا ہے اور:...... سھر دائم و حزن طویل کہدیا اس لیے عطف نہیں کیا یہ خبر ہے مبتداء محذوف کی:......یعنی سبب علتی سھر دائم و حزن طویل:...... علیل حکم ہے:...... سبب:...... سھر دائم و حزن طویل ہے مطلق ہے مقید نہیں ہے۔

ترکیب:...... واو عاطفہ ھو مبتدأ مرجع استیناف علی ثلثۃ اضرب متعلق کائن کے لان متعلق کائن کے خبر السؤال اسم ان کا اما عاطفہ عن سبب الحکم متعلق کائن کے خبر ان کی مطلقا حال ہے سبب سے مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ قال فعل لی متعلق قال کے کیف انت مقولہ جملہ فعلیہ قلت فعل بفاعل انا علیل مقولہ جملہ فعلیہ سھر دائم معطوف علیہ حزن طویل معطوف خبر ہے مبتداء محذوف کی۔

عبارت:...... وَاَمَّا عَنْ سَبَبٍ خَاصٍّ بِحْوُ وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ كَاَنَّهٗ قِيْلَ هَلِ النَّفْسُ اَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ وَهٰذَا الضَّرْبُ يَقْتَضِيْ تَاكِيْدَ الْحُكْمِ كَمَا مَرَّ:.

ترجمہ:......اور وہ استیناف تین قسم پر ہے کیونکہ سوال یا تو خاص سبب کے بارے میں ہوگا جیسے اور نہیں بری کرتا میں نفس کو بیشک نفس حکم کرتا ہے برائی کا گویا کہ کہا گیا کیا نفس حکم کرتا ہے برائی کا اور یہ قسم حکم کی تاکید چاہتی ہے جیسا کہ موجود ہے آیت میں۔

تشریح:......وما ابریٔ نفسی جملہ اولیٰ ہے اور ان النفس لامارۃ بالسوء جملہ دوسرا ہے اور دونوں کا متکلم ایک ہے لیکن جب وما ابریٔ نفسی کہا تب سوال پیدا ہوتا ہے ھل النفس امارۃ بالسوء اس سوال کو حذف کر دیا گیا اور وما ابریٔ نفسی کو اس سوال کی جگہ اتار دیا گیا سوال کا متکلم اور ہوتا ہے جواب کا متکلم اور ہوتا ہے اس لیے پوری طرح اتصال نہیں ہے سوال کو جواب لازم ہے اور جواب کو سوال لازم ہے اس کی وجہ سے مشابہ کمال اتصال ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں کیا:۔ اس میں حکم السوء ہے اور سبب خاص نفس کا خاصہ ہے جس کے بارے میں سوال ہو رہا ہے جیسا کہ کلام الٰہی ہے میں بری نہیں کرتا اپنے نفس کو لغزشوں کے ارتکاب سے یعنی معاصی کا ارتکاب نفس کا ایک طبعی خاصہ ہے جس خاصہ سے نفس الگ نہیں ہوسکتا اور اس قسم میں حکم کی مضبوطی ضروری ہے کیونکہ مخاطب حکم میں متردد ہے جس کی وجہ سے ان النفس لاامارۃ بالسوء جملہ اسمیہ ہے اور ان اور لام تاکید کے ساتھ جملہ کو مؤکد کیا گیا ہے۔

ترکیب:......عن سبب خاص معطوف ہے عن سبب الحکم مطلقا پر ابریٔ فعل انا فاعل ہے نفسی مفعول بہ جملہ فعلیہ النفس اسم ان کا بالسوء متعلق لامارۃ کے خبر جملہ اسمیہ کان حرف مشبہ بالفعل (ہ) اسم باقی خبر جملہ اسمیہ قیل فعل باقی نائب فاعل جملہ فعلیہ النفس مبتدأ بالسوء متعلق امارۃ کے جملہ اسمیہ ھذا الضرب مبتدأ یقتضی فعل ھو فاعل تاکید الحکم مفعول بہ یقتضی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاَمَّا عَنْ غَيْرِ هِمَا نَحْوُ:. قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ اَیْ فَمَاذَ قَالَ وَقَوْلُهٗ:. زَعَمَ الْعَوَاذِلُ اَنَّنِیْ فِیْ غَمْرَةٍ x صَدَقُوْا وَلٰكِنْ غَمْرَتِیْ لَاتَنْجَلِیْ.

ترجمہ:......اور وہ استیناف تین قسم کا ہوتا ہے کیونکہ سوال یا ان دونوں کے علاوہ ہوگا جیسے کہا فرشتوں نے سلماً جواب میں ابراہیمؑ نے کہا سلام یعنی پس کیا کہا ابراہیم نے جواب میں:۔ اور اس کا کہنا ہے:۔ گمان کرتے ہیں ملامت کرنے والے بیشک میں سختی میں ہوں سچ کہا انہوں نے لیکن میری سختی ختم نہیں ہوگی۔

تشریح:......قالوا سلماً منصوب ہے جس کی وجہ سے یہ مفعول مطلق ہے نسلم کا اور یہ جملہ فعلیہ ہے جو کہ حدوث پر دلالت کرتا ہے اور قال سلام میں سلام مبتدأ ہے اور یہ جملہ اسمیہ ہے سلام علیکم جو کہ دوام پر دلالت کرتا ہے اور دوام حدوث سے بہتر ہے

کہ سلامتی ہمیشہ ہے اس لیئے ابراہیمؑ کا جواب زیادہ بہتر ہے قالوا سلما جملہ اولیٰ ہے اور قال سلام جملہ ثانیہ ہے اگر قالوا کو اور قال کو الگ کر دیں تو سلما اور سلام کا متکلم الگ الگ ہے اس لیے پوری طرح اتصال نہیں ہے فرشتوں نے جب سلما کہا تو سوال پیدا ہوتا ہے ابراہیمؑ نے کیا کہا:...... ماذا قال: سوال کو حذف کر دیا اور سلما کو اس کی جگہ رکھ دیا اس لیے مشابہ کمال اتصال ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں کیا سوال اس میں سبب حکم کے بارے میں بھی نہیں ہے اور سبب خاص کے بارے میں بھی نہیں ہے سوال جواب کے بارے میں ہے اسی طرح زعم العواذل انني في غمرة ایک جملہ ہے اور صدقوا دوسرا جملہ ہے دونوں کا متکلم ایک ہے لیکن زعم کا فاعل متکلم کا غیر ہے اس لیے پوری طرح اتصال نہیں ہے جب زعم العواذل انني في غمرة کہا تو سوال پیدا ہوتا ہے ھل صادقون في زعمھم اوکاذبون في زعمھم تو سوال کی جگہ زعم العواذل انني في غمرة کو رکھ دیا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ مشابہ کمال اتصال ہے اس میں سوال سبب حکم کے بارے میں نہیں ہے۔اور نہ سبب خاص کے بارے میں ہے۔

ترکیب:......اما عن غیرھما معطوف ہے عن سبب الحکم مطلقا پر قالوا فعل بفاعل سلما مقولہ جملہ فعلیہ ماذا مبتدأ قال فعل ھو فاعل مرجع ابراہیمؑ جملہ فعلیہ ہو کر خبر زعم فعل العواذل فاعل انني في غمرة مفعول بہ جملہ فعلیہ صدقوا فعل بفاعل جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاَيْضًا مِنْهُ مَايَاْتِيْ بِاِعَادَةِ اسْمِ مَااسْتُؤْنِفَ عَنْهُ نَحْوُ اَحْسَنْتَ اِلٰى زَيْدٍ زَيْدٌ حَقِيْقٌ بِالْاِحْسَانِ وَمِنْهُ مَايُبْنٰى عَلٰى صِفَتِهٖ نَحْوُ صَدِيْقُكَ الْقَدِيْمُ اَهْلٌ لِذَالِكَ وَهٰذَا اَبْلَغُ:.

ترجمہ:......اور اس استیناف میں وہ استیناف بھی ہے جو ہوتا ہے اس اسم کے لوٹانے سے جس اسم سے ابتدأ کی جاتی ہے جیسے نیکی کری تو نے زید پر زید حق دار ہے نیکی کا اور اس استیناف میں وہ استیناف بھی ہے جو بنایا جاتا ہے اس اسم کی صفت پر جیسے تیرا پرانا دوست اس نیکی کا زیادہ حق دار ہے اور یہ استیناف زیادہ بلیغ ہے۔

تشریح:......جب احسنت الیٰ زید کہا تو نے تو سوال پیدا ہوتا ہے لماذا احسنت الیٰ زید تو نے زید پر نیکی کیوں کی تو جواب زید حقیق بالاحسان ہے زید زیادہ حقدار ہے نیکی کا احسنت الیٰ زید کو سوال کی جگہ اتار دیا گیا ہے اور سوال کو حذف کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں کیا اور دونوں جملے مستانفہ ہیں لیکن مصنف نے مستانفہ ہونے کی علت یہ بیان کی ہے کہ زید مجرور کا اعادہ کیا گیا ہے اس صورت میں زید مبتدأ ہے دوسرے جملہ میں جس کی وجہ سے دونوں جملے مستانفہ ہیں اور احسنت الیٰ زید صدیقک القدیم اھل لذالک میں صدیقک القدیم زید مجرور کی صفت ہے دوسرا جملہ شروع ہے اس لیے صدیقک مبتداء ہے جس کی وجہ سے احسنت الیٰ زید بھی مستانفہ ہے اور صدیقک القدیم اھل لذالک بھی مستانفہ ہے اور اسم والے استیناف کے مقابلہ میں صفت والا استیناف زیادہ بلیغ ہے صفت کے مبالغہ کی وجہ سے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ایضا مفعول مطلق اض یئیض کا منہ متعلق کائن کے خبر عنہ نائب فاعل استونف فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مضاف الیہ اسم کا باعادۃ متعلق یاتی کے صلہ موصول ملکر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ احسنت فعل اپنے فاعل متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ:۔ بالاحسان متعلق حقیق کے خبر زید مبتدأ جملہ اسمیہ منہ متعلق کائن کے خبر یبنیٰ فعل اپنے ھو نائب فاعل اور اپنے متعلق علی صفتہ سے ملکر صلہ موصول ملکر مبتدأ جملہ اسمیہ صدیقک القدیم مبتدأ لذالک متعلق اھل کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَقَدْ يُحْذَفُ صَدْرُ الْاِسْتِيْنَافِ نَحْوُ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ وَعَلَيْهِ نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ عَلٰى قَوْلٍ.

ترجمہ:......اور کبھی حذف کر دیا جاتا ہے جملہ مستانفہ کے صدر کو جیسے اللہ کی پاکی بیان کی جاتی ہے مسجدوں میں صبح اور شام پاکی بیان کرتے ہیں لوگ اور ایک قول پر اسی صدر استیناف کے حذف پر ہے زید اچھا آدمی ہے۔

ہے کیونکہ رجال فاعل ہے یسبح کا لیکن جو حضرات یسبح کو

تشریح:......قرائت حفص میں جملہ متانفہ کا صدر حذف نہیں ہے کیونکہ رجال فاعل ہے یسبح کا لیکن جو حضرات یسبح کو مجہول پڑھتے ہیں ان کے نزدیک یہ دو جملہ ہیں ایک یسبح له فیها بالغدو والاٰصال اور دوسرا جملہ یسبح رجال ہے جب تم نے کہا یسبح له فیها بالغدو والاصال:...... پاکی بیان کی جاتی ہے مسجدوں میں اللہ کی صبح اور شام تو سوال پیدا ہوتا ہے پاکی کون بیان کرتے ہیں جواب یسبح رجال ہے کہ لوگ پاکی بیان کرتے ہیں سوال کو محذوف کر دیا گیا ہے اور سوال کی جگہ یسبح له فیها بالغدو والاصال کو رکھ دیا گیا ہے اس لیے پوری طرح کمال اتصال نہیں ہے:...... مشابہ کمال اتصال ہے:...... اس لیئے عطف نہیں کیا اور صدر الاستیناف کے حذف پر ہے نعم الرجل زیدان لوگوں کے نزدیک جو لوگ مخصوص بالمدح کو خبر مانتے ہیں ھو مبتدأ محذوف کی یعنی نعم الرجل ھو زید پہلے میں جملہ فعلیہ کا صدر یسبح فعل محذوف ہے اور دوسرے میں ھو زید سے اسم ضمیر ھو محذوف ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق یحذف فعل اپنے نائب فاعل صدر الاستیناف سے ملکر جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ یسبح فعل اپنے نائب فاعل لہ اور تینوں متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ رجال فاعل ہے یسبح کا جملہ فعلیہ علیہ متعلق اور قول متعلق کائن کے خبر نعم الرجل زید مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَقَدْ يُحْذَفُ كُلُّهُ اِمَّا مَعَ قِيَامِ شَيْئٍ مَقَامَهُ نَحْوُ زَعَمْتُمْ اَنَّ اِخْوَتَكُمْ قُرَيْشٌ x لَهُمْ اَلْفٌ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَافٌ اَوْبِدُوْنِ ذَالِكَ نَحْوُ فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ اَیْ نَحْنُ عَلٰی قَوْلٍ.

ترجمہ:......اور کبھی حذف کر دیا جاتا ہے پورے جملہ متانفہ کو یا تو محذوف کی جگہ میں کسی کو قائم کرنے کے ساتھ جیسے گمان کرتے ہو تم بیشک قریش تمہارے بھائی ہیں ان کے لیئے رغبت ہے اور تمہارے لیئے رغبت نہیں یا پورے جملہ متانفہ کو حذف کر دیا جاتا ہے محذوف کی جگہ میں بغیر کسی کو قائم کیئے ہوئے جیسے اچھے ہیں ہم بچھانے والے یعنی ایک قول پر:۔

تشریح:...... زعتم ان اخوتکم قریش تم گمان کرتے ہو کہ قریش تمہارے بھائی ہیں سوال پیدا ہوتا ہے ھل انتم صادقون فی زعمکم ام انتم کاذبون فی زعمکم جواب تھا انتم کاذبون فی زعمکم تو سوال کو اور جواب کو کلیۃ حذف کر دیا گیا ہے سوال کی جگہ زعمتم ان اخوتکم قریش کو رکھ دیا اور جواب کی جگہ لھم الف ولیس لکم الاف کو رکھا جو دلالت کر رہا ہے اس بات پر کہ تم جھوٹے ہو کیونکہ قریش کے لیے سردیوں میں یمن کا سفر محبوب ہے اور گرمیوں میں قریش کے لیے شام کا سفر محبوب ہے جو وہ کرتے ہیں تم نہ یمن کا سفر کرتے ہو اور نہ شام کا سفر کرتے ہو اس لیے تمہارا گمان کہ قریش تمہارے بھائی ہیں:...... جھوٹ ہے:...... قریش کی حالت اور ہے اور تمہاری حالت اور ہے اس لیے پوری طرح کمال اتصال نہیں ہے مشابہ کمال اتصال ہے جس کی وجہ سے عطف نہیں ہے فصل ہے اور کبھی پورا جملہ مستانفہ حذف کر دیتے ہیں اور محذوف کی جگہ میں کسی کو نہیں رکھتے جیسے فنعم الماھدون ہے کہ اس میں ھم نحن پورا جملہ محذوف ہے اور اس کی جگہ کسی کو نہیں رکھا یہ ان لوگوں کے نزدیک ہے جو کہتے ہیں کہ مخصوص بالمدح مبتدأ محذوف کی خبر ہوتی ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ قد حرف تحقیق یحذف فعل کلہ نائب فاعل مع ظرف یحذف کی مقامہ ظرف قیام کی جملہ فعلیہ اخوتکم اسم ان کا قریش خبر ان کی جملہ مفعول بہ زعتم فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ مستانفہ لھم متعلق کائن کے خبر الف مبتدأ جملہ اسمیہ لکم متعلق کائنا کے خبر الاف اسم لیس کا جملہ فعلیہ بدون ذالک متعلق یحذف کے نعم فعل الماھدون فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا الْوَصْلُ لِدَفْعِ الْاِیْهَامِ فَكَقَوْلِهِمْ لَا وَاَیَّدَكَ اللّٰهُ

ترجمہ:...... اور لیکن وصل وھم کو ہٹانے کے لیئے ہوتا ہے پس جیسے ان کا کہنا ہے:۔ نہیں اور مدد کرے تیری اللہ

تشریح:......اگر واو عاطفہ نہ ہوتی تو متکلم کی مراد کے خلاف مخاطب کو اس بات کا وہم ہوسکتا تھا کہ اللہ تیری مدد نہ کرے

کذالک کا جواب لیس الامر کذالک جملہ خبریہ ہے اور ایدک اللہ جملہ انشائیہ ہے اس صورت میں ترک عطف ضروری ہے لیکن وھم کو ہٹانے کے لیئے عطف کیا گیا تا کہ مخاطب کو متکلم کی مراد کے خلاف وھم نہ پڑے اور کلام کے مفہوم کو صحیح طور پر سمجھ سکے۔ اس وہم کو ہٹانے کے لیئے واو کا عطف کیا گیا ہے ورنہ پوری طرح انقطاع ہے ھل الامر کذالک

ترکیب:...... واو عاطفہ اما شرطیہ الوصل اپنے لدفع الایھام سے مل کر مبتدأ فاء جزئیہ کاف جارہ تولھم متعلق کائن کے خبر باقی مقولہ جملہ اسمیہ لانفی کا واو عاطفہ اید فعل ک مفعول بہ اللہ فاعل جملہ فعلیہ۔

عبارت:...... وَاَمَّا لِلتَّوَسُّطِ فَاِذَا اتَّفَقَتَا خَبَرًا اَوْ اِنْشَاءً لَفْظًا وَّ مَعْنًی اَوْ مَعْنًی فَقَطْ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰی يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِيْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِيْمٍ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا.

ترجمہ:...... یا وصل ہوگا بین بین کی وجہ سے پس جب دونوں جملیں متفق ہو جائیں از روئے خبر کے یا انشاء کے لفظاً اور معناً یا معنی صرف جیسے اس کا فرمان ہے دھوکہ دیتے ہیں وہ لوگ اللہ کو اور اللہ ان کو دھوکہ دیتا ہے اور جیسے اس کا فرمان ہے بیشک نیک لوگ جنت میں ہوں گے اور بدکار جہنم میں ہوں گے اور جیسے اس کا فرمان ہے کھاؤ پیئو اور فضول خرچی نہ کرو۔

تشریح:...... یخادعون اللہ جملہ اولیٰ ہے اور وھو خادعھم جملہ ثانی ہے کمال انقطاع نہیں ہے کیونکہ ایک جملہ دوسرے جملہ سے مختلف نہیں ہے اور کمال اتصال بھی نہیں ہے کیونکہ دوسرا جملہ پہلے جملہ کا بدل کل یا بدل بعض یا بدل اشتمال نہیں ہے اور مشابہ کمال انقطاع بھی نہیں ہے کہ عطف کی وجہ سے وھم پڑے اور مشابہ کمال اتصال بھی نہیں ہے کہ جملہ اولیٰ کو سوال کی جگہ میں اتار دیا گیا ہو جب انقطاع بھی نہیں اور اتصال بھی نہیں تو بین بین ہے اسی طرح ان الابرار لفی نعیم ہے اور ان الفجار لفی جحیم اور اسی طرح کلوا اور اشربوا اور لاتسرفوا ہے کہ ان میں بھی پوری طرح نہ تو انقطاع ہے اور نہ پوری طرح اتصال ہے اس لیئے تینوں مثالوں میں عطف کیا گیا ہے کیونکہ پہلے دو جملے متفق ہیں از روئے خبر کے اور بعد والے تین جملے متفق ہیں از روئے انشاء کے۔

ترکیب:...... للتوسط متعلق الوصل کے مبتدأ فاء جزائیہ اتفقتا فعل الف فاعل ممیز خبر تمیز معطوف علیہ موصوف انشاء معطوف لفظا ومعنی صفت معنا معطوف:۔ اذا اتفقتا خبرا او انشاء لفظا ومعنی او معنی شرط فانتہ جزاء:۔ یخادعون فعل بفاعل اللہ مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ھو مبتدأ خادعھم خبر جملہ اسمیہ خبریہ الابرار اسم ان کا لفی نعیم متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ خبریہ الفجار اسم ان کا لفی جحیم متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ خبریہ:۔

عبارت:...... وَكَقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسَاكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا. اَیْ لَا تَعْبُدُوْا وَتُحْسِنُوْنَ بِمَعْنٰی اَحْسِنُوْا اَوْ اَحْسِنُوْا.

ترجمہ:...... اور جیسے اس کا فرمان ہے اور لیا ہم نے بنی اسرائیل سے عہد نہ عبادت کرو گے تم مگر اللہ کی اور احسان کرو گے تم والدین پر قرابت والوں پر یتیموں پر مساکین پر اور کہو گے تم لوگوں کو اچھی بات یعنی نہ عبادت کرو تم اور تحسنون احسنوا کے معنی میں ہے یا محذوف احسنوا ہے۔

تشریح:...... قولوا کا عطف لاتعبدون پر ہے لاتعبدون لفظا خبر ہے اور معنی انشاء ہے یعنی لاتعبدوا الا اللہ اور بالوالدین کا فعل مقدر لاتعبدون کی مشابہت سے نکالیں تو تُحْسِنُوْنَ ہوگا یہ بھی لفظا خبر ہے اور معنی انشاء ہے یعنی احسنوا کے معنی میں ہے اور بالوالدین کا فعل مقدر قولوا کی مناسبت سے نکالیں تو احسنوا ہوگا جو کہ لفظا اور معنی انشاء ہے اس لیئے لاتعبدون اور تحسنون اور قولوا میں بین بین ہے نہ کمال انقطاع ہے اور نہ کمال اتصال ہے لفظا ومعنی :۔ اور معنی انشاء میں متفق ہیں جس کی

وجہ سے عطف ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر تعالیٰ حال ہے (ہ) ضمیر سے اخذنا فعل بفاعل میثاق بنی اسرائیل مفعول بہ مبدل منہ باقی بدل جملہ فعلیہ لاتعبدون فعل بفاعل احدا مستثنیٰ منہ اللہ مستثنیٰ مل کر مفعول بہ جملہ فعلیہ بالوالدین متعلق احسنوا کے احسانا مفعول مطلق ذی القربیٰ اور یتمیٰ اور مساکین معطوف ہیں بالوالدین پر جملہ فعلیہ قولوا فعل بفاعل للناس متعلق قولوا کے حسنا مفعول ثانی جملہ فعلیہ ای حرف تفسیر لاتعبدوا مُفَسِّرُ ہے لاتعبدون کا:۔ بالوالدین کا متعلق لاتعبدون کی وجہ سے تحسون ہے اور قولوا کی مناسبت سے محذوف احسوا ہے

عبارت:......وَالْجَامِعُ بَيْنَهُمَا يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ بِاِعْتِبَارِ الْمُسْنَدِ اِلَيْهِمَا وَالْمُسْنَدَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوُ يَشْعُرُ زَيْدٌ وَيَكْتُبُ. يُعْطِيْ وَيَمْنَعُ :. زَيْدٌ شَاعِرٌ وَعَمْرٌو كَاتِبٌ زَيْدٌ طَوِيْلٌ وَعَمْرٌو قَصِيْرٌ لِمُنَاسَبَةٍ بَيْنَهُمَا بِخِلَافِ زَيْدٌ شَاعِرٌ وَعَمْرٌو كَاتِبٌ بِدُوْنِهَا:. زَيْدٌ شَاعِرٌ وَعَمْرٌو طَوِيْلٌ مُطْلَقًا:.

ترجمہ:......اور جامع دونوں کے درمیان ضروری ہے یہ کہ ہوگا وہ جامع اکٹھا دونوں مسند الیہ اور دونوں مسند میں جیسے زید منظوم کلام کہتا ہے اور منثور کلام کہتا ہے دیتا ہے اور منع کرتا ہے:۔ زید منظوم کلام کہتا ہے اور عمرو منثور کلام کہتا ہے:۔ زید لمبا ہے اور عمرو چھوٹا ہے ان میں جامع اس مناسبت کی وجہ سے ہے جو مناسبت ان کے درمیان ہے یہ جملے جو گذریں ہیں یہ خلاف ہیں زید شاعر اور عمرو کاتب کے بغیر مناسبت کے اور زید شاعر ہے اور عمرو لمبا ہے یہ بغیر کسی قید کے خلاف ہیں یعنی ہر حال میں غلط ہے۔

تشریح:......دو جملوں کے عطف کے لیئے ضروری ہے کہ دونوں جملوں میں ایسی کوئی چیز ہو جو دونوں جملوں کے مسند الیہ اور مسند کو متحد کر دے جیسے یشعر زید ایک جملہ ہے اور یکتب زید ایک جملہ ہے اور عطف کی وجہ یہ ہے کہ دونوں جملوں میں مسند الیہ متحد ہے اور دونوں جملوں کے مسند میں علمی اعتبار سے مناسبت ہے اس لیئے عطف ہے زید شاعر ایک جملہ ہے اور عمرو کاتب دوسرا جملہ ہے دونوں جملوں کے مسند میں علمی اعتبار سے مناسبت ہے لیکن اگر زید میں اور عمرو میں کوئی مناسبت نہ ہو تو دونوں جملوں کے مسند الیہ میں جامع نہ ہونے کی وجہ سے عطف نہیں ہوگا اس لیے زید شاعر اور عمرو طویل میں عطف درست نہیں کیونکہ مسند الیہ میں تو جامع کی کوئی مناسبت ہوسکتی ہے لیکن دونوں جملوں کے مسند میں جامع کے لیے کوئی مناسبت نہیں اس لیئے عطف نہیں ہوسکتا۔

ترکیب:...... بینهما ظرف الجامع کے مبتدأ باعتبار المسندالیهما متعلق یکون کے المسندین معطوف جمیعا دونوں سے حال ہے یکون اپنے فاعل دونوں متعلق اور حال سے ملکر فاعل یجب فعل اپنے فاعل سے ملکر خبر جملہ اسمیہ:۔ زید طویل و عمرو قصیر مبتداء بینهما ظرف کائنة کی کائنة صفت لمناسبة موصوف متعلق کائنان کے خبر جملہ اسمیہ:......ھو مبتدأ مرجع سابقہ جملے بخلاف متعلق کائن کے خبر مضاف دونوں جملے مضاف الیہ بدونها متعلق خلاف کے جملہ اسمیہ زید شاعر و عمرو طویل معطوف ہے زید شاعر و عمرو کاتب پر مطلقا حال ہے۔

عبارت:......اَلسَّكَّاكِيُّ:. اَلْجَامِعُ بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ اِمَّا عَقْلِيٌّ بِاَيَّكُوْنَ بَيْنَهُمَا اِتِّحَادٌ فِي التَّصَوُّرِ اَوْ تَمَاثُلٌ هُنَاكَ فَاِنَّ الْعَقْلَ بِتَجْرِيْدِهِ الْمِثْلَيْنِ عَنِ التَّشَخُّصِ فِي الْخَارِجِ يَرْفَعُ التَّعَدُّدَ بَيْنَهُمَا اَوْ تَضَايُفٌ كَمَا بَيْنَ الْعِلَّةِ وَالْمَعْلُوْلِ وَالْاَقَلِّ وَالْاَكْثَرِ.

ترجمہ:......سکاکی نے کہا جامع دو چیزوں کے درمیان یا عقلی ہوگا یہ کہ ہوگا ان دو چیزوں کے درمیان اتحاد تصور میں یا ان دو چیزوں کے درمیان مشابہت ہوگی کیونکہ سمجھ خارج میں تشخص سے مثلین کو اپنے خالی کرنے کی وجہ سے اٹھائیگی تعدد کو دونوں چیزوں کے درمیان سے:۔ یا ان دونوں چیزوں کے درمیان نسبت ہوگی جیسا کہ علت اور معلول میں ہوتی ہے اور اقل اور اکثر میں ہوتی ہے۔

تشریح:......جامع وہ امر ہے جو قوت مفکرہ میں دونوں جملوں میں پایا جائے:۔ اگر قوت مفکرہ میں دونوں جملوں میں پایا جانے والا امر حقیقی ہے تو جامع عقلی ہوگا اور اگر امر اعتباری غیر محسوسہ ہے تو جامع وہمی ہوگا:۔ اور اگر امر اعتباری محسوسہ ہے تو جامع خیالی ہوگا:۔ (اتحاد) دو جملوں میں جو چیز مشترک ہے اس چیز کا تصور دونوں جملوں کے اعتبار سے عقل میں ایک ساتھ آنا (تماثل) کسی وصف

میں دو چیزوں کا حقیقت میں متحد ہونا جو وصف دو چیزوں میں دونوں جملوں میں ہو گو عوارض متغائر ہوں (تضایف) ہر ایک کا سمجھنا دوسرے پر موقوف ہو ایک جملہ میں علت ہو اور دوسرے جملہ میں معلول ہو۔

ترکیب:......قال فعل السکا کی فاعل جملہ فعلیہ بین الشیئین ظرف الجامع کی مبتدأ عقلی خبر بان یکون متعلق کائن کے دوسری خبر جملہ اسمیہ:۔ بینھما ظرف کائنا کی ہو کر خبر فی التصور متعلق اتحاد کے تماثل اسم معطوف اتحاد پر ھناک ظرف یکون کی تضایف اسم معطوف اتحاد پر جملہ فعلیہ فی الخارج متعلق الکائن کے صفت التشخص موصوف اپنی صفت سے ملکر متعلق تجرید کے تجرید متعلق یرفع کے یرفع فعل اپنے ھو فاعل التعدد معفول بہ اور بینھما ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......اَوْ وَهْمِيٌّ بِاَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ تَصَوُّرَ يْهِمَاشِبْهُ تَمَاثُلٍ كَلَوْنَيْ بَيَاضٍ وَّصُفْرَةٍ فَاِنَّ الْوَهْمَ يُبْرِزُهُمَا فِيْ مَعْرِضِ الْمِثْلَيْنِ وَلِذَالِكَ حَسُنَ الْجَمْعُ بَيْنَ الثَّلٰثَةِ فِيْ قَوْلِهٖ ثَلٰثَةٌ تُشْرِقُ الدُّنْيَا بِبَهْجَتِهَا x شَمْسُ الضُّحٰى وَاَبُوْ اِسْحَاقَ وَالْقَمَرُ.

ترجمہ:......سکا کی نے کہا اور وہ جامع دو چیزوں کے درمیان یا وہمی ہوگا یہ کہ ہوگا ان دو چیزوں کے درمیان مشابہت کا شبہ جیسے زرد اور سفید پس بیشک وہم ظاہر کرتا ہے ان دونوں رنگوں کو مثلین کی جگہ اور اس ظاہر کرنے کی وجہ سے تین کو جمع کرنا اچھا ہے تین چیزیں روشن کرتی ہیں دنیا کو اپنی خوبصورتی سے x چاشت کے وقت کا سورج اور ابو اسحاق اور چاند۔

تشریح:...... جامع وھمی کی تعریف پہلے گذر چکی ہے کہ اگر امر اعتباری غیر محسوسہ ہو تو جامع وہمی ہوگا جیسے ھذا قرطاس ابیض وھذا قرطاس ابیض ایک سفید کاغذ ہو اور ایک مٹیالہ کاغذ ہو یعنی زرد ہو سفید کاغذ دیکھنے سے پہلے مٹیالہ کاغذ جب دیکھو گے تو وہم اس کو سفید ثابت کرے گا اس لیئے از روئے وہم کے جامع وہمی ہوگا شمس الضحیٰ ابو اسحاق اور قمر میں جامع نہیں ہے مگر وھم کے اعتبار سے کہ وہم نے ابو اسحاق کو چاند اور سورج جیسا ظاہر کر دیا کہ ابو اسحاق ایسا چمک رہا ہے جیسے چاند چمک رہا ہے اور سورج چمک رہا ہے:...... ابو اسحاق کا چمکنا امر اعتباری غیر محسوسہ ہے اس لیے جامع وہمی ہے جامع وہمی کی وجہ سے شمس الضحیٰ میں اور ابو اسحاق میں اور القمر میں عطف ہے۔

ترکیب:......وھمی معطوف ہے عقلی پر بان متعلق کائن کے دوسری خبر یکون فعل بین تصوریھما ظرف کائنا کی ہو کر خبر شبہ تماثل اسم یکون کا جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ بیاض وصفرۃ مضاف الیہ کلونی کا کلونی متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ الوھم اسم ان کا فی معرض المثلین متعلق یبرز کے جملہ فعلیہ خبر ان کی جملہ اسمیہ لذالک متعلق حسن کے مشارالیہ یبرز الجمع فاعل بین الثلثۃ ظرف الجمع کی فی قولہ متعلق الجمع باقی مقولہ جملہ فعلیہ ثلثۃ موصوف تشرق فعل ھی فاعل مرجع ثلثۃ الدنیا مفعول بہ ببھجتھا متعلق تشرق کے جملہ صفت:۔ موصوف صفت ملکر مبتدأ احدھا شمس الضحیٰ ثانیھا ابو اسحاق ثالثھا القمر تینوں جملیں خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......اَوْ تَضَادٌّ كَالسَّوَادِ وَالْبَيَاضِ وَالْاِيْمَانِ وَالْكُفْرِوَمَا يَتَّصِفُ بِهَا اَوْ شِبْهُ تَضَادٍ كَالسَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْاَوَّلِ وَالثَّانِيْ فَاِنَّهٗ يُنْزِلُهُمَا مَنْزِلَةَ التَّضَايُفِ وَلِذَالِكَ تَجِدُ الضِّدَّ اَقْرَبَ خُطُوْرًا بِالْبَالِ مَعَ الضِّدِّ.

ترجمہ:......جامع دو چیزوں کے درمیان یا وھمی ہوگا یہ کہ ہوگا ان دو چیزوں کے تصور کے درمیان تضاد جیسے کالا اور سفید اور ایمان اور کفر اور وہ ہوگا جو ملجائے ان کے ساتھ یا تضاد کا شبہ ہوگا جیسے آسمان اور زمین اور پہلا اور دوسرا کیونکہ وہم اتارتا ہے تضاد اور شبہ تضاد کو نسبت کی جگہ میں اسی اتارنیکی وجہ سے پائے گا تو ضد کو زیادہ قریب ضد کے دل میں کھٹتا ہوا۔

تشریح:......تضاد اور شبہ تضاد کو جامع وھمی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہم تضاد اور شبہ تضاد کو نسبت کی جگہ میں خیال کرتا ہے اور نسبت کی صورت میں اقل اکثر سے اور جلی ہوئی لکڑی آگ کے تصور سے عقلا الگ نہیں ہو سکتی اسی طرح تضاد اور شبہ تضاد بھی وھما الگ نہیں ہو سکتے بلکہ جب کالا ذہن میں آتا ہے تو سفید بھی فوراً ذہین میں آتا ہے اور جب ایمان ذہن میں آتا ہے تو کفر بھی فوراً ذہن میں آتا ہے آسمان اور زمین کا تعلق اول اور ثانی کا تعلق بھی ایسا ہی ہے اسی وجہ سے جب ایک ضد ذہن

میں آئے گی تو دوسرے متغائرات سے پہلے اس ضد کی ضد ذہن میں آئے گی یعنی تضاد کو نسبت کی جگہ میں خیال کرنا یہ وہم کا کام ہے ورنہ عقل تو ہر ایک کو الگ الگ تصور کرتی ہے۔اس وجہ سے کالے اور سفید میں ایمان اور کفر میں آسمان اور زمین میں اگر عطف ہوگا تو وہم کی وجہ سے ہوگا۔

ترکیب:......السکاکی الجامع بین الشیئین وھمی بان یکون بین تصوریھما تضاد کالسواد والبیاض والایمان والکفر اس کی ترکیب ہو چکی ہے:۔ ما موصولہ بھا متعلق ینصف کے مرجع تضاد جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر معطوف شبہ تضاد معطوف (ہ) اسم ان کا مرجع وھم ینزل فعل اپنے ھو فاعل ما مفعول بہ اور منزلۃ التضایف ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔ لذالک متعلق تجد کے الضد مفعول بہ اقرب دوسرا مفعول بالبال متعلق خطورا کے مع الضد ظرف خطور کی خطور احال اقرب کی ضمیر سے:۔ تجد فعل اپنے متعلق اور دونوں مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......اَوْ خِیَالِیٌّ بِاَنْ یَّکُوْنَ بَیْنَ تَصَوُّرَیْھِمَا تَقَارُنٌ فِی الْخِیَالِ سَابِقٌ وَّاَسْبَابُہٗ مُخْتَلِفَۃٌ وَلِذٰلِکَ اخْتَلَفَتِ الصُّوَرُ الثَّابِتَۃُ فِی الْخِیَالَاتِ تَرَتُّبًا وَّوُضُوْحًا.

ترجمہ:......سکاکی نے کہا جامع دو چیزوں کے درمیان خیالی ہوگا یہ کہ ہونگی وہ دونوں چیزیں پہلے سے ایک دوسرے سے خیال میں ملی ہوئیں اور اس ملنے کے اسباب مختلف ہیں اس مختلف ہونے کی وجہ سے خیالات میں صورتیں مختلف ہوتی ہیں از روئے ترتیب کے اور ازروئے وضاحت کے۔

تشریح:......عطف کیوں کیا جاتا ہے اس کی وجہ یا تو جامع عقلی ہوگی یا جامع وھمی ہوگی اور ان کا بیان گذر چکا ہے یا جامع خیالی ہوگی اور جامع خیالی تیسری قسم ہے یعنی ایسا امر ہوگا جو کہ اعتباری ہوگا اور محسوسہ ہوگا دونوں چیزیں یعنی معطوف علیہ اور معطوف خیال میں عطف سے پہلے ملی ہوئی ہوں گی جیسے ھذا قلم وقرطاس یہ مثال ایک کاتب کے لیئے تو مناسب ہے لیکن ایک لوہار کے لیئے مناسب نہیں اس لیئے کہا ہے کہ جامع خیالی کے خیال میں ملنے کے اسباب مختلف ہوتے ہیں جس کی وجہ سے خیالات میں صورتیں مختلف ہوتی ہیں۔

ترکیب:......خیالی معطوف ہے عقلی پر بان یکون متعلق کائن دوسری خبر بین تصوریھما ظرف کائنا کی ہو کر خبر تقارن اسم یکون کا موصوف فی الخیال متعلق تقارن کے سابق صفت جملہ فعلیہ اسبابہ مبتدأ مختلفۃ خبر جملہ اسمیہ لذالک متعلق اختلفت کے الصور الثابتۃ فاعل اختلفت کا فی الخیالات متعلق الثابتۃ کے ترتبا اور وضوحا تمیز الصور کی۔

عبارت:......وَلِصَاحِبِ عِلْمِ الْمَعَانِیْ فَضْلُ اِحْتِیَاجٍ اِلٰی مَعْرِفَۃِ الْجَامِعِ لَاسِیَّمَا الْخِیَالِیِّ فَاِنَّ جَمْعَہٗ عَلٰی مَجْرَی الْاُلْفِ وَالْعَادَۃِ.

ترجمہ:......اور علم معانی والے کو زیادہ ضرورت ہے جامع کے پہچاننے کی خاص کر جامع خیالی کی کیونکہ خیالی کا جامع محبت اور عادت کی جگہوں میں ہوتا ہے۔

تشریح:......جامع خیالی کے پہچاننے کی بہت ضرورت ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ جامع خیالی کا جمع ہونا دو چیزوں میں الفت اور عادت کی جگہوں میں ہوتا ہے اور عادت اور چاہت ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوتی ہے اس صورت میں جامع کا خیال رکھنا مشکل بھی ہے لیکن ضروری بھی ہے۔تاکہ عطف کیا جاسکے۔

ترکیب:......لصاحب علم المعانی متعلق کائن کے خبر فضل احتیاج مبتدأ الی معرفۃ الجامع متعلق فضل کے لاسیما مضاف الخیالی مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فضل کا جملہ اسمیہ جمعہ اسم ان کا علی مجری الالف والعادۃ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْ مُحَسِّنَاتِ الْوَصْلِ تَنَاسُبُ الْجُمْلَتَیْنِ فِی الْاِسْمِیَّۃِ وَالْفِعْلِیَّۃِ وَالْفِعْلِیَّتَیْنِ فِی الْمَاضِیْ وَالْمُضَارِعَۃِ اِلَّا لِمَانِعٍ:.

ترجمہ:......اور وصل کی اچھائیوں میں سے ہے دو جملوں کا برابر ہونا اسم والے جملہ میں اور فعل والے جملہ میں اور دو فعل والوں جملوں کا برابر ہونا ماضی میں اور مضارع میں مگر کسی مانع کی وجہ سے۔

تشریح:......جملہ اسمیہ میں دو جملوں کے برابر ہونے کی مثال زید ذہب وحامد جاء پہلا جملہ بھی اسمیہ ہے اور دوسرا جملہ بھی اسمیہ ہے یہ **تناسب الجملتین فی الاسمیہ** ہے جملہ فعلیہ میں دو جملوں کے برابر ہونے کی مثال ذھب زید وجاء حامد پہلا جملہ فعلیہ ہے اور دوسرا جملہ بھی فعلیہ ہے یہ **تناسب الجملتین فی الفعلیة** ہے دو فعلیہ جملے ماضی میں برابر ہونے کی مثال لولا انزل علیہ ملک ولو انزلنا ملکا پہلا جملہ بھی ماضی ہے اور دوسرا جملہ بھی ماضی ہے یہ **تناسب الجملتین فی الماضی** ہے دو فعلیہ جملے مضارع میں برابر ہونے کی مثال **لایستاخرون ساعة ولا یستقد مون** پہلا جملہ بھی مضارع ہے اور دوسرا جملہ بھی مضارع ہے یہ **تناسب الجملتین فی المضارع** ہے۔

ترکیب:......من محسنات الوصل متعلق کائن کے خبر تناسب الجملتین مبتدأ فی الاسمیة والفعلیة متعلق تناسب کے الفعلیتین معطوف ہے الجملتین پر لاتترک تناسب الجملتین لشئی الا لمانع مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر متعلق لاتترک کے لاتترک فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ:۔

تذنیب

عبارت:......**اَصْلُ الْحَالِ الْمُنْتَقِلَةِ اَنْ تَكُوْنَ بِغَيْرِ وَاوٍ لِاَنَّهَا فِي الْمَعْنٰى حُكْمٌ عَلٰى صَاحِبِهَا كَالْخَبَرِ وَوَصْفٌ لَهٗ كَالنَّعْتِ.**

ترجمہ:......حال منتقلة اصل میں بغیر واو کے ہوتا ہے کیونکہ وہ حال منتقلہ معنی میں حکم ہوتا ہے ذوالحال پر خبر کے مانند اور صفت ہوتا ہے ذوالحال کے لیئے نعت کے مانند۔

تشریح:......تذنیب کا معنیٰ دم لگانا وصل اور فصل کی بحث کے بعد جملہ حالیہ کی بحث اس بناء پر ہے کہ جملہ حالیہ واو کے ساتھ ہوگا یا بغیر واو کے ہوگا :...... حال مؤکدہ وہ ہوتا ہے جو حال ذوالحال سے الگ نہ ہو اور حال جملہ اسمیہ کے مضمون کو ثابت کرے اور حال مؤکدہ کا عامل وجوبی طور پر حذف ہوتا ہے جیسے زید ابوک عطوفا اس میں واو نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حال کا ربط ذوالحال کے ساتھ مضبوط ہے:۔ حال منتقلہ ذوالحال سے الگ ہو جاتا ہے جیسے جاء زید راکبا میں راکبا اس وقت تھا جب وہ راکب تھا اب نہیں ہے:۔ حال منتقلہ معنی خبر کی طرح ذوالحال پر حکم ہوتا ہے جیسے زید راکب میں راکب زید کے لیئے حکم ثابت ہے اسی طرح جاء زید راکبا میں رکوب زید کے لیئے ثابت ہے اور نعت نحوی کی طرح حال ذوالحال کے لیئے صفت ہوتا ہے جیسے جاء زید الراکب میں الراکب صفت ہے اسی طرح رأیت رجلا راکبا میں راکبا صفت ہے جب حکم اور محکوم میں اور صفت اور موصوف میں واو نہیں ہوتی تو حال منتقلہ اور ذوالحال میں بھی واو نہیں ہوگی۔

ترکیب:......اصل الحال المنتقلة مبتدأ ھی اسم بغیر وا و متعلق کائنا کے خبر جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ ھا اسم ان کا فی المعنی متعلق حکم کے علی صاحبھا متعلق حکم کے لہ متعلق وصف کے وصف معطوف حکم پر حکم خبر ان کی جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کالخبر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کالنعت متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......**لٰكِنْ خُوْلِفَ اِذَا كَانَتِ الْحَالُ جُمْلَةً فَاِنَّهَا مِنْ حَيْثُ هِيَ جُمْلَةٌ مُسْتَقِلَّةٌ بِالْاِفَادَةِ فَتَحْتَاجُ اِلٰى مَايَرْبِطُهَا بِصَاحِبِهَا:.**

ترجمہ:......لیکن خلاف کیا گیا ہے جب حال جملہ ہو کیونکہ وہ حال جملہ وہاں ہوتا ہے جہاں وہ حال فائدہ دینے میں مستقل جملہ ہوتا ہے پس وہ حال ضرورت مند ہوتا ہے اس کا جو ملا دے اس حال کو حال والے کے ساتھ۔

تشریح:......حال منتقلة فائدہ دینے میں مستقل نہیں ہوتا جس کے سبب وہ حال منتقلہ ضمیر کی وجہ سے ذوالحال کے ساتھ ملا ہوا ہوتا

ہے لیکن جملہ حال فائدہ دینے میں مستقل ہوتا ہے جس کی وجہ سے جملہ حال کسی کے ساتھ ملا ہوانہیں ہوتا جملہ حال کوضرورت ہوتی ہے اس کی جو جملہ حال کوذوالحال کے ساتھ ملا دیے تا کہ وہ جملہ ذوالحال کا حال واقع ہوسکے۔

ترکیب:......لیکن حرف استدراک خولف فعل ھو نائب فاعل مرجع حال بغیر واو جملہ فعلیہ دال بر جزاء:...... اذا شرطیہ کانت فعل الحال اسم جملۃ خبر جملہ فعلیہ شرط فاء تعلیلیہ ھا اسم ان کا حیث متعلق کائنۃ کے خبر مضاف باقی مضاف الیہ ھی مبتدأ مرجع حال جملہ:...... جملۃ خبر موصوف مستقلۃ صفت بالافادۃ متعلق مستقلۃ کے جملہ اسمیہ ہوکر دوسری خبر ان کی جملہ اسمیہ:...... فاء عاطفہ تحتاج فعل ھی فاعل مرجع حال جملہ یربط فعل اپنے فاعل ھو اور ھا مفعول بہ اور بصاحبھا اپنے متعلق سے ملکر صلہ:...... موصول صلہ مل کر متعلق تحتاج کے جملہ فعلیہ:......

عبارت:......وَكُلٌّ مِّنَ الضَّمِيْرِ وَالْوَاوِ صَالِحٌ لِلرَّبْطِ وَالْاَصْلُ هُوَ الضَّمِيْرُ بِدَلِيْلِ الْمُفْرَدَةِ وَالْخَبَرِ وَالنَّعْتِ فَالْجُمْلَةُ اِنْ خَلَتْ عَنْ ضَمِيْرِ صَاحِبِهَا وَجَبَ الْوَاوُ:.

ترجمہ:......ضمیر اور واو میں سے ہر ایک درست ہے ربط کے لیئے اصل ضمیر ہے مفرد حال کی دلیل کی وجہ سے اور خبر کی دلیل کی وجہ سے اور صفت کی دلیل کی وجہ سے پس جملہ اگر خالی ہو ذوالحال کی ضمیر سے تو واو واجب ہے۔

تشریح:......جب جملہ حال ہوگا تو ربط کے لیئے ضمیر بھی درست ہے اور واو بھی درست ہے لیکن مفرد حال میں ذوالحال کے ربط کے لیے ضمیر ہوتی ہے اور مبتداء کے ربط کے لیے خبر میں بھی ضمیر ہوتی ہے اور موصوف کے ربط کے لیے صفت میں بھی ضمیر ہوتی ہے اسی وجہ سے ربط کے لیے ضمیر اصل ہے پس جملہ حال اگر خالی ہو ذوالحال کی ضمیر سے تو پھر ربط کے لیئے واو ضروری ہے۔

ترکیب:......کل موصوف من الضمیر والواو متعلق کائن کے صفت:۔ موصوف صفت ملکر مبتدأ صالح للربط سے ملکر خبر جملہ اسمیہ:۔ الاصل مبتدأ ھو ضمیر فصل الضمیر خبر بدلیل المفردۃ متعلق کائن کے دوسری خبر الخبر النعت معطوف ہیں المفردۃ پر فاء تفریعہ الجملۃ مبتدأ خلت فعل ھی فاعل مرجع جملہ عن ضمیر صاحبھا متعلق خلت کے جملہ فعلیہ شرط وجب فعل الواو فاعل جملہ فعلیہ جزاء:۔ شرط جزاء ملکر خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَكُلُّ جُمْلَةٍ خَالِيَةٍ عَنْ ضَمِيْرِ مَا يَجُوْزُ اَنْ يَّنْتَصِبَ عَنْهُ حَالٌ يَصِحُّ اَنْ تَقَعَ حَالاً عَنْهُ بِالْوَاوِ اِلَّا الْمُصَدَّرَةُ بِالْمُضَارِعِ الْمُثْبَتِ نَحْوُ جَاءَ زَيْدٌ وَيَتَكَلَّمُ عَمْرٌو لِمَا سَيَاتِيْ.

ترجمہ:......ہر وہ جملہ جو خالی ہو اس اسم کی ضمیر سے جس اسم سے جائز ہو منصوب ہونا حال کا صحیح ہے یہ کہ واقع ہو وہ جملہ حال واو کے ساتھ مگر وہ جملہ جس جملہ کو شروع کیا گیا ہو مضارع مثبت کے ساتھ جیسے آیا زید اس حال میں کہ عمرو باتیں کر رہا تھا۔اس قاعدے کی وجہ سے جو قاعدہ عنقریب آنے والا ہے۔

تشریح:......جس جملہ میں ذوالحال کی ضمیر نہ ہو وہ جملہ واو کے ساتھ ذوالحال کے لیے حال واقع ہوسکتا ہے لیکن اگر وہ جملہ فعل مضارع مثبت ہو تو واو کے ساتھ حال واقع نہیں ہوسکتا جیسے جاء زید ویتکلم عمرو اس میں ویتکلم عمرو حال واو کے ساتھ ہے جو کہ غلط ہے اور بغیر واو کے بھی یتکلم عمرو حال واقع نہیں ہوسکتا کیونکہ مضارع مثبت صرف ضمیر کے ساتھ حال واقع ہوسکتا ہے جیسے جاء زید یضرب۔اور جاء زید یتکلم۔

ترکیب:......کل مضاف جملۃ مضاف الیہ ملکر موصوف ینتصب اپنے عنہ متعلق اور حال فاعل سے مل کر فاعل ہوا یجوز کا یجوز صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مضاف الیہ ضمیر مضاف اپنے مضاف سے ملکر متعلق خالیۃ ہوکر صفت:۔ موصوف صفت ملکر مستثنیٰ منہ بالمضارع مثبت متعلق المصدرۃ کے ہوکر مستثنیٰ:۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر مبتدأ تقع فعل اپنے ھی فاعل اور دونوں متعلق سے ملکر فاعل ہوا یصح کا یصح خبر جملہ اسمیہ:۔ الا المصدرۃ بالمضارع المثبت لایصح ان تقع حالا عنہ بالواو لما سیاتی متعلق لایصح کے ہے۔

عبارت:......وَاِلَّا (وان لم تخل جملة عن ضمير مايجوزان ينتصب عنه حال) فَاِنْ كَانَتْ فِعْلِيَّةً وَالْفِعْلُ مُضَارِعٌ مُثْبَتٌ اِمْتَنَعَ دُخُوْلُهَا نَحْوُ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ لِاَنَّ الْاَصْلَ الْمُفْرَدَةُ.

ترجمہ:......اور اگر جملہ خالی نہ ہو اس اسم کی ضمیر سے جس اسم سے جائز ہے حال کا منصوب ہونا پس اگر ہو جملہ فعلیہ اور فعل مضارع مثبت ہو تو ممتنع ہے واو کا داخل ہونا کیونکہ حال اصل میں مفرد ہوتا ہے۔ (نہ احسان کریں آپ اس حال میں کہ آپ زیادہ لیں)

تشریح:......جملہ حالیہ جب ذوالحال کی ضمیر سے خالی نہ ہو اور جملہ حالیہ فعل مضارع مثبت ہو تو اس جملہ حالیہ میں فعل مضارع مثبت کے ہونے کی وجہ سے واو داخل کرنا ممتنع ہے صرف ضمیر پر اکتفاء کیا جائے گا۔ جو ضمیر فعل مضارع میں ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ حال اصل میں مفرد ہوتا ہے اور مفرد حال بغیر واو کے ہوتا ہے۔

ترکیب:......فاء عاطفہ ان شرطیہ کانت فعل ھی اسم مرجع جملہ فعلیہ خبر ذوالحال واو حالیہ الفعل مبتدأ مضارع موصوف مثبت صفت ملکر خبر جملہ حالیہ کانت اپنے اسم خبر اور حال سے ملکر شرط الاصل اسم ان کا المفردۃ خبر ان کی جملہ اسمیہ متعلق امتنع کے امتنع فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جزاء مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ لاتمنن فعل انت فاعل ذوالحال تستکثر جملہ حالیہ سے ملکر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَهِيَ تَدُلُّ عَلٰى حُصُوْلِ صِفَةٍ غَيْرِ ثَابِتَةٍ مُقَارِنٍ لِمَا جُعِلَتْ قَيْدًا لَهُ وَهُوَ كَذَالِكَ اَمَّا الْحُصُوْلُ فَلِكَوْنِهٖ فِعْلًا مُثْبَتًا وَاَمَّا الْمُقَارَنَةُ فَلِكَوْنِهٖ مُضَارِعًا.

ترجمہ:......اور وہ مفرد حال دلالت کرتا ہے صفت غیر ثابتہ کے حصول پر یہ صفت غیر ثابتہ کا حاصل ہونا ملا ہوا ہوتا ہے اس فعل کے ساتھ جس فعل کے لیئے قید بنایا گیا ہے اس صفت کو اور وہ فعل مضارع مثبت اس صفت غیر ثابتہ کی طرح ہوتا ہے لیکن صفت غیر ثابتہ کا حاصل ہونا اس مضارع کے فعل مثبت ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اور لیکن صفت غیر ثابتہ کے حاصل ہونے کا ملنا اس فعل کے مضارع ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

تشریح:......صفت غیر ثابتہ وہ صفت ہے جس صفت میں حدوث کا معنیٰ ہو جیسے راکبا اور صفت ثابتہ وہ صفت ہے جس صفت میں ثبوت کا معنی ہو جیسے حسینا مفرد حال راکبا دلالت کرتا ہے صفت حدوث کے حصول پر یہ حاصل ہونا ملا ہوا ہوتا ہے فعل کے ساتھ جیسے جاء زید راکبا آیا زید سوار ہو کر راکبا صفت حدوث ہے یعنی غیر ثابتہ ہے اور یہ جاء کے ساتھ ملی ہوئی ہے جس وقت آنا ہے اسی وقت سوار ہونا ہے اور یہ صفت حدوث حاصل ہے زید کو:۔ فعل مضارع مثبت اسی صفت پر دلالت کرتا ہے۔ حصول تو اس لیئے ہے کہ فعل مثبت ہے اور غیر ثابتہ اس لیئے ہے کہ فعل تجدد اور عدم ثبوت پر دلالت کرتا ہے مقارنت اس لیئے ہے کہ مضارع لفظا و معنی اسم فاعل کے مشابہ ہے اور مضارع زمانہ حال پر دلالت کرتا ہے اس وجہ سے مضارع مثبت حال مفرد کے مانند ہے اور مفرد حال میں واو نہیں ہوتی اس لیئے مضارع مثبت حال میں بھی واو نہیں ہوتی۔

ترکیب:......واو عاطفہ ھی مبتدأ مرجع حال مفرد تدل فعل ھی فاعل صفۃ موصوف غیر ثابتہ صفت ملکر مضاف الیہ لہ متعلق بعلت کے مرجع ماقیدا مفعول ثانی ھی نائب فاعل مرجع صفت جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق مقارن کے مقارن صفت حصول کی حصول متعلق تدل کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ:۔ ھو مبتدأ مرجع فعل مضارع مثبت کذالک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ مثبتا صفت فعلا کی فعلا خبر کون کی کون متعلق کائن کے خبر الحصول مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاَمَّا مَا جَآءَ مِنْ نَحْوِ قُمْتُ وَاَصُكُّ وَجْهَهٗ وَقَوْلُهٗ فَلَمَّا خَشِيْتُ اَظَافِيْرَهُمْ x نَجَوْتُ وَاَرْهَنُهُمْ مَالِكًا فَقِيْلَ عَلٰى حَذْفِ الْمُبْتَدَءِ اَيْ وَاَنَا اَصُكُّ وَاَنَا اَرْهَنُهُمْ وَقِيْلَ اَلْاَ وَّلُ شَاذٌّ وَالثَّانِيْ ضَرُوْرَةٌ.

ترجمہ:......اور لیکن جو آیا ہے قمت واصک وجھہ جیسا کھڑا ہوا میں اور تھپڑ مارا میں نے اس کے چہرے پر اور اس کا کہنا پس جب میں ڈر گیا ان کے ہتھیاروں سے نجات پا گیا میں اور رہن رکھ دیا میں نے ان کے پاس مالک کو پس کہا گیا ہے یہ مبتدأ محذوف پر ہیں یعنی وانا اصک اور وانا ارھنھم اور کہا گیا ہے پہلا شاذ ہے اور دوسرا شعر کی ضرورت کی وجہ سے ہے۔

تشریح:......مضارع مثبت حال واقع ہو تو واو کا داخل ہونا ممتنع ہے اس قاعدہ سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اصک اور ارھنھم فعل مضارع مثبت ہے اور واؤ کے ساتھ حال واقع ہو رہا ہے اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ ان کا مبتدأ محذوف ہے اصل میں وانا اصک

اور وانا ازھنھم ہے اس صورت میں یہ جملہ اسمیہ ہیں اور اس پر کوئی اعتراض نہیں دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اصک فعل مضارع مثبت واو کے ساتھ حال شاذ ہے اور وازھنھم واو کے ساتھ مضارع حال شعر کی ضرورت کی وجہ سے ہے بہرحال یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ مضارع مثبت واو کے ساتھ حال آتا ہے لیکن مانا نہیں جاتا تعویل کر دی جاتی ہے۔

ترکیب:......واو استینافیہ اما شرطیہ قمت واصک وجھہ مضاف الیہ نحو کا متعلق جاء کے صلہ:۔ موصولہ صلہ ملکر معطوف علیہ قولہ معطوف ملکر مبتدأ پورا شعر مقولہ۔ خشیت فعل بفاعل اظافیرھم مفعول بہ جملہ فعلیہ مضاف الیہ لما کا لما ظرف نجوت کی نجوت فعل اپنے فاعل اور وازھنھم مالکا حال سے مل کر جملہ فعلیہ علی حذف المبتدأ مُفَسَّرُ ای حرف تفسیر باقی مُفَسِّرُ مل کر مقولہ قیل کا ہو کر معطوف علیہ باقی معطوف سے ملکر خبر مبتدأ کی جملہ اسمیہ الثانی کائنة ضرورة اس میں ضرورة تمیز ہے الثانی ممیز ہے۔

عبارت:...... وَقَالَ عَبْدُالْقَاهِرِ هِيَ فِيهِمَا لِلْعَطْفِ وَالْاَصْلُ وَصَكَكْتُ وَرَهَنْتُ عُدِلَ اِلَى الْمُضَارِعِ لِحِكَايَةِ الْحَالِ

ترجمہ:......اور کہا عبدالقاھر نے وہ واو ان دونوں میں عطف کے لیئے ہے اور اصل میں صککت ورھنت ہیں اس ماضی کو بدل دیا گیا ہے مضارع کی طرف حال کی حکایت کے لیئے۔

تشریح:...... عبدالقاھر جرجانی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ حال ہے اور مضارع مثبت ہے اور واو کے ساتھ ہے لیکن تعویل یہ کرتے ہیں کہ اصل میں یہ ماضی ہیں صککت اور رھنت لیکن یہ حال کی حکایت کے لیئے ہیں ان کو مضارع کی طرف بدلدیا گیا ہے جس کی وجہ سے مضارع مثبت حال واو کے ساتھ واقع ہوا ہے۔

ترکیب:......واو استینافیہ قال فعل عبدالقاھر فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ ھی مبتدأ فیھما متعلق کائنة کے للعطف متعلق کائنة کے خبر جملہ اسمیہ واو عاطفہ الاصل مبتدأ صککت اور رھنت خبر جملہ اسمیہ عدل فعل ھو نائب فاعل مرجع ماضی الی المضارع متعلق عدل کے لحکایة الحال متعلق عدل جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاِنْ كَانَ مَنْفِيًّا فَالْاَمْرَانِ كَقِرَاءَةِ ابْنِ ذَكْوَانَ فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَنِ بِالتَّخْفِيفِ وَنَحْوُ وَمَالَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ لِدَلَالَتِهٖ عَلَى الْمُقَارَنَةِ لِكَوْنِهٖ مُضَارِعًا دُوْنَ الْحُصُوْلِ لِكَوْنِهٖ مَنْفِيًّا:۔

ترجمہ:......اور اگر ہو وہ حال مضارع منفی تو دو کام جائز ہیں مقارنت پر دلالت ہوتی ہے فعل مضارع ہونے کی وجہ سے صفت کا حصول نہیں ہوتا فعل مضارع منفی ہونے کی وجہ سے:۔ جیسے ابن ذکوان کی قراۃ ہے اے موسیٰ اور ھارون تم دونوں ثابت قدم رہو اس حال میں کہ نہ اتباع کرو تم جاھل لوگوں کی ولاتتبعن نون خفیفہ کے ساتھ ہے اور جیسے:۔ کیا ہوگیا ہمکو نہ ایمان لائیں ہم اللہ پر:۔

تشریح:...... ولا تتبعن تخفیف کے ساتھ نون حالت رفعی کی وجہ سے ہوگا اور لا مضارع منفی کا ہوگا جملہ خبریہ ہوگا اور فاستقیما جملہ انشائیہ ہے اس صورت میں کمال انقطاع ہے جس کی وجہ سے عطف جائز نہیں اس لیئے یہ واو حالیہ ہے اور واو حالیہ کے جائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مضارع منفی حصول صفت غیر ثابتہ پر دلالت نہیں کرتا جس کی وجہ سے مفرد حال سے دور ہو جاتا ہے مفرد حال سے دور ہونے کی وجہ سے واو ضروری ہے اس لیے ولا تتبعن حال میں واو ہے:...... مضارع منفی مقارنت پر دلالت کرتا ہے اس لیے مفرد حال کے ساتھ مشابہ ہے جس کی وجہ سے واو نہیں آسکتی اس لیے لا نؤمن حال میں واو نہیں ہے:......

ترکیب:......واو عاطفہ ان شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع مضارع منفیا خبر جملہ شرط:۔ فاء جزائیہ الامران مبتدأ:۔ علی المقارنة متعلق دلالت کے لکونہ مضارعا متعلق دلالت کے دون الحصول ظرف دلالت کی لکونہ منفیا متعلق دلالت کے لدلالتہ متعلق جائز ان کے خبر مرجع مضارع منفی جملہ اسمیہ جزاء:۔ مثالہ مبتدأ کقراء ۃ ابن ذکوان متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ باقی مفعول بہ قراء ۃ کا لاتتبعن موصوف بالتخفیف متعلق کائن کے صفت:۔ ما مبتدأ لنا متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ لانومن باللہ جملہ حالیہ:۔

عبارت:......وَكَذَا اِنْ كَانَ مَاضِيًا لَفْظًا اَوْ مَعْنًى كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى :. اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ :. وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَوْ جَاءُ وْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ :. وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ :. وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ :. وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ :.

ترجمہ:......اور اس مضارع منفی کی طرح ہے اگر فعل ماضی لفظا ہو یا معنی ہو جیسے اس کا فرمان ہے کہا زکریا نے کہاں سے ہوگا میرے لڑکا اور تحقیق پہنچ گیا ہے مجھ کو بڑھاپا:۔ اور جیسے اس کا فرمان ہے:۔ یا جو آ گئے تمہارے پاس اور تنگ ہیں ان کے دل لڑنے سے آپ سے اور اپنی قوم سے:۔ اور جیسے اس کا فرمان ہے:۔ مریم نے کہا کہاں سے ہوگا میرے لڑکا اور نہیں چھوا مجھ کو کسی مرد نے:۔ اور جیسے اس کا کہنا ہے:۔ پس لوٹے وہ لوگ اللہ کے فضل کے ساتھ اور نعمت کے ساتھ اور نہیں پہنچی ان کو کوئی برائی:۔ اور جیسے اس کا کہنا ہے:۔ کیا گمان کرلیا ہے تم نے یہ کہ داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں اور ابتک نہیں پہنچی تم کو مثل ان لوگوں کے جو لوگ گذر گئے تم سے پہلے۔

تشریح:......انّٰی یکون لی غلام وقد بلغنی الکبر یہ ماضی مثبت کی مثال ہے اور حال وقد بلغنی الکبر واو کے ساتھ ہے بلغ ماضی ہونے کی وجہ سے حصول صفت غیر ثابتہ پر دلالت ہو رہی ہے:...... ذوالحال کے فعل یکون کے ساتھ بلغ کی مقارنت نہیں ہے جس کی وجہ سے بلغ کا حال:...... مفرد حال سے دور ہو گیا ہے اس لیے واو ضروری ہے:...... اور جاء وکم حصرت صدورھم یہ ماضی مثبت کی مثال ہے اور حال حصرت صدورھم ہے بغیر واو کے حصرت ماضی مثبت ہونے کی وجہ سے ذوالحال کے فعل جاء کے ساتھ مقارنت نہیں ہے:...... حصول صفت غیر ثابتہ پر دلالت ہو رہی ہے جس کی وجہ سے مفرد حال کے ساتھ مشابہ ہے اس لیے حصرت صدورھم حال میں واو نہیں ہے:...... ماضی مثبت معنی نہیں ہوتی صرف لفظا ہوتی ہے اور اس کی یہ دو مثالیں ہیں اور ماضی منفی لفظا بھی ہوتی ہے جیسے ماضرب زید اور ماضی منفی معنی بھی ہوتی ہے جیسے انّی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر اس میں ولم یمسسنی بشر حال ہے اور ماضی معنیً فعل مضارع کی وجہ سے ہے ولم یمسسنی بشر ماضی منفی ہونے کی وجہ سے حصول صفت یمسس غیر ثابتہ پر دلالت نہیں ہے جس کی وجہ سے مفرد حال سے دور ہے اس لیے ولم یمسسنی بشر حال میں واو ہے:...... مقارنت ہے یعنی حال کا فعل یمسسنی ذوالحال کے فعل یکون کے ساتھ ملا ہوا ہے:...... دو میں سے ایک کے اعتبار سے واو کا فیصلہ ہوگا:...... کیونکہ مفرد حال میں حصول بھی ہوتا ہے اور مقارنت بھی ہوتی ہے مفرد حال کی موافقت میں واو نہیں ہوگی:...... فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم یمسسهم سوء اس میں لم یمسسهم سوء حال ہے اور ماضی معنیً ہے فعل مضارع کی وجہ سے لم والی ماضی معنیً کی دو مثالیں ہیں ایک واو کے ساتھ اور دوسری بغیر واو کے ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ولمایاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم اس میں ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم حال ہے اور ماضی معنیً ہے فعل مضارع کی وجہ سے لماوالی ماضی معنیً کی ایک مثال ہے واو کے ساتھ۔

ترکیب:......الفعل الماضی مبتدأ کذا متعلق کائن کے خبر جملہ دال برجزاء مشارالیہ مضارع منفی:۔ ان شرطیہ کان فعل ھو اسم مرجع فعل ماضیا خبر ممیز لفظا تمیز معنی معطوف جملہ فعلیہ شرط مثالہ مبتدأ کقولہ تعالی متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ تعالی حال ہے (ہ) ضمیر سے:۔ انّی ظرف یکون کی وقد بلغنی الکبر جملہ حال ہے (ی) ضمیر سے لی متعلق کائنا کے خبر غلام اسم جملہ فعلیہ حصرت صدورھم حال ہے واو ضمیر سے جاء وفعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حال سے ملکر جملہ فعلیہ:۔ لم یمسسهم سوء حال ہے فانقلبوا کی واو ضمیر سے نعمة اور فضل موصوف من الله متعلق کائنتین کے صفت:۔ موصوف صفت ملکر متعلق فانقلبوا کے جملہ فعلیہ:۔ ولمایاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم حال ہے تدخلوا کی واو سے ان تدخلوا الجنة مفعول بہ ام حسبتم کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاَمَّا الْمُثْبَتُ فَلِدَلَالَةٍ عَلَى الْحُصُوْلِ لِكَوْنِهٖ فِعْلًا مُثْبَتًا دُوْنَ الْمُقَارَنَةِ لِكَوْنِهٖ مَاضِيًا وَلِهٰذَا شُرِطَ اَنْ

يَكُوْنَ مَعَ قَدْ ظَاهِرَةً اَوْ مُقَدَّرَةً:.

ترجمہ:......اور لیکن ماضی مثبت حصول پر دلالت کے لیئے ہوتی ہے فعل مثبت ہونے کی وجہ سے مقارنت کے بغیر فعل ماضی ہونے کی وجہ سے اس مقارنت کے نہ ہونے کی وجہ سے شرط کی گئی ہے یہ بات یہ کہ ماضی قد کے ساتھ ہو قد ظاہر ہو یا مقدر ہو:۔

تشریح:......وکذا ان کان ماضیا لفظا او معنی میں مطلق ماضی کی بحث تھی یہاں سے تفصیل شروع ہوتی ہے پہلے ماضی مثبت کی بحث ہے کہ ماضی مثبت جب حال واقع ہو تو واو کے ساتھ بھی واقع ہوتی ہے جیسے وقد بلغنی الکبر وجہ اس کی یہ ہے کہ ماضی مثبت ہونے کی وجہ سے مقارنت پر دلالت نہیں ہوتی جس کی وجہ سے حال مفرد سے دور ہو جاتی ہے اس وجہ سے واو آ سکتی ہے اور ماضی مثبت ہونے کی وجہ سے صفت کے حصول پر دلالت ہوتی ہے جس کی وجہ سے حال مفرد کے ساتھ مشابہ ہو جاتی ہے اس لیئے واو نہیں آ سکتی جیسے او جاء وکم حصرت صدورھم ماضی میں اور حال میں تضاد ہے جواب اس کا یہ ہے کہ ماضی جب حال واقع ہو تو قد ضرور ہوگا خواہ وہ قد ظاہر ہو جیسے وقد بلغنی الکبر ہے خواہ وہ قد مقدر ہو جیسے جاء وکم حصرت صدورھم کہ اصل میں قد حصرت صدورھم ہے کیونکہ قد ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ اما شرطیہ المثبت مبتدأ لکونہ ماضیا متعلق الحصول کے دون المقارنۃ ظرف الحصول کی لکونہ فعلا مثبتا متعلق الحصول کے الحصول متعلق دلالت کے دلالت متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ لھذا متعلق شرط کے مشارالیہ دون المقارنۃ ظاھرۃ اور مقدرۃ حال ہیں قد سے مع قد ظرف کائنا کی خبر یکون اپنے اسم ھو اور خبر سے مل کر نائب فاعل شرط کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاَمَّا الْمَنْفِیُّ فَلِدَلَالَةِ عَلَی الْمُقَارَنَةِ دُوْنَ الْحُصُوْلِ اَمَّا الْاَوَّلُ فَلِاَنَّ لَمَّا لِاسْتِغْرَاقِ وَغَیْرَهَا لِانْتِفَاءِ مُتَقَدِّمٍ مَعَ اَنَّ الْاَصْلَ اِسْتِمْرَارُهُ.

ترجمہ:......اور لیکن ماضی منفی مقارنۃ پر دلالت کے لیئے ہوتی ہے بغیر حصول کے لیکن پہلا تو اس لیئے ہے کیونکہ لما استغراق کے لیئے ہے اور اس لما کے علاوہ پہلے والے کی نفی کے لیئے ہوتا ہے اس بات کے ساتھ کہ اصل اس نفی کا استمرار ہے۔

تشریح:...... یہ ماضی منفی کی بحث ہے ماضی منفی جب حال واقع ہو تو واو کے ساتھ بھی آ سکتی ہے جیسے ولم یمسسنی بشر وجہ اس کی یہ ہے کہ ماضی منفی صفت کے حصول پر دلالت نہیں کرتی جس کی وجہ سے حال مفرد سے دور ہو جاتی ہے اس لیئے واو آ سکتی ہے اور ماضی منفی مقارنۃ پر دلالت کرتی ہے جس کی وجہ سے حال مفرد کے ساتھ مشابہ ہے اس لیئے واو نہیں آ سکتی جیسے لم یمسسھم سوء یعنی ماضی منفی میں دونوں امر جائز ہیں:...... مقارنت پر ماضی منفی کی دلالت کی وجہ یہ ہے کہ لما ماضی کی نفی کے استغراق کے لیئے ہوتا ہے اور ما اور لم وغیرہ زمانہ تکلم سے مقدم کی نفی کے لیئے ہوتے ہیں اس بات کے ساتھ کہ اصل میں اس نفی کا استمرار ہوتا ہے۔

ترکیب:......دون الحصول ظرف دلالت کی علی المقارنۃ متعلق دلالت کے دلالت متعلق کائن کے خبر المنفی مبتدأ جملہ شرطیہ الاول مبتدأ لان متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ لما اور غیر اسم ان کا استغراق اور انتفاء متعلق کائن کے خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔ مع ظرف انتفاء کی مضاف الاصل اسم استمرارہ خبر جملہ اسمیہ مضاف الیہ:۔

عبارت:......فَیَحْصُلُ بِهِ الدَّلَالَةُ عَلَیْهَا عِنْدَ الْاِطْلَاقِ بِخِلَافِ الْمُثْبَتِ فَاِنَّ وَضْعَ الْفِعْلِ عَلٰی اِفَادَةِ التَّجَدُّدِ وَتَحْقِیْقُهُ اَنَّ اسْتِمْرَارَ الْعَدَمِ لَا یَفْتَقِرُ اِلٰی سَبَبٍ بِخِلَافِ اسْتِمْرَارِ الْوُجُوْدِ وَاَمَّا الثَّانِیْ فَلِکَوْنِهِ مَنْفِیًّا:.

ترجمہ:......پس اس نفی سے حاصل ہوتی ہے مقارنۃ پر دلالت نفی کے اطلاق کے وقت یہ بات خلاف ہے ماضی مثبت کے کیونکہ فعل کی وضع تجدد کا فائدہ دینے کے لیئے ہے اور اس بات کی تحقیق یہ ہے کہ بیشک نہ ہونے کا استمرار کسی سبب کا محتاج نہیں یہ بات خلاف ہے ہونے کے استمرار کے اور لیکن دوسرا حصول پر دلالت نہ ہونا فعل کے منفی ہونے کی وجہ سے ہے۔

تشریح:......نفی کے اطلاق کے وقت ماضی منفی کی وجہ سے مقارنت پر دلالت ہوتی ہے یعنی حال کا فعل ماضی منفی:...... ذوالحال کے فعل کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے:...... صفت غیر ثابتہ کا حصول نہیں ہوتا:...... ماضی مثبت حال میں مقارنت نہیں ہوتی یعنی حال کا فعل ماضی مثبت:...... ذوالحال کے فعل کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہوتا صفت غیر ثابتہ کا حصول ہوتا ہے کیونکہ فعل میں تجدد ہوتا ہے جس کی وجہ سے حال میں اور ماضی میں تضاد پیدا ہو جاتا ہے ماضی منفی کی مقارنۃ پر دلالت کی وجہ یہ ہے کہ نہ ہونے کا استمرار کسی سبب کا محتاج نہیں ہوتا جب کہ کسی چیز کے ہونے کے لیئے سبب ضروری ہے ماضرب ماضی کے تمام اجزاء میں مانا جائے گا اور ضرب ماضی کے کسی جزء میں مانا جائے گا کیونکہ یہ مثبت ہے ہر وقت نہیں مارتا رہا بلکہ کسی ایک وقت میں مارا ہے اس میں دلالت علی الحصول تو ہوگی کیونکہ ماضی مثبت ہے لیکن مقارنۃ نہیں ہوگی مثبت کی وجہ سے کیونکہ حال اور ماضی ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔

ترکیب:......بہ متعلق یحصل کے مرجع نفی علیھا متعلق الدلالۃ کے مرجع مقارنۃ عند الاطلاق ظرف یحصل کی یحصل فعل اپنے متعلق الدلالۃ فاعل اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ ھذا مبتدأ محذوف ہے بخلاف المثبت متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ وضع الفعل اسم ان کا علیٰ افادۃ التجدد متعلق کائن کے خبر ان کی جملہ اسمیہ تحقیقہ مبتدأ استمرار العدم اسم ان کا الی سبب متعلق لایفتقر کے خبر جملہ اسمیہ ھذا مبتدأ محذوف ہے بخلاف استمرار الوجود متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ الثانی مبتدأ فلکونہ منفیا متعلق کائن کے خبر جملہ شرطیہ:۔

عبارت:......وَاِنْ كَانَتْ اِسْمِيَّةً فَالْمَشْهُوْرُ جَوَازُ تَرْكِهَا بِعَكْسِ مَا مَرَّفِى الْمَاضِى الْمُثْبَتِ نَحْوُ كَلَّمْتُهٗ فُوْهُ اِلٰى فِىَّ وَاِنَّ دُخُوْلَهَا اَوْلٰى لِعَدَمِ دَلَالَتِهَا عَلٰى عَدَمِ الثُّبُوْتِ مَعَ ظُهُوْرِ الْاِسْتِيْنَافِ فِيْهَا فَحَسُنَ زِيَادَةُ رَابِطٍ نَحْوُ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ:......اور اگر حال جملہ اسمیہ ہو پس واو کے چھوڑنے کا جواز مشہور ہے اس قاعدے کے الٹ جو قاعدہ ماضی مثبت میں گذرا ہے جیسے بات کی میں نے اس سے اس حال میں کہ اس کا منہ میرے منہ کی طرف تھا اور بیشک اس واو کا داخل ہونا زیادہ بہتر ہے اس جملہ اسمیہ کی دلالت نہ ہونے کی وجہ سے ثبوت کے نہ ہونے پر اس جملہ اسمیہ میں استیناف کے ظاہر ہونے کے ساتھ پس رابطہ کا زیادہ کرنا اچھا ہے جیسے پس نہ بناؤ تم اللہ کے شریک اس حال میں کہ تم جانتے ہو۔

تشریح:......ماضی مثبت میں دونوں کام جائز تھے مقارنۃ پر دلالت نہ ہونے کی وجہ سے مفرد حال کے ساتھ مشابہ نہ رہی جس کی وجہ سے واؤ آئی جیسے وقد بلغنی الکبر اور ماضی مثبت میں حصول صفت غیر ثابتہ پر دلالت ہونے کی وجہ سے مفرد حال کے ساتھ مشابہ ہوگئی جس کی وجہ سے واؤ نہیں آئی ہے جیسے او جاء وکم حصرت صدورھم جملہ اسمیہ دوام کا فائدہ دیتا ہے جس کی وجہ سے مقارنۃ پر دلالت ہوتی ہے اس لیے جملہ اسمیہ کی مشابہت مفرد حال کے ساتھ ہوگئی اور واؤ نہیں آئی جیسے **کلمتہ فوہ الیٰ فِیَّ** اور صفت غیر ثابتۃ پر جملہ اسمیہ دلالت نہیں کرتا بلکہ صفت ثابتۃ پر دلالت کرتا ہے یعنی حدوث پر دلالت نہیں کرتا ثبوت پر دلالت کرتا ہے جس کی وجہ سے جملہ اسمیہ حال مفرد کے ساتھ مشابہ نہ رہا اس لیئے رابطہ کا زیادہ کرنا اچھا ہے جیسے **فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون**:...... **لعدم دلالتھا علیٰ عدم الثبوت مع ظھور الاستیناف فیھا**:...... صفت غیر ثابتہ پر جملہ اسمیہ کی دلالت نہ ہونے کی وجہ سے اور جملہ میں استیناف کے ظاہر ہونے کی وجہ سے واو کا داخل ہونا حال کے لیے زیادہ بہتر ہے:...... جملہ اسمیہ صفت ثابتہ کے دوام کا فائدہ دیتا ہے اس لیے ماضی مثبت کے الٹ ہے کہ ماضی مثبت صفت غیر ثابتہ کا فائدہ دیتی ہے:...... **کلمتہ فوہ الی فی میں**:...... **فوہ الی فی** حال ہے اس میں استیناف ظاہر ہے:...... یعنی جملہ مستانفہ ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ ان شرطیہ کانت فعل ھی اسم مرجع جملہ اسمیہ خبر جملہ شرط فی الماضی المثبت متعلق مر کے مر فعل ھو فاعل مرجع ما۔ موصول صلہ

ملکر مضاف الیہ عکس کا عکس متعلق فالمشہور کے مبتدأ:۔ جواز ترکھا خبر جملہ جزاء مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ فوہ مبتدأ الی
متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ حال کلمۃ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حال سے ملکر جملہ فعلیہ فیہما متعلق ظہور کے مرجع جملہ اسمیہ مع ظرف پہلے
کی علی عدم متعلق پہلے عدم کے پہلا عدم متعلق اولیٰ کے خبر ان کی دخولھا اسم ان کا جملہ اسمیہ:۔ حسن فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ النسم مبتدأ عدم
تعلمون فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر جملہ اسمیہ حال تجعلوا کی واو سے تجعلوا فعل اپنے فاعل متعلق مفعول بہ اور حال سے ملکر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَقَالَ عَبْدُ الْقَاهِرِ اِنْ كَانَ الْمُبْتَدَأُ ضَمِيرَ ذِى الْحَالِ وَجَبَتْ نَحْوُجَآءَ زَيْدٌ وَّهُوَ يَسْرُعُ اَوْ وَهُوَ مُسْرِعٌ وَاِنْ جُعِلَ نَحْوُعَلٰى كَتِفِهٖ سَيْفٌ حَالاً كَثُرَفِيْهَا تَرْكُهَا نَحْوُ خَرَجْتُ مَعَ الْبَازِىْ عَلَىَّ سَوَادٌ:۔

ترجمہ:......اور عبدالقاھر نے کہا ہے اگر ذوالحال کی ضمیر مبتدأ ہوتو واو واجب ہے جیسے آیا زید اس حال میں کہ وہ دوڑ رہا تھا اور اگر بنایا جائے علی کتفہ سیف کو حال تو بہت زیادہ ہے اس میں واو کا چھوڑنا جیسے نکلا میں باز کے ساتھ اس حال میں کہ میرے اوپر اندھیرا تھا۔

تشریح:......عبدالقاھر نے کہا ہے اگر حال جملہ اسمیہ میں مبتدأ ضمیر ہو جس کا مرجع ذوالحال ہو تو اس صورت میں واؤ ضروری ہے جیسے جاء زید وھو یسرع اس میں جملہ حالیہ کی خبر فعل ہے اور مبتداء ذوالحال کی ضمیر ہے اس لیے واؤ ہے اور جاء زید وھو مسرع میں جملہ حالیہ کی خبر اسم ہے دونوں صورتوں میں ھو مبتدأ ضمیر ذوالحال کی وجہ سے واؤ ہے دوسری صورت یہ ہے کہ مبتدأ مؤخر ہو اس صورت میں اکثر واؤ نہیں ہوتی ہے جیسے خرج من البیت علی کتفہ سیف میں حال خرج کی ھو ضمیر سے علی کتفہ سیف ہے بغیر واو کے اسی طرح خرجت مع البازی علیّ سواد میں حال خرجت کی ضمیر سے علیّ سواد ہے بغیر واؤ کے البازی میں یاء نفس کلمہ کی ہے متکلم کی نہیں ہے۔

ترکیب:......قال فعل عبدالقاھر فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ ان شرطیہ کان فعل المبتدأ اسم ضمیر ذی الحال خبر جملہ شرطیہ وجبت فعل ھی فاعل جملہ جزاء مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ جاء فعل زید فاعل ذوالحال واؤ حالیہ ھو مبتدأ یسرع جملہ فعلیہ خبر جملہ اسمیہ حال او عاطفہ واؤ حالیہ ھو مبتدأ مسرع خبر جملہ اسمیہ حال ان شرطیہ جعل فعل نحو نائب فاعل مضاف علی کتفہ سیف مضاف الیہ حالا مفعول ثانی جملہ شرط کثر فعل فیہا متعلق کثر کے مرجع علی کتفہ سیف ترکھا فاعل جملہ فعلیہ جزاء مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ علی متعلق کائن کے خبر سواد مبتدأ جملہ اسمیہ حال خرجت کی ضمیر سے مع البازی ظرف خرجت فعل اپنے فاعل ظرف اور حال سے ملکر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَحَسُنَ التَّرْكُ تَارَةً لِدُخُوْلِ حَرْفٍ عَلَى الْمُبْتَدَاِ كَقَوْلِهٖ:. فَقُلْتُ عَسٰى اَنْ تُبْصِرِيْنِىْ كَاَنَّمَا بَنِىَّ حَوَالِىَّ الْاُسُوْدُ الْحَوَارِدُ وَاُخْرٰى لِوُقُوْعِ الْجُمْلَةِ بِعَقَبِ مُفْرَدٍ كَقَوْلِهٖ:. وَاللّٰهُ يُبْقِيْكَ لَنَا سَالِمًا x بُرْدَاكَ تَعْظِيْمٌ وَ تَبْجِيْلُ.

ترجمہ:......اور کبھی اچھا ہے واؤ کا چھوڑ دینا مبتدأ پر حرف داخل ہونے کی وجہ سے جیسے اس کا کہنا ہے:۔ کہا میں نے عنقریب دیکھے گی تو مجھے گویا کہ میرے بیٹے میرے اردگرد غضب ناک شیر ہیں اور کبھی اچھا ہے واؤ کا چھوڑ دینا مفرد حال کے بعد جملہ اسمیہ حال کے واقع ہونے پر جیسے اس کا کہنا ہے:۔ اللہ باقی رکھے تجھ کو ہمارے لیے سلامتی کی حالت میں اس حال میں کہ تیری دونوں چادریں عزت ہیں اور بزرگی ہیں ہمارے لیے:۔

تشریح:...... بنیّ حوالی الاسود الحوارد جملہ اسمیہ ہے جو کہ تبصرینی کے مفعول (ی) سے حال واقع ہے اور اس جملہ حال کے مبتدأ بنی پر حرف کانما داخل ہے جو کہ حرف مشبہ بالفعل ہے یہ کانما مبتدأ پر داخل ہونے کی وجہ سے ربط کا کام دے رہا ہے اس لیئے جملہ اسمیہ حال پر واؤ کو داخل نہیں کیا اور دوسری صورت یہ ہے کہ جملہ اسمیہ حال واقع ہو مفرد حال کے بعد

اس صورت میں بھی جملہ اسمیہ حال پر واو کو داخل نہیں کرتے جیسے سلما مفرد حال ہے اور اس کے بعد جملہ اسمیہ حال واقع ہے
برداک تعظیم و تبجیل تو یہاں جملہ اسمیہ حال:۔ برداک تعظیم و تبجیل بغیر واو کے ہے کیونکہ اس کا ربط مفرد حال کے
ساتھ ہے اور مفرد حال کا ربطہ مفرد ہونے کی وجہ سے بغیر واو کے ذوالحال کے ساتھ ہے اس لیئے برداک تعظیم و تبجیل پر
واو داخل نہیں ہے۔

ترکیب:......تارۃ اور اخری مفعول فیہ ہیں الترک کے علی المبتدأ متعلق دخول کے دخول متعلق الترک کے بعقب مفرد متعلق وقوع کے وقوع متعلق
کے الترک فاعل حسن کا جملہ فعلیہ قلت فعل بفاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ عسی تامہ ان ناصبہ تبصرینی فعل بفاعل نون وقایہ کا (ی) مفعول بہ
الترک کان حرف مشبہ بالفعل ما کافہ بنی مبتدأ حوالی ظرف کائنۃ کی خبر الاسود موصوف الحوار صفت ملکر مبتدأ جملہ اسمیہ ہوکر خبر:۔ مبتدأ خبر ملکر جملہ
اسمیہ حال:۔ تبصرینی فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور حال سے ملکر فاعل عسیٰ کا جملہ فعلیہ:۔ اللہ مبتدأ یبقی فعل ھو فاعل مرجع اللہ ک مفعول بہ ذوالحال لنا
متعلق یبقی کے سلما حال برداک مبتدأ تعظیم وتبجیل خبر جملہ اسمیہ حال:۔

☆☆☆☆☆

الایجاز والاطناب والمساواۃ

(ھذا باب الایجاز والاطناب والمساواۃ) (یہ ایجاز اور اطناب اور مساواۃ کا باب ہے)

عبارت:......قَالَ السَّکَّاکِیُّ اَمَّا الْاِیْجَازُ وَالْاِطْنَابُ فَلِکَوْنِہِمَا نِسْبِیَّیْنِ لَا یَتَیَسَّرُ الْکَلَامُ فِیْہِمَا اِلَّا بِتَرْکِ التَّحْقِیْقِ وَالتَّعْیِیْنِ وَالْبِنَاءِ عَلٰی اَمْرٍ عُرْفِیٍّ.

ترجمہ:......سکاکی نے کہا ہے لیکن ایجاز اور اطناب اپنے منسوب ہونے کی وجہ سے ہوتے ہیں ایجاز اور اطناب میں کلام کرنا آسان نہیں ہے مگر تحقیق اور تعین چھوڑ کر اور امر عرفی پر کلام کو بنانے کے ساتھ۔

تشریح:...... اب تک علم معانی کے سات باب بیان ہو چکے ہیں:...... (۱) احوال الاسناد الخبری:...... (۲) احوال المسند الیہ:......(۳)احوال المسند:...... (۴) احوال متعلقات الفعل:...... (۵) قصر:...... (۶) الانشاء:...... (۷) الفصل والوصل:...... یہ آٹھواں باب ہے اور علم معانی اس باب پر مکمل ہو جاتا ہے:...... کلام اپنی حالت کے اعتبار سے تین قسم کا ہوتا ہے:...... یا تو کلام مراد کے مطابق ہوگا ایسے کلام کو مساواۃ کہتے ہیں:...... اگر کلام مراد سے کم ہے تو ایسے کلام کو ایجاز کہتے ہیں اور اگر کلام مراد سے زیادہ ہے تو ایسے کلام کو اطناب کہتے ہیں ایجاز اور اطناب کا سمجھنا ایک دوسرے پر موقوف ہے اس لیئے ان کی تعریف کسی تحقیق پر نہیں ہے اطناب ایجاز کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے اور ایجاز اطناب کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے اور یہ بات کلام عرفی پر کلام کو بنانے سے معلوم ہوتی ہے۔

ترکیب:......قال فعل السکاکی فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ اما شرطیہ الایجاز اور الاطناب مبتدأ فاء جزائیہ لکونہما نسبیین متعلق کائن کے خبر جملہ شرطیہ:۔ لایتیسّر فعل الکلام فاعل فیہما متعلق لایتیسّر کے مرجع ایجاز اور اطناب بشیئ مستثنیٰ منہ الاحرف استثناء بترک التحقیق والتعیین والبناء علی امر عرفی مستثنیٰ:۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر متعلق لایتیسّر کے جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَھُوَ مُتَعَارَفُ الْاَوْسَاطِ اَیْ کَلَامُہُمْ فِیْ مَجْرٰی عُرْفِہِمْ فِیْ تَادِیَۃِ الْمَعَانِیْ وَلَا یُحْمَدُ فِیْ بَابِ الْبَلَاغَۃِ وَلَا یُذَمُّ فَالْاِیْجَازُ اَدَاءُ الْمَقْصُوْدِ بِاَقَلَّ مِنْ عِبَارَۃِ الْمُتَعَارَفِ وَالْاِطْنَابُ اَدَاءُہٗ بِاَکْثَرَ مِنْہَا:۔

ترجمہ:......اور وہ امر عرفی عام لوگوں کا پہچانا ہوا کلام ہوتا ہے یعنی ان کا کلام ان کی پہچانی ہوئی جگہ میں ہوتا ہے معنیٰ کے اداء کرنے میں اور اس کلام کی تعریف نہیں کی جاتی بلاغت کے باب میں اور نہ اس کلام کی مذمت کی جاتی ہے پس ایجاز مقصود کو اداء کرنا ہے پہچانی ہوئی عبارت سے کم عبارت کے ساتھ اور اطناب مقصود کو اداء کرنا ہے پہچانی ہوئی عبارت سے زیادہ عبارت کے ساتھ۔

تشریح:......امر عرفی کی تعریف یہ کی ہے کہ وہ کلام عام لوگوں کا پہچانا ہوا کلام ہوتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ معنیٰ کے اداء کرنے میں ان کا کلام ان کی پہچانی ہوئی جگہ میں ہوتا ہے جو اغراض اور مقاصد کی ادائیگی میں روز مرہ استعمال ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کلام کی مذمت نہیں کی جاسکتی اور تعریف اس لیئے نہیں کی جاسکتی کہ یہ کلام مقتضیٰ حال کے مطابق نہیں ہوتا۔ عام لوگوں کے کلام سے جو کلام مقصد کو ادا کرنے میں کم ہوگا وہ کلام ایجاز ہوگا اور جو کلام عام لوگوں کے کلام سے مقصد کو اداء کرنے میں زیادہ ہوگا وہ کلام اطناب ہوگا اور جو کلام مقصد کو اداء کرنے میں عام لوگوں کے کلام کے برابر ہوگا وہ کلام مساواۃ ہوگا۔

ترکیب:......واو عاطفہ ھو مبتدأ مرجع امر عرفی متعارف الاوساط خبر جملہ مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر کلامھم مبتدأ فی تادیۃ المعانی متعلق مجریٰ کے مجریٰ متعلق کائن کے خبر جملہ مُفَسِّرْ ولا یحمد فعل ھو نائب فاعل مرجع کلامھم فی باب البلاغۃ متعلق یحمد کے ولا یذم معطوف یحمد پر جملہ فعلیہ فالایجاز مبتدأ اداء المقصود خبر من عبارۃ المتعارف متعلق اقل کے اقل متعلق اداء کے جملہ اسمیہ الاطناب مبتدأ اداء ہ خبر منھا متعلق اکثر کے اکثر متعلق اداء کے جملہ اسمیہ۔

عبارت:......ثُمَّ قَالَ الْاِخْتِصَارُ لِكَوْنِهٖ نِسْبِيًّا يَرْجِعُ تَارَةً اِلٰى مَاسَبَقَ وَ اُخْرٰى اِلٰى كَوْنِ الْمَقَامِ خَلِيْقًا بِاَبْسَطَ مِمَّا ذُكِرَ۔

ترجمہ:......پھر سکاکی نے کہا ہے اختصار اپنے منسوب ہونے کی وجہ سے کبھی لوٹتا ہے متعارف عبارت کی طرف اور کبھی لوٹتا ہے اس مقام کی طرف جو مقام لائق ہوتا ہے زیادہ پھیلے ہوئے کلام کا اس کلام سے جو کلام ذکر کیا گیا۔

تشریح:......پھر سکاکی نے کہا ہے کہ کلام اپنے منسوب ہونے کی وجہ سے کبھی تو لوٹتا ہے متعارف عبارت کی طرف اور کلام میں ایجاز کا ہونا متعارف عبارت کے لحاظ سے ہوگا اگر کلام متعارف عبارت سے کم ہے تو کلام ایجاز ہوگا اور کبھی کلام لوٹتا ہے اس مقام کی طرف جو مقام لائق ہوتا ہے زیادہ پھیلے ہوئے کلام کا اس کلام سے جو کلام ذکر کیا گیا مقام کا تقاضہ تھا کہ متکلم زیادہ کلام کرتا لیکن زیادہ کلام نہیں کیا اس لیئے مقام کے اعتبار سے کلام ایجاز ہے اس ایجاز میں متعارف عبارت کو دخل نہیں۔

ترکیب:......ثم عاطفہ قال فعل السکاکی فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ الاختصار مبتدأ لکونہ نسبیا متعلق یرجع کے تارۃ اور اخری ظرف یرجع کی سبق فعل ھو فاعل مرجع ماجملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق یرجع کے ذکر فعل ھو نائب فاعل مرجع ماجملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ متعلق بابسط کے بابسط متعلق خلیقا کے خبر کون کی کون متعلق یرجع کے یرجع فعل اپنے تینوں متعلق اور دونوں ظرف سے ملکر خبر:۔ جملہ اسمیہ

عبارت:......وَفِيْهِ نَظَرٌ لِاَنَّ كَوْنَ الشَّيْئِ نِسْبِيًّا لَايَقْتَضِيْ تَعَسُّرَ تَحْقِيْقِ مَعْنَاهُ ثُمَّ الْبِنَاءُ عَلَى الْمُتَعَارَفِ وَالْبَسْطِ الْمَوْصُوْفِ رَدٌّ اِلَى الْجِهَالَةِ۔

ترجمہ:......اور اس میں نظر ہے کیونکہ چیز کا نسبت والا ہونا تقاضہ نہیں کرتا چیز کے معنی کی تحقیق کے مشکل ہونے کا پھر کلام کو بنانا متعارف عبارت پر اور بسط موصوف پر جہالت کی طرف لوٹنا ہے۔

تشریح:......اکثر نسبت والوں کے معانی تحقیقی ہیں اور ان کی تعریفات بھی کی جاتی ہیں جیسے اَبُوَّتْ اَخُوَّتْ وغیرہ اس لیئے چیز کا نسبت والا ہونا تقاضہ نہیں کرتا چیز کے معانی کے مشکل ہونے کا کلام کا نسبت والا ہونا کبھی لوٹتا ہے ماسبق کی طرف اور کبھی مقام کی طرف یہ بات جہالت کی طرف لوٹتی ہے کیونکہ متعارف الاوساط کی مقدار اور کیفیت پورے طور پر معلوم نہیں ہو سکتی جواب اس کا یہ ہے کہ متعارف الاوساط کی طرف کلام کا لوٹنا اپنے منسوب ہونے کی وجہ سے رد الی الجھالۃ نہیں ہے کیونکہ لوگ اپنے مافی الضمیر کو معاملات اور محاورات میں اداء کرتے ہیں اور ان کو معانی کے اداء کرنے میں اختلافات عبارت اور لطائف عبارت پر قدرت نہیں ہوتی ان لوگوں کے لیئے ایک معلوم حد ہوتی ہے جس کو بلغاء بھی جانتے ہیں اس لیئے رد الی الجھالۃ نہیں ہے۔ اور کون المقام خلیقا بابسط کو بھی بلغاء جانتے ہیں اس لیئے یہ بھی رد الی الجھالۃ نہیں ہے۔

ترکیب:......واو عاطفہ فیہ متعلق کائن کے خبر کون الشی نسبیا اسم ان کا تعسر تحقیق معناہ مفعول بہ لایقتضی کالایقتضی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر ان کی:۔ ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر متعلق نظر کے نظر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ عن المتعارف اور بسط الموصوف متعلق البناء کے البناء مبتدأ الجھالۃ متعلق رد کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:......وَالْاَقْرَبُ اَنْ يُّقَالَ الْمَقْبُوْلُ مِنْ طُرُقِ التَّعْبِيْرِ تَادِيَةُ اَصْلِهٖ بِلَفْظٍ مُسَاوٍلَهٗ اَوْ نَاقِصٍ عَنْهُ وَافٍ اَوْ زَائِدٍ عَلَيْهِ لِفَائِدَةٍ۔

ترجمہ:......ایجاز اطناب اور مساواۃ کی زیادہ قریب تعریف یہ ہے یہ کہ کہا جائے کہ بیان کرنے کے طریقوں میں سے مقبول طریقہ اصل مراد کو اداء کرنا ہے برابر لفظ کے ساتھ اور مراد سے کم لفظ کے ساتھ جو لفظ پورے ہوں یا مراد پر زائد لفظ کے ساتھ فائدہ کی وجہ سے۔

تشریح:......(۱) جن الفاظ کے ساتھ مرادی معنیٰ کو اداء کیا جائے اور وہ الفاظ اصل مراد کے برابر ہوں تو اس کو مساواۃ کہتے ہیں۔ (۲) الفاظ اگر کم ہوں مگر مرادی معنیٰ پر دلالت کرنے میں کسی تکلف کی ضرورت نہ ہو تو اس کو ایجاز کہتے ہیں۔ (۳) الفاظ بھی کم ہوں اور دلالت میں بھی محتاج ہوں تو اس کو اخلال کہتے ہیں۔ (۴) الفاظ زائد ہوں کسی فائدہ کی وجہ سے اس کو اطناب کہتے ہیں۔ (۵) الفاظ کا زائد ہونا معین ہو بغیر فائدہ کے معنی مفسد ہو یا غیر مفسد اس کو حشو کہتے ہیں۔ (۶) اگر الفاظ زائد غیر معین ہو بغیر فائدہ کے تو اس کو تطویل کہتے ہیں۔ (۱) لفظ مساوی ہو تو (مساواۃ) (۲) لفظ ناقص وافی ہو تو (ایجاز) (۳) لفظ ناقص غیر وافی ہو تو (اخلال) (۴) لفظ زائد فائدہ کے لیئے (اطناب) (۵) لفظ معین زائد بغیر فائدہ کے (حشو) (۶) لفظ غیر معین زائد بغیر فائدہ کے (تطویل) تین طریقے مقبول ہیں مساواۃ ایجاز اطناب۔

ترکیب:......الاقرب مبتدأ ان ناصبہ یقال فعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ المقبول موصوف من طرق التعبیر متعلق الکائن کے صفت:۔ موصوف صفت ملکر مبتدأ لہ متعلق مساو کے مرجع مراد مساو صفت عنہ متعلق ناقص کے مرجع مراد ناقص صفت واف صفت علیہ متعلق زائد کے مرجع مراد لفائدۃ متعلق زائد کے:۔ زائد صفت لفظ اپنی چاروں صفتوں سے ملکر متعلق تادیۃ کے تادیۃ خبر المقبول کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاحْتُرِزَ بِوَافٍ عَنِ الْإِخْلَالِ كَقَوْلِهٖ :. وَالْعَيْشُ خَيْرٌ فِيْ ظِلَا x لِ النُّوْكِ مِمَّنْ عَاشَ كَدًّا اَيِ النَّاعِمُ وَفِيْ ظِلَالِ الْعَقْلِ:.

ترجمہ:......اور بچا گیا ہے واف کے ذریعہ خلل ڈالنے سے جیسے اس کا کہنا ہے حماقت کے سائیوں میں نعمت والی زندگی بہتر ہے اس شخص سے جو شخص معتوب زندگی گذارتا ہے عقل کے سائیوں میں۔

تشریح:......اصل عبارت شعر کی اس طرح ہے والعیش الناعم خیر فی ظلال النوک ممن عاش کدا فی ظلال العقل گویا کہ اصل مراد کو اداء کرنے میں اور دلالت کرنے میں الفاظ کم ہیں شعر محتاج ہے دوسرے الفاظ کا اس لیئے اس شعر میں اخلال ہے جو کہ مقبول نہیں ہے الفاظ واف نہیں ہیں اس لیئے ایجاز نہیں ہے اخلال ہے اگر الفاظ اصل مراد کو اداء کرنے میں پورے ہوتے تو ایجاز ہوتا۔

ترکیب:......بواف نائب فاعل عن الاخلال متعلق احترز کے جملہ فعلیہ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ العیش موصوف الناعم صفت ملکر مبتدأ فی ظلال العقل متعلق کدا کے کدا حال عاش کی ضمیر سے عاش فعل اپنے فاعل اور حال سے ملکر جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق خیر کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَبِفَائِدَةٍ عَنِ التَّطْوِيْلِ نَحْوُ:. وَاَلْفٰى قَوْلَهَا كَذِبًا وَ مَيْنًا وَعَنِ الْحَشْوِ الْمُفْسِدِ كَالنَّدٰى فِيْ قَوْلِهٖ:. وَلَا فَضْلَ فِيْهَا لِلشُّجَاعَةِ وَالنَّدٰى وَصَبْرِ الْفَتٰى لَوْلَا لِقَاءُ شَعُوْبٍ:. وَغَيْرِ الْمُفْسِدِ كَقَوْلِهٖ:. وَاَعْلَمُ عِلْمَ الْيَوْمِ وَالْاَمْسِ قَبْلَهٗ.

ترجمہ:......اور بچا گیا ہے بفائدۃ کے ذریعہ تطویل سے جیسے پایا اس نے اس کی بات کو جھوٹا اور بیکار اور بچا گیا ہے بفائدۃ کے ذریعہ بیکار بھراؤ سے جیسے سخاوت ہے اس کے کہنے میں:۔ نہیں ہے کوئی فضیلت دنیا میں بہادری کی اور سخاوت کی اور جوان کے صبر کی اگر نہ ہوتا موت کا ملنا اور بچا گیا ہے بفائدۃ کے ذریعہ غیر مفسد بھراؤ سے جیسے اس کا کہنا ہے:۔ اور جانتا ہوں میں آج کے علم کو اور کل کے علم کو جو آج سے پہلے تھا۔

تشریح:......کذبا اور مینا میں سے ایک زائد ہے زائد معین نہیں ہے بغیر فائدہ کے ہے اس لیئے الفی قولھا کذبا ومینا میں تطویل ہے:۔ الفاظ کا زائد ہونا معین ہو بغیر فائدہ کے معنی مفسد ہو تو حشو مفسد ہے جیسے الندیٰ ہے ولا فضل فیھا للشجاعت والندیٰ وصبر الفتیٰ لولا لقاء شعوب میں:۔ اگر موت کا ملنا نہ ہوتا تو بہادری کی اور جوان کے صبر کی کوئی

فضیلت نہ ہوتی یہ ٹھیک ہے کیونکہ جوان کو اور بہادر کو پتہ ہے کہ جنگ میں زندگی کا خاتمہ ہوسکتا ہے پھر بھی جنگ میں کود پڑتا ہے اور یہ بات فضیلت کی ہے اور سخاوت میں یہ بات نہیں کہ مال خرچ کرے گا تو مرجائے گا اور مال خرچ نہ کرے گا تو بچ جائے گا اس لیئے یہ حشو مفسد ہے بیکار بھراؤ ہے زندہ رہنے کی امید ہو اور سخاوت کرے تو الفاظ بغیر فائدہ کے نہیں ہیں اس اعتبار سے اطناب ہے اور الفاظ زائد معین ہوں بغیر فائدہ کے معنی غیر مفسد ہو جیسے واعلم علم الیوم والامس قبلہ:۔میں جانتا ہوں آج کے علم کو اور کل کے علم کو جو آج سے پہلے تھا امس آج سے پہلے ہی ہوتا ہے اس لیئے قبلہ حشو غیر مفسد ہے کہ معنی درست ہے لیکن زائد معین بلا فائدہ ہے۔

ترکیب:......بفائدۃ نائب فاعل عن التطویل متعلق احترز کے جملہ فعلیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر جملہ اسمیہ:۔ الفی فعل ھو فاعل مرجع جذیمہ قولھا مفعول بہ مرجع زباء عورت کذبا ومینا مفعول ثانی جملہ فعلیہ:۔عن الحشو المفسد معطوف ہے عن التطویل پر فی قولہ متعلق الکائن کے ہو کر صفت الندیٰ کی موصوف صفت ملکر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ فضل اسم لانفی جنس کا فیھا اور للشجاعۃ اور الندیٰ اور صبر الفتی چاروں متعلق کائن کے خبر لانفی جنس کی جملہ اسمیہ لقاء شعوب مبتدأ کائن خبر جملہ اسمیہ عن الحشو غیر المفسد معطوف عن التطویل پر الامس موصوف قبلہ ظرف الکائن کے ہو کر صفت:۔ موصوف صفت مل کر معطوف الیوم معطوف علیہ مضاف الیہ علم مضاف مفعول بہ اَعْلَمُ کا جملہ فعلیہ

عبارت:......اَلْمُسَاوَاۃُ نَحْوُ وَلاَ یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَھْلِہٖ وَقَوْلُہٗ فَاِنَّکَ کَالَّیْلِ الَّذِیْ ھُوَ مُدْرِکِیْ وَاِنْ خِلْتُ اَنَّ الْمُنْتَایٰ عَنْکَ وَاسِعٌ.

ترجمہ:......مساواۃ اس آیت جیسا ہے اور نہیں اترتی مکرہ بری مگر اس کے مستحق پر اور مساواۃ اس کا کہنا ہے بیشک تو رات کے مانند ہے جو پالیتی ہے مجھ کو اگرچہ میں خیال کرتا ہوں اس بات کا کہ بیشک تجھ سے دوری کافی ہے۔

تشریح:......ایجاز اطناب اور مساواۃ میں سے مساواۃ کو مقدم کیا کیونکہ اطناب کا سمجھنا مساواۃ پر موقوف ہے جو مساواۃ سے کم ہوگا وہ ایجاز ہوگا اور جو مساواۃ سے زائدہ ہوگا وہ اطناب ہوگا کہتے ہیں کہ مکر کا معنی اور سیئی کا معنی ایک ہے اس لیئے آیت میں اطناب ہے یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ ہر مکر سیئی نہیں ہوتی جیسے و مکروا ومکر اللہ دوسری بات یہ ہے کہ آیت میں مستثنیٰ منہ محذوف ہے اس لیئے آیت میں ایجاز ہے اور شعر میں بھی ایجاز ہے کہ شرط کا جواب محذوف ہے جواب اس کا یہ ہے کہ آیت سے اور شعر سے مرادی معنی پر پوری طرح دلالت ہورہی ہے محذوف کے محتاج نہیں یہ نحوی بحث ہے جو کہ اعراب کو درست کرنے کے لیئے ہوتی ہے نہ کہ معنی کو درست کرنے کے لیئے اس لیئے آیت اور شعر دونوں میں مساواۃ ہے۔

ترکیب:......المساواۃ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ یحیق فعل المکر السیئ فاعل باحد مستثنیٰ منہ باھلہ مستثنیٰ ملکر متعلق یحیق کے جملہ فعلیہ قولہ معطوف ہے نحو پر:۔ ک اسم ان کا ھو مبتدأ مدرکی خبر جملہ اسمیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر صفت اللیل کی اللیل متعلق کائن کے خبر ان کی جملہ اسمیہ واو حالیہ ان وصلہ خلت فعل بفاعل عنک متعلق المنتایٰ کے اسم ان کا واسع خبر ان کی جملہ اسمیہ ہو کر مفعول بہ خلت کا۔

عبارت:......وَالْاِیْجَازُ ضَرْبَانِ اِیْجَازُ الْقَصْرِ وَھُوَ مَالَیْسَ بِحَذْفٍ نَحْوُ وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ فَاِنَّ مَعْنَاہُ کَثِیْرٌ وَّلَفْظُہٗ یَسِیْرٌ وَلاَ حَذْفَ فِیْہِ.

ترجمہ:......ایجاز کی دو قسمیں ہیں ایک قسم قصر کا ایجاز ہے اور وہ قصر کا ایجاز حذف کے ساتھ نہیں ہوتا جیسے اور تمہارے لیئے قصاص میں ایک عظیم زندگی ہے پس بیشک اس آیت کا معنیٰ بہت زیادہ ہے اور لفظ تھوڑے ہیں اور اس آیت میں کوئی حذف نہیں ہے۔

تشریح:......ایجاز کی دو قسمیں ہیں ایک ایجاز قصر اور ایک ایجاز حذف ایجاز قصر کا یہ مطلب ہے کہ بغیر حذف کے الفاظ کم ہوں آیت میں بھی الفاظ کم ہیں لیکن آیت میں ایسی کوئی چیز حذف نہیں ہے جس پر مطلب یا معنیٰ سمجھنا موقوف ہو آیت میں

لکم اور فی القصاص کا متعلق محذوف ہے پھر یہ کہنا کس طرح درست ہے کہ آیت میں حذف نہیں ہے جواب یہ ہے کہ اس حذف کا اصل معنیٰ کے اداء کرنے میں کچھ دخل نہیں ہے اگر جار مجرور میں اس محذوف کو ذکر کر دیتے تو حشو ہو جاتا۔

ترکیب:.....الایجاز مبتدأ ضربان خبر جملہ اسمیہ:۔ احدھما مبتدأ ایجاز القصر خبر جملہ اسمیہ:۔ ھو مبتدأ بحذف متعلق کائنا کے خبر لیس کی ھو اسم مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر خبر ھو مبتدأ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ لکم اور فی القصاص متعلق کائنۃ کے خبر حیوۃ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ لفظہ مبتدأ یسیر خبر جملہ اسمیہ:۔ حذف اسم لانفی جنس کا فیہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ معناہ اسم ان کا کثیر خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:.....وَفَضْلُهٗ عَلٰى مَا كَانَ عِنْدَهُمْ اَوْ جَزَ كَلَامٍ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى وَهُوَ:..... اَلْقَتْلُ اَنْفٰى لِلْقَتْلِ:..... بِقِلَّةِ حُرُوْفِ مَا يُنَاظِرُهٗ مِنْهُ.

ترجمہ:.....اس معنیٰ میں جو کلام کم کلام ہے ان کے نزدیک اس کلام پر اس آیت کی فضیلت ہے آیت کے حروف کی قلت کی وجہ سے:..... آیت کے جو حرف مقابل ہیں اس کلام کے حرفوں کے وہ کلام یہ ہے کہ:۔ قتل زیادہ نفی کرتا ہے قتل کی۔

تشریح:.....آیت کا حکم مطلق ہے ہر مقام میں ہر وقت قصاص میں زندگی ہے جبکہ عرب کے قول کا معنیٰ ہے:۔ قتل زیادہ نفی کرتا ہے قتل کی یعنی قتل کے بدلہ اگر قتل کر دو تو قتال رک جائے گا لکم زائد ہے اصل فی القصاص حیوۃ ہے اور فی القصاص حیوۃ میں الفاظ کم ہیں اور القتل انفیٰ للقتل میں الفاظ زائد ہیں اور اس معنیٰ میں عرب کا یہ کم سے کم کلام ہے حقیقت یہ ہے کہ مخلوق کا کلام خالق کے کلام کا مقابلہ نہیں کرسکتا اس لیئے مالک نے فرمایا فاتوا بسورۃ من مثلہ۔

ترکیب:.....فضلہ مبتدأ فی ھٰذا المعنیٰ متعلق اوجز کے عندھم ظرف اوجز کی اوجز خبر کان کی کان اپنے اسم ھو اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ:۔ موصول صلہ مل کر متعلق کائن کے یناظر فعل ھو فاعل مرجع ما (ہ) مفعول بہ جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر موصوف منہ متعلق کائن کے صفت مرجع آیت موصوف صفت مل کر مضاف الیہ قلۃ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر متعلق کائن کے کائن اپنے دونوں متعلق سے مل کر خبر فضلہ کی جملہ اسمیہ للقتل متعلق انفی کے خبر القتل مبتدأ جملہ اسمیہ ہو کر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:.....وَالنَّصِّ عَلَى الْمَطْلُوْبِ وَمَا يُفِيْدُهٗ تَنْكِيْرُ حَيٰوةٍ مِّنَ التَّعْظِيْمِ لِمَنْعِهٖ عَمَّا كَانُوْا عَلَيْهِ مِنْ قَتْلِ جَمَاعَةٍ بِوَاحِدٍ اَوِالنَّوْعِيَّةِ وَهِيَ الْحَاصِلَةُ لِلْمَقْتُوْلِ وَالْقَاتِلِ بِالْاِرْتِدَاعِ وَاطِّرَادِهٖ وَخُلُوِّهٖ عَنِ التَّكْرَارِ وَاسْتِغْنَائِهٖ عَنْ تَقْدِيْرِ مَحْذُوْفٍ وَالْمُطَابَقَةِ.

ترجمہ:.....اس کلام پر اس آیت کی فضیلت ہے مطلوب پر صراحت کی وجہ سے اور اس تعظیم کی وجہ سے جس تعظیم کا فائدہ دے رہی ہے حیوۃ کی تنکیر اس قصاص کے روکنے کی وجہ سے ایک جماعت کے قتل سے جس جماعت کے قتل پر وہ تھے ایک کے بدلے اور اس کلام پر اس آیت کی فضیلت ہے نوعیت کی وجہ سے جو نوعیت حاصل ہوتی ہے مقتول کو اور قاتل کو قتل سے رکنے کی وجہ سے اور اس کلام پر اس آیت کی فضیلت ہے اس آیت کے تکرار سے خالی ہونے کی وجہ سے اور دور ہونے کی وجہ سے اور محذوف کی تقدیر سے اس آیت کے بے پروہ ہونے کی وجہ سے اور اس کلام پر اس آیت کی فضیلت ہے قصاص اور حیوۃ میں مطابقت ہونے کی وجہ سے۔

تشریح:.....آیت میں مطلوب پر صراحت ہے کہ قصاص میں زندگی ہے جبکہ عرب کے قول میں زندگی کی صراحت نہیں ہے۔ (۲) حیوۃ میں تنوین ہے جس کا معنیٰ ہے قصاص میں ایک عظیم زندگی ہے اگر قصاص نہ ہوتا تو ایک کے بدلے ایک جماعت کو قتل کر دیا جاتا۔ (۳) آیت علی الاطلاق ہے ہر وقت ہر جگہ قصاص میں زندگی ہے جبکہ عرب کے قول میں یہ خصوصیت نہیں ہے ممکن ہے کسی وقت یا کسی جگہ قتل کے بدلے قتل مفید ہو۔ (۴) آیت میں لفظ کا تکرار نہیں ہے جبکہ عرب کے قول میں قتل دو

...بھی تکرار ہے۔ (۵) آیت محذوف کی محتاج نہیں جبکہ عرب کا قول اسم تفضیل ہونے کی وجہ سے من کا محتاج ہے۔ (۶) آیت میں مطابقت ہے کہ ایک جملہ میں قصاص یعنی موت اور حیوۃ یعنی زندگی جمع ہیں جبکہ عرب کے قول میں یہ مطابقت نہیں ہے۔

ترکیب:...... علی المطلوب متعلق الص کے الص متعلق کائن کے معطوف بقلة پر خبر فضلہ کی علیہ اور من قتل جماعة اور بواحد تینوں متعلق کائنین کے خبر کو اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق منع کے منع متعلق یفید کے من التنظیم متعلق یفید کے یفید فعل اپنے مفعول بہ اور دونوں متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ صلہ موصول صلہ ہوکر متعلق کائن کے خبر فضلہ کی الوعیة متعلق کائن کے خبر فضلہ کی:۔ ھی مبتدأ للمقتول اور فعل اور ارتداع متعلق حاصلة کے حاصلة خبر جملہ اسمیہ اطرادہ متعلق کائن کے خبر فضلہ کی:۔ عن التکرار متعلق علو کے علو متعلق کائن کے خبر فضلہ کی عن تقدیر محذوف متعلق استغنائه کے استغنائه متعلق کائن کے خبر فضلہ کی المطابقة متعلق کائن کے معطوف بقلة پر خبر فضلہ کی مبتدأ اپنی ساتھوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَاِیْجَازُ الْحَذْفِ وَهُوَ مَایَكُوْنُ بِحَذْفِ شَیْئٍ وَالْمَحْذُوْفُ اِمَّا جُزْءُ جُمْلَةٍ مُضَافٌ نَحْوُ وَاسْأَلِ الْقَرْیَةَ۔

ترجمہ:...... ایجاز کی دو قسموں میں سے دوسری قسم حذف والی ایجاز ہے وہ حذف والی ایجاز وہ ہے جو کسی چیز کے حذف کے ساتھ ہو اور محذوف یا جملہ کا جزء مضاف ہوگا جیسے پوچھیں آپ بستی سے۔

تشریح:...... ایجاز الحذف ایجاز القصر پر معطوف ہے یہ ایجاز کی دوسری قسم ہے اور ایجاز حذف یہ ہے یہ کہ کلام سے کسی چیز کو حذف کر دیا جائے تو حذف کی وجہ سے کلام ایجاز ہوگا جیسے واسال القریة میں مضاف کو حذف کر دیا گیا ہے اصل میں واسأل اهل القریة ہے کہ پوچھیں آپ بستی والوں سے۔

ترکیب:...... ثانیھما مبتدأ محذوف ہے ایجاز الحذف خبر جملہ اسمیہ:۔ ھو مبتدأ مرجع ایجاز الحذف بحذف شیئ متعلق کائنا کے خبر یکون اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ المحذوف مبتدأ جزء جملة موصوف مضاف صفت مل کر خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ اسال فعل انت فاعل القریة مفعول بہ جملہ فعلیہ:۔

عبارت:...... اَوْ مَوْصُوْفٌ نَحْوُ اَنَا ابْنُ جَلاَ وَطَلاَّعِ الثَّنَایَا اَیْ رَجُلٍ جَلاَ اَوْ صِفَةٌ نَحْوُ وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ غَصْبًا اَیْ صَحِیْحَةٍ اَوْ نَحْوِهَا بِدَلِیْلِ مَا قَبْلَهٗ اَوْ شَرْطٌ كَمَا مَرَّ:۔

ترجمہ:...... یا محذوف جملہ کا جزء موصوف ہوگا جیسے میں بیٹا ہوں مشہور کا اور پہاڑ پر چڑھنے والے کا یعنی مشہور آدمی کا یا محذوف جملہ کا جزء صفت ہوگی جیسے اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا جو لے لیتا تھا ہر ایک کشتی کو چھین کر یعنی صحیحة یا اس جیسی اس کلام کی دلیل کی وجہ سے جو کلام اس سے پہلے ہے یا محذوف شرط ہوتی ہے جیسا کہ گذرا۔

تشریح:...... انا ابن جلا کلام ایجاز ہے کیونکہ اس میں موصوف محذوف ہے اصل انا ابن رجل جلا ہے اور یاخذ کل سفینة غصبا بھی کلام ایجاز ہے اصل کل سفینة صحیحة یا تسلیمة ہے سفینة کی صفت محذوف ہے اور یہ بات فاردت ان اعیبها سے معلوم ہوتی ہے کہ میں نے کشتی کو عیب دار بنا دیا تا کہ بادشاہ اس کو نہ چھینے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ درست کشتی کو چھینتا تھا اور شرط بھی محذوف ہوتی ہے جیسا کہ پہلے گذرا وهذه الاربعة یجوز تقدیر الشرط بعدها یعنی تمنی استفهام امر نہی کے بعد ۔شرط محذوف ہوتی ہے۔

ترکیب:...... موصوف معطوف ہے مضاف پر مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ انا مبتدأ جلا مُفَسَّرٌ مضاف الیہ معطوف علیہ طلاع الثنایا معطوف رجل جلا مُفَسِّرٌ ملکر مضاف الیہ ابن کا ابن خبر جملہ اسمیہ صفة معطوف ہے موصوف پر وراءھم ظرف کائنا کی خبر بدلیل ماقبلہ متعلق کائنة کے صفت نحوھا کی موصوف صفت مل کر مُفَسِّرٌ مل کر مفعول بہ غصبا تمیز یاخذ کی ضمیر سے یاخذ فعل اپنے فاعل اور مفعول کل سفینة مُفَسَّرٌ

بہ سے ملکر جملہ صفت ملک کی ملک اسم کان کا جملہ فعلیہ :۔شرط معطوف ہے مضاف پر مثالہ مبتدأ مرفعل ھو فاعل مرجع ماجملہ صلہ:۔موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......اَوْ جَوَابُ شَرْطٍ اِمَّا لِمُجَرَّدِ الْاِخْتِصَارِ نَحْوُ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَابَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَاخَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اَیْ اَعْرَضُوْا بِدَلِيْلِ مَابَعْدَهٗ.

ترجمہ:......صرف اختصار کی وجہ سے یا شرط کا جواب محذوف ہوگا جیسے اور جب کہاجاتا ہے ان کو ڈروتم اس سے جوتمہارے آگے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پررحم کیا جائے۔یعنی تب وہ اعراض کرتے ہیں یہ اس کلام کی دلیل کی وجہ سے ہے جوکلام اس کے بعد ہے۔

تشریح:......شرط کا جواب کبھی تو صرف اختصار کی وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے جیسے آیت ہے واذا قیل لھم اتقوا مابین ایدیکم وما خلفکم لعلکم ترحمون اس میں اذا شرطیہ ہے اور اس کا جواب محذوف ہے اعرضوا اس جواب کی دلیل یہ ہے کہ اس کے بعد آیت ہے جو اس جواب پر دلالت کرتی ہے وماتاتیھم من ایۃ من ایات ربھم الا کانوا عنھا معرضین یعنی جب ان سے کہاجاتا ہے کہ اس عذاب سے ڈرو جو دنیا میں لوگوں پر نازل ہوا اور اس عذاب سے ڈرو جو مرنے کے بعد ہوگا تو لوگ اعراض کرتے ہیں یہاں پر صرف اختصار کی وجہ سے شرط کے جواب کو حذف کر دیا ہے۔

ترکیب:......جواب شرط معطوف ہے جزء جملة پر یہ خبر ہے لمجرد الاختصار متعلق المحذوف کے یہ مبتدأ ہے جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف جملہ اسمیہ واو عاطفہ اذا شرطیہ قیل فعل لھم متعلق قیل کے باقی نائب فاعل جملہ فعلیہ اتقوا فعل بفاعل بین ایدیکم ظرف ثبت کی ھو فاعل مرجع ما جملہ صلہ موصول صلہ ملکر معطوف علیہ وماخلفکم معطوف ملکر مفعول بہ اتقوا کا جملہ فعلیہ لعل حرف مشبہ بالفعل کم اسم ترحمون خبر جملہ اسمیہ اعرضوا جواب شرط موصوف بدلیل مابعدہ متعلق کائن کے صفت۔

عبارت:......اَوْلِلدَّلَالَةِ عَلٰى اَنَّهٗ شَيْئٌ لَايُحِيْطُ بِهِ الْوَصْفُ اَوْ لِتَذْهَبَ نَفْسُ السَّامِعِ كُلَّ مَذْهَبٍ مُمْكِنٍ مِثَالُهُمَا وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ.

ترجمہ:......یا شرط کا جواب محذوف ہوتا ہے اس بات پر دلالت کرنے کی وجہ سے کہ بیشک شرط کا جواب ایک ایسی چیز ہے کہ وصف شرط کے جواب کا احاطہ نہیں کرسکتا یا شرط کا جواب اس لیے محذوف ہوتا ہے تا کہ چلا جائے سامع کا ذہن ہر ممکن جگہ میں مثال دلالت کی اور ہرممکن جگہ کی آیت ہے اور اگر دیکھیں آپ جب کھڑا کیا جائے گا ان کو جہنم پر۔

تشریح:......شرط کا جواب ایسا ہو کہ وصف اس کا احاطہ نہ کرسکے یا شرط کا جواب ایسا ہو کہ سامع کا ذہن ہر ممکن جگہ میں جاسکے کہ جب ان کو جہنم پر کھڑا کیا جائے گا تو سامع وہاں جو کیفیت پائے گا اس کیفیت کو بیان نہیں کیا جاسکتا اور کوئی وصف بھی اس کی وضاحت نہیں کرسکتا۔ عقلیں جو چاہیں مقدر کرلیں لیکن حقیقت تک عقلوں کی رسائی نہیں ہوسکتی۔

ترکیب:......بہ متعلق لایحیط کے مرجع جواب شرط الوصف فاعل جملہ فعلیہ صفت شئی موصوف ملکر خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر مل کر متعلق دلالت کے دلالت متعلق المحذوف کے مبتدأ جواب شرط خبر جملہ اسمیہ لتذھب فعل اپنے فاعل نفس اور اپنے مفعول بہ کل مذھب سے ملکر یہ معطوف ہے بتاویل مصدر لدلالۃ پر مثالھما مبتدأ آیت خبر جملہ اسمیہ علی النار متعلق وقفوا کے جملہ مضاف الیہ اذ کا اذ ظرف ترٰی کی جملہ شرط۔

عبارت:......اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ نَحْوُ لَايَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اَیْ وَمَنْ اَنْفَقَ مِنْ بَعْدِهٖ وَقَاتَلَ بِدَلِيْلِ مَابَعْدَهٗ.

ترجمہ:......یا محذوف مضاف موصوف صفت شرط اور جواب شرط کے علاوہ ہوگا جیسے نہیں برابر تم میں سے وہ لوگ جنہوں نے خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے اور لڑے وہ لوگ فتح مکہ سے پہلے یعنی وہ شخص برابر نہیں ہوسکتا جس نے خرچ کیا فتح مکہ کے بعد اور لڑا فتح مکہ کے بعد یہ دلیل ہے اس کلام کی

جو کلام اس کلام کے بعد ہے۔

تشریح:...... ومن انفق من بعدہ وقاتل یہ معطوف ہے جو کہ حرف عطف کے ساتھ محذوف ہے اور دلیل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا ہے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اور جہاد کیا ان کے مرتبہ کو وہ لوگ نہیں پانچ سکتے جن لوگوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا کیونکہ فتح مکہ سے پہلے کفر کے غلبہ کی وجہ سے ہر شخص کو اپنے مال کی بربادی اور جان کی ہلاکت نظر آتی تھی لیکن فتح مکہ کے بعد اسلام کا غلبہ تھا ہر شخص کو مال غنیمت کی امید ہوتی تھی اور جان کو بھی خطرہ نہیں تھا اس لیئے برابر نہیں ہو سکتے۔ یہاں حرف عطف اور معطوف محذوف ہے۔ ومن انفق من بعدہ وقاتل۔

ترکیب:...... المحذوف مبتدأ غیر ذالک خبر جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ:۔ من قبل الفتح متعلق انفق کے ہو فاعل مرجع من جملہ فعلیہ معطوف علیہ قاتل معطوف ملکر صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مُفَسِّرْ باقی مُفَسَّرْ فاعل لایستوی فعل اپنے منکم متعلق اور فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ھذا مبتدأ بدلیل مضاف مابعدہ مضاف الیہ ملکر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔

وَاِمَّا جُمْلَةٌ مُسَبَّبَةٌ عَنْ سَبَبٍ مَذْكُوْرٍ نَحْوُ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ اَىْ فَعَلَ مَافَعَلَ.

عبارت:......

یا سبب مذکور کا مسبب جملہ محذوف ہوگا جیسے یہ کہ سچ کر دے سچ کو اور جھوٹ کر دے جھوٹ کو یعنی کیا اس نے وہ کام جو کیا اس نے۔

ترجمہ:......

تشریح:...... بعد میں اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور کفار کو شکست دی اس کے علاوہ ہجرت میں بھی آپ کی مدد فرمائی اور کفار کو ناکام کیا اس کے علاوہ اور جو کچھ بھی مسلمانوں کی تائید میں کیا اور کفار کو ذلیل کیا یعنی فعل مافعل جملہ مسبب ہے یعنی جو جو کامیابی آپ کو دی گئی وجہ اس کی یہ تھی کہ حق کو ثابت کر دے اور باطل کو مٹا دے:۔ لیحق الحق یبطل الباطل جملہ سبب ہے جس کی وجہ سے آپ کو فتح مکہ نصیب فرمایا اور ہجرت میں آپ کو کامیابی عطاء فرمائی یعنی فعل مافعل جملہ مسبب ہے جو کہ محذوف ہے۔

ترکیب:...... المحذوف مبتدأ عن سبب مذکور متعلق کائنۃ کے صفت جملۃ مسبب موصوف ملکر خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ لیحق فعل ہو فاعل مرجع اللہ الحق مفعول بہ جملہ فعلیہ معطوف علیہ یبطل فعل ہو فاعل مرجع اللہ الباطل مفعول بہ جملہ فعلیہ معطوف ملکر مُفَسَّرْ ای حرف تفسیر فعل مافعل مُفَسِّرْ مل کر مضاف الیہ نحو کا۔

عبارت:...... **اَوْ سَبَبٌ لِمَذْكُوْرٍ نَحْوُ فَانْفَجَرَتْ اِنْ قُدِّرَ فَضَرَبَهٗ بِهَا وَيَجُوْزُ اَنْ يُّقَدَّرَ فَاِنْ ضَرَبْتَ بِهَا فَقَدِ انْفَجَرَتْ اَوْ غَيْرُهُمَا نَحْوُ فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ عَلٰى مَامَرَّ.**

ترجمہ:...... یا محذوف جملہ سبب ہوگا اور مسبب جملہ مذکور ہوگا جیسے فانفجرت اگر مقدر کیا جائے فضربہ بہا اور جائز ہے یہ کہ مقدر کیا جائے فان ضربت بہا فقد انفجرت یا جملہ محذوف ہوگا جو کہ نہ سبب ہوگا اور نہ مسبب ہوگا جیسے اچھے ہیں بچھانے والے اس پر جو گذر گیا۔

تشریح:...... قرآن میں ہے فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا ہم نے موسیٰ کو کہا مار تو اپنی لاٹھی پتھر پر پس اس پتھر سے بارہ چشمہ بہہ پڑے یہاں اس بات کا ذکر نہیں کہ موسیٰ نے لاٹھی پتھر پر ماری یا نہیں ماری ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صرف کہنے سے ہی پتھر سے بارہ چشمے بہہ پڑے لاٹھی مارنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی:۔ یہاں اصل میں سبب جملہ محذوف ہے فضربہ بہا پس ماری موسیٰ نے اس پتھر کو وہ لاٹھی اس سبب سے اس پتھر سے بارہ چشمہ بہہ پڑے تو فانفجرت جملہ مسبب ہے اور سبب جملہ فضرب موسیٰ بعصاک الحجر محذوف ہے:۔ فان ضربت بہا فقد انفجرت یہ مثال شرط اور جزاء کی ہے اس کی بحث پہلے گذر چکی ہے سبب جملہ اور مسبب جملہ کے علاوہ بھی جملہ محذوف ہوتا ہے جیسے فنعم الماھدون اچھے ہیں بچھانے والے اس میں جملہ محذوف ہے ہم نحن اس کی بحث پہلے گذر چکی ہے۔ الفصل والوصل میں:......

وقد یحذف صدر الاستیناف کی بحث میں

ترکیب:.....سب موصوف مذکور متعلق کائن کے صفت ملکر خبر المحذوف مبتدأ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف فانفجرت مضاف الیہ جملہ اسمیہ ان شرطیہ قدر فعل فضر بہ بھا نائب فاعل جملہ شرط:۔ فان ضربت بھا فقد انفجرت نائب فاعل ان یقدر کا ان یقدر فاعل یجوز کا جملہ فعلیہ خبرھا خبر ہے المحذوف مبتدأ کی جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ فنعم الماھدون مبتدأ علی ما مر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:.....وَاِمَّا اَکْثَرُ مِنْ جُمْلَةٍ نَحْوُ اَنَا اُنَبِّئُکُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ یُوْسُفُ اَیْ اِلٰی یُوْسُفَ لِاَسْتَعْبِرَهُ الرُّؤْیَا فَفَعَلُوْا فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهٗ یَا یُوْسُفُ.

ترجمہ:.....اور یا جملہ سے زیادہ محذوف ہوگا جیسے میں بتاؤں گا تم کو اس خواب کی تاویل پس بھیجو تم مجھ کو اے یوسف یعنی بھیجو تم مجھ کو یوسف کے پاس تاکہ میں پوچھوں اس سے خواب کی تعبیر پس کیا انہوں نے پس وہ آیا یوسف کے پاس پس کہا اس نے اس کو اے یوسف۔

تشریح:.....(۱) اس میں فارسلونی کی یاء محذوف ہے (۲) الٰی یوسف محذوف ہے (۳) لاستعبرہ الرویا پورا جملہ محذوف ہے (۴) ففعلوا پورا جملہ محذوف ہے (۵) فاتاہ پورا جملہ محذوف ہے (۶) فقال لہ معہ حرف نداء کے محذوف ہے یعنی جملہ سے زیادہ کا مطلب یہ ہے کئی کئی جملے محذوف ہو سکتے ہیں ایجاز میں مضاف کا حذف موصوف کا حذف صفت کا حذف شرط کا حذف جواب شرط حذف ان کے علاوہ کا حذف مسبب جملہ کا حذف سبب جملہ کا حذف انکے علاوہ جملہ کا حذف جملہ سے زیادہ کا حذف یہ سب قسمیں ایجاز کی ہیں:۔

ترکیب:.....من جملة متعلق اکثر کے ہے اکثر خبر ہے المحذوف مبتدأ کی جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ اُنَبِّئُ فعل انا فاعل کم مفعول بہ بتاویلہ متعلق جملہ فعلیہ ہوکر خبر انا مبتدأ کی جملہ اسمیہ فارسلون یوسف مُفَسَّرٌ باقی مُفَسِّرٌ الی یوسف متعلق فارسلون کے استعبر فعل (ہ) مفعول بہ الرؤیا مفعول ثانی جملہ بتاویل مصدر متعلق فارسلون کے جملہ انشائیہ ففعلوا جملہ فعلیہ فاتاہ جملہ فعلیہ قال فعل ھو فاعل لہ متعلق مرجع یوسف یا یوسف مقولہ جملہ فعلیہ:۔

عبارت:.....وَالْحَذْفُ عَلٰی وَجْهَیْنِ اَنْ لَّا یُقَامَ شَیْءٌ مَقَامَ الْمَحْذُوْفِ کَمَا مَرَّ وَاَنْ یُّقَامَ نَحْوُ وَاِنْ یُکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِکَ اَیْ فَلَا تَحْزَنْ وَاصْبِرْ:.

ترجمہ:.....اور حذف دو طریقوں پر ہے ایک یہ کہ قائم نہ کیا جائے کسی چیز کو محذوف کی جگہ میں جیسے گذرا اور دوسرا یہ کہ قائم کیا جائے کسی چیز کو محذوف کی جگہ جیسے اگر وہ لوگ جھٹلاتے ہیں آپ کو پس تحقیق جھٹلائے گئے بہت سے رسول آپ سے پہلے یعنی آپ غم نہ کریں اور صبر کریں۔

تشریح:.....حذف کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ محذوف کی جگہ کسی چیز کو قائم نہ کیا جائے جیسے مثالیں گذریں ہیں کہ مضاف کو موصوف کو صفت کو شرط کو جواب شرط کو جملہ کو حذف کیا گیا اور ان کی جگہ میں کسی کو قائم نہیں کیا گیا یہ بحث پوری کی پوری ایجاز میں گذری ہے اور ایک یہ کہ محذوف کی جگہ کسی چیز کو قائم کیا جائے۔ جیسے وان یکذبوک شرط ہے اس کی جزاء فلا تحزن واصبر ہے جس کو حذف کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ تسلی کو رکھ دیا گیا ہے یعنی اگر آپ کو وہ لوگ جھٹلاتے ہیں تو کوئی بات نہیں آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ جملہ جزاء کی جگہ میں ہے جزاء فلا تحزن واصبر ہے۔

ترکیب:.....الحذف مبتدأ علی وجھین متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ احدھما مبتدأ مقام المحذوف ظرف شیئ نائب فاعل ان لایقام کا جملہ فعلیہ خبر مثالہ مبتدأ مر فعل ھو فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ وان یقام معطوف ہے ان لایقام پر مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ وان یکذبوک شرط فقد کذبت رسل من قبلک مُفَسَّرٌ فلا تحزن واصبر مُفَسِّرٌ ملکر جزاء:۔

عبارت:......وَاَدِلَّتُهٗ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا اَنْ يَّدُلَّ الْعَقْلُ عَلَيْهِ وَالْمَقْصُوْدُ الْاَظْهَرُ عَلٰى تَعْيِيْنِ الْمَحْذُوْفِ نَحْوُ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَمِنْهَا اَنْ يَّدُلَّ الْعَقْلُ عَلَيْهِمَا نَحْوُ وَجَآءَ رَبُّكَ اَىْ اَمْرُهٗ اَوْ عَذَابُهٗ.

ترجمہ:......اور اس محذوف کی دلیلیں بہت زیادہ ہیں ان دلیلوں میں سے ایک دلیل یہ ہے یہ کہ عقل دلالت کرے گی محذوف پر اور مقصود جو زیادہ ظاہر ہے وہ دلالت کرے گا محذوف کی تعیین پر جیسے حرام کر دیا گیا تمہارے اوپر مردار اور ان محذوف کی دلیلوں میں سے ایک دلیل یہ ہے یہ کہ دلالت کرے گی عقل محذوف پر اور محذوف کی تعیین پر جیسے آیا تیرا رب یعنی آیا اس کا حکم یا آیا اس کا عذاب۔

تشریح:......حذف پر عقل دلالت کرے اور حذف کی تعیین پر جو مقصود زیادہ ظاہر ہے وہ دلالت کرے تو یہ بھی حذف کی ایک دلیل ہے جیسے حرمت علیکم المیتة ہے کہ تمہارے اوپر مردار حرام کر دیا ہے تو مردار ذات ہے اور ذات حرام نہیں ہوتی بلکہ فعل حرام ہوتا ہے تو عقل دلالت کرتی ہے کہ یہاں محذوف ہے اور مقصد زیادہ ظاہر دلالت کرتا ہے اس کی تعیین پر کہ وہ کھانا ہے یعنی حرمت علیکم اکل المیتة ہے اسی طرح عقل محذوف پر اور محذوف کی تعیین پر دلالت کرتی ہے جیسے وجاء ربک آیا تیرا رب یعنی اصل میں وجاء امر ربک یا وجاء عذاب ربک ہے۔

ترکیب:......ادلتہ مبتدأ کثیر خبر جملہ اسمیہ منہا متعلق کائن کے خبر العقل فاعل علیہ متعلق یدل کے مرجع محذوف المقصو دالاظہر فاعل علی تعیین المحذوف متعلق یدل کے جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ، نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ حرمت فعل علیکم متعلق المیتة نائب فاعل جملہ فعلیہ منہا متعلق کائن کے خبر العقل فاعل علیہما متعلق یدل کے جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ ربک مُفَسَّرْ امرہ مُفَسِّرْ معطوف علیہ عذابہ معطوف مل کر فاعل جاء کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهَا اَنْ يَّدُلَّ الْعَقْلُ عَلَيْهِ وَالْعَادَةُ عَلَى التَّعْيِيْنِ نَحْوُ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ فَاِنَّهٗ يَحْتَمِلُ فِىْ حُبِّهٖ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا وَفِىْ مُرَاوَدَتِهٖ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَفِىْ شَانِهٖ حَتّٰى يَشْمَلَهُمَا.

ترجمہ:......اور اس محذوف کی دلیلوں میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ عقل دلالت کریگی اس محذوف پر اور عادت دلالت کریگی محذوف کی تعیین پر جیسے پس اے مخاطب عورتوں یہ ہے وہ جس میں تم مجھے ملامت کرتی ہو پس بیشک یہ آیت احتمال رکھتی ہے اس کی محبت کی اللہ کے فرمان کی وجہ سے تحقیق چھا گیا وہ یوسف اس عورت پر از روئے محبت کے اور یہ آیت احتمال رکھتی ہے اس کے پھسلانے کا اللہ کے فرمان کی وجہ سے پھسلایا اس عورت نے اپنے جوان کو اس کے نفس کے بارے میں اور یہ آیت احتمال رکھتی ہے اس یوسف کے برے کام کا کیونکہ یہ برا کام شامل ہے محبت کو اور پھسلانے کو۔

تشریح:......ان محذوف کی دلیلوں میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ عقل دلالت کرے اس محذوف پر اور عادت دلالت کرے اس محذوف کی تعیین پر جیسے زلیخا نے کہا تھا عورتوں کو جب انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے کہ یہ ہے وہ جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی ہو لمتننی فیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ملامت ذات میں ہے اور ذات میں ملامت نہیں ہوتی ملامت وصف میں ہوتی ہے اس لیئے شغفها حبا کی وجہ سے آیت میں محذوف ہے لمتننی فی حبہ کیونکہ عادت دلالت کرتی ہے اس کی محبت میں اور تراودفتها عن نفسه کی وجہ سے آیت میں محذوف ہے لمتننی فی مراودته وجہ یہ ہے کہ عادت دلالت کرتی ہے اس کے پھسلانے پر اور آیت میں اس کا بھی احتمال ہے کہ لمتنّی فی شانه محذوف ہو کیونکہ شان یعنی کام یہ محبت کو بھی شامل ہے اور پھسلانے کو بھی شامل ہے۔

ترکیب:......منہا متعلق کائن کے خبر العقل فاعل علیہ متعلق یدل کے العادۃ معطوف ہے علی التعیین متعلق یدل کے جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مبتدأ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ ذالکن اسم اشارہ مبتدأ فیہ متعلق لمتنّی کے جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر خبر جملہ اسمیہ (ہ) اسم ان کا مرجع آیت فی حبہ متعلق یحتمل کے حبا تمیز ہو ضمیر سے شغف فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور تمیز سے مل کر مقولہ قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر متعلق یحتمل کے فی مراددتہ متعلق یحتمل کے تراود فعل اپنے ہی فاعل فتٰها مفعول بہ عن نفسہ متعلق جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ

قول مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولہ سے ملکر متعلق یحتمل کے فی شانہ متعلق یحتمل کے حتیٰ یشملهما غایت یحتمل کی جملہ فعلیہ خبر ان کی

وَالْعَادَةُ دَلَّتْ عَلَى الثَّانِيْ لِاَنَّ الْحُبَّ الْمُفْرِطَ لَايُلَامُ صَاحِبُهٗ عَلَيْهِ فِي الْعَادَةِ لِقَهْرِهٖ اِيَّاهُ.

عبارت:......

ترجمہ:......اور عادت دلالت کرتی ہے دوسرے پر یعنی مراودۃ پر کیونکہ غالب محبت والے کو ملامت نہیں کیا جاتا اس محبت پر عادت میں اس محبت کے غالب آنے کی وجہ سے اس شخص پر۔

تشریح:......لمتننی فیہ میں ضمیر مجرور سے عقل دلالت کرتی ہے کہ فی حبہ محذوف نہیں ہوسکتا وجہ اس کی یہ ہے کہ مفرط اور غلبہ شوق کی صورت میں عادۃً عاشق کو ملامت نہیں کی جاتی کیونکہ وہ اس محبت میں مجبور ہے اس کی حرکتیں اختیار سے باہر ہیں جس کی وجہ سے اصل عبارت فی مرادتہ ہے کیونکہ مراودت پھسلانا ایک اختیاری فعل ہے اس پر ملامت ہوسکتی ہے۔

ترکیب:......علیہ مرجع الحب متعلق لایلام کے فی العادۃ متعلق لایلام کے لقھرہ ایاہ متعلق لایلام کے صاحبہ نائب فاعل لایلام کا جملہ فعلیہ خبر ان کی الحب المفرط اسم ان کا جملہ اسمیہ:۔ متعلق دلت کے علی الثانی متعلق دلت کے جملہ فعلیہ خبر العادۃ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهَا الشُّرُوْعُ فِي الْفِعْلِ نَحْوُ بِسْمِ اللّٰهِ فَيُقَدَّرُ مَا جُعِلَتِ التَّسْمِيَةُ مُبْتَدَأً لَهٗ وَمِنْهَا الْاِقْتِرَانُ كَقَوْلِهٖ لِلْمُعَرِّسِ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ اَيْ اَعْرَسْتَ.

ترجمہ:......ان حذف کی دلیلوں میں سے ایک دلیل شروع ہونا ہے فعل میں جیسے بسم اللہ پس مقدر کیا جائے گا اس فعل کو جس فعل کے لیئے بسم اللہ کو مبتدأ بنایا گیا ہے اور ان محذوف کی دلیلوں میں سے ایک دلیل ملانا ہے جیسے اس کا کہنا ہے دولھا کو موافقت کے ساتھ اور بیٹوں کے ساتھ یعنی شادی کی تو نے

تشریح:......محذوف کی دلیلوں میں سے ایک دلیل فعل کا شروع میں ہونا ہے کیونکہ جار مجرور ہمیشہ متعلق فعل کے یا شبہ فعل کے ہوتے ہیں یہاں جار مجرور کلام کے شروع میں ہیں اور ان کا متعلق فعل شروع میں نہیں ہے۔ پس مقدر کیا جائے گا اس فعل کو جس فعل کے لیئے بسم اللہ کو مبتدأ بنایا گیا ہے یعنی شروع میں لایا گیا ہے جو فعل مناسب ہوگا جیسے اکل ضرب قرء شرع وغیرہ:۔ بالرّفاء والبنین اس کلام میں حذف ہے یہ کلام جس کے متعلق ہوگا وہ فعل ہوگا جو مخاطب سے اس وقت ہورہا ہوگا جس وقت متکلم یہ کلام کررہا ہو جیسے مبارک باد دینے والے جس وقت بالرفاء والبنین کہتے ہیں اس وقت دولھا مخاطب شادی بھی کررہا ہوتا ہے یعنی متکلم کا کلام اور مخاطب کا فعل دونوں بیک وقت ہورہے ہوتے ہیں:...... اقتران سے مراد موافقت اور بیٹے بھی ہوسکتے ہیں یعنی بالرفاء والبنین۔

ترکیب:......منھا متعلق کائن کے خبر فی الفعل متعلق الشروع کے مبتدأ جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ التسمیۃ نائب فاعل مبتدأ مفعول ثانی لہ متعلق جعلت کے مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر نائب فاعل یقدر کا جملہ فعلیہ:۔ منھا متعلق کائن کے خبر الاقتران مبتدأ جملہ اسمیہ:۔ للمعرس متعلق قول کے بالرّفاء والبنین مُفَسَّرْ اعرست مُفَسِّرْ اپنے مُفَسَّرْ سے ملکر مقولہ قول کا قول متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَالْاِطْنَابُ اِمَّا بِالْاِيْضَاحِ بَعْدَ الْاِبْهَامِ لِيُرَى الْمَعْنٰى فِيْ صُوْرَتَيْنِ مُخْتَلِفَتَيْنِ اَوْ لِيَتَمَكَّنَ فِي النَّفْسِ فَضْلَ تَمَكُّنٍ اَوْ لِتَكْمُلَ لَذَّةُ الْعِلْمِ بِهٖ نَحْوُ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ فَاِنَّ اشْرَحْ لِيْ يُفِيْدُ طَلَبَ شَرْحٍ لِشَيْئٍ مَّالَهٗ وَصَدْرِيْ يُفِيْدُ تَفْسِيْرَهٗ.

ترجمہ:......اطناب یا تو ہوتا ہے ابہام کے بعد وضاحت کرنے کی وجہ سے تاکہ دیکھا جائے معنیٰ کو دو مختلف صورتوں میں یا یہ کہ مضبوط ہو جائے سامع کے دل میں درجہ کی فضیلت یا یہ کہ مکمل ہو جائے علم کی لذت اس وضاحت کی وجہ سے جیسے اے میرے رب کھولدے تو میرے سینہ کو

پس پیپک اشرح لی فائدہ دے رہا ہے ایک چیز کے کھولنے کی طلب کا جو چیز اس متکلم کی ہے اور صدری فائدہ دے رہا ہے اس چیز کی تفسیر کا۔

تشریح:......اطناب کی ایک قسم یہ ہے کہ ایک چیز کو پہلے مبہم بیان کیا جائے پھر اس چیز کی وضاحت کر دی جائے یہ اس لیے ہوتا ہے کہ معنی معین اور معنی شرح دونوں کے سبب معنی مذکور سامع کے ذہن میں مضبوط ہو جائے یا ابہام کے بعد وضاحت اس لیئے ہوتی ہے تا کہ اس وضاحت کی وجہ سے علم کی لذت پوری ہو جائے کیونکہ جب چیز کو بصورت ابھام ذکر کیا جائے تو چیز کا ادراک تو ہوگیا اب اس چیز کی طرف شوق پیدا ہوا ابھام کی وجہ سے تو پھر اس کی وضاحت کر دی تو جہاں ادراک پورا ہوا وہاں لذت بھی پوری ہوگئی اشرح لی مطلق شی کا مفہوم ہے اس کی شرح کی ضرورت ہے اور صدری نے اس کی وضاحت کر دی یہ صدری اطناب ہے جس کی وجہ سے کلام لمبا ہوگیا:۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ بالایضاح متعلق کائن کے خبر بعد الابھام ظرف الایضاح کی لیری بتاویل مصدر متعلق الایضاح کے المعنی نائب فاعل فی صورتین مختلفتین متعلق لیریٰ کے لیتمکن بتاویل مصدر متعلق الایضاح کے فی النفس متعلق لیتمکن کے فضل تمکن فاعل لیتمکن متعلق الایضاح کے لذۃ العلم فاعل بہ متعلق لتکمل کے مرجع الایضاح کے لتکمل متعلق الایضاح کے الایضاح متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ رب منادیٰ اشرح لی صدری نداء مل کر مفعول بہ ادعو کا جملہ فعلیہ اشرح لی اسم ان کا یفید فعل اپنے ھو فاعل طلب شرح مفعول بہ سے ملکر خبر لشیئ متعلق یفید کے لہ متعلق ثبت کے مرجع متکلم جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر صفت:۔ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَمِنْهُ بَابُ نِعْمَ عَلٰى اَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اِذْلَوْا اُرِيْدَ الْاِخْتِصَارُ كَفٰى نِعْمَ زَيْدٌ وَوَجْهُ حُسْنِهٖ سِوٰى مَاذُكِرَ اِبْرَازُ الْكَلَامِ فِىْ مَعْرِضِ الْاِعْتِدَالِ وَ اِيْهَامُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَنَافِيَيْنِ:۔

ترجمہ:......ابھام کے بعد ایضاح کے باب سے نعم کا باب ہے، دو قول میں سے ایک قول پر جب ارادہ کر لیا جائے اختصار کا تو کافی ہے نعم زید اور اس نعم کے باب کے اچھا ہونے کی وجہ علاوہ اس وجہ کے جو وجہ ذکر کی گئی:۔ کلام کو ظاہر کرنا ہے اعتدال کی جگہ میں اور جمع کا وھم ڈالنا ہے دو مخالف چیزوں میں۔

تشریح:......ایک قول نعم الرجل خبر ہے اور زید مبتدأ ہے نعم الرجل زید میں جملہ اسمیہ ہے اس قول میں اطناب نہیں ہے اور دوسرا قول نعم الرجل جملہ فعلیہ ہے اور زید خبر ہے ھو مبتدأ محذوف کی اور الرجل میں ابھام ہے جس کی وضاحت زید سے ہو رہی ہے اس دوسرے قول میں اطناب ہے اگر ایضاح بعد الابھام کو دیکھیں تو اطناب ہے اگر مبتدأ ھو کے حذف کو دیکھیں تو ایجاز ہے اور ایجاز اور اطناب ایک دوسرے کے مخالف ہیں اس باب میں دونوں کو جمع کرنے کا وہم ہوتا ہے جس کی وجہ سے کلام ایجاز اور اطناب کے بین بین معلوم ہوتا ہے یعنی کلام کو اعتدال کی جگہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

ترکیب:......منہ متعلق کائن کے علی احد القولین متعلق کائن کے خبر باب نعم مبتدأ جملہ اسمیہ اذ ظرف کفیٰ کی مضاف جملہ مضاف الیہ الاختصار نائب فاعل ارید کا جملہ فعلیہ:۔ نعم زید فاعل کفی کا جملہ فعلیہ وجہ حسنہ مستثنیٰ منہ سوی حرف استثناء ماذکر مستثنیٰ ملکر مبتدأ فی معرض الاعتدال متعلق ابراز کے خبر معطوف علیہ بین المتنافیین ظرف ابھام الجمع کی ہو کر خبر معطوف:۔ جملہ اسمیہ

عبارت:......وَمِنْهُ التَّوْشِيْعُ وَهُوَ اَنْ يُّؤْتٰى فِىْ عَجُزِ الْكَلَامِ بِمُثَنّٰى مُفَسَّرٍ بِاسْمَيْنِ ثَانِيْهِمَا مَعْطُوْفٌ عَلَى الْاَوَّلِ نَحْوُ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَشِيْبُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشُبُّ فِيْهِ خَصْلَتَانِ الْحِرْصُ وَطُوْلُ الْاَمَلِ:۔

ترجمہ:......ابھام کے بعد ایضاح کے باب سے توشیع ہے (لپیٹنا) اور توشیع یہ ہے کہ لایا جائے کلام کے آخر میں تثنیہ جس کی تفسیر کی جائے دو اسموں سے دوسرا معطوف ہو پہلے والے پر جیسے آپ کا کہنا ہے سلام ہو آپ پر بوڑھا ہو جاتا ہے ابن آدم اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو خصلتیں ایک حرص اور ایک لمبی امیدیں:۔

تشریح:......اطناب کی ایک قسم یہ ہے کہ کلام کے آخر میں اسم تثنیہ لایا جائے جیسے خصلتان اسم تثنیہ کلام کے آخر میں ہے

پھر تثنیہ کی تفسیر کی جائے دو اسموں سے جیسے الحرص اور طول الامل ہے دوسرا اسم طول الامل معطوف ہے پہلے اسم الحرص پر کلام تو پورا یشیب ابن آدم و یشب فیہ خصلتان پر ہوگیا اور الحرص وطول الامل زائد کلام ہے جس کی وجہ سے کلام میں اطناب ہے اگر یہ دو اسم نہ ہوتے تو کلام مساواۃ تھا اصل مراد پر دلالت کرنے کی وجہ سے:۔

ترکیب:......منہ متعلق کائن کے خبر التوشیع مبتدأ جملہ اسمیہ ھو مبتدأ باسمین متعلق مُفَسَّرُ کے مُفَسَّرُ صفت بمثنی کی مثنیٰ نائب فاعل یؤتی کا جملہ فعلیہ خبر:۔ جملہ اسمیہ ثانیھما مبتدأ الاول متعلق معطوف کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف باقی مضاف الیہ جملہ اسمیہ علیہ متعلق کائن کے خبر اسلام مبتدأ جملہ اسمیہ یشیب فعل ابن آدم فاعل جملہ فعلیہ یشب فعل فیہ متعلق یشب کے مرجع ابن ادم خصلتان فاعل جملہ فعلیہ احدھما مبتدأ الحرص خبر جملہ اسمیہ ثانیھما مبتدأ طول الامل خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا بِذِكْرِ الْخَاصِ بَعْدَ الْعَامّ لِلتَّنْبِيْهِ عَلٰى فَضْلِهٖ حَتّٰى كَاَنَّهٗ لَيْسَ مِنْ جِنْسِهٖ تَنْزِيْلاً لِلتَّغَايُرِ فِى الْوَصْفِ مَنْزِلَةَ التَّغَايُرِ فِى الذَّاتِ نَحْوُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى.

ترجمہ:......یا اطناب ہوتا ہے عام کے بعد خاص کے ذکر کی وجہ سے اس خاص کی فضیلت پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے گویا کہ وہ خاص نہیں ہے اس عام کی جنس سے:۔ عام کے بعد خاص کو ذکر نا تغایر فی الوصف کو تغایر فی الذات کی جگہ میں اتار دینے کی وجہ سے ہوتا ہے جیسے حفاظت کرو تم نمازوں کی خاص کر وسطیٰ نماز کی:۔

تشریح:......الصلوۃ الوسطیٰ خاص ہے اور الصلوات عام ہے عام کے بعد خاص کو ذکر کرنا خاص کی فضیلت پر تنبیہ کرنے کی وجہ سے ہے گویا کہ الصلوۃ الوسطیٰ:۔ الصلوات کی جنس سے نہیں ہے۔ دراصل الصلوۃ الوسطیٰ صفت میں الصلوات سے جدا ہے ذات دونوں کی صلواۃ ہے لیکن الصلوۃ الوسطیٰ کو الصلوات کی ذات کی جگہ میں اتار دیا گیا ہے اور وصفی تغایر کو ذاتی تغایر فرض کرلیا گیا ہے جس کی وجہ سے الصلوۃ الوسطیٰ اطناب ہے کیونکہ اصل مراد پر الصلوۃ الوسطیٰ کے بغیر کلام کی دلالت ہورہی ہے اس لیئے کلام میں اطناب ہے اور اطناب مقبول ہے۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ بعد العام ظرف ذکر کی علیٰ فضلہ متعلق للتنبیہ کے للتنبیہ متعلق ذکر کے من جنسہ متعلق کائنا کے خبر لیس اپنے اسم اور خبر سے مل کر خبر کانّ کی کانّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر غایت ہوگئی ذکر کی تنزیل مفعول لہ ذکر کا فی الوصف متعلق الکائن کے صفت التغایر کی التغایر متعلق تنزیل کے فی الذرت متعلق الکائن کے صفت التغایر کی۔ التغایر مضاف الیہ منزلۃ کا منزلۃ ظرف تنزیلا کی ذکر اپنے مضاف الیہ ظرف متعلق غایت مفعول لہ سے ملکر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ الصلوات معطوف علیہ الصلوۃ الوسطیٰ معطوف ملکر متعلق حافظوا کے جملہ انشائیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا بِالتَّكْرِيْرِ لِنُكْتَةٍ كَتَاكِيْدِ الْاِنْذَارِ فِىْ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ وَفِىْ ثُمَّ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْاِنْذَارَ الثَّانِىَ اَبْلَغُ:۔

ترجمہ:......اطناب ہوتا ہے تکرار کی وجہ سے کسی نکتہ کے سبب جیسے ڈرانے کی تاکید ہے آیت میں:۔ ہرگز نہیں کچھ دیر کے بعد تم جان لوگے پھر ہرگز نہیں کچھ دیر کے بعد تم جان لوگے اور ثم میں دلالت ہے اس بات پر کہ بیشک دوسرا ڈرانا زیادہ بلیغ ہے۔

تشریح:......آیت میں کلا سوف تعلمون کا تکرار ہے نکتہ یہ ہے کہ دوسرا انذار پہلے انذار کی تاکید ہے اگر تاکیدی کلام نہ ہوتا تو کلام تطویل ہو جاتا جو کہ مقبول نہیں ہوتا اس نکتہ کی وجہ سے کلام اطناب ہے جو کہ مقبول ہے:۔ کلا میں دنیاوی مصروفیات کے لیئے زجر ہے اور سوف تعلمون میں محشر کی ہولنا کی تخویف ہے اس لیے کلا سوف تعلمون کے تکرار میں انذار کی تاکید ہے اور ثم میں دلالت ہے کہ دوسری انذار زیادہ بلیغ ہے پہلے والے سے اور ثم مرتبہ کی دوری کے لیئے ہے زمانہ کی دوری کے لیئے نہیں ہے۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ لنکتۃ متعلق بالتکریر کے بالتکریر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ تاکید الانذار موصوف فی کلاسوف تعلمون

متعلق الکائن کے صفت:۔ موصوف صفت ملکر متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ فی ثم متعلق کائن کے خبر الانذار الثانی اسم ان کا ابلغ خبر ان کی جملہ اسمیہ متعلق دلالۃ کے دلالۃ مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا بِالْاِ یْغَالِ فَقِیْلَ هُوَخَتْمُ الْبَیْتِ بِمَا یُفِیْدُ نُکْتَةً یَتِمُّ الْمَعْنٰی بِدُوْنِهَا کَزِیَادَةِ الْمُبَالَغَةِ فِیْ قَوْلِهَا وَاِنَّ صَخْرًا لَتَاْتَمُّ الْهُدَاةُ بِهٖ کَاَنَّهٗ عَلَمٌ فِیْ رَاْسِهٖ نَارٌ.

ترجمہ:......یا اطناب ہوتا ہے ایغال کی وجہ سے (دور تک چلا جانا) وہ ایغال شعر کو ختم کرنا ہے اس کلام پر جو کلام فائدہ دے کسی نکتہ کا معنیٰ پورا ہو جائے اس نکتہ کے بغیر جیسے مبالغہ کی زیادتی ہے اس کے کہنے میں بیشک صخر کی اقتداء کرتے ہیں بڑے بڑے راھنماء گویا کہ وہ پہاڑ ہے اس کی چوٹی میں آگ ہے۔

تشریح:......اطناب ایغال کی وجہ سے ہوتا ہے اور ایغال یہ ہے کہ شعر کو ختم کیا جائے ایسے کلام پر جس کلام کے بغیر مرادی معنی اداء ہو جائیں اور یہ کلام کسی نکتہ کا فائدہ دے جیسے خنساء کے شعر میں مبالغہ کی زیادتی ہے کلام کانہ علم پر پورا ہو گیا ہے لیکن مبالغہ کی زیادتی کے لیئے فی اراسہ نار کو بڑھا دیا گیا ہے اور مبالغہ کی زیادتی کے نکتہ کی وجہ سے یہ اطناب ہے شعر کے آخر میں ہے اور مبالغہ کے نکتہ کا فائدہ دے رہا ہے۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ بالایغال متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ قیل فعل باقی نائب فاعل جملہ فعلیہ ھو مبتدأ یفید فعل ھو فاعل مرجع ما یتم فعل المعنیٰ فاعل بدونھا متعلق جملہ فعلیہ ہو کر صفت نکتہ کی نکتہ مفعول بہ یفید کا موصول صلہ مل کر متعلق ختم کے ختم خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ فی قوھا متعلق زیادۃ کے زیادۃ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ صخرا اسم ان کا الھداۃ فاعل بہ متعلق لتاتم کے مرجع صخروا جملہ فعلیہ خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔ (ہ) اسم علم خبر جملہ اسمیہ فی راسہ متعلق کائن کے خبر نار مبتدأ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَتَحْقِیْقِ التَّشْبِیْهِ فِیْ قَوْلِهٖ :. کَاَنَّ عُیُوْنَ الْوَحْشِ حَوْلَ خِبَاءِ نَا x وَاَرْحُلِنَا الْجَزْعُ الَّذِیْ لَمْ یُثْقَبْ.

ترجمہ:......یا اطناب ایغال (دور تک چلاجانا) کی وجہ سے ہوتا ہے جیسا کہ تشبیہ کی تحقیق ہے اس کے کہنے میں:۔ گویا کہ وحشی جانوروں کی آنکھیں ہمارے خیموں کے اور ہمارے کجاووں کے اردگرد سیاہ سفید عقیق ہیں (پتھر کالا اور سفید) جن میں سوراخ نہیں کیا گیا۔

تشریح:......شکار کی کثرت کو ظاہر کرنے کے لیئے کہا گویا کہ وحشی جانوروں کی آنکھیں ہمارے خیموں اور ہمارے کجاووں کے اردگرد عقیق ہیں جو کہ سیاہ سفید پتھر ہوتا ہے نیل گائے اور ہرنی کی آنکھیں بھی سیاہ سفید ہوتی ہیں گویا کہ شکار کی کثرت ہے الجزع تک تشبیہ پوری ہوگئی تشبیہ کی تحقیق کے لیئے الذی لم یثقب کہا ہے جو کہ اطناب ہے اور اس کو ایغال کہتے ہیں کیونکہ یہ شعر کے ختم پر ہے اور الذی لم یثقب کے بغیر بھی مرادی معنیٰ ادا ہو رہے ہیں۔

ترکیب:......الاطناب بالایغال تحقیق التشبیہ فی قولہ:۔ الاطناب مبتدأ بالایغال متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ فی قولہ متعلق تحقیق کے تحقیق متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ کان حرف مشبہ بالفعل عیون الوحش اسم حول خباء نا ظرف کائن کی خبر وارحلنا معطوف خباء نا پر لم یثقب فعل ھو نائب فاعل مرجع الذی جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر صفت:۔ موصوف صفت ملکر:۔ دوسری خبر کانّ کی جملہ اسمیہ

عبارت:...... وَقِیْلَ لَا یُخْتَصُّ بِالشِّعْرِ وَمُثِّلَ لِذَالِکَ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰی اِتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ.

ترجمہ:......اور کہا گیا ہے کہ ایغال کو خاص نہیں کیا گیا شعر کے ساتھ اور مثال دی گئی ہے اس ایغال کے لیئے اللہ کے فرمان کی اتباع کرو تم اس کی جو نہیں سوال کرتے تم سے کسی اجر کا اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

تشریح:......ایغال شعر کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ نثر میں بھی ایغال ہوتا ہے اس کے لیئے مثال اس آیت کی دی ہے کہ اتباع کرو تم ان کی جو کسی اجر کا سوال نہیں کرتے تو مرادی معنی یہاں پر پورا ہو جاتا ہے کیونکہ رسول ہدایت یافتہ ہوتے ہیں اس لیئے وھم مھتدون

کی ضرورت نہیں تھی لیکن اتباع پر ابھارنے کے لیئے وھم مھتدون فرمایا جو کہ اطناب ہے اور اس کو ایغال کہتے ہیں۔

ترکیب:......قیل فعل باقی نائب فاعل جملہ فعلیہ لا یختص فعل ھو نائب مرجع الایغال بالشعر متعلق لایختص کے جملہ فعلیہ مثل فعل لنا کد متعلق مثل کے بقولہ تعالیٰ نائب فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ اتبعوا فعل بفاعل لایسئل فعل ھو فاعل مرجع من کم مفعول بہ اجرا مفعول ثانی جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مفعول بہ ذوالحال وھم مھتدون جملہ حال:۔

عبارت:......وَاِمَّا بِالتَّذْيِيْلِ وَهُوَ تَعْقِيْبُ الْجُمْلَةِ بِجُمْلَةٍ تَشْتَمِلُ عَلٰى مَعْنَاهَا لِلتَّوْكِيْدِ وَهُوَ ضَرْبَانِ ضَرْبٌ لَمْ يُخْرَجْ مَخْرَجَ الْمَثَلِ نَحْوُ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجَازِيْ اِلَّا الْكَفُوْرَ عَلٰى وَجْهٍ.

ترجمہ:......اور اطناب ہوتا ہے تذییل کی وجہ سے وہ تذییل تاکید کے لیے جملہ کو پیچھے لانا ہے جملے کے پچھے والا جملہ مشتمل ہو پہلے والے جملہ کے معنیٰ پر اور وہ تذییل دو قسم پر ہے ایک قسم کو نہیں نکالا جاتا کہاوت کی جگہ میں جیسے یہ سزا ہم نے دی ہے ان کو ان کی ناشکری کرنے پر اور نہیں سزا دیتے ہم کسی کو مگر ناشکروں کو یہ ضرب المثل ایک طریقہ پر ہے۔

تشریح:......ایک چیز کو دوسری چیز کے ذیل میں بیان کرنے کو تذییل کہتے ہیں جس کی وجہ سے کلام میں اطناب ہو جاتا ہے وہ تذییل یہ ہے یہ کہ تاکید کے لیئے جملہ کو جملہ کے پیچھے لایا جائے جیسے تاکید کے لیے:...... ھل نجازی الا الکفور جملہ کو ذالک جزینٰھم بما کفروا کے پیچھے لایا گیا بعد والا جملہ پہلے والے جملہ کے معنیٰ کی تاکید ہے مادہ کے الفاظ کے ساتھ جیسے جزینٰھم اور نجازی ہے پہلے میں ماضی ہے اور دوسرے میں مضارع ہے یہ بات تکریر میں نہیں ہوتی کیونکہ تکریر میں لفظ کی تاکید ہوتی ہے جیسے کلاسوف تعلمون اور یہ بات ایغال میں بھی نہیں ہوتی کیونکہ فی راسہ نار اور الذی لم یثقب اور وھم مھتدون پہلے والے جملے کی نہ لفظا تاکید ہیں اور نہ معنیً تاکید ہیں ان تینوں کا مادہ ماقبل کے مادہ سے جدا ہے۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ بالتذییل متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ ھو مبتدأ بجملۃ متعلق تعقیب کے للتوکید متعلق تعقیب کے تعقیب خبر جملہ اسمیہ تشتمل فعل ھی فاعل مرجع تعقیب الجملۃ علی معنا ھا متعلق تشتمل کے مرجع بجملۃ جملہ فعلیہ صفت ھو مبتدأ ضربان خبر جملہ اسمیہ احدھما مبتدأ مخرج المثل ظرف لم یخرج کی جملہ فعلیہ صفت ضرب کی موصوف صفت ملکر خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ ذالک مبتدأ کفروا فعل بفاعل جملہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق جزینٰھم کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ نجازی فعل نحن فاعل احدا مستثنیٰ منہ الکفور مستثنیٰ ملکر مفعول بہ جملہ فعلیہ ھذا مبتدأ علی وجہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ۔

عبارت:...... وَضَرْبٌ اُخْرِجَ مَخْرَجَ الْمَثَلِ نَحْوُ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

ترجمہ:...... اور تذییل کی ایک قسم کو نکالا جاتا ہے کہاوت کی جگہ میں آپ فرما دیجئے حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل مٹتا ہے۔

تشریح:...... یہ تذییل کی دوسری قسم ہے جو کہ کسی کے لیئے مخصوص نہیں ہے بلکہ جہاں صداقت کا غلبہ ہو اور منافقت کو رسوائی ہو ایسے ہر ایک موقعہ پر یہ قسم استعمال ہوتی ہے حق کا معیار اپنا اپنا ہے اس لیئے مخالف فریق تسلیم نہیں کرے گا کہ اس کا مخالف حق پر ہے اس آیت میں ان الباطل کان زھوقا تذییل ہے جس کی وجہ سے کلام میں اطناب ہے اور یہ تاکید معنیً ہے الفاظ کے مادہ کے ساتھ اور وہ مادہ الباطل اور زھوقا ہے جب کہ ان اور کان پہلے والے جملہ میں نہیں ہیں اگر پہلے والے جملہ میں ان اور کان ہوتے تو لفظ کی تاکید کی وجہ سے تکریر ہو جاتی مثل کلاسوف تعلمون کے۔

ترکیب:......ثانیھما مبتدأ مخرج المثل ظرف اخرج کی جملہ صفت ضرب کی:۔ موصوف صفت مل کر خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ نحو خبر مضاف آیت مضاف الیہ جملہ اسمیہ قل فعل انت فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ:۔ جاء فعل الحق فاعل جملہ فعلیہ زھق فعل الباطل فاعل جملہ فعلیہ:۔ الباطل اسم انّ کا کان فعل ھو اسم زھوقا خبر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَهُوَ اَيۡضًا اِمَّا اَنۡ يَّكُوۡنَ لِتَاكِيۡدِ مَنۡطُوۡقٍ كَهٰذِهِ الۡاٰيَةِ وَاِمَّا لِتَاكِيۡدِ مَفۡهُوۡمٍ كَقَوۡلِهٖ .: وَلَسۡتَ بِمُسۡتَبۡقٍ اَخًا لَا تَلُمُّهٗ x عَلٰى شَعَثٍ اَىُّ الرِّجَالِ مُهَذَّبُ.

ترجمہ:......اور وہ تذییل یہ بھی ہے کہ ہو وہ بعد والا جملہ بولے ہوئے کی تاکید جیسے یہ آیت ہے اور وہ تذییل یہ بھی ہے کہ ہو بعد والا جملہ مفہوم کی تاکید جیسے اس کا کہنا ہے اور نہیں باقی رکھتا تو کسی کو بھائی نہیں ملتا تو اس سے گناہ پر کون سا آدمی ہے جس کو تہذیب دی گئی ہے۔

تشریح:......تاکید منطوق یہ ہے کہ دونوں جملے مادہ میں متحد ہوں جیسے زھق الباطل ہے اور دوسرا جملہ ان الباطل کان زھوقا ہے پہلا جملہ فعلیہ اور دوسرا جملہ اسمیہ لیکن زھق اور زھوقا اور باطل مادہ میں متحد ہیں اور تاکید منطوق ہے اور تاکید مفہوم یہ ہے کہ دونوں جملے مفہوم میں متحد ہوں جیسے شعر ہے ولست بمستبق اخالا تلمه علی شعث یہ پہلا جملہ ہے اور دوسرا جملہ ای الرجال مھذب ہے پہلے جملہ کا مفہوم ہے کامل آدمی کوئی نہیں ہے اور دوسرے جملہ کا مفہوم بھی یہ ہی ہے کہ کوئی کامل آدمی نہیں ہے تاکید مفہوم ہے اور ای الرجال مھذب اطناب ہے۔

ترکیب:......ھو مبتدأ ایضا مفعول مطلق یکون فعل ھو اسم مرجع پچھلا جملہ لتاکید منطوق متعلق کائنا کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کھذہ الایۃ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ لتاکید مفہوم معطوف ہے لتاکید منطوق پر:۔ لست فعل باسم اخا ذوالحال مفعول بہ مستبق کا مستبق متعلق کائنا کے خبر جملہ فعلیہ لاتلمہ فعل انت فاعل (ہ) مفعول بہ مرجع اخا علیٰ شعث متعلق لاتلم کے جملہ فعلیہ حال ای الرجال مبتدأ مھذب خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا بِالتَّكۡمِيۡلِ وَ يُسَمَّى الۡاِحۡتِرَاسَ اَيۡضًا وَهُوَ اَنۡ يُّؤۡتٰى فِىۡ كَلَامٍ يُوۡهِمُ خِلَافَ الۡمَقۡصُوۡدِ بِمَا يَدۡفَعُهٗ كَقَوۡلِهٖ .: فَسَقٰى دِيَارَكَ. غَيۡرَ مُفۡسِدِهَا صَوۡبُ الرَّبِيۡعِ وَدِيۡمَةٌ تَهۡمِىۡ .: وَنَحۡوُ اَذِلَّةٍ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الۡكَافِرِيۡنَ.

ترجمہ:......اور اطناب ہوتا ہے مکمل کرنے کی وجہ سے اور نام رکھا جاتا ہے اس مکمل کرنے کا حفاظت کرنا وہ تکمیل یہ ہے کہ جو کلام وھم ڈالتا ہو مقصد کے خلاف اس کلام میں لایا جائے وہ کلام جو کلام ہٹا دے اس وھم کو جیسے اس کا کہنا ہے:۔ سیراب کرے تیرے گھر کو بغیر خراب کئے ہوئے موسم بہار کی بارش اور جم کر برسنے والی بارش بہتی ہوئی اور جیسے نرم ہیں مومنین پر اور سخت ہیں کافرین پر۔

تشریح:......فسقیٰ دیارک غیر مفسدھا میں اگر غیر مفسدھا نہ ہوتا تو شبہ ہوسکتا تھا کہ بدعاء کی ہے اور یہ متکلم کے کلام کے خلاف ہے اس شبہ کو دور کرنے کے لیئے غیر مفسدھا لایا تا کہ یقین ہو جائے کہ شاعر نے دعا کی ہے اس کو تکمیل کہتے ہیں اور یہ غیر مفسدھا اطناب ہے اور دوسری مثال اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین ہے وہ نرم ہیں مومنین پر اور سخت ہیں کافرین پر اگر اعزۃ علی الکافرین نہ ہوتا تو شبہ ہوسکتا تھا کہ کمزور ہوں گے جس کی وجہ سے کچھ کر نہیں سکتے اس شبہ کو دور کرنے کے لیئے اعزۃ علی الکافرین لائے تا کہ یہ کمزوری والا شبہ ختم ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ مومنین پر نرم ہونے کی وجہ تواضع اور انکساری ہے یہ تکمیل ہے اور یہ کلام میں اطناب ہے۔

ترکیب:......والاطناب مبتدأ بالتکمیل متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ یسمی فعل ھو نائب فاعل مرجع تکمیل الاحتراس مفعول ثانی ایضا مفعول مطلق جملہ فعلیہ یوھم فعل ھو فاعل مرجع کلام خلاف المقصود مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر صفت کلام کی کلام متعلق یوتی کے یدفع فعل ھو فاعل مرجع ما (ہ) مفعول بہ مرجع وھم جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر نائب فاعل یوتی کا جملہ فعلیہ خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ سقی فعل دیارک موصوف غیر مفسدھا صفت مل کر مفعول بہ صوب الربیع فاعل معطوف علیہ دیمۃ معطوف ذوالحال تھمی جملہ حال:۔ جملہ فعلیہ (فسوف یأتی اللہ بقوم) اذلۃ صفت ہے قوم کی علی المومنین متعلق اذلۃ کے جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا بِالتَّتۡمِيۡمِ وَهُوَ اَنۡ يُّؤۡتٰى فِىۡ كَلَامٍ لَا يُوۡهِمُ خِلَافَ الۡمَقۡصُوۡدِ بِفَضۡلَةٍ لِنُكۡتَةٍ كَالۡمُبَالَغَةِ فِىۡ نَحۡوِ وَيُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسۡكِيۡنًا فِىۡ وَجۡهٍ اَىۡ مَعَ حُبِّهٖ.

عبارت:.........وَهُوَ اَیْضًا اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ لِتَاکِیْدِ مَنْطُوْقٍ کَھٰذِهِ الْاٰیَةِ وَاِمَّا لِتَاکِیْدِ مَفْهُوْمٍ کَقَوْلِهٖ :. وَلَسْتَ بِمُسْتَبْقٍ اَخًا لَا تَلُمُّهٗ x عَلٰی شَعَثٍ اَیُّ الرِّجَالِ مُهَذَّبٗ.

ترجمہ:.........اور وہ تذییل یہ بھی ہے کہ جو وہ بعد والا جملہ پہلے ہوئے کی تاکید جیسے یہ آیت ہے اور وہ تذییل یہ بھی ہے کہ جو بعد والا جملہ مفہوم کی تاکید جیسے اس کا کہنا ہے اور نہیں باقی رکھتا تو کسی کو بھائی نہیں ملتا تو اس سے گناہ پر کون سا آدمی ہے جس کو تہذیب دی گئی ہے۔

تشریح:.........تاکید منطوق یہ ہے کہ دونوں جملے مادہ میں متحد ہوں جیسے زھق الباطل ہے اور دوسرا جملہ ان الباطل کان زھوقا ہے پہلا جملہ فعلیہ اور دوسرا جملہ اسمیہ لیکن زھق اور زھوقا اور باطل مادہ میں متحد ہیں اور تاکید منطوق ہے اور تاکید مفہوم یہ ہے کہ دونوں جملے مفہوم میں متحد ہوں جیسے شعر ہے ولست بمستبق اخالا تلمه علی شعث یہ پہلا جملہ ہے اور دوسرا جملہ ای الرجال مھذب ہے پہلے جملہ کا مفہوم ہے کامل آدمی کوئی نہیں ہے اور دوسرے جملہ کا مفہوم بھی یہ ہی ہے کہ کوئی کامل آدمی نہیں ہے تاکید مفہوم ہے اور ای الرجال مھذب اطناب ہے۔

ترکیب:.........ھو مبتدأ ایضا مفعول مطلق یکون فعل ھو اسم مرجع پچھلا جملہ لتاکید منطوق متعلق کائنا کے خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کھذہ الایۃ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ لتاکید مفہوم معطوف ہے لتاکید منطوق پر۔ لست فعل باسم اخا ذوالحال مفعول بہ مستبق کا مستبق متعلق کائنا کے خبر جملہ فعلیہ لاتلمہ فعل انت فاعل (ہ) مفعول بہ مرجع اخا علی شعث متعلق لاتلم کے جملہ فعلیہ حال ای الرجال مبتدأ مھذب خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:.........وَاَمَّا بِالتَّکْمِیْلِ وَ یُسَمَّی الْاِحْتِرَاسَ اَیْضًا وَهُوَ اَنْ یُّؤْتٰی فِیْ کَلَامٍ یُوْهِمُ خِلَافَ الْمَقْصُوْدِ بِمَا یَدْفَعُهٗ کَقَوْلِهٖ :. فَسَقٰی دِیَارَکَ. غَیْرَ مُفْسِدِهَا صَوْبُ الرَّبِیْعِ وَدِیْمَةٌ تَهْمِیْ:. وَنَحْوُ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ.

ترجمہ:.........اور اطناب ہوتا ہے تکمیل کرنے کی وجہ سے اور نام رکھا جاتا ہے اس تکمیل کرنے کا حفاظت کرنا وہ تکمیل یہ ہے کہ جو کلام وھم ڈالتا ہو مقصد کے خلاف اس کلام میں لایا جائے وہ کلام جو کلام ہٹا دے اس وھم کو جیسے اس کا کہنا ہے:۔ سیراب کرے تیرے گھر کو بغیر خراب کئے ہوئے موسم بہار کی بارش اور جم کر برسنے والی بارش بہتی ہوئی اور جیسے نرم ہیں مومنین پر اور سخت ہیں کافرین پر۔

تشریح:.........فسقی دیارک غیر مفسدھا میں اگر غیر مفسدھا نہ ہوتا تو شبہ ہوسکتا تھا کہ بدعاء کی ہے اور یہ متکلم کے کلام کے خلاف ہے اس شبہ کو دور کرنے کے لیئے غیر مفسدھا لایا تاکہ یقین ہو جائے کہ شاعر نے دعا کی ہے اس کو تکمیل کہتے ہیں اور یہ غیر مفسدھا اطناب ہے اور دوسری مثال اذلة علی المومنین اعزة علی الکافرین ہے وہ نرم ہیں مومنین پر اور سخت ہیں کافرین پر اگر اعزة علی الکافرین نہ ہوتا تو شبہ ہوسکتا تھا کہ کمزور ہوں گے جس کی وجہ سے کچھ کر نہیں سکتے اس شبہ کو دور کرنے کے لیئے اعزة علی الکافرین لائے تاکہ یہ کمزوری والا شبہ ختم ہو جائے اور معلوم ہو جائے کہ مومنین پر نرم ہونے کی وجہ تواضع اور انکساری ہے یہ تکمیل ہے اور یہ کلام میں اطناب ہے۔

ترکیب:.........والاطناب مبتدأ بالتکمیل متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ یسمی فعل ھو نائب فاعل مرجع تکمیل الاحتراس مفعول ثانی ایضا مفعول مطلق جملہ فعلیہ یوھم فعل ھو فاعل مرجع کلام خلاف المقصود مفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر صفت کلام کی کلام متعلق یوتی کے یدفع فعل ھو فاعل مرجع ما (ہ) مفعول بہ مرجع وھم جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ مل کر نائب فاعل یوتی کا جملہ فعلیہ خبر جملہ اسمیہ مثالہ مبتدأ کقولہ متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ سقی فعل دیارک موصوف غیر مفسدھا صفت مل کر مفعول بہ صوب الربیع فاعل معطوف علیہ دیمة معطوف ذوالحال تھمی جملہ حال:۔ جملہ فعلیہ (فسوف یأتی اللہ بقوم) اذلة صفت ہے قوم کی علی المومنین متعلق اذلة کے جملہ فعلیہ:۔

عبارت:.........وَاِمَّا بِالتَّتْمِیْمِ وَهُوَ اَنْ یُّؤْتٰی فِیْ کَلَامٍ لَا یُوْهِمُ خِلَافَ الْمَقْصُوْدِ بِفُضْلَةٍ لِنُکْتَةٍ کَالْمُبَالَغَةِ فِیْ نَحْوِ وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْکِیْنًا فِیْ وَجْهٍ اَیْ مَعَ حُبِّهٖ.

ترجمہ:......اور اطناب ہوتا ہے تتمیم کے ساتھ اور وہ تتمیم یہ ہے جو کلام مقصود کے خلاف وھم نہیں ڈالتا اس کلام میں کچھ زائد کلام لایا جائے نکتہ کی وجہ سے جیسے مبالغہ ہے آیت میں اور وہ لوگ مسکین کو کھانا کھلاتے ہیں اس کھانے کی محبت پر یہ مبالغہ ایک طریقہ پر ہے یعنی اس کھانے کے محبوب ہونے کے باوجود۔

تشریح:......آیت و یطعمون الطعام تتمیم کی مثال اس وقت ہوگی جب علی حبہ کی ضمیر کا مرجع الطعام ہو اس صورت میں مبالغہ فی المدح ہوگا اور کلام علی حبہ زائد ہوگا۔ یعنی مرادی معنیٰ ویطعمون الطعام سے حاصل ہورہا ہے اور اگر ضمیر کا مرجع اللہ ہو تو معنی یہ ہوگا کہ وہ لوگ کھانا کھلاتے ہیں اللہ کی محبت پر اس صورت میں آیت تتمیم کی مثال نہیں ہوگی کیونکہ علی حبہ اس صورت میں زائد نہیں ہے بلکہ اصل مراد پر دلالت کررہا ہے اور وہ مراد اللہ کی محبت ہے۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ بالتتمیم متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ لایوھم فعل ھو فاعل مرجع کلام خلاف المقصو د مفعول بہ جملہ فعلیہ ہوکر صفت کلام کی کلام متعلق ان یوتی کے بفضلہ نائب فاعل یوتی کا لنکتۃ متعلق یؤتیٰ کے جملہ فعلیہ ہوکر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ نحو مضاف آیت مضاف الیہ مل کر متعلق الکائنۃ کے ہوکر صفت المبالغۃ کی موصوف صفت مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ یطعمون فعل بفاعل الطعام مفعول بہ علی حبہ متعلق یطعمون کے مسکینا مفعول بہ جملہ فعلیہ نی وجہ مُفسَّر مع حبہ مُفسِّر مل کر متعلق کائن کے خبر ھی مبتدأ کی مرجع مبالغہ جملہ اسمیہ:۔

عبارت:......وَاِمَّا بِالْاِعْتِرَاضِ وَهُوَ اَنْ يُّؤْتٰى فِيْ اَثْنَاءِ الْكَلَامِ اَوْبَيْنَ كَلَامَيْنِ مُتَّصِلَيْنِ مَعْنًى بِجُمْلَةٍ اَوْ اَكْثَرَ لَامَحَلَّ لَهَامِنَ الْاِعْرَابِ لِنُكْتَةٍ سِوٰى دَفْعِ الْاِيْهَامِ كَالتَّنْزِيْهِ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهٗ وَلَهُمْ مَايَشْتَهُوْنَ :۔

ترجمہ:......اور اطناب ہوتا ہے جملہ معترضہ کی وجہ سے اور وہ جملہ معترضہ وہ ہے کہ کلام کے دوران لایا جائے یا جو دو کلام از روئے معنیٰ کے ملے ہوئے ہوں ان کے درمیان جملہ کو یا جملہ سے زیادہ کو لایا جائے۔ جو جملہ اعراب میں پہلے والے جملہ کے ساتھ نہ ہو لایا جائے نکتہ کی وجہ سے بغیر وھم ہٹانے کے جیسا کہ پاک کرنا ہے اللہ کے فرمان میں اور کفار بناتے ہیں اللہ کے لیئے بیٹیاں اور اپنے لیئے بناتے ہیں اس چیز کو جس کو وہ چاہتے ہیں اور اللہ پاک ہے۔

تشریح:......للہ البنات ایک جملہ ہے اور لھم مایشتھون دوسرا جملہ ہے درمیان میں سبحانہ جملہ معترضہ کے طور پر واقع ہے اور یہ مفعول مطلق ہے اعراب کے اعتبار سے اس کا کوئی ربط نہیں ہے پہلے والے کلام سے اور بعد والے کلام سے نکتہ آیت میں یہ ہے کہ اللہ کی پاکی بیان کی گئی ہے یہاں وھم والی بات بھی نہیں ہے کہ وھم کی وجہ سے پاکی بیان کی ہو بلکہ پاکی بیان کرنے کی وجہ سے درمیان کلام میں سبحانہ لے کر آئے ہیں اور یہ جملہ معترضہ ہے جس کی وجہ سے کلام میں اطناب ہے۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ بالاعتراض متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔ فی اثناء الکلام متعلق یؤتیٰ کے کلامین موصوف ممیز متصلین صفت معنیٰ تمیز مل کر مضاف الیہ بین ظرف یؤتیٰ کی محلّ اسم لانفی جنس کا لھا اور من الاعراب متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ حال بجملۃ اور اکثر سے بجملۃ اور اکثر نائب فاعل یؤتیٰ کا نکتۃ مستثنیٰ منہ دفع الایھام مستثنیٰ مل کر متعلق یؤتیٰ کے جملہ فعلیہ ہوکر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ فی قولہ تعالیٰ متعلق التنزیہ کے التنزیہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ یجعلون فعل بفاعل للہ اور لھم متعلق یجعلون کے البنات مفعول بہ یشتھون فعل بفاعل (ہ) مفعول بہ محذوف مرجع ما جملہ فعلیہ ہوکر صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مفعول بہ یجعلون کا جملہ فعلیہ سبحان مفعول مطلق ہے اسبحہ کا جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَالدُّعَاءِ فِيْ قَوْلِهٖ :. اِنَّ الثَّمَانِيْنَ وَبُلِّغْتَهَا قَدْ اَحْوَجَتْ سَمْعِيْ اِلٰى تَرْجُمَانٍ وَالتَّنْبِيْهِ فِيْ قَوْلِهٖ وَاعْلَمْ فَعِلْمُ الْمَرْءِ يَنْفَعُهٗ اَنْ سَوْفَ يَاْتِيْ كُلُّ مَا قُدِّرَ:۔

ترجمہ:......اور اطناب ہوتا ہے جملہ معترض کی وجہ سے اور وہ جملہ معترضہ یہ ہے کہ کلام کے دوران لایا جائے یا دو کلاموں کے درمیان لایا جائے

ہو ... کلام سے ملے ہوئے ہوں از روئے معنی کے لایا جائے جملہ کو یا جملہ سے زیادہ کو جملہ اعراب میں پہلے والے جملہ کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو لیا جائے
کلام کی وجہ سے بغیر وہم ڈالے ہوئے جیسا کہ دعاء ہے اس کے کہنے میں بیشک اسی سال نے محتاج کر دیا میرے کانوں کو ترجمان کا اور تجھ کو بھی
پہنچایا جائے اسی سال کو یا جیسے تنبیہ ہے اس کے کہنے میں جان تو یہ کہ عنقریب ہوگا وہ جو مقدر کیا گیا ہے پس آدمی کا علم نفع دیتا ہے آدمی کو۔

تشریح:...... ان الثمانین قد احوجت سمعی الیٰ ترجمان ایک جملہ ہے اور جملہ کے درمیان بلغتها ہے جو کہ دعاء ہے
لیکن درمیان کلام میں ہے اور اعراب کے اعتبار سے کوئی ربط نہیں ہے جملہ کے ساتھ اس لیئے بلغتها جملہ معترضہ ہے نکتہ اس
میں دعاء ہے اور بغیر وھم کے ہے اس لیئے یہ کلام میں اطناب ہے اسی طرح واعلم ان سوف یاتی کل ماقدر ہے کہ یہ
ایک جملہ ہے یعنی ایک کلام کے دوران تنبیہ کی وجہ سے فعلم المرء ینفعه واقع ہے جو کہ اعراب میں پہلے جملہ کے ساتھ نہیں
ہے پس اس فعلم المرء ینفعه کا درمیان میں واقع ہونا جملہ معترضہ ہونے کی وجہ سے کلام میں اطناب ہے۔

ترکیب:...... الدعاء معطوف ہے کالتنزیہ پر فی قولہ متعلق الدعاء کے:۔ الثمانین اسم ان کا احوجت فعل ھی فاعل مرجع الثمانین سمعی مفعول به الی
ترجمان متعلق احوجت کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی جملہ اسمیہ بلغتها فعل بنائب فاعل ھا مفعول به جملہ فعلیہ التنبیه معطوف ہے کالتنزیہ پر فی
قولہ متعلق التنبیه کے اعلم فعل انت فاعل ان مخففہ من المثقلة ضمیر شان محذوف ہے وہ اس کا اسم یاتی خبر:۔ قُدِرَ فعل ھو نائب فاعل مرجع ماجملہ
فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مضاف الیہ کل کا کل فاعل یاتی کا جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر مفعول به اعلم کا جملہ فعلیہ علم المرء مبتدأ ینفعه فعل ھو
فاعل (ہ) مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَمِمَّا جَآءَ بَيْنَ كَلَامَيْنِ وَهُوَ اَكْثَرُ مِنْ جُمْلَةٍ اَيْضًا قَوْلُهٗ تَعَالٰى:. فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ نِسَاءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاِنَّ قَوْلَهٗ نِسَاءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ بَيَانٌ لِقَوْلِهٖ:. فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ.

ترجمہ:...... اور جو آیا ہے جملہ معترضہ دو کلاموں کے درمیان اور وہ جملہ معترضہ جملہ سے زیادہ بھی ہو وہ اللہ کا فرمان ہے:۔ پس آؤ تم ان عورتوں
کے پاس وہاں سے جہاں سے حکم کیا تم کو اللہ نے بیشک اللہ محبت کرتا ہے توبہ کرنے والوں سے اور محبت کرتا ہے پاک رہنے والوں سے تمہاری
عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس بیشک اس کا فرمان نساء کم حرث لکم بیان ہے اس کے فرمان کا فاتوھن من حیث امرکم اللہ۔

تشریح:...... فاتوھن من حیث امرکم اللہ ایک جملہ ہے اور نساء کم حرث لکم دوسرا جملہ ہے لیکن دونوں جملے معنی متصل ہیں
کیونکہ نساء کم حرث لکم بیان ہے۔ فاتوھن من حیث امرکم اللہ کا اور ان دونوں جملوں کے درمیان ان اللہ یحب
التوابین ویحب المتطھرین دو جملے ہیں۔ جو کہ معترضہ ہیں اس ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین کے جملہ
معترضہ ہونے کی وجہ سے کلام میں اطناب ہے:۔ کھیتی کی جگہ میں آنے کے لیئے ترغیب ہے تا کہ نسل انسانی بڑھے دیگر جگہ
کے لیئے ترھیب ہے تا کہ بیماری نہ لگے۔

ترکیب:...... ایضا مفعول مطلق من جملة متعلق اکثر کے اکثر خبر ھو مبتدأ کی جملہ اسمیہ حال جاء کی ضمیر سے ضمیر کا مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول
صلہ ملکر متعلق کائن کے خبر قولہ تعالیٰ مبتدأ جملہ اسمیہ باقی مقولہ فاتو فعل بفاعل ھن مفعول به امر فعل کم مفعول به اللہ فاعل جملہ فعلیہ مضاف الیہ حیث
کا حیث متعلق فاتو کے جملہ فعلیہ انشائیہ:۔ اللہ اسم یحب فعل ھو فاعل مرجع اللہ التوابین مفعول به جملہ فعلیہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ یحب المتطھرین
معطوف ہے نساء کم مبتدأ حرث لکم خبر جملہ اسمیہ نساء کم حرث لکم مقولہ قول کا قولہ اسم ان کا فأ توھن من حیث امرکم اللہ مقولہ لقولہ کا لقولہ متعلق بیان
کے بیان خبر ان کی جملہ اسمیہ:۔

عبارت:...... وَقَالَ قَوْمٌ قَدْ يَكُوْنُ النُّكْتَةُ فِيْهِ غَيْرَ مَاذُكِرَ :. ثُمَّ جَوَّزَ بَعْضُهُمْ وُقُوْعَهٗ اٰخِرَ جُمْلَةٍ لَا تَلِيْهَا جُمْلَةٌ مُتَّصِلَةٌ بِهَا فَيَشْمَلُ بِهٰذَا التَّفْسِيْرِ التَّذْيِيْلَ وَبَعْضَ صُوَرِ التَّكْمِيْلِ وَبَعْضُهُمْ كَوْنَهٗ غَيْرَ جُمْلَةٍ فَيَشْمَلُ بَعْضَ

صُوَرِ التَّتْمِيْمِ وَالتَّكْمِيْلِ :.

ترجمہ:......اور کہا ایک قوم نے کبھی نکتہ ہوتا ہے اس جملہ معترضہ میں اس کے علاوہ جوذ کر کیا گیا پھر جائز کیا ان میں سے بعض نے اس جملہ معترضہ کے واقع ہونے کو جملہ کے اخر میں نہ ملے اس جملہ کے ساتھ بعد میں کوئی جملہ اس تفسیر سے شامل ہوگیا تذییل کو اور تکمیل کی بعض صورتوں کو اور ان میں سے بعض نے جائز کیا ہے اس جملہ معترضہ کے جملہ نہ ہونے کو پس جملہ معترضہ شامل ہوگیا تتمیم کی بعض صورتوں کو اور تکمیل کی بعض صورتوں کو۔

تشریح:......جملہ معترضہ ہمیشہ درمیان کلام میں ہوتا ہے بعض کا خیال ہے کہ جملہ معترضہ کلام کے اخر میں ہوتا ہے اس کی ایک شکل تو یہ ہے کہ جملہ معترضہ کے بعد کلام نہ ہو اور دوسری شکل یہ ہے کہ جملہ معترضہ کے بعد کلام ہو لیکن لفظا یا معنی جملہ معترضہ کے ساتھ یا جملہ معترضہ سے پہلے والے جملے کے ساتھ کسی قسم کا کوئی ربط نہ ہو اگر لفظا ربط ہوگا جیسے ان الباطل کان زھوقا یا معنی ربط ہوگا جیسے ای الرجال مھذب تو یہ تاکید ہوگی جس کو تذییل کہتے ہیں اور یہ اطناب کی ایک قسم ہے اور اگر کلام مقصود کے خلاف وھم ڈالے تو اس وھم کو ہٹانے کے لیئے کلام لایا جائے جو وھم کو ہٹا دے تو اس کو تکمیل کہتے ہیں اور یہ بھی اطناب کی ایک قسم ہے جیسے غیر مفسدھا اور اگر کلام مقصود کے خلاف وھم نہ ڈالے لیکن زائد کلام مبالغہ کے لیئے لایا جائے جیسے علی حبہ تو اس کو تتمیم کہتے ہیں اور یہ بھی اطناب کی ایک قسم ہے ان سب صورتوں میں بعد والا کلام ماقبل کے کلام سے مل جاتا ہے جبکہ بعض کے کہنے میں لاتلیھا جملة متصلة بھا میں بعد کا کلام ماقبل جملہ سے نہیں ملنا چاہیے اس لیئے تذییل تکمیل تتمیم کے ساتھ جملہ معترضہ کو ملانا درست نہیں۔ جملہ معترضہ کی تعریف وہی درست ہے کہ دو کلام کے درمیان یا کلام کے درمیان جملہ یا جملہ سے زیادہ لایا جائے جس کا پہلے والے جملہ سے کوئی اعرابی ربط نہ ہو یہ بعض کا قول درست نہیں ہے۔

ترکیب:......قال فعل قوم فاعل باقی مقولہ جملہ فعلیہ النکتة اسم فیہ متعلق کائنا کے خبر ذکر فعل ھو نائب فاعل مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر مضاف الیہ غیر کا غیر خبر یکون کی جملہ فعلیہ جوز فعل بعضھم فاعل وقوعہ مفعول بہ ذوالحال اخر جملة مفعول فیہ لاتلیھا فعل ھا مفعول بہ مرجع جملہ معترضہ سے پہلا والا جملہ بھا متعلق متصلة صفت مرجع جملہ معترضہ موصوف صفت ملکر فاعل تلی کا جملہ فعلیہ حال یشمل فعل ھو فاعل مرجع جملہ معترضہ بھذا التفسیر متعلق یشمل کے التذییل مفعول بہ بعض صور التکمیل معطوف ہے التذییل پر جملہ فعلیہ بعضھم معطوف ہے پہلے بعضھم پر:۔ غیر جملة خبر کون کی کون مفعول بہ جوز کا جملہ فعلیہ۔

عبارت:......وَاَمَّا بِغَيْرِ ذٰلِکَ کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی:. اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ فَاِنَّهٗ لَوِاخْتُصِرَ لَمْ يُذْكَرْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ لِاَنَّ اِيْمَانَهُمْ لَايُنْكِرُهٗ مَنْ يُثْبِتُهُمْ وَحَسُنَ ذِكْرُهٗ اِظْهَارَ شَرْفِ الْاِيْمَانِ تَرْغِيْبًا فِيْهِ.

ترجمہ:......اور اطناب مذکورہ صورتوں کے علاوہ میں بھی ہوتا ہے جیسے اللہ کا فرمان ہے:۔ جو فرشتے اٹھاتے ہیں عرش کو اور جو فرشتے عرش کے اردگرد ہیں وہ پاکی بیان کرتے ہیں اپنے رب کی اور وہ فرشتے ایمان لاتے ہیں رب پر:۔ پس بیشک اگر اختصار کیا جاتا تو نہ ذکر کیا جاتا ویؤمنون کو کیونکہ وہ فرشتوں کے ایمان کا انکار نہیں کرتا جو مانتا ہے فرشتوں کو اور اچھا ہے اس یؤمنون بہ کو ذکر کرنا ایمان کے شرف کو ظاہر کرنے کی وجہ سے ایمان میں رغبت دلانے کے لیئے۔

تشریح:......یؤمنون بہ کا اطناب ایضاح کے باب سے نہیں ہے کیونکہ یسبحون میں ابہام نہیں ہے اور یؤمنون کا اطناب نعم کے باب سے نہیں ہے کیونکہ یؤمنون افعال مدح وذم کے باب سے نہیں ہے اور یؤمنون کا اطناب توشیع بھی نہیں ہے کیونکہ تثنیہ کی تفسیر دو اسموں سے نہیں ہے اور یؤمنون بہ بذکر الخاص بعد العام سے بھی نہیں ہے کیونکہ یسبحون اور یؤمنون میں

عام خاص نہیں ہے اور یؤمنون به کا اطناب التکریر بھی نہیں ہے کیونکہ یسبحون کا مادہ اور ہے اور یؤمنون کا مادہ اور ہے اور یؤمنون کا اطناب ایغال بھی نہیں ہے کیونکہ یؤمنون کے بعد ویستغفرون کلام جاری ہے ختم نہیں ہوا اور یؤمنون کا تذییل بھی نہیں ہے کیونکہ لفظا یا معنی تاکید نہیں ہے اور یؤمنون کا اطناب تکمیل بھی نہیں ہے کیونکہ کلام مقصد کے خلاف وھم نہیں ڈالتا اور یؤمنون به کا اطناب تتیمم بھی نہیں ہے کیونکہ مبالغہ نہیں ہے اور یؤمنون کا اطناب ان قسموں کے علاوہ ہے کہ اس اطناب کی تعریف سابقہ قسموں پر صادق نہیں آتی اس لیئے بغیر ذالک کہا اطناب اس لیئے ہے کہ اگر یؤمنون به ذکر نہ کرتے تو بھی یسجون بحمد ربھم سے یہ مفہوم ثابت ہورہا ہے کیونکہ جو شخص فرشتوں کو مانتا ہے وہ شخص ان کے ایمان کو بھی مانتا ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ فرشتوں کو مانے اور ایمان کو نہ مانے اس لیئے یؤمنون به اطناب ہے اس یؤمنون به کو ذکر کرنے کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ ایمان بھی ایک شرف والی چیز ہے اور یہ شرف فرشتوں کو حاصل ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ تمہارے لیئے بھی ترغیب ہے کہ اللہ پر ایمان لے آو۔

ترکیب:......الاطناب مبتدأ بغیر ذالک متعلق کائن کے خبر جملہ اسمیہ:۔یحملون فعل بفاعل العرش مفعول به جملہ فعلیہ صلہ:۔موصول صلہ ملکر معطوف علیہ حول ظرف ثبت کی ھو فاعل مرجع من جملہ فعلیہ صلہ:۔موصول صلہ ملکر معطوف ملکر مبتدأ یسبحون فعل بفاعل بحمد ربھم متعلق یسبحون کے جملہ فعلیہ معطوف علیہ به متعلق یؤمنون کے مرجع رب جملہ فعلیہ معطوف ملکر خبر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ:۔قول مضاف اپنے مضاف الیہ حال اور مقولہ سے مل کر متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ محذوف کی جملہ اسمیہ (ہ) اسم ان کا اختصر فعل ھو نائب فاعل مرجع آیت جملہ فعلیہ شرط:۔یثبت فعل ھو فاعل مرجع من ھم مفعول به جملہ فعلیہ صلہ:۔موصول صلہ ملکر فاعل ینکرہ کا فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی ایماھم اسم جملہ اسمیہ ہو کر متعلق لم یذکر کے یؤمنون به نائب فاعل جملہ فعلیہ ہو کر جزاء شرط جزاء ملکر خبر ان کی جملہ اسمیہ فیہ متعلق ترغیبا کے ہو کر مفعول لہ اور اظہار شرف الایمان دوسرا مفعول لہ حسن فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول لہ سے ملکر جملہ فعلیہ:۔

عبارت:......وَاعْلَمْ اَنَّهُ قَدْ یُوْصَفُ الْكَلَامُ بِالْاِیْجَازِ وَالْاِطْنَابِ بِاِعْتِبَارِ قِلَّةِ حُرُوْفِهٖ وَكَثْرَتِهَا بِالنِّسْبَةِ اِلٰى كَلَامٍ اٰخَرَ مُسَاوٍ لَهٗ فِیْ اَصْلِ الْمَعْنٰى:۔

ترجمہ:......اور جان تو بیشک کبھی کلام کو موصوف بنایا جاتا ہے ایجاز کے ساتھ اور اطناب کے ساتھ اس کلام کے حروف کی قلت کی وجہ سے اور ان حروف کی کثرت کی وجہ سے دوسرے کلام کی نسبت جو کلام برابر ہو پہلے والے کلام کے اصل معنی میں۔

تشریح:......کلام ایجاز کی تعریف پہلے گذر چکی ہے اور کلام اطناب کی تعریف بھی پہلے گذر چکی ہے اب یہ بتانا ہے کہ کبھی کلام کا ایجاز ہونا اس وجہ سے بھی ہوتا ہے کہ دوسرا کلام اصل معنی کی ادائیگی میں برابر ہے لیکن ایک کلام کے حروف دوسرے کلام کے حروف سے کم ہیں تو کم حروف والے کلام کو ایجاز کہیں گے اور زیادہ حروف والے کلام کو اطناب کہیں گے۔

ترکیب:......لہ متعلق مساو کے مرجع پہلا کلام فی اصل المعنی متعلق مساو کے مساو دوسری صفت کلام کی اخر پہلی صفت کلام کی کلام موصوف متعلق بالنسبۃ کے بالنسبۃ متعلق قلۃ اور کثرت کے حروفہ کا مرجع کلام او کثرتھا کا مرجع حروف اعتبار اپنے دونوں مضاف الیہ سے مل کر متعلق یوصف کے بالایجاز والاطناب متعلق یوصف کے الکلام نائب فاعل جملہ فعلیہ ہو کر خبر ان کی ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر مفعول به اعلم کا جملہ انشائیہ۔

عبارت:......كَقَوْلِهٖ:. يَصُدُّ عَنِ الدُّنْيَا اِذَا عَنَّ سُوْدَدٌ وَقَوْلِهٖ :. وَلَسْتُ بِنَظَّارٍ اِلٰى جَانِبِ الْغِنٰى x اِذَا كَانَتِ الْعُلْيَاءُ فِیْ جَانِبِ الْفَقْرِ :. وَيَقْرُبُ مِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى :. لَا یُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ :. وَقَوْلُ الْحَمَاسِیِّ :. وَنُنْكِرُاِنْ شِئْنَا عَلَى النَّاسِ قَوْلَهُمْ وَلَا يُنْكِرُوْنَ الْقَوْلَ حِيْنَ نَقُوْلُ:.

ترجمہ:......اور وہ اعراض کرتا ہے دنیا سے جب سرداری ظاہر ہو جائے:۔ اور میں نہیں دیکھتا دولت کی جانب جبکہ بلندی غریبی کی طرف ہے اور

قلت اور کثرۃ کی قبیل سے ہے اللہ کا فرمان:۔نہیں سوال کیا جائے گا اللہ سے اس کے بارے میں جو اللہ کرتا ہے اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا جو وہ کرتے ہیں اور حماسی کا کہنا ہے اگر ہم چاہیں تو انکار کردیں لوگوں پر ان کی بات کا اور لوگ انکار نہیں کرسکتے بات کا جب ہم بات کریں۔

تشریح:...... **یصد عن الدنیا اذا عن سودد x ولو برزت فی زِیِّ عذراء ناھد** (زی صورت عذراء کنواری ناھد پستان اٹھی ہوئی) اس شعر کا صرف پہلا مصرعہ زیر بحث ہے اور دوسرا مصرعہ زیر بحث نہیں ہے جس کا ترجمہ یہ ہے اگر سرداری ظاہر ہو جائے پستان اٹھی ہوئی کنواری عورت کی شکل میں:۔ پہلے مصرعہ کا ترجمہ یہ ہے وہ اعراض کرتا ہے دنیا سے جب سرداری ظاہر ہو جائے اور لست بنظار الیٰ جانب الغنی x اذا کانت العلیاء فی جانب الفقر پورے شعر کی مراد یہ ہی ہے کہ میں مالداری کی طرف نہیں دیکھتا جبکہ بلندی غریبی میں ہے اس اصل معنی میں پہلے شعر کا پہلا مصرعہ اور دوسرا شعر دونوں برابر ہیں لیکن پہلے شعر کے پہلے مصرعہ میں الفاظ کم ہیں اور دوسرے شعر کے الفاظ زیادہ ہیں جس کی وجہ سے مصرعہ میں ایجاز ہے۔اور دوسرے شعر میں اطناب ہے یعنی حروف قلۃ اور کثرۃ کے اعتبار سے اور یہ آیت کریمہ **لایسئل عما یفعل وھم یسئلون** اللہ سے سوال نہیں کیا جائے گا اس کے بارے میں جو اللہ کرتا ہے اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا اور شعر **وننکران شئنا علی الناس قولھم ولا ینکرون القول** حین نقول اگر ہم چاہیں تو انکار کردیں لوگوں پر ان کی بات کا اور لوگ انکار نہیں کرسکتے بات کا جب ہم بات کریں یہاں آیت کریمہ اور شعر ہم مضمون ہیں لیکن آیت میں بوجہ حروف قلۃ کے ایجاز ہے اور شعر میں بوجہ حروف کثرۃ کے اطناب ہے آیت میں یفعل ہے جو کہ فعل پر دلالت کرتا ہے اور شعر میں نقول ہے جو کہ قول پر دلالت کرتا ہے پھر باہم مضمون کس طرح ہوئے آیت میں ما موصولہ ہونے کی وجہ سے آیت فعل اور قول دونوں کو شامل ہے آیت کا یہ معنی نہیں ہے کہ لوگوں سے کام کے بارے میں پوچھا جائے گا اور بات کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا جبکہ شعر میں صرف قول کے بارے میں بحث ہے فعل کے بارے میں بحث نہیں ہے اور آیت کے الفاظ بھی کم ہیں اس لیے شعر کے مقابل آیت میں ایجاز ہے اور آیت کے مقابل شعر میں اطناب ہے مصنف نے پہلا فن ولا ینکرون القول حین نقول پر ختم کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے بیان کے لیے جو طریقے اختیار کیے ہیں ان طریقوں پر کسی کو اعتراض کرنے کی جرات نہیں ہے نصاب سے تلخیص المفتاح کو ترک کرنے والے حضرات کے لیے یہ شعر تنبیہ کے طور پر ہے۔

ترکیب:...... کقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ یصد فعل ھو فاعل عن الدنیا متعلق یصد کے جملہ فعلیہ دال بر جزاء اذا شرطیہ عن فعل سودد فاعل جملہ فعلیہ وقولہ متعلق کائن کے خبر مثالہ مبتدأ کی جملہ اسمیہ:۔ الیٰ جانب الغنی متعلق بنظار کے بنظار متعلق کائنا کے خبر لست کی جملہ فعلیہ دال بر جزاء اذا شرطیہ کانت فعل العلیاء اسم فی جانب الفقر متعلق کائنۃ کے خبر جملہ فعلیہ شرط:۔ یقروب فعل منہ متعلق یقروب کے مرجع مصرعہ اور شعر قولہ تعالیٰ فاعل یقروب کا آیت مقولہ جملہ فعلیہ:۔ لایسئل فعل ھو نائب فاعل مرجع اللہ یفعل فعل ھو فاعل مرجع اللہ (ہ) مفعول بہ مرجع ما جملہ فعلیہ صلہ:۔ موصول صلہ ملکر متعلق لایسئل کے جملہ فعلیہ ھم مبتدأ یسئلون فعل بنائب فاعل جملہ فعلیہ ہوکر خبر جملہ اسمیہ قول الحماسی فاعل یقرب کا:۔ ان شرطیہ شئنا فعل بفاعل جملہ فعلیہ شرط ننکر فعل نحن فاعل علی الناس متعلق ننکر کے قولھم مفعول بہ جملہ فعلیہ جزاء معطوف علیہ لاینکرون فعل بفاعل القول مفعول بہ نقول فعل نحن فاعل جملہ فعلیہ مضاف الیہ حین کا حین ظرف لاینکرون کی جملہ فعلیہ معطوف۔

☆☆☆☆☆

تحقیق و تنقیح کے مراحل کے بعد
آپکے پاس حاضر تعلیم ہے

ان شاءاللہ تعالی جلد ہی اسکی دوسری جلد آپکے سامنے پیش خدمت ہو گی

یہ کتاب درس نظامی کے متعلّمین و معلّمین کے لیے بہترین استاذ
کی حیثیت سے ساتھ نبھائے گی

تصنیف سید عبد الروف مومن زیدی

پیشکش، دار التحقیقات انٹرنیشنل